ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوص قرآنی، احادیث نبویہ، صحابہ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاء امت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصل انسائیکلوپیڈیا

شعب الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ـــــ ۴۵۸

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل



دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی



ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں سے متعلق نصوصِ قرآنی، احادیثِ نبویہ، صحابۂ کرامؓ، تابعین وتبع تابعین اور صلحاءِ اُمت وصوفیائے کرام کے آثار، اقوال واشعار پر مشتمل (۱۱۲۶۹) روایات کا جامع ومفصّل انسائیکلوپیڈیا

شُعَبُ الایمان اردو

امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقیؒ

۳۸۴ ——— ۴۵۸

جلد سوئم

اردو ترجمہ

مولانا قاضی ملک محمد اسماعیل صاحب

دارُالاشاعت
اُردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : اکتوبر ۲۰۰۷ء علمی گرافکس
ضخامت : 399 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

...... ملنے کے پتے ......

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U K

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa

امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شعب الایمان کا بیسواں شعبہ

باب طہارت

طہارت نصف ایمان ہے

۲۷۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد صیرفی نے مقام مرو میں ان کو محمد بن بطحاء نے ان کو عفان نے (ح) اور ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے بطور املاء کے ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن سکن نے ان کو عفان نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابو مالک اشعری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ فرمایا کرتے تھے طہارت و پاکیزگی حاصل کرنا "غسل وضو وغیرہ" نصف ایمان ہے "یا ایمان کا حصہ ہے" اور الحمدللہ کہنا ترازو کے پلے کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ کہنا اور اللہ اکبر کہنا آسمان وزمین کے درمیان خلاء کو بھر دیتے ہیں اور نماز نور اور روشنی ہے اور صدقہ کرنا دلیل و برہان ہے اور صبر کرنا ضیاء اور روشنی ہے اور قرآن مجید حجت ہے یا تو تیرے واسطے یا تیرے خلاف اور لوگ صبح کو جب اٹھتے ہیں تو اپنے آپ کو فروخت کرتے ہیں وہ اپنے نفس کو ہلاک کرتے ہیں یا اس کے فائدے کو ساتھ خریدتے ہیں اور اس کو آزاد کرواتے ہیں "یعنی انسان کی روزمرہ کی زندگی اپنے ہر کام کے اختیار سے مسلسل ایک سوداگری یا اللہ کی بندگی اور رضا طلبی یا غرض والی ایک نجات کا دوسری ہلاکت کا سبب ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے ابان بن یزید عطار کی روایت سے۔ ابوعبداللہ الحلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں جوان کو پہنچی ہے یحییٰ بن آدم سے اس قول کے بارے میں الطھور شطر الایمان کہ طہارت "وضو" آدھا ایمان ہے شیخ فرماتے ہیں یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو ایمان کا نام دیا ہے چنانچہ ارشاد باری ہے وما کان اللہ لیضیع ایمانکم اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ وہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دیں یعنی بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کو اور نماز وضو کے بغیر جائز نہیں ہو سکتی تو یہ دو چیزیں ہیں ہر ایک دونوں میں سے دوسری کی نصف ہے یعنی دوسری کے مقابلے میں نصف۔ نصف ایمان طہارت اور نصف ایمان نماز دونوں مل کر پورا ایمان ہیں۔ (مترجم)

بغیر وضو نماز مقبول نہیں

۲۷۱۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو مصعب بن سعد نے انھوں نے کہا لوگ ابن عامر کی موت کے وقت ان کی تعریف کرنے لگے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خبردار بے شک میں وہ تو نہیں ہوں کہ ان لوگوں کو فریب دوں یا کھوٹ کروں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر کوئی نماز قبول نہیں کرتے اور چوری وخیانت کے حامل کا صدقہ قبول نہیں کرتے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے اپنی صحیح میں غندر کی روایت سے شعبہ سے۔

(۲۷۰۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۱۰)......(۱) غیر واضح فی (أ)

وضو نماز کی کنجی ہے

۲۷۱۱:...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسی نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد سے ان کو حسین مروزی نے ان کو سلیمان بن قرم نے ان کو ابویحیٰ قتات نے ان کو مجاہد نے ان کو حضرت جابر نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

۲۷۱۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابراہیم بن عبدالعزیز نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سلیمان بن معاذ ضبی نے ان کو ابویحیٰ قتات نے مجاہد سے اس نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا نماز کی چابی وضو ہے اور جنت کی چابی نماز ہے بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث ان میں سے ہے جن میں یونس بن حبیب رہ گئے ہیں ابوداؤد طیالسی سے لہٰذا اس نے اس کو روایت کیا ہے ایک آدمی سے اس نے ابوداؤد سے۔

وضو کی حفاظت کرنا اور اسے مکمل کرنا

۲۷۱۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو ابراہیم بن اسحاق قاضی الزہری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے سالم بن ابوالجعد سے ان کو ثوبان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا استقامت رکھو" دین پر پکے رہو" اور تم ہرگز دین کا احاطہ نہیں کر سکتے اور تم لوگ یقین کرو کہ تمہارا افضل عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت تو صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔

۲۷۱۴:...... ہمیں خبر دی ہے کہ ابوبکر احمد بن محمد بن محمد بن ابراہیم اشنانی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو مسدد نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو لیث بن ابوسلیم نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اس کے بعد اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی ہے مگر اس نے یہ نہیں کہا کہ وضو کی حفاظت مؤمن کرتا ہے۔

۲۷۱۵:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدانی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو سریج بن یونس نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو حسان بن عطیہ نے کہ ان کو ابوکبشہ سلولی نے خبر دی ہے کہ اس نے ثوبان سے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا درست اور سیدھے چلو ایک دوسرے سے قرب ومحبت کرو میانہ روی کرو تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت تو مؤمن ہی کرتا ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن ثوبان یہ وہی عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان ہے یہ اسناد موصول ہے اور سالم بن جعد کی حدیث منقطع ہے کیونکہ اس نے ثوبان سے نہیں سنی۔ واللہ اعلم۔

(۲۷۱۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه الترمذی فی الطهارة کما فی تحفة الاشراف (۲/۲۶۴) من طریق حسین المروزی. به.

(۲۷۱۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه الطیالسی (۲۷۱۲)

(۲۷۱۳)......أخرجه الحاکم (۱/۱۳۰)

(۲۷۱۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)......فی (أ) عبداللہ بن عمر

أخرجه ابن ماجه فی الطهارة من طریق لیث بن أبی سلیم

تحیۃ الوضو

۲۷۱۶:...... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن اسحاق انماطی نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ابوحیان تیمی نے ان کو ابوزرعہ بن جریر نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال سے فرمایا تھا اے بلال آپ مجھے اللہ کی بارگاہ میں زیادہ امید والا عمل بتائیے جو آپ نے عمل کیا ہو جو منفعت کے اعتبار سے تیرے پاس ہے جسے آپ نے عمل کر رکھا ہو اسلام لانے کے بعد بے شک میں نے تیری جوتیوں کی کھڑ کھڑاہٹ جنت میں اپنے آگے آگے سنی ہے بلال نے جواب دیا یا رسول اللہ اور تو کوئی پر امید عمل میں نے نہیں کیا جس کی منفعت کی اللہ کے پاس زیادہ امید کر سکوں مگر ایک بات ہے کہ میں نے جب بھی وضو کیا خواہ کسی بھی وقت ہو دن میں ہو یا رات میں مگر میں نے اپنے رب کے لیے نماز ضرور پڑھی ہے جو اس نے میری تقدیر میں نماز پڑھنی لکھی ہے اس کو مسلم نے صحیح میں ابوکریب سے اور انہوں نے ابواسامہ سے۔

۲۷۱۷:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انھوں نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صبح حضرت بلال کو بلایا اور فرمایا اے بلال آپ کس عمل کے ذریعے جنت کی طرف مجھ سے آگے چلے گئے ہیں؟ بے شک گذشتہ رات میں (جنت میں) داخل ہوا تو میں نے تیری کھڑ کھڑاہٹ اپنے آگے آگے سنی بلال نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے جب اذان دی ہے دو رکعت نماز ضرور پڑھی ہے اور میں جب بھی بے وضو ہوا ہوں بس اسی وقت میں نے وضو کر لیا ہے (اور دو رکعت بھی پڑھ لی ہے) رسول اللہ نے فرمایا بس پھر اسی وجہ سے ہے۔

وضو میں ایڑیاں خشک نہ رہیں

۲۷۱۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوصادق محمد بن ابوالفوارس سطار سے آخرین میں انھوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے منصور سے اس نے ہلال بن یساف سے اس نے ابویحییٰ سے اس نے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو وضو کر رہے تھے مگر ان کی ایڑیاں واضح طور پر خشک نظر آ رہی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے ہلاکت ہے آگ سے وضو پورا پورا کیا کرو اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے سفیان سے۔

وضو پورا کرنا ایمان کا حصہ ہے

۲۷۱۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن عبداللہ سدیری بیہقی نے ان کو ابوحامد حمد بن محمد بن حسین خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین الخسر وگردی نے ان کو حمید بن رنجویہ نسوی نے ان کو ابوایوب دمشقی نے ان کو خالد بن یزید بن ابومالک نے اپنے والد سے اس نے عبدالرحمٰن بن غنم سے اس نے ابوموسیٰ اشعری سے اس نے رسول اللہ سے آپ نے فرمایا وضو کو پورا کرنا ایمان کا حصہ ہے۔

(۲۷۱۶)...... أخرجه مسلم (۱۹۱۰/۴)

(۲۷۱۷)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه الحاکم (۳۱۳/۱) من طریق علی بن الحسنبن بن شقیق. به. وصححه ووافقه الذهبی

(۲۷۱۸)...... (۱) بین المعکوفین أثبتناه من صحیح مسلم.

وضو کی فضیلت

اسی میں غسل کی فضیلت پر بھی تنبیہ ہے کیونکہ وہ زیادہ کامل طہارت ہے۔

۲۷۲۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو معمر نے ان کو زھری نے ان کو عطاء بن یزید لیثی نے ان کو حمران بن ابان نے انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ وضو کر رہے تھے چنانچہ انھوں نے تین بار اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا اس کو بعد آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور منہ دھویا تین بار اس کے بعد اپنا سیدھا ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا اس کے بعد بایاں ہاتھ اس طرح اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا اس کے بعد سیدھا پاؤں تین بار دھویا پھر الٹا پاؤں بھی اس طرح دھویا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ نے بالکل اس طرح میرے وضو جیسا وضو کیا تھا اس کے بعد فرمایا جو شخص اس طرح میرے وضو جیسا وضو کرے اس کے بعد وہ دو رکعت پڑھے اس دوران کوئی بات نہ کرے اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے امام زھری نے کہا کہ اگر ایک آدمی ایک بار وضو کرے اور وہ اس بار وضو کرنے میں مبالغہ کرے یعنی پورا پورا کرے اس کو کفایت کرے گا اس کو بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے عبدانی سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو روایت کیا ہے دوسرے طریق سے زھری سے۔

سابقہ گناہوں کا کفارہ

۲۷۲۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابو عزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسی نے ان کو شیبان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے موسی بن طلحہ سے اس نے حمران بن ابان سے انھوں نے کہا کہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں مؤذن نے اذان دی پھر ان کے پاس وہ ان کو بتانے کے لیے آیا حمرانی کہتے ہیں حضرت عثمان نے ان سے وضو کا پانی منگوایا پھر فرمایا میں نے تم لوگوں کو حدیث بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے اس کے بعد مجھے یہ اشارہ دیا کہ میں ابھی کچھ نہ کروں لہٰذا ان سے حکم بن ابوالعاص نے کہا اے امیر المؤمنین ہمیں آپ حدیث بیان فرمائیے اگر بھلائی ہے تو ہم اس میں ایک دوسرے سے جلدی کریں اگر اس کے علاوہ بات ہے (یعنی باز آنے کی کوئی بات ہے تو) پھر ہم اس سے رک جائیں لہٰذا فرمانے لگے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا تو اتنے میں مؤذن آپ کے پاس آیا تھا جو حضور کو اذان کے بارے میں بتانے آیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنے وضو کا پانی منگوایا تھا اس کے بعد فرمایا تھا کہ کوئی بھی مسلمان آدمی جو وضو کرتا ہے اور وضو کو بہت اچھا کرتا ہے اس کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے مگر اس کی وہ نماز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

۲۷۲۲:.....ہمیں خبر دی ہے جناح نے ان کو ابوجعفر بن رحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعزہ نے ان کو عبیداللہ نے ان کو شیبان نے ان کو یحیی بن ابوکثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث قرشی نے ان کو خبر دی ہے معاذ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ حمران بن ابان نے اس کو خبر دی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے وضو کا پانی لے کر آیا وہ بیٹھے ہوئے تھے بیٹھنے کی چیز پر (چوکی پر) انھوں نے وضو کیا اور وضو کو بہت اچھا کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ مسجد میں تھے آپ نے وضو کیا تھا اور بہت اچھے طریقے سے کیا تھا اس کے بعد فرمایا تھا جو شخص اس وضو جیسا وضو کرے اس کے بعد مسجد میں آئے اور دو رکعتیں پڑھے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں سعد بن جعفر سے اس نے شیبان سے۔

(۲۷۲۰).....(۱) فی (ب) : مضمض.

۲۷۲۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو عبداللہ بن ابومریم نے ان کو عمرو بن ابی سلمہ نے اوران کو یحیٰ بن ابوکثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم تیمی نے ان کو شقیق بن سلمہ نے ان کو حمران مولی عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ عثمان بن عفان وضو کرنے کی جگہ پر بیٹھے تھے انھوں نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا وہ میری جگہ یہاں پر بیٹھے تھے اور اسی طرح وضو کیا تھا جس طرح کہ میں نے کیا ہے اس کے بعد حضور نے فرمایا تھا۔ جو شخص میری طرح وضو کرے پھر فرمایا: جو میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہوا اور دو رکعتیں پڑھے اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور رسول اللہؐ نے فرمایا دھوکہ میں نہ پڑو (یعنی غافل نہ ہو)۔

۲۷۲۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن عبدالواحد بن شریک نے ان کو ابوالجماہر نے ان کو عبدالعزیز نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو حمران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا اس کے بعد فرمایا بے شک کچھ لوگ حدیث بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر میں نہیں جانتا کہ وہ کیا چیز ہیں مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ انھوں نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا تھا اس کے بعد انھوں نے فرمایا تھا۔ جو شخص ایسا وضو کرے گا اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور پھر اسکی نماز اور اس کا مسجد تک چل کر جانا اس کے حق میں اضافی عبادت ہوگی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ وغیرہ سے اس نے عبدالعزیز بن محمد سے۔

نماز کے درمیانی اوقات کا کفارہ

۲۷۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن احمد اصبہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو جامع بن شداد نے وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے سنا حمران بن ابان سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوبردہ سے اس نے حضرت عثمان بن عفان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پورا وضو کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو نمازیں ان کو درمیانی اوقات کے لئے کفارے ہوں گی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ غندر وغیرہ کی حدیث سے۔

۲۷۲۶:......شعبہ سے مروی ہے اور اس کو نقل کیا ہے حدیث مسعر سے اس نے جامع بن شداد سے اس نے حمران سے اس نے عثمان سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں کوئی مسلمان جب طہارت حاصل کرتا ہے اور جو اللہ نے اس پر فرض کر دی ہے اس کے بعد یہ پانچ نمازیں پڑھتا ہے تو یہ ان کو درمیانے اوقات کے لیے کفارہ بن جاتی ہیں۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم مزکی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو مسعر نے پھر اسی حدیث کو ذکر کیا۔

گناہوں کی تلافی

۲۷۲۷:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحی بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن ابی حبیب نے ان کو عبداللہ بن ابوسلمہ نے اور نافع بن جبیر بن مطعم سے ان کو معاذ بن عبدالرحمٰن نے ان کو حمران نے جو عثمان بن عفان کے غلام ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص وضو کرے اور اس کو مکمل کرے اس کے بعد نکل کر نماز

(۲۷۲۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۲۴)......(۱) فی (ب) : بن (۲)...... فی (ب) : أناساً (۳)...... فی (ب) : لاأدری

(۲۷۲۶)......(۱) فی (ب) فیصلی

(۲۷۲۷)......(۱) فی (ب) : أبو (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ) (۳)...... فی (ب) : عبداللہ

فرض کے لیے چل پڑے اور جا کر اپنے امام کے ساتھ پڑھ لے۔ اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو عمرو بن حارث نے حکیم بن عبداللہ قرشی سے اور اسی طریق سے اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے۔

۲۷۲۸:......ہمیں خبر دی ہے جناح بن نذیر نے ان کو محمد بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو محمد بن ابو معشر نے ان کو خبر دی ابو معشر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابوالحسن علی بن اسماعیل الشعیر ی نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو ابو معشر نے ان کو محمد بن کعب قرظی نے ان کو عبداللہ بن دارہ نے حمران سے جو عثمان کے غلام ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں پانی کا گھڑا لیے حضرت عثمان کے پاس سے گذرا تو انھوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور اچھا وضو کیا اس کے بعد فرمایا اگر میں نے اس کو رسول اللہ سے دو تین مرتبہ نہ سنا ہوتا تو میں تم لوگوں کو اس کی خبر نہ دیتا میں نے سنا تھا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ جب وضو کرتا ہے اور اسے مکمل طریقے سے کرتا ہے اس کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور نماز پڑھ لیتا ہے تو اس نماز کے اور دوسری نماز کے درمیان کے گناہ اس کے معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ محمد بن کعب نے فرمایا کہ میں نے اس کو قرآن میں ڈھونڈا تو میں نے اسے پالیا۔

انا فتحنالک فتحا مبینا لیغفر لک اللّٰہ ماتقدم بن ذنبک وما تأ خرویتم نعمته علیک

بے شک اے پیغمبر ہم نے آپ کو واضح فتح عطا کی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے اور آپ کے او پر اپنی نعمت پوری کر دے۔

تو میں نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمت اپنے نبی پر یوں ہی نہیں پوری کر دی بلکہ پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ اس کے بعد میں نے سورۂ مائدہ میں پڑھا:

یا ایها الذین اٰمنوا اذاقمتم الی الصلوٰة فاغسلوا وجوهکم الی قوله ولیتم نعمته علیکم ولعلکم تشکرون

اے ایمان والو جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے منہ دھولو......تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے او پر اپنی نعمت پوری کر دے تا کہ تم شکر کرو۔

تو میں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے او پر اپنی نعمت ایسے نہیں مکمل کر دی بلکہ اس نے تمہیں معاف بھی کر دیا ہے۔ ابو بکر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مشتمل ہے بے وضو اور جنابت والے (دونوں کی) طہارت کو پانی سے اور پانی کی عدم موجودگی میں مٹی سے۔

۲۷۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ھشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے انکو حمران بن ابان نے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس نماز عصر کے وضو کے لیے وضو کا پانی لایا گیا جبکہ وہ وضو کی چوکی پر تشریف فرما تھے۔ حضرت عثمان نے فرمایا بے شک میں نے خیال کیا تھا کہ تم لوگوں کو کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا جو میں گمان کروں کہ کوئی تمھیں حدیث بیان کر دے گا اتنے میں حکم بن ابوالعاص نے کہا اے امیر المؤمنین یا تو وہ کوئی خیر کی بات ہوگی تو ہم اس کی اتباع کر لیں گے یا کسی شر کی بات ہوگی تو ہم اس سے بچ جائیں گے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کی جگہ پر بیٹھے تھے اور فرما رہے تھے جو شخص وضو کرے اور اچھے طریقے سے کرے اس کے بعد وہ نماز پڑھے اور اس کے رکوع اور سجود کو مکمل کرے وہ نماز اس کی وجہ سے کفارہ بن جائے گی اس نماز سے دوسری نماز تک جب تک کہ وہ بندہ کسی ہلاکت کا ارتکاب نہ کرے یعنی جب تک وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔ اسی مفہوم میں اس کو روایت کیا ہے عاصم بن بہدلہ نے موسیٰ بن طلحہ سے اس نے حمران سے۔

(۲۷۲۸)......(۱) فی (أ) جناح بن یزید. (۲)...... فی (ب) : أبومشعر. (۳)...... فی (ب) : غیره

(۴)...... فی (ب) : حدثتکموه (۵)...... فی (ب) : عن.

(۲۷۲۹)......(۱) فی (ب) : وضوءه.

لغزشوں کی بخشش

۲۷۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس ضبی نے ان کو محاضر بن مسورع نے ان کو ھشام بن عروہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن حسن مہر جانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ھشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو حمران مولی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے یہ کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ وضو کی جگہ پر بیٹھے تھے کہ مؤذن آئے اور ان کو نماز عصر کی اطلاع دی انھوں نے پانی کا برتن منگوایا اور وضو کیا اس کے بعد فرمایا اللہ کی قسم البتہ میں ضرور تم لوگوں کو حدیث بیان کروں گا کہ اگر وہ بات کتاب اللہ میں نہ ہوتی تو میں تم لوگوں کو وہ حدیث بیان نہ کرتا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا آپ فرمار ہے تھے۔کوئی آدمی ایسا نہیں جو وضو کرے پھر بہت اچھے طریقے سے اپنا وضو کرے مگر اس کے لیے بخش دیا جاتا ہے جو کچھ اس کے اور دوسری نماز کے درمیان ہے یہاں تک کہ اس کو بھی پڑھ لے۔ہمیں خبر دی مالک نے میں دیکھتا ہوں اس کو کہ آپ اس آیت کا ارادہ کرتے تھے یا اس کی مراد یہ ہوتی تھی:

اقم الصلوٰة طرفی النهار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیات ذالک ذکری للذاکرین

آپ دن کے دونوں سروں پر نماز قائم کیجیے اور کچھ حصہ رات کا بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں
یہ یاد کرنے والوں کے لیے یاد دہانی ہے۔

ان کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں کئی وجوہ سے ھشام بن عروہ سے اور اس کو زہری نے روایت کیا ہے عروہ سے اور عروہ نے کہا کہ آیت یہ ہے

ان الذین یکتمون ماانزل اللّٰه من الکتاب.

گناہوں کا اعضاء جسم سے نکل جانا

۲۷۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابونضر فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یوسف بن کامل نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو حمران نے ان کو عثمان نے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھے طریقے سے کرے اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں۔اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے عبدالواحد سے۔

گناہوں سے صاف ومنزہ

۲۷۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان دونوں کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید درامی نے ان کو یحیی بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو سھیل بن ابوصالح نے ان کو ان کو والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جس وقت مسلمان بندہ یا مومن وضو کرتا ہے اور منہ دھوتا ہے تو اس کے منہ سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔یا فرمایا تھا کہ پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یا ایسے ہی کوئی الفاظ فرمائے تھے جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں

(۲۷۳۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)...... فی (ب) قال قال (۳)...... فی (ب) : البینات

(۲۷۳۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۳۲)......(۱) فی (ب) : ثنا. (۲)...... فی (ب) الحسن بن أحمد وهو خطأ

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (أ) (۴)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

ہاتھ سے پردہ گناہ خارج ہوجاتا ہے جواس کے ہاتھ نے پکڑنے کا گناہ کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ فرمایا حتیٰ کہ گناہوں سے صاف نکل آتا ہے۔

۲۷۳۳:......اوراس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن وھب نے مالک سے اوراس میں زیادہ کیا ہے۔ جب وہ پیر دھوتا ہے تو اس کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے پیر چلے تھے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے صاف ستھرا نکل آتا ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے آخرین میں انھوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن حکم نے ان کو ابن وھب نے پھر حدیث ذکر کی ہے مگر۔ نحوھذا کا قول منقول نہیں کیا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے سوید بن سعید سے ان کو مالک نے ان کو ابوطاہر نے ان کو ابووھب نے۔ ہمیں خبر دی ہے شیخ امام عالم حافظ یگانہ روزگار ثقہ بہاالدین ابومحمد بن قاسم بن شیخ امام حافظ تقی الدین ابوقاسم علی بن حسن بن عبداللہ شافعی نے بایں طور کہ میں نے ان کے سامنے جامع مسجد دمشق میں پڑھ کر سنائی تھی جمادی اولی ۵۹۵ھ میں انھوں نے فرمایا ہمیں حدیث بیان کی تھی دواماموں نے ابوعبداللہ محمد بن فضل ابن احمد صاعدی نے اور ابوالقاسم زاھر بن طاہر بن محمد شحامی نے اپنی اپنی کتابوں میں اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے والد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لفظ سے (زبانی طور پر) اور شیخ ابوالحسن علی بن سلیمان مرادی نے بایں صورت کہ انہوں نے پڑھ کر مجھے سنائی۔ ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی تھی ہمیں خبر دی تھی زاھر نے ہمیں حدیث بیان کی تھی شیخ ابوبکر بن حسین حافظ رحمۃ اللہ علیہ۔

گناہوں کا خارج ہونا

۲۷۳۴:......ہمیں خبر دی ہے ابواحمد مہرجانی نے ان کو ابوبکر بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراھیم عبدی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابونصر عدل نے مرو میں ان کو احمد بن محمد بن عیسٰی قاضی نے ان کو قعنبی نے اس میں جواس نے پڑھی تھی مالک پر (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو یحی بن یحی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا مالک سے اس نے زید بن اسلم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے عبداللہ صنابحی سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب بندہ وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو اس کے گناہ اس کے منہ سے خارج ہوجاتے ہیں اور جب وہ ناک جھاڑتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ خارج ہوجاتے ہیں اور جب وہ منہ دھوتا ہے تو گناہ اس کے چہرے سے خارج ہوجاتے ہیں۔ حتیٰ کہ گناہ اس کی دونوں آنکھوں کی بھنوؤں اور پلکوں کے نیچے سے خارج ہوجاتے ہیں اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں ہاتھوں سے خارج ہوتے ہیں حتی کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے کے اس کے گناہ اس کے سر سے خارج ہوتے ہیں حتی کہ اس کے دونوں کانوں سے خارج ہوتے ہیں اور جب وہ اپنے دونوں پیر دھوتا ہے تو گناہ اس کے دونوں ٹانگوں سے خارج ہوتے ہیں حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے خارج ہوتے ہیں اس کے بعد اس کا مسجد چل کر جانا اور اس کا نماز پڑھنا اس کے حق میں زائد نیکی ہوتا ہے لفظ تو ایک ہے البتہ یحیٰی نے (تحت اظفار رجلیہ) میں شک کیا ہے۔

(۲۷۳۳)......(۱) فی (أ،ب) : قالا

☆...... فی هامش الأصل : آخر الجزء التاسع عشر.

(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۳۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

۲۷۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابوبکر بن خسب نے ان کو محمد بن اسماعیل ترمذی نے ان کو ایوب بن سلیمان بن بلال نے ان کو ابوبکر بن اولیس نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ضحاک بن عثمان نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے ان کو ابوعبید مولی سلیمان بن عبدالملک نے ان کو عمرو بن عبسہ نے ان کو ابوعبید نے کہا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو انھوں نے فرمایا میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار دو یا تین بار آپ فرماتے تھے جب بندہ مؤمن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے منہ سے اور اس کے ناک کے نتھنوں سے گناہ جھڑتے ہیں اور جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو گناہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے جھڑتے ہیں اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو گناہ اس کے ناخنوں سے جھڑتے ہیں اور جب وہ مسح کرتا ہے تو گناہ اس کے سر کے بالوں کے نیچے سے جھڑتے ہیں اور جب وہ دونوں پاؤں دھوتا ہے تو گناہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے جھڑتے ہیں جب یہاں تک پہنچے تو یہ تو تھا اس کا حصہ اس کے وضو میں سے پھر اگر وہ کھڑا ہو جاتا ہے اور نماز پڑھتا ہے دو رکعت ایسی کہ بس وہ اپنے دل کو اور اپنی نگاہ محض اللہ کی طرف متوجہ کر لیتا ہے تو وہ بندہ گناہوں سے نکل جاتا ہے جیسے کہ اس کی ماں نے اس کو بھی جنا ہے۔ اس کو بھی روایت کیا ہے ابوامامہ نے عمرو بن عبسہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس طریقے سے اس کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں۔

۲۷۳۶:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے یعنی عباس بن فضل نے ان کو ابوثابت نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو ضحاک بن عثمان نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے۔

۲۷۳۶:......مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں کو ابوالعباس اصم رحمۃ اللہ علیہ نے انکو محمد بن اسحق نے ان کو ابو نعیم نے ان کو ابان بن عبداللہ نے ان کو ابومسلم بجلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ کو دیکھا میں نے کہا اے ابوامامہ میں ایک آدمی سے ملا ہوں اس نے مجھے آپ سے حدیث بیان کی ہے کہ آپ نے اس کی یہ حدیث بیان کی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو پورا پورا وضو کرے پھر وہ باجماعت نماز کی طرف چل پڑے مگر اللہ اس دن کے سارے گناہ اس کے معاف کر دیتا ہے جو اس کے پیروں نے چل کر کئے ہوں جو اس کے ہاتھوں نے پکڑا ہو جس کی طرف اس کے کان لگے ہوں جس کی طرف اس کی نگاہوں نے دیکھا ہو جس کو اس کی زبان نے چکھا ہو جس کو اس کے دل نے سوچا ہو۔ میں نے کہا آپ نے واقعی یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اس نے قسم کھائی اللہ کی جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں بس وہی ہے۔ البتہ تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شمار مرتبہ سنا ہے۔

تین مرتبہ اعضاء کا دھونا

۲۷۳۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عبدالرحمٰن بن مبارک نے ان کو صالح ابوعمر بزار نے ان کو یونس نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمان کے ساتھ جہاد کیا جب نماز کا وقت آگیا تو پانی منگوایا اور کلی کی ناک میں پانی چڑھایا اور تین بار منہ دھویا اور دونوں کلائیاں تین تین بار اور سر کا مسح کیا اور پیر دھوئے اس کے بعد آپ نے درخت پکڑا اور اسے ہلایا تو اس کے پتے جھڑ پڑے پھر فرمایا کہ تم مجھ سے پوچھو کہ میں نے ایسے کیوں کیا؟ لوگوں نے پوچھا تایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شرکت کی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا اور فرمایا تھا کہ جب بندہ وضو کرتا ہے اس سے اس کے گناہ ایسے

(۲۷۳۵)......(۱) فی (ب) : برأسه

(۲۷۳۶)......(۱) فی (ب) : فذکر مافیه بنحوه.

(۲۷۳۶)......مکرر (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) سمعتها.

(۲۷۳۷)......(۱) فی (ب) : معه (۲)...... فی (ب) : تنحات

جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑے ہیں۔

وہ عمل جس کے ذریعہ درجات بلند ہوں

۲۷۳۸:......بیہقی فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن غالب نے ان کو عفان نے ان کو حماد نے ان کو یحییٰ نے ان کو علی بن زید نے ان کو عثمان نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو مالک نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور ابونصر بن قتادہ نے دونوں کو ابوعمر بن نجید نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے ان کو بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو اس کے والد نے ان کو ابوھریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خبر دوں اس عمل کی جس کے ذریعے درجے بلند کردے۔ (وہ یہ ہے) مشکل اور ناپسندگی کے وقت مکمل وضو کرنا اور ساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تو رباط ہے یعنی جہاد کے لیے کفر کی سرحد پر گھوڑا باندھ کر بیٹھنا۔ تین بار یہ فرمایا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے معن کی حدیث سے مالک سے۔

وہ اعمال جن کے ذریعہ گناہ دھل جاتے ہیں

۲۷۳۹:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک بزار نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو ابن ابوزناد نے ان کو حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن حارث نے ان کو ابوالعباس نے ان کو ابن مسیب نے ان کو علی بن طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشکلات ہونے کے باوجود مکمل وضو کرنا اور ساجد کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھنا یہ اعمال گناہوں کو دھو دیتے ہیں عبدالرحمٰن، بن حارث یہ وہی عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ مخزومی ہے اس کے مطابق ابواحمد حافظ نے گمان کیا ہے۔

۲۷۴۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو اسحاق بن موسیٰ انصاری نے ان کو انس بن عیاض نے ان کو حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ربّاب نے ان کو ابوالعباس نے ان کو سعید بن میسّب نے وہ کہتے ہیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ان کو ذکر کیا ہے مذکورہ حدیث کی مثل علاوہ ازیں یوں کہا ہے الی المساجد۔

وضو کی علامات

۲۷۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو ابراھیم بن منذر نے ان کو محمد بن فلیح نے اور ابوضمرہ نے حارث بن عبدالرحمٰن سے پھر اس کو انھوں نے ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

۲۷۴۲:......ان کو خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو خالد نے ان کو سعید بن ابوہلال نے نعیم بن عبداللہ محمد سے انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوہریرہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا اور انھوں نے قمیض کے نیچے پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ انھوں نے اسے کھینچ لیا پھر انھوں نے وضو کیا اور منہ دھویا اور ہاتھ دھوئے اور پانی اپنے بازوؤں تک اونچا کیا۔ اور وضو کو پنڈلیوں تک کیا اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میری امت کے لوگ قیامت میں

(۲۷۳۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۳۹)......(۱) فی (ب) : الزیات

آئیں گے روشن اور چمکتے اعضاء والے وضو کی علامت کی وجہ سے تم میں سے جو شخص اپنے اعضاء کی روشنی کو زیادہ کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ کر لے۔اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔یحیٰ بن بکیر سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے عمرو بن حارث کی حدیث سے مختصراً یا عمارہ بن غزیہ کی روایت سے انہوں نے نعیم سے لمبی حدیث بیان کی۔

۲۷۴۳:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علا نے ان کو ان کو والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں تشریف لے گئے۔ کہا تم پر سلامتی ہو اے مؤمن قوم کا گھر اور بے شک ہم اللہ نے اگر چاہا تو تم کو ملنے والے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ تم میرے ساتھی ہو اور ہمارے، بھائی اب تک نہیں آئے۔لوگوں نے پوچھا کہ آپ ان کو کیسے پہچانیں گے جواب تک نہیں آئے۔آپ کی امت میں سے یارسول اللہ آپ نے فرمایا تم مجھے بتاؤ کہ اگر کسی آدمی کے ایسے گھوڑے ہوں جن کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں درمیان ایسے گھوڑوں کے جو کالے سیاہ ہوں کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچانے گا لوگوں نے کہا کہ ہاں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ لوگ آئیں گے اسی طرح کہ ان کے ہاتھ پاؤں سفید چمکتے ہوں گے وضو کے اثر کی وجہ سے اور میں ان کے آگے حوض کوثر پر پہنچنے والا ہوں۔اس کو مسلم نے نقل کیا یحییٰ بن ایوب وغیرہ سے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے۔

۲۷۴۴:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو صفوان بن عمرو نے ان کو یزید بن خمیر رحبی نے ان کو عبداللہ بن بشر مازنی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری امت کا کوئی ایسا فرد نہیں ہے جس کو میں قیامت کے دن نہ پہچانوں بلکہ سب کو پہچانوں گا۔لوگوں نے پوچھا کہ آپ ان کو کیسے پہچانیں گے یا رسول اللہ اتنی کثیر مخلوقات میں سے آپ نے فرمایا تم بتاؤ کہ اگر تم گھوڑوں کے ایسے جنگل میں یا گلہ میں چلے جاؤ جہاں کالے سیاہ گھوڑے ہوں اس میں ایک ایسا گھوڑا ہو جس کے چاروں پیر سفید ہوں اور چہرہ بھی سفید ہو کیا اس کو نہیں پہچانیں گے۔لوگوں نے کہا بالکل پہچانیں گے یارسول اللہ آپ نے فرمایا میری امت اس دن وضو اور سجدوں کے اثر سے سفید چہرے اور سفید ہاتھ پیر والے ہوں گے۔

امت محمدیہ کی شناخت وعلامت

۲۷۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو ابراہیم بن حسین بن ریزیل نے ان کو عبداللہ بن صالح مصری نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن حبیب نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے کہ انھوں نے سنا ابوذر سے اور ابودرداء سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں پہلا شخص ہوں گا قیامت کے دن جس کو سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی اور پہلا ہوں گا جس کو سجدے سے سر اٹھانے کی اجازت ملے گی اور اپنا سر اوپر اٹھاؤں گا اور اپنے سامنے دیکھوں گا اور تمام امتوں میں سے اپنی امت کو پہچانوں گا ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ آپ تمام امتوں میں سے اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے جبکہ نوح سے لے کر آپ کی امت تک ساری امتیں ہونگی آپ نے فرمایا کہ وہ روشن چمکتے

(۲۷۴۳)......(۱) فی (ب) : المقبرة
(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۲۷۴۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳)...... فی (ب) : فقال أرأیت
(۴)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۵)...... فی (ب) : فیها
(۶)......مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۷)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۲)......مابین القوسین تکرر فی (أ)
(۳)......فی (ب) : أیدیهم

چہرے اور ہاتھ پاؤں والے ہوں گے وضو کے اثر سے یہ علامت تمام امتوں میں سے کسی کی نہیں ہوگی سوائے ان کے اور میں ان کو پہچانوں گا اس کے گروہ دائیں طرف سے آئیں گے اور میں ان کو پہچانوں گا ان کی علامتوں سے جو ان کے چہروں کے سجدوں کے اثر سے ہوں گی اور میں انکو اس نور سے پہچانوں گا جو ان کے آگے اور ان کے دائیں بائیں ہوگا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس روایت کو ایسے ہی پایا ہے اگر ان کو والد سے اور وہ ابوذر سے اور ابودرداء سے روایت کرتے تو موصول ہوتی گویا کہ کتاب سے ساقط ہوگئی ہے۔

۲۷۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد مقری نے ان کو ابوعیسی ترمذی نے ان کو محمد بن حمید رازی نے ان کو حریر نے ان کو علی بن مجاھد نے اس نے کہا کہ مجھے یہ حدیث بیان کی ہے انھوں نے اور وہ ثقہ ہیں یعنی ثعلبہ سے اس نے زہری سے انھوں نے کہا کہ وضو کے بعد رومال استعمال کرنا یعنی ہاتھ منہ پوچھنا مکروہ ہے اس لیے کہ ہر قطرہ وزن کیا جائے گا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب سنن میں جماعت سے روایت کیا ہے کہ وہ وضو کے بعد رومال استعمال کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے اور ایک جماعت سے روایت کیا کہ وہ اس میں رخصت دیتے تھے مگر اس کو ترک کرنا زیادہ بہتر ہے جب ہوا کے چلنے سے نہ سوکھے تو گویا نجاست ان پر باقی رہتی ہے (گویا لوگ اسے سمجھتے ہیں) اور ہم نے روایت کی ہے حدیث ابوحازم میں ابوہریرہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انھوں نے فرمایا اس حدیث میں کہ تمہاری ایسی علامات ہوں گی جو تمام امتوں میں سے کسی کی نہیں ہوں گی تم لوگ میرے پاس آؤ گے سفید چہرے اور ہاتھ پاؤں کے ساتھ وضو کے اثر سے۔اور ہم نے روایت کی ہے حذیفہ بن یمان کی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث میں کہ تم لوگ پاس آؤ گے سفید چہرے اور سفید ہاتھ پاؤں والے وضو کے آثار سے یہ علامت تمہارے علاوہ کسی کی نہیں ہوگی۔

خوب طہارت حاصل کرنے والے

۲۷۴۷:......میں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن محمد بن سلمہ عنزی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ھشام بن عمار سلمی نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو عتبہ بن ابوحکیم نے ان کو حدیث بیان کی ہے طلحہ بن نافع نے ان کو ابوایوب انصاری نے اور جابر بن عبداللہ نے اور انس بن مالک نے کہ یہ آیت نازل ہوگی:

فيه رجال يحبون ان يتطهروا والله يحب المطهرين

مسجد قبا میں ایسے مرد ہیں جو خوب طہارت کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ خوب طہارت کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار کی جماعت بے شک اللہ تعالیٰ نے پاکی میں تمہاری تعریف فرمائی ہے خیر کے ساتھ تمہارا وضو کیا ہے ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اور جنابت کے لیے غسل کرتے ہیں اور پانی کے ساتھ استنجا کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعریف اسی وجہ سے ہے اس کو لازم پکڑے رہو۔

ہر بال کی جڑ کے نیچے ناپاکی

۲۷۴۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم حربی اور محمد بن فضل بن جابر نے ان کو ہیثم بن خارجہ

(۲۷۴۶)......(۱) فی (ب) : أن

(۲۷۴۸)......(۱) فی (ب) : کفارات

نے ان کو یحییٰ بن حمزہ نے ان کو عتبہ بن ابو حکیم نے ان کو طلحہ بن نافع نے ان کو ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور جمعہ اور امانت کا ادا کرنا یہ کفارہ ہیں ان گناہوں کے لیے جو درمیان میں ہوں۔ میں نے پوچھا کہ امانت کو ادا کرنا کیا ہوتا ہے؟ فرمایا کہ ناپاکی کے بعد غسل کرنا۔ یہ الفاظ ابراہیم کی روایت کے ہیں۔ اور جابر کی روایت میں یہ اضافہ ہے۔ بے شک ہر بال کی جڑ کے نیچے ناپاکی ہوتی ہے۔

۲۷۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو یحیی بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عوف بن ابو جمیلہ اور جعفر بن حبان نے ان کو ابوالاشہب اور ربیع بن صبیح نے حسن سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں رب تعالیٰ سے کہ اس نے فرمایا: تین چیزیں ہیں جو شخص ان کی حفاظت کرے وہ میرا سچا (اور حقیقی) بندہ ہے اور عوف نے کہا کہ وہ میرا سچا بندہ ہے اور جو شخص ان کو ضائع کرے وہ سچ مچ میرا دشمن ہے۔ نماز، روزہ، جنابت یعنی غسل جنابت اور یہ مرسل روایت ہے۔

پانچ چیزوں کے سبب جنت میں داخلہ

۲۷۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن بشر عبدی نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے کہ حضرت ابودرداء فرمایا کرتے تھے کہ پانچ چیزیں ہیں جو شخص قیامت کے دن ایمان کی حالت میں ان کو لے آئے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جو شخص پانچ نمازوں کی حفاظت کرے ان کے وضو سمیت اور ان کے اوقات ان کے رکوع ان کے سجود سمیت (سب کی حفاظت کرے) اور زکوۃ ادا کرے دل سے خوشی کے ساتھ۔ اس کے بعد ابودرداء نے کہا اور اللہ کی قسم ہر کام صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔ اور رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا جو شخص اس کی طرف پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو اور امانت کو ادا کرنا لوگوں نے کہا کہ امانت کو ادا کرنا کیا ہے اے ابودرداء نے فرمایا ناپاکی سے پاکی کے لیے غسل کرنا بے شک اللہ تعالیٰ ابن آدم کے دین میں سے کسی چیز پر اس کو پناہ یا امن نہیں دیتا سوائے مذکورہ چیزوں کے۔

چار چیزوں کی ضمانت

۲۷۵۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن قاضی اور عبدالملک بن عثمان زاہد اور ابونصر بن قتادہ نے انھوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو ابوعلی حنفی نے ان کو عمران قطان نے ان کو قتادہ نے خلید عصری سے اس نے ابودرداء سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ضمانت لی ہے اپنی مخلوق سے چار چیزوں کی نماز، زکوۃ، روزہ رمضان اور جنابت سے غسل یہ سرائر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، یوم تبلی السرائر۔ جس دن سرائر آزمائی جائیں گی۔

۲۷۵۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن اور بن اسحٰق طیبی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے کہ اس کو حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف نے انکو ابوفروہ نے ان کو یونس بن جبیر ابوغلاب الباہی نے ان کو حطان بن عبداللہ رقاشی نے ان کو حضرت ابودرداء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو شخص ایمان کی حالت میں پانچ چیزوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو ملے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ کہتے ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ وہ پانچ کونسی ہیں؟ فرمایا پانچ نمازیں ان کا وضو ان کا رکوع ان کا سجود اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج کرنا

(۲۷۵۰)......(۱) فی (ب) : ایمان　　(۲)...... فی (ب) : طیبة نفس بھا

(۳)...... فی (ب) : والحج　　(۴)...... فی (ب) : أدی

(۲۷۵۲)......(۱) فی (ب) ذکرہ.

جو شخص اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھے اور زکوٰۃ یہ تو اسلام کی پل ہے اور امانت ادا کرنا ایک آدمی نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان پہلی چیز جو امانت میں ذکر ہوئی غسل جنابت میں سے ،فرمایا کہ ظاہر چمڑے کو دھوئے اور بالوں کو تر کرے۔

جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے

۲۷۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن صالح جہنی نے ان کو معاویہ بن صالح حمصی قاضی اندلسی نے ان کو ابوعثمان نے جبیر بن نفیر سے اور ربیعہ بن یزید نے ان کو ابوادریس خولانی نے اور عبدالوہاب بن بخت نے لیث بن سلیم جھنی سے وہ سب کے سب حدیث بیان کرتے ہیں عقبہ بن عامر سے عقبہ نے کہا کہ ہم لوگ اپنے نفسوں کے خادم تھے اپنے درمیان اونٹ چرانے کا تبادلہ کرتے تھے۔ایک دن اونٹ چرانے کی میری باری آئی تو میں اس کام کے لیے شام کو گیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا وہ کھڑے ہو کر لوگوں کو حدیث بیان کررہے تھے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں سے کچھ بات سمجھ لی وہ فرمارہے تھے کہ تم میں سے کوئی آدمی جو وضو کرے اور اچھی طرح سے کرے پھر کھڑا ہو جائے اور دو رکعت پڑھے اپنے دل اور چہرے کے ساتھ مکمل ان کی طرف توجہ رکھے مگر اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔اور اس کو بخش دیا جائے گا۔میں نے کہا کتنی اچھی ہے یہ بات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کتنے اچھے ہیں کسی نے کہا میرے سامنے جو پہلے سے تمہارے عقبہ اچھائی کریں میں نے نظر اٹھا کے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب تھے کہتے ہیں کہ میں نے کہا یہ کیسے ہوگی اے ابوحفص انہوں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ آنے سے قبل تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو وضو کرے اور پورا پورا کرے اور پھر یہ کہتے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں مگر اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔اس کو مسلم نے نقل کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی کی روایت سے اس نے معاویہ بن صالح سے سوائے اس کے کہ انہوں نے عبدالوھاب بن بخت کی روایت کو ذکر نہیں کیا ہے۔

۲۷۵۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے ان کو قاسم بن زکریا ابوعبیداللہ بن محمد بن محمد بن مسکن نے ان کو یحیی بن کثیر نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قاسم بن زکریا نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوبختری نے ان کو عبدالصمد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوہاشم رمانی نے ان کو ابومجلز نے قیس بن عباد سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص سورۃ کہف کو ایسے پڑھے جیسے وہ اتری ہے اس کے لیے وہاں سے روشنی بلند ہوگی جہاں اس نے پڑھی ہے مکہ مکرمہ تک اور جو شخص وضو کے بعد یہ پڑھے:

سبحانک اللھم وبحمدک اشھدان لااله الاانت استغفرک واتوب الیک

تو ایک مہر لگانے والا فرشتہ مہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دیتا ہے اور قیامت کے دن اس بندے کو دے دے گا جس نے یہ پڑھا تھا۔اسی طرح دونوں نے اس کو روایت کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے معاذ بن معاذ نے شعبہ سے بطور موقوف روایت کے اور اس طرح اس کو روایت کیا ہے سفیان ثوری نے ابوہاشم سے موقوف طریقے سے۔

(۲۷۵۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۵۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲) مابین المعکوفین سقط من (أ)

چند خصلتیں

۲۷۵۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو سہل محمد بن نصرو یہ بن احمد مروزی نے وہ ہمارے ہاں نیشا پور میں آئے تھے ان کو خبر دی ابو بکر بن خنب نے بخارا میں ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو حارث بن منصور واسطی نے ان کو بحر بن کنیر نے ان کو یحی بن ابو کثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابو سلام نے ان کو ابو مالک اشعری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں کہ چھ خصلتیں ہیں خیر کی۔ حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا نہ کرنا۔ ابر والے دن نماز جلدی پڑھنا۔ سردی کے ایام میں اچھی طرح وضو کرنا۔ آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے تمام امتوں کے درمیان نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی امت تک فرمایا کہ سفید اور چمکتے اعضاء والے ہوں گے وضو کے اثر سے یہ اثر میری امت کے لوگوں کے سوا کسی امت کے لیے نہیں ہوگا اور میں ان کو اس طرح پہچانوں گا کہ وہ جماعت در جماعت لشکر لشکر آئیں گے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بحر بن کثیر سقا روایت کرنے میں ضعیف ہے۔

۲۷۵۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن ابراہیم خسر وگردی نے ان کو ابو حامد خسر وگردی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو قتیبہ نے ان کو جریر نے ان کو لیث نے ان کو ابو منیر نے جو اہل مکہ کے ایک آدمی تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ ایمان کی خصلتوں کو لازم پکڑے رہنا گرمیوں میں روزے رکھنا اللہ کے دشمنوں کو تلوار کے ساتھ مارنا۔ ابر والے دن نماز میں جلدی کرنا سردی کے دنوں میں وضو مکمل کرنا۔ مصیبتوں پر صبر کرنا اور ردعۃ خبال کو ترک کرنا انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہوتا ہے فرمایا شراب پینا۔

تین چیزیں ایمان سے ہیں

۲۷۵۷:...... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ سابری نے ان کو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو حمید بن زنجویہ نسوی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو منصور نے طلحہ سے اس نے ابو حازم سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ تین چیزیں ایمان میں سے ہیں کہ سخت سردی کی رات میں آدمی کا احتلام ہو جائے پھر کھڑا ہو جائے اور غسل کرے حالانکہ اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں دیکھتا۔ اور سخت گرمی کے دن میں روزہ رکھنا اور جنگل کی سرزمین پر انسان کی نماز جبکہ اس کو اللہ کو سوا کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ اس طرح یہ روایت موقوف طریقے سے آئی ہے۔

دس چیزیں فطرت میں سے ہیں

۲۷۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رمادی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو ابن مسیب نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: زیر ناف کے بال صاف کرنا، ختنہ کرانا، مونچھیں کیترنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابن عیینہ کی حدیث سے زہری سے۔

۲۷۵۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۷۵۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۵۹)......(۱) فی (ب): قال:

سے فرمارہے تھے: فطرت پانچ خصلتیں ہیں زیرناف کے بال صاف کرنا، مونچھیں کترنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

۲۷۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے ان کو مصعب بن شیبہ نے ان کو طلق بن حبیب نے ان کو عبداللہ بن زبیر نے ان کو سیدہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: دس چیزیں فطرہ سے ہیں۔مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑوں کو خصوصاً دھونا، داڑھی کو چھوڑ دینا، مسواک کرنا، ناک میں پانی دینا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیرناف کے بال صاف کرنا، پانی کے چھینٹے مارنا۔مصعب نے کہا کہ میں دسویں چیز بھول گیا ہوں۔شاید وہ کلی کرنا ہو۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے اس نے وکیع سے اور کہا ہے حدیث میں یہ قول کرتے ہوئے انتقاص الماء سے مراد ہے استنجاء کرنا پانی کے ساتھ۔

۲۷۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل اور داؤد بن شبیب نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن علی بن زیاد بن سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے انہوں نے کہا کہ موسیٰ نے کہا کہ انھوں نے اپنے والد سے اور داؤد نے کہا روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فطرت میں سے ہے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا پھر ان کو اس نے ذکر کیا ہے مذکورہ حدیث کی مثل مگر اس میں ''داڑھی کو بڑھانے'' کا ذکر نہیں ہے مگر اس میں ختنہ کرانا اور استنجا کرنے کا ذکر ہے مگر لفظ انتصاح ہے انتقاص ذکر نہیں کیا۔

۲۷۶۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونضر فقیہ نے اور ابوالحسن بن عبدوس نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے ان احادیث میں جو انہوں نے پڑھی تھیں مالک پر اس نے ابوبکر بن نافع سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا تھا داڑھی بڑھانے کا اور مونچھیں کترانے کا اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں قتیبہ سے اس نے مالک سے۔

ناخن اور مونچھیں تراشنا

۲۷۶۳:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن یحیٰ حلوانی نے ان کو عتیق بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن قدامہ نے ان کو ابوعبداللہ اغر نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ناخن خود تراشتے تھے اور اپنی مونچھیں کاٹتے تھے۔جمعہ کے دن، نماز جمعہ کی طرف جانے سے قبل۔

۲۷۶۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن منیر نے ان کو عمرو بن شبہ نے ان کو حفص بن واقد یربوعی نے ان کو اسماعیل بن مسلم نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اور ناک کے اندر والے بال اکھیڑ دو۔امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔یہ آخری لفظ غریب ہے اور اس کے

☆......النووی العاشرة : الختان

(۲۷۶۲)......(۱) فی (أ) نصر (۲)...... فی (ب) : أمر

(۲۷۶۳)......أنظر الحدیث فی کشف الأستار (۲۲۳)

(۲۷۶۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

ثبوت میں نظر ہے۔

۲۷۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے ان کو ابن وہب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں ابن وہب پر پڑھی گئی تھی مجھے خبر دی اسماعیل بن عیاش نے ثعلبہ بن مسلم خثعمی سے ان کو ابی بن کعب نے مولیٰ ابن عباس سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا جبریل علیہ السلام آپ سے پیچھے ہٹ گئے ہیں آپ نے فرمایا وہ کیوں مجھ سے پیچھے نہ ہو حالانکہ تم میرے گرد ہو نہ تم مسواک کرتے ہو نہ تم ناخن تراشتے ہو نہ تم اپنی لبیں کاٹتے ہو نہ تم اپنی انگلیوں کے جوڑ تر کرتے ہو۔

۲۷۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو قیس بن ابوحازم نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شک سا ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ شک میں پڑ گئے تو آپ نے فرمایا: کیا ہے مجھے کہ میں شک میں نہ پڑوں حالانکہ اونچا کر لیا ہے تمہارے ایک نے درمیان اس کے ناخن کے اور اس کے پورے کے۔ (یعنی تم لوگوں نے ناخن بڑھا رکھے ہیں)۔

بغیر وضو نماز کے اثرات

۲۷۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو شبیب بن ابی روح شامی نے ایک آدمی سے جو کہ اصحاب محمد میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز سورت روم کے ساتھ پڑھائی آپ التباس میں واقع ہو گئے (الفاظ آیات مل جل گئے) آپ جب نماز سے سلام پھیر کر پھرے تو فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں بغیر وضو کے جو شخص ہمارے ساتھ نماز پڑھے اس کو چاہیے کہ اچھی طرح سے وضو کرے یہی لوگ ہمارے اوپر نماز خلط ملط کراتے ہیں۔

۲۷۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونضر فقیہ نے ان کو محمد بن نصر اور حسن بن عبدالصمد نے دونوں نے کہا ان کو یحیی بن یحییٰ نے ان کو جعفر بن سلیمان نے انکو ابوعمران جونی نے ان کو انس بن مالک نے حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے وقت مقرر کیا گیا تھا چالیس دن کا۔ ان امور کے بارے میں (لبیں کتروانا) مونچھیں کتروانا، ناخن تراشنا، بغلیں صاف کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا کہ ہم لوگ چالیس روز سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحی سے۔

مسواک کی اہمیت وفضیلت

۲۷۶۹:......ہمیں خبر دی ہے احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوعلی میدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذھلی نے ان کو بشر بن عمر نے ان کو مالک بن انس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال دوں گا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ لازمی طور پر مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ یہ ایسی حدیث ہے جس کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

(۲۷۶۵)......(۱) فی (ب) : أبو وهو خطأ (۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ) (۳)......فی (ب) : لقد

(۲۷۶۹)......(۱) فی (ب) : من غير هذا الوجه

أخرجه مالك في المؤطأ (ص ٦٦) عن ابن شهاب. به

نے مؤطا سے خارج بطور مرفوع روایت کے روایت کیا ہے اور مؤطا میں انہوں نے اس کو موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اور حدیث دراصل مرفوع ہے (اس مقام کے علاوہ)۔

۲۷۷۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید عمرو بن محمد بن منصور عدل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا ہے احمد بن ابراہیم بن ملحان پر ان کو یحیی بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو جعفر نے وہ ابن ربیعہ ہیں عبدالرحمٰن اعرج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تھا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اہل ایمان پر مشقت ڈالدوں گا تو میں انہیں مسواک کا حکم دیتا (ہر نماز کے ساتھ) حضرت ابو ہریرہ اس حدیث کو بیان کرتے وقت اپنے بارے میں خبر دیتے تھے کہ میں کھانا کھانے سے پہلے مسواک کرتا ہوں اور کھانے کے بعد بھی اور جب میں سوتا ہوں اور جب میں سوکر بیدار ہوتا ہوں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جعفر بن ربیعہ والی حدیث کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔ یحیی بن بکیر سے اور اس میں مع الوضو کے الفاظ نہیں ہیں۔ وہ سعید بن ابوہلال کی حدیث میں ہیں جو عبدالرحمٰن اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈالوں گا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

۲۷۷۱:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحیی نے ان کو لیث نے ان کو خالد نے ان کو سعید بن ابوہلال نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں۔ کہ میں سونے سے پہلے، جاگنے کے بعد اور کھانا کھانے سے پہلے مسواک کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، اس کو روایت کیا ابوزناد نے اعرج سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ نبی کریم نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی امت پر مشقت واقع کردوں گا تو ان کو عشاء کی نماز دیر سے پڑھنے کا حکم دیتا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے گا۔

مسواک والی نماز کی فضیلت ستّر گنا زیادہ ہے

۲۷۷۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسین بن یعقوب نے ان کو حسین بن محمد القبانی نے ان کو عبداللہ بن سعید نے ان کو سفیان نے ان کو ابوزناد نے پھر اس کو ذکر کیا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا صحیح میں قتیبہ وغیرہ سے اس نے سفیان سے۔

۲۷۷۳:...... ہمیں خبر دی ہے احمد بن حسن حیری نے ان کو ابوعلی میدانی نے ان کو محمد بن یحیی ذھلی نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ذکر کرتے تھے محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری عروہ سے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی فضیلت مسواک کے ساتھ بغیر مسواک والی نماز پر ستر گناہ زیادہ ہے۔

۲۷۷۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان جلاب نے ان کو اسحٰق بن احمد بن مہران رازی نے ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے ان کو معاویہ بن یحیی نے زہری سے اس نے عروہ سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ نے فرمایا: وہ نماز جس کے لیے مسواک کرلی جائے وہ فضیلت میں زیادہ ہوجاتی ہے اس نماز پر جس کے لیے مسواک نہ کی جائے ستر گنا۔ اس حدیث کی روایت میں معاویہ بن یحیی صدفی متفرد ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ابن اسحٰق نے اس حدیث کو اس سے لیا تھا۔

(۲۷۷۰)...... (۱) فی (أ) : أبو سعد

(۲۷۷۱)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۷۳)...... (۱) فی (ب) ذکر

(۲۷۷۴)...... (۱) غیر واضح فی (أ)

۲۷۷۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو واقدی نے ان کو عبداللہ بن ابویحی اسلمی نے ان کو ابواسود نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک کر کے دو رکعت پڑھنا مجھے زیادہ محبوب ہیں بغیر مسواک کی ستر رکعات سے۔

مسواک کے فوائد

۲۷۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم عنزی نے ان کو محمد بن ابوسری نے ان کو بقیہ نے ان کو خلیل بن مرہ نے ان کو عطا بن ابی رباح نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک کو لازم پکڑو یہ منہ کی صفائی اور رب کی رضا کا ذریعہ ہے اور فرشتوں کو خوش کرتا ہے نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے اور یہ سنت میں سے ہے بینائی کو تیز کرتا ہے بدبو کو دور کرتا ہے۔ اور مسوڑوں کو سخت کرتا ہے بلغم کو ختم کرتا ہے اور منہ کو پاکیزہ رکھتا ہے۔ اس کو ابن رباح کے ماسوا نے روایت کیا ہے خلیل سے اور اس میں اس لفظ کا اضافہ کیا ہے کہ وہ معدہ کی اصلاح کرتا ہے اور وہ روایت کرتا ہے جس سے اکیلا خلیل بن مرہ روایت کرتا ہے اور وہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

مسواک رضاء الٰہی کا ذریعہ ہے

۲۷۷۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو ابن ابی شیبہ نے ان کو ابن ادریس نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے ان کو عمرہ نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کو پاک صاف رکھنے اور رب کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح ہی فرمایا اور درست جو ہے وہ محمد بن اسحٰق سے عبداللہ بن محمد بن ابوعتیق سے وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

۲۷۷۸:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن محمد بن حسن سراج نے ان کو حسن بن مثنیٰ نے ابن معاذ عنبری سے بصرہ میں ان کو ان کے چچا عبیداللہ بن معاذ نے ان کو بشر بن فضل نے ان کو مہاجر ابوخالد نے ان کو رفیع ابوالعالیہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: پہلی چیز بندے کا جس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ اس کا وضو ہوگا اگر وضو ٹھیک ہوا تو اس کی نماز اس کے وضو جیسی ہوگی اور اگر اس کی نماز خوبصورت ہوئی تو ہمارے اعمال نماز جیسے ہوں گے۔

۲۷۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق نے ان کو ابن عائشہ اور موسیٰ بن اسماعیل نے دونوں نے کہا ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوغالب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں جب کو مسلمان آدمی وضو کرتا ہے اور وضو کو بہتر طریقے سے کرتا ہے اگر بیٹھ جائے تو بخشا ہوا بیٹھے گا اگر وہ کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے وہ اس کے لئے فضیلت ہوگی میں نے ان سے کہا کہ نافلہ انہوں نے فرمایا کہ نافلہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں لیکن وہ نماز فضیلت ہے اس کو روایت کیا ہے سلیم بن حیان نے ابوغالب سے انہوں نے اس میں کہا ہے تمام آدمیوں کے لیے نفل ہوگی حالانکہ وہ تو رات دن گناہوں میں کوشش کرتا ہے یقینی بات ہے کہ نافلہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہوتی تھی۔

(۲۷۷۶)......(۱) فی (ب) : علیک. (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۷۷۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۷۷۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

جس نے رات پاکیزگی کی حالت میں گذاری

۲۷۸۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابراھیم بن اسحٰق ان کو عفان بن مسلم نے ان کو سلیم بن حبان نے پھر اس کو ذکر کیا (اور) ہمیں خبر دی ابوسعد المالینی نے ان کو احمد بن عدی حافظ نے ان کو احمد بن شعیب نسائی نے سوید بن نصر نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حسین بن ذکوان نے ان کو سلیمان احول نے ان کو عطاء نے ابوھریرہ سے انہوں نے فرمایا جس نے پاک ہونے کی حالت میں رات گذاری اس کے لباس اور صورت میں فرشتہ ہوتا ہے۔ رات کے کسی بھی حصے میں وہ جاگے تو فرشتہ کہتا ہے اے اللہ اپنے فلاں بندے کو بخش دے اس نے پاک رہ کر رات گذاری ہے۔

روح کا سجدہ کرنا

۲۷۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن مصری نے ان کو روح بن فرج نے ان کو سعید بن عفیر نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو علی بن غالب فہمی نے ان کو واھب بن عبداللہ مغافری نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے انہوں نے فرمایا کہ انسان کی نیند کی حالت میں ارواح کو لے جایا جاتا ہے اور عرش کے پاس سجدہ کرنے کو کہا جاتا ہے جو شخص پاک ہوتا ہے اس کی روح عرش کے نزدیک سجدہ کرتی ہے اور جو پاک نہیں ہوتا وہ عرش سے دور سجدہ کرتی ہے یہ روایت اسی طرح موقوف آئی ہے اور ابن لھیعہ نے واھب سے اس کی طرح روایت بیان کی ہے۔

ستّر دروازے

۲۷۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مھدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور اور اعمش نے سالم سے اس نے یزید سکسکی سے انہوں نے کہا کہ میں ایک آدمی کے پاس گیا جو کتاب اصل میں سے تھا۔ بستی نے اس سے کہا کہ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی کہ جب تجھے کوئی مصیبت پہنچے اور تم اس وقت وضو سے ہو تو تم اپنے آپ کو ہی ملامت کرنا اس کے بعد صدقہ کا ذکر کیا: فرمایا کہ اس کے ذریعے برائی کے ستر دروازے دفع ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آگ سے فرمایا کہ آگ سے بھی۔ (یعنی برائی خواہ آگ ہی کیوں نہ ہو)۔

ملک الموت بھی باوضو ہوتے ہیں

۲۷۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن یحیی بن سلیمان مروزی نے ان کو بشر بن ولید نے ان کو کثیر بن عبداللہ ابوھاشم باجی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس سے وہ فرماتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بیٹے اگر آپ استطاعت رکھتے ہیں کہ آپ ہمیشہ باوضو رہیں تو ایسا ضرور کیجیے کیونکہ ملک الموت جب بندے کی روح قبض کرتا ہے اور وہ باوضو ہوتا

(۲۷۸۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲) من (ب) : فلانً

(۲۷۸۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) : البصری

(۲۷۸۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من : (ب) (۲)...... فی (ب) : السؤال

(۲۷۸۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

ہے تو اس کے حق میں شہادت لکھ دیتا ہے۔

موت کے وقت وضو کرانا

۲۷۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم اور قبیصہ نے ان دونوں نے کہا کہ ان کو سفیان نے اسماعیل بن ابو خالد سے ان کو حکیم بن جابر نے کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت اشعث کو ان کی موت کے وقت وضو کرایا تھا۔ (اللہ اکبر یہ لوگ وضو کی عظمت کو کس قدر سمجھے تھے)۔

باوضو ذکر کی فضیلت

۲۷۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو معلّٰی نے ان کو عبدالواحد نے ان کو قدامہ بن عبدالرحمٰن نے کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ضحاک بن ابومزاحم نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا جو شخص اللہ کا ذکر کرے اور وہ باوضو ہو تو ایک کے بدلے دس ہوں گے اور جو ذکر کرے مگر بے وضو ہو تو ایک کی جگہ ایک ہی ذکر رہے گا۔

پیر، جمعرات اور جمعہ کا روزہ

۲۷۸۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عاصم بن بہدلہ نے ان کو سواء خزاعی نے ان کو حفصہ زوجۃ الرسول نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر آرام کرنے کے لیے آتے تو سیدھے ہاتھ پر لیٹتے تھے پھر وہ یہ کہتے تھے رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک اے میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن رب اپنے بندوں کو اٹھائیں گے تین بار پڑھتے تھے اور اپنا سیدھا ہاتھ آپ اپنے کھانے اور پینے کے لیے اور وضو کے لیے اور کپڑوں کے لیے استعمال کرتے تھے۔ اپنا بایاں ہاتھ ان کاموں کے سوا کاموں کے لیے اور مہینہ میں تین روزے رکھتے تھے پیر اور جمعرات اور پھر دوسرے جمعہ سے۔

۲۷۸۷:......ہمیں خبر دی ہے اس کی دوسرے مقام پر اور فرمایا (کہ آپ دایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے) اپنے کھانے، پینے، کپڑے پہننے کے لیے اور کوئی چیز لینے کے لیے اور دینے کے لیے۔

وضو میں اسراف کی ممانعت

۲۷۸۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو یعقوب بن ابراہیم مخرمی نے ان کو قتیبہ بن سعید بن جمیل بلخی نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو حیی بن عبداللہ نے ان کو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کے پاس سے گذرے وہ وضو کر رہے تھے آپ نے فرمایا یہ کیا اسراف ہے اے سعد انہوں نے عرض کی کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ بالکل خواہ تم جاری نہر پر ہو۔

۲۷۸۹:......اور تحقیق شیخ حلیمی نے ذکر کیا ہے کہ کتاب الطہارۃ اور کتاب الصلوٰۃ وغیرہ میں وضو کی کیفیت اس کی سنتیں اور اس کے مستحبات جن کی معرفت ضروری ہے۔

(۲۷۸۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

۲۷۹۰:.......ہم نے وہ سارے جمع کر دیئے ہیں کتاب السنن والمعرفہ میں جو شخص ان پر واقفیت حاصل کرنا چاہے گا ان کی طرف رجوع کرے گا انشاء اللہ۔

۲۷۹۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن یحیٰ حلوانی نے ان کو محرز بن عون نے ان کو حسین بن ابراھیم نے ان کو عبدالعزیز بن ابو دواد نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہا گیا یا رسول اللہ کیا وضو (خدغد سے) نالہ نہر تالاب وغیرہ سے آپ نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا (مطاہر سے) لوٹا کوزہ وضو کے برتن سے آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ مطاہر سے یعنی وضو کے برتن سے بے شک اللہ کا دین توحید ہے جس میں تنگی نہیں ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطاہر کی طرف بھیجتے تھے برتن میں پانی لایا جاتا تھا۔ آپ اسے پیتے تھے۔ یا یوں کہا کہ پیتے تھے وضو کے برتنوں سے اس لیے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید کرتے تھے۔

باب الصلوٰۃ (نماز)

(شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا: ایمان کے بعد عبادات میں سے کوئی ایسی چیز نہیں جو کفر کو ختم کر دے اور اس کا نام اللہ نے ایمان رکھا ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ترک کرنے کو کفر قرار دیا ہو اگر ہے تو وہ صرف اور صرف نماز ہی ہے اور انہوں نے اس بارے میں وہ وضاحت ذکر کی ہے جو حدیث شریف میں آئی ہے۔

۲۷۹۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو میں ان کو سعید بن مسعود نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا چہرہ پوری طرح کعبہ کی طرف متوجہ کر لیا تو لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا کیا بنے گا جو مر چکے ہیں حالانکہ وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **وما کان اللّٰہ لیضیع ایمانکم** ۔ الخ اللہ تعالیٰ ایسے نہیں ہیں کہ وہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دیں۔

سوال چونکہ نماز سے متعلق تھا اس لئے مطلب یہی ہوگا کہ ایمان بمعنی نماز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نمازوں کو ضائع نہیں کیا۔ (مترجم)

عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا کہ یہ حدیث تمہیں خبر دے رہی ہے کہ صلوٰۃ ایمان میں سے ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہم نے اسی وجہ سے براء بن عازب والی حدیث سے یہی مفہوم روایت کیا ہے اسے بخاری نے نقل کیا ہے۔

مؤمن و مشرک کے درمیان فرق نماز ہے

۲۷۹۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحیٰی بن یحیٰی نے ان کو جریر نے ان کو اعمش نے ان کو ابو سفیان نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا جابر سے وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سنا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے۔ بے شک بندۂ مؤمن کے اور شرک و کفر کے درمیان (فرق کرنے والی چیز) نماز کا چھوڑنا ہی ہے۔

۲۷۹۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری نے بغداد میں ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابو عاصم نے ان کو ابن جریج نے ان کو ابو زبیر نے خبر دی کہ اس نے حضرت جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

(۲۷۹۱)......(۱) غیر واضح فی (أ)

(۲۷۹۲)......(۱) فی (ب) : أبی وهو خطأ

(۲۷۹۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

پھر اس نے مذکورہ حدیث کوذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے مسلد نے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور ابوغسان سے اس نے عاصم سے۔

۲۷۹۵:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو حسن بن یعقوب بن یوسف نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ بن حصیب نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور کفار کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہی ہے جس نے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا' (وہ کافر ہو گیا)۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: احتمال ہے کہ اس کفر سے مراد ایسا کفر ہو جو اس کے خون بہانے کو مباح کردے وہ کفر مراد نہ ہو جو اس کو اس کیفیت پر واپس کردے ابتداء میں جس کیفیت پر تھا۔

اور تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قائم کرنے کو خون کے محفوظ کرنے والے اسباب میں سے قرار دیا ہے۔

نمازیوں کے قتل کی ممانعت

۲۷۹۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ابن بکیر سے ان کو مالک نے ابن شہاب سے ان کو عطا بن یزید لیثی نے ان کو عبیداللہ بن عدی بن خیار نے اس نے ان کو حدیث بیان کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مابین تشریف فرما تھے۔ اچانک آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آہستہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کہا یہ نہ معلوم ہو سکا کہ اس نے آپ کے ساتھ کیا سرگوشی کی ہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود زور سے بات کی یکایک وہ منافقین میں سے ایک آدمی کے قتل کی اجازت چاہتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے بات کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا وہ یہ شہادت نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس آدمی نے کہا جی ہاں یارسول اللہ وہ یہ شہادت تو دیتا ہے مگر اس کی شہادت کوئی شہادت نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص نماز نہیں پڑھتا۔ عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ وہ نماز بھی پڑھتا ہے مگر اس کی نماز کوئی نماز نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں اللہ نے مجھے ان کے (قتل کرنے سے) منع کر دیا ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں۔ اس حدیث کو اسی طرح انہوں نے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس کو معمر بن راشد نے زہری سے اس نے عطاء سے اس نے عبیداللہ بن عدی بن خیار سے اس نے عبداللہ بن عدی انصاری سے موصولاً نقل کیا ہے۔

۲۷۹۷:.....ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری سے اس نے اسماعیل بن محمد صفار سے اس نے احمد بن منصور سے اس نے عبدالرزاق سے اس نے معمر سے۔ پس انہوں نے اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کو بطور موصول روایت کے۔

۲۷۹۸:.....ہمیں خبر دی ہے حسین بن محمد بن علی طوسی نے ان کو ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہارون بن عبداللہ اور محمد بن علاء نے ان کو ابواسامہ نے ان کو خبر دی ہے مفضل بن یونس سے اس نے اوزاعی سے اس نے ابویسار قرشی سے اس نے ابوہاشم سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ہیجڑے کو پکڑ کر لایا گیا اس نے ہاتھوں اور پیروں پر مہندی لگا رکھی تھی۔ حضور ﷺ نے پوچھا اس نے یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے۔ بتایا گیا یارسول اللہ عورتوں کے ساتھ مشابہت بنانے کے لئے اس نے یہ کیا ہے۔ حضور ﷺ نے حکم دیا اسے بقیع کی طرف ہٹادیا

(۲۷۹۵)..... الحديث صححه الحاكم (۱/ ٦ و ٧) ووافقه الذهبی

(۲۷۹٦)......(۱) فی (ب) :بهذ

أخرجه المصنف من طريق مالک (ص ۱۷۱)

گیا۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) کیا آپ اسے قتل نہیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ نمازیوں کے قتل کرنے سے منع کردیا گیا ہوں۔

۲۷۹۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے انکو ابراہیم بن ہلال نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو حدیث بیان کی ابو غالب نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمیں ایک خادم دیجیے۔ آپ نے فرمایا جائیے فلاں گھر میں تین ہیں تین میں سے ایک لے لیجئے۔ حضرت علی نے کہا یارسول اللہ میرے لئے آپ ہی منتخب کریں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ خود ہی اپنے لئے پسند کریں۔ پھر دوبارہ علی رضی اللہ عنہ نے وہی عرض کیا کہ آپ میرے لئے منتخب کریں آپ نے کہا آپ اپنے لئے خود پسند کریں۔ تیسری بار انہوں نے عرض کی کہ میرے لئے آپ ہی منتخب فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اس گھر میں تین ہیں ان میں ایک وہ غلام ہے جس نے نماز پڑھی ہے ابھی ابھی۔ اس کو لے جائیے دیکھئے اسے مارنا نہیں۔ اس لئے کہ ہم اہل صلوٰۃ کو مارنے سے منع کردیئے گئے ہیں۔

ایمان اور نماز

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ نماز کا معاملہ عظیم معاملہ ہے۔ کیا دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ میں نماز کو دوسری چیزوں کے ساتھ ذکر فرمایا ہے مگر نماز کو پہلے ذکر کیا ہے دوسری چیزوں سے۔ مثلاً آیات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)...... الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ.

اس آیت میں ایمان کے بعد زکوٰۃ سے قبل صلوٰۃ کا ذکر ہے۔

(۲)...... اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوٰۃ۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

یہاں بھی پہلے نماز کا ذکر ہے۔

علاوہ اس کے بہت ساری آیات ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے ایمان کا اور نماز کا ذکر کیا ہے مگر اس کے ساتھ کسی اور چیز کا ذکر نہیں کیا یہ دلالت کرنے کے لئے کہ نماز کو ایمان کے ساتھ خاص تعلق ہے اور یہ ایمان کے ساتھ مختص ہے۔

(۳)...... ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فلا صدق ولا صلی

نہ ہی اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی تصدیق کی اور نہ ہی نماز پڑھی۔

یعنی نہ اس نے رسول اللہ کی تصدیق کی کہ ان پر ایمان لایا اور نہ ہی نماز پڑھی۔

نیز ارشاد ہے:

واذا قیل لھم ارکعوا لایرکعون فبای حدیث بعدہ یؤمنون.

جب انہیں یہ کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو وہ رکوع نہیں کرتے (یعنی نماز نہیں پڑھتے) قرآن کے بعد اور کون سی بات پر ایمان لائیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ترک صلوٰۃ پر اس طرح ڈانٹ پٹائی ہے جیسے ان کو ترک ایمان پر ڈانٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کو اکیلا ذکر کیا ہے تاکہ اس بات پر دلالت کرے کہ یہ اعمال دین کا ستون ہے۔

(۲۷۹۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)...... فی (أ) ومن

ترک نماز پر وعید

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کا اور معتقدین کا ذکر کیا اور ان کی اس بات پر مدح کی ہے کہ وہ ایسے تھے کہ:

(۴) اذا تتلی علیهم ایات الرحمٰن خروا سجدا و بکیا.

جب ان پر رحمٰن کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے تھے۔

انبیاء اور معتقدین اہل صلوٰۃ کی مدح کرنے کے بعد مقابلۃً ان لوگوں کو بھی ذکر کیا ہے جنہوں نے ان کے مذہب کی مخالفت اور خلاف ورزی کی تھی چنانچہ ارشاد ہوا۔

(۵)...... فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوة و اتبعوا الشهوات

ان کے بعد ان کے ناخلف پیدا ہوگئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور شہوات کے پیچھے پڑ گئے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے اس برے انجام کے بارے میں خبر دی ہے جس انجام تک ان لوگوں کو ان کی یہ بداعمالیاں پہنچا دیں گی یہ ارشاد فرمایا۔

(۶)...... فسوف یلقون غیا

کہ عنقریب وہ جہنم کی وادی غی کو جا ملیں گے۔

یعنی خلاصہ یہ ہے کہ نمازوں کو ضائع کرنے کے بعد ان کا معاملہ کسی کروٹ بھی درست نہیں بیٹھا اگر وہ لوٹے بھی ہیں تو دوبارہ اسی حالت کی طرف پلٹ گئے ہیں ہمیشہ فساد در فساد میں اور خرابی در خرابی میں واقع ہوگئے ہیں جیسے وہ شخص جو راستہ بھٹک جاتا ہے تو وہ بھٹکتے بھٹکتے ایک ہلاکت کے بعد دوسری ہلاکت میں واقع ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ ساری تقریر اور قرآن کا سارا بیان دلالت کرتا ہے کہ نماز کی قدر و منزلت بہت بڑی ہے اور عظیم ہے اور عبادت میں اس کا مقام بہت ہی اونچا ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۰۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو عمرو بن عثمان بن موہب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا موسیٰ بن طلحہ سے وہ ذکر کرتے تھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی مقام میسرہ میں رسول اللہ کے سامنے آیا اور کہنے لگا آپ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور مجھے جہنم سے دور کر دے آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرو اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم صلہ رحمی کرو۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اس نے اپنے والد سے اس نے عمرو سے۔

۲۸۰۱:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر احمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو ابوالولید نے ان کو شعبہ نے ان کو ولید بن عیزار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعمرو شیبانی سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی اس گھر کے مالک نے اور اس نے اس کے ساتھ اشارہ کیا عبداللہ کے گھر کی طرف وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا نماز اپنے وقت پر۔ میں نے پوچھا اس کے بعد کون سا؟ فرمایا کہ والد کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے کہا کہ اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کے بارے میں بتایا اگر میں ان سے اور زیادہ پوچھتا تو وہ اور زیادہ مجھے بتاتے۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

(۲۸۰۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

مسلم (۱/ ۹۰) من طریق الولید بن العیزار

بہترین عمل نماز ہے

۲۸۰۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو یحیٰ بن ابومسرہ نے ان کو خلاد بن یحیٰ نے ان کو سفیان نے منصور سے اس نے سالم سے اس نے ابن ابوالجعد سے اس نے ثوبان سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیدھے چلو (یا استقامت رکھو) تم ہرگز پورے دین کا احاطہ نہیں کرسکتے اور یقین جانو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت تو مؤمن کرسکتا ہے۔

اس کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں اور کتاب الطہارۃ میں حدیث ابو کبشہ ثوبان سے گزر چکی ہے۔

۲۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن علی بن حشیش مقری نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے بطور املاء کے ان کو ابوعمر واحمد بن حازم غرزہ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے انکو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ سیدھے چلو تم ہرگز دین کا پورا احصاء اور احاطہ نہیں کرسکو گے یقین جانو کہ بے شک تمہارے اعمال میں سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت کوئی نہیں کرتا مگر مؤمن ہی کرتا ہے۔

۲۸۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن محمد اشنانی نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو سعید بن ابومریم نے ان کو یحیٰ بن ایوب نے ان کو اسحٰق بن اسید نے ان کو ابوحفص دمشقی نے ان کو ابوامامہ باہلی نے وہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ فرمایا راست روی اختیار کرو اور یہ بہت ہی اچھی بات ہے کہ تم سیدھے رہو اور تمہارے بہترین اعمال نماز ہیں اور وضو کی تو ہرگز حفاظت نہیں کرسکتا مگر مؤمن ہی کرسکتا ہے۔

قرآن مجید حجت ہے

۲۸۰۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو عثمان بن حرزاد نے ان کو سہل بن بکار نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو یحیٰ بن ابوکثیر نے ان کو زید بن سلام نے ان کو ابوسلام نے ان کو ابومالک اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا۔

کہ وضو کرنا (طہارت) نصف ایمان ہے اور الحمد للہ میزان کو بھر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر بھر دیتے ہیں جو کچھ ارض وسماء کے درمیان ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ برہان ہے اور صبر روشنی ہے اور قرآن مجید حجت ہے تیرے لئے یا تیرے خلاف اور سب لوگ جب صبح کرتے ہیں تو اپنے آپ کو بیچتے ہیں بعض تو اسے آزاد کراتے ہیں اور بعض اس کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے۔

(۲۸۰۲)......حديث أبي كبشة عن ثوبان في السنن للمصنف (۱/۴۵۷)

(۲۷۰۳)......اخرجه المصنف في السنن الكبرى (۱/۴۵۷)

(۲۷۰۴)......(۱) في (ب) أبوبكربن احمد بن محمد (۲)...... في (أ) أسد

(۲۸۰۵)......في (أ) : عرزاد (۲)...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳)...... في (ب) : الأرض والسماء (۴)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

مسلم (۱/۲۰۳) من طريق أبان. به.

نماز دین اسلام کا ستون ہے

۲۸۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو عروہ بن نزال نے یا نزال بن عروہ نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے۔ آپ نے فرمایا ٹھہر ٹھہر البتہ تحقیق تم نے بہت بڑی چیز مانگی ہے اور بے شک وہ البتہ آسان ہے اس پر جس پر اللہ تعالیٰ آسان کردے۔ تم فرض نمازیں ادا کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو پہلے یہ کام کرو۔ میں تمہیں خبر دیتا ہوں اصل امر کی اور اس کے ستون کی اور اس کی بلند ترین چوٹی کی۔ بہرحال اصل امر تو اسلام ہے جو شخص اسلام لایا وہ بچ گیا اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلند ترین چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

کیا میں تجھے خیر کے ابواب کی رہنمائی نہ کروں۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور بندے کا رات کو تہجد پڑھنے کے لئے قیام کرنا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

تتجا فی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفا و طمعا و مما رزقنٰهم ینفقون.

ان لوگوں کی کروٹیں بستروں سے علیحدہ ہو جاتی ہیں اور وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں خوف اور امید کی حالت میں اور ہم نے ان کو جو رزق دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(اس کے بعد فرمایا کہ) کیا میں تمہیں اس کے سب سے زیادہ مالک کی خبر نہ دوں۔ فرمایا پس آگاہ رہ سواری یا سوار پر (یعنی نگرانی کر) اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا تو میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم سے اس پر بھی باز پرس ہوگی جو کچھ ہم اپنی زبانوں کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیری ماں تجھے گم پائے اے معاذ لوگوں کو ان کی ناک کے بل جہنم میں نہیں ڈلوائے گی کوئی بھی چیز مگر ان کی زبانوں کی کاٹی ہوئی چیزیں۔ (یعنی محاورہ کہ انسان جو بوتا ہے وہی کچھ کاٹتا ہے جو کچھ زبانیں بولیں گی اسی کا صلہ پائیں گے۔ (مترجم)

۲۸۰۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن احمد بن شعیب بن ہارون بن موسیٰ فقیہ نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن موسیٰ بن ابراہیم نیشاپوری نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو عکرمہ نے ان کو عمر نے انہوں نے کہا کہ ایک آدمی آیا اور بولا یا رسول اللہ کون سی چیز اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے اسلام میں فرمایا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا اور جو شخص نماز کو چھوڑ دے اس کا کوئی دین نہیں ہے اور نماز دین کا ستون ہے ابوعبداللہ نے کہا کہ عکرمہ نے عمر سے نہیں سنا اور میرا گمان ہے کہ ان کی مراد ابن عمر ہے۔

۲۸۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد خسروگردی نے ان کو موسیٰ بن عبدالمؤمن نے ان کو عثمان بن ابی شیبہ نے ان کو معاذ بن معاذ عنبری نے ان کو عمران بن حدیر نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو احمد بن جعفر بن مالک قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبیداللہ بن عمر قواریری نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو عمران بن حدیر نے ان کو عبدالملک

(۲۸۰۶)......(۱) فی (ب) : الصلاة (۲)...... فی (ب) أفلا

(۳)...... فی (ب) تکفر (۴)......مابین العکوفین سقط من (ب)

أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۵۶۰)

(۲۸۰۸)......أخرجه أحمد (۱/ ۶۰) عن عبیدالله بن عمر القواریری

نے ان کو حمران بن ابان نے ان کو عثمان بن عفان نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جس نے یقین جان لیا کہ نماز واجب حق ہے وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

اور معاذ کی ایک روایت میں ہے یعنی معاذ عبدالملک یہ وہی ابن عبید سدوس ہے (ان کی روایت میں ہے حد مکتوب۔ ایسا حق جو فرض ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ مروی ہے حمران مولی عثمان بن عفان سے اور باقی تمام سند میں برابر ہیں۔

فصل.....نمازیں اور ان کو ادا کرنے میں جو کفارے ہیں

فرض نمازوں کی مثال

''یعنی ان کو ادا کرنے سے جو گناہ مٹتے ہیں''۔

۲۸۰۹:.....ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن ہاد نے ان کو محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ انہوں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے۔

تم بھلا بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے دروازے کے سامنے نہر ہو جس سے وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تم کیا کہتے ہو اس کی میل باقی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس کی میل کچھ بھی باقی نہیں رہے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی مثال ہے پانچ نمازوں کی اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیں گے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے اس نے لیث سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ابن ھاد سے۔

۲۸۱۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو محمد بن ولید بغدادی نے مکہ مکرمہ میں ان کو یعلی بن عبید طنافسی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نمازوں کی مثال بہتی نہر کی جیسی ہے جو میٹھے پانی کی ہو تمہارے دروازے پر جس سے وہ روزانہ پانچ بار نہائے۔

اور فقیہ کی روایت میں ہے کہ پانچ نمازوں کی مثال تم میں سے کسی ایک کے دروازے کے سامنے جاری نہر کی سی ہے جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہائے تو اس کے میل میں سے کیا باقی رہے گا؟

۲۸۱۱:.....ہمیں خبر دی ہے ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن حماد نے ان کو ابو معاویہ نے۔

(ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن موسیٰ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو ابوبکر بن ابو شیبہ نے ان کو ابو معاویہ نے پھر مذکورہ حدیث کو اس کی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ فقیہ کی روایت کے الفاظ کے مطابق: علاوہ اس کے انہوں نے کہا ہے کہ حسن

(۲۸۰۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) أبی وهو خطأ.

(۳)......فی (أ) نهر (۴)......فی (أ) شیء

أخرجه مسلم (۱/ ۴۶۲ و ۴۶۳)

(۲۸۱۰)...... (۱) فی (ب) : سعید (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

أخرجه أحمد (۳۰۵/۳) من طریق الأعمش

(۲۸۱۱)......أخرجه مسلم (۱/ ۴۶۳)

نے کہا کہ میل میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا۔

۲۸۱۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سوائے اس کے نہیں کہ پانچ نمازوں کی مثال تمہارے دروازے پر جاری نہر کی جیسی ہے جس میں وہ روزمرہ پانچ بار نہائے اس کی کتنی کچھ میل باقی رہے گی؟

ابوالفضل عباس بن محمد دوری نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ یہ اس لئے ہے کہ جماعت نے اس کو روایت کیا ہے اعمش سے اس نے ابوسفیان سے اس نے جابر سے اور محمد بن عبید سے اس کو روایت کیا ہے۔انہوں نے اعمش سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے۔

۲۸۱۳:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین قطان سے اس نے عبداللہ بن جعفر نحوی سے اس نے یعقوب بن سفیان سے اس نے علی بن عبداللہ سے اور عیسیٰ بن محمد سے دونوں نے کہا ان کو بیان کیا ہے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ان کے بھتیجے ابن شہاب نے ان کو ان کے چچا نے ان کو صالح بن عبداللہ بن ابوفروہ نے کہ عامر بن سعد بن ابووقاص نے اس کو خبر دی ہے کہ انہوں نے سنا ابان بن عثمان سے انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے تم بتلاؤ بھلا اگر تمہارے کسی ایک کے صحن میں نہر ہو جس میں سے روزانہ پانچ بار غسل کرے اس کی کتنی میل باقی رہے گی؟ لوگوں نے کہا کہ کوئی شے بھی باقی نہیں رہے گی۔آپ نے فرمایا بے شک پانچ نمازیں گناہوں کو اسی طرح دور کردیں گی جیسے پانی میل کچیل کو۔

۲۸۱۴:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران نے اس نے ان کو ابوالربیع بن اخی رشدین اور ابوطاہر نے دونوں نے کہا کہ ان کو بیان کی ہے عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ہے مخرمہ بن بکیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عامر بن سعد بن ابووقاص نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعد سے اور اصحاب رسول سے کہ کئی لوگوں سے وہ فرماتے تھے دو آدمی تھے عہد رسول میں دونوں بھائی تھے ایک دوسرے سے افضل تھا جو افضل تھا اس کی وفات ہوگئی تھی اس کے بعد دوسرا بھائی چالیس دن زندہ رہا پھر اس کی بھی وفات ہوگئی۔لوگوں نے پہلے کی دوسرے پر فضیلت ذکر کی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ دوسرا نماز نہیں پڑھتا تھا لوگوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ وہ نماز پڑھتا تھا اور وہ لاپروائی کرتا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس چیز نے تمہیں بتایا ہے کہاں تک پہنچی تھی اس کی نماز یقینی بات ہے کہ نمازوں کی مثال مثل نہر جاری کے ہے جو کسی آدمی کے دروازے کے پاس ہو پانی کثیر بھی ہو شیریں بھی ہو روزانہ وہ اس میں پانچ بار گھستا ہو تم کیا دیکھتے ہو اس کی میل باقی رہے گی تم لوگ نہیں جانتے کہ کہاں تک پہنچایا تھا اس کو اس کی نماز نے۔

نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں

۲۸۱۵:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نہدی نے ان کو ابن مسعود نے کہ ایک آدمی نے ایک غیر عورت کا بوسہ لے لیا تھا اس کے بعد (اس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو) وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کی (اللہ

۲۸۱۳:۔۔۔۔۔ (۱) فی (ب): أخبرني

خرجه أحمد (۱/ ۷۱ و ۷۲) عن يعقوب بن إبراهيم. به

۲۸۱۴:۔۔۔۔۔ (۱) فی (أ) مایدریک

خرجه الحاکم (۱/ ۲۰۰) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي

تعالیٰ نے اس کی اسی مذمت کی وجہ سے اس کی توبہ قبول کر لی) اور یہ آیت نازل ہوئی۔

اقم الصلوٰۃ طرفی النہار و زلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذالک ذکری للذاکرین.

دن کے دونوں اوقات میں نماز قائم کیجئے اور رات کا ایک حصہ بھی بے شک نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ یاد کرنے والوں کے لئے یاد دہانی ہے۔

ایک آدمی نے سوال کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کا فیض صرف اسی بندے تک پہنچے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اس بندے کے لئے میری امت میں سے جو اس پر عمل کرے گا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے قتیبہ وغیرہ سے اس نے یزید سے۔

۲۸۱۶:.....ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو محمد بن نافع نے ان کو عبداللہ بن مغیرہ نے ان کو مسعر نے ان کو ابوصخرہ نے ان کو حمران نے ان کو عثمان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے چلے جانے کے بعد جس نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تشریف لائے اور ہمیں وہ نماز پڑھائی میرا خیال ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی اس کے بعد فرمانے لگے۔ میں نہیں جانتا کہ میں بتاؤں یا چھوڑ دوں۔ ہم نے کہا یارسول اللہ اگر خیر ہے تو پھر بیان کیجئے اور اگر کوئی برائی ہے تو پھر اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی مسلمان آدمی جو پورا پورا وضو کرے جو اللہ نے اس پر فرض کر دیا ہے اس کے بعد یہ پانچ نمازیں پڑھے یہ ان کے درمیانی اوقات کے لئے کفارہ بنیں گی۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے حدیث وکیع سے اس نے مسعر سے۔

۲۸۱۷:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو عبداللہ بن یزید نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابوعقیل نے کہ انہوں نے سنا حارث مولیٰ عثمان بن عفان سے انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان بن عفان بیٹھے ہوئے تھے ہم لوگ بھی ساتھ بیٹھ گئے۔ اتنے میں مؤذن آیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے پانی منگوایا۔ میرا خیال تھا کہ اس کے بعد وہ وضو کریں گے۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ وضو کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو شخص میرے اس وضو جیسا وضو کرے اس کے بعد وہ کھڑا ہو جائے اور نماز ظہر ادا کرے اس کے لیے مغفرت ہو جائے گی ان گناہوں کی جو ظہر سے گزشتہ صبح تک ہوں گے اس کے بعد عصر پڑھے تو عصر سے گزشتہ ظہر تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے اس کے بعد مغرب پڑھے تو اس کے اور گزشتہ کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے اس کے بعد عشاء پڑھے تو گزشتہ مغرب سے اب تک جتنے گناہ ہوں گے وہ معاف ہو جائیں گے پھر شاید کہ وہ اپنی رات گزارے گا اگر وہ کھڑا ہوا اور اس نے صبح کی نماز پڑھی لی تو گزشتہ عشاء سے اب تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

یہی ہے ان الحسنات یذہبن السیئات۔ یعنی نیکیاں بدیوں کو اس طرح دور کر دیتی ہیں اور ختم کر دیتی ہیں فرمایا کہ یہ تو تھیں حسنات اور

(۲۸۱۵).....أخرجه مسلم (۲۱۱۵/۴ و ۲۱۱۶)

(۲۸۱۶).....أخرجه مسلم (۲۰۷/۱)

(۲۸۱۷).....(۱) فی (ب): سیکون فیه مدفوعا (۲).....فی (أ) قال

(۳)..... مابین المعکوفین سقط من (ب) (۴).....ما فی (ب): قالوا

(۵)..... مابین المعکوفین سقط من (أ)

کیا حال ہے باقیات صالحات کا۔ اے عثمان! یعنی باقی رہنی والی صالحات۔ فرمایا کہ:

لا اله الا اللّٰه اور سبحان اللّٰه و الحمد للّٰه و لا اله الا اللّٰه و اللّٰه اکبر و لا حول و لا قوة الا با للّٰه العلی العظیم۔

نماز گناہوں کا کفارہ ہے

۲۸۱۸:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو یوسف بن یعقوب نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ۔

۲۸۱۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے احمد بن ابوالحسن نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو علی بن حجر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن جعفر نے علاء سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں اور جمعے سے جمعے تک ان کے درمیانے وقت کے گناہوں کے لئے کفارات ہیں جب تک کبیرہ گناہ نہ چھپالیں (یعنی نہ حاوی ہو جائیں) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں علی بن حجر سے۔

۲۸۲۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوالیمان نے ان کو شعیب نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے حجاج بن منیع نے اپنے دادا سے انہوں نے زہری سے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی تھی بنی مالک بن کنانہ کے ایک آدمی نے جو کہ فقہ کی اتباع کرتا تھا نام اس کا فخام تھا اس نے سنا حضرت ابوموسیٰ اشعری سے کہتے تھے کہ وہ ان کی حدیث بیان کرتے تھے۔ میں تمہیں حدیث بیان کرتا ہوں تمہاری اسی نماز کے بارے میں جب تم کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو ہم جب ظہر پڑھتے ہیں تو ہم اپنے خلاف ورزی کے گناہوں کو جلاتے ہیں جب ہم عصر ادا کرتے ہیں تو ان دونوں کے درمیان کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں پھر ہم جلاتے ہیں اور مغرب پڑھتے ہیں ان کے مابین گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اس کے بعد ہم عشاء پڑھتے ہیں (اندھیرے والی کا ارادہ کرتے تھے) تو وہ کفارہ بن جاتی ہے۔ پھر ہم اپنے نفس کو جلاتے ہیں جب فجر پڑھتے ہیں تو دونوں کے درمیان جو کچھ وقت ہے وہ مٹ جاتے ہیں جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے یہ اسی طرح ابوموسیٰ پر موقوف آئی ہے۔

۲۸۲۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد خسروگردی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو ابوالتقی ہشام بن عبدالملک حمصی نے ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ہمام بن نجیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ حدیث بیان کرتے تھے انس بن مالک سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو محافظ (فرشتے) اللہ کی طرف کسی آدمی کی نماز کو لے کر اوپر کو چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں تم دونوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے لئے وہ سب کچھ معاف کر دیا ہے جو دونوں نمازوں کے درمیان تھا۔

اللہ تعالیٰ کا عہد

۲۸۲۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو یحییٰ بن سعید

(۲۸۱۹)...... (۱) فی (ب): علی بن جعفر

اخرجه مسلم (۱/۲۰۹)

(۲۸۲۰)...... (۱) فی (ب) اجتنبتم

(۲۸۲۱)...... (۱) فی (ب): تمام

نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حبان نے ان کو ابن محیریز نے کہ کنانہ کے ایک آدمی بنی مدلج سے انصار کا ایک آدمی ملا جسے ابومحمد کہا جاتا تھا اس نے ان سے وتر کے بارے میں پوچھا انہوں نے اس کو جواب دیا کہ وہ واجب ہیں۔

کنانی نے کہا کہ میں عبادہ بن صامت سے ملا اور میں نے ان سے یہ ذکر کیا انہوں نے فرمایا کہ ابومحمد نے جھوٹ کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں ان کو اللہ نے فرض فرما دیا ہے اپنے بندوں پر جو شخص ان کو ادا کرے اور ان میں سے کسی شے کو ضائع نہ کرے۔ اس کے لئے اللہ کے نزدیک عہد وعدہ ہوگا کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے اور جو شخص ان پانچ نمازوں کو ادا نہ کرے اس بندے کے لئے اللہ کے نزدیک کوئی عہد نہیں ہوگا اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا اس کو معاف کر دے گا اور رحم کرے گا اور یزید کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی مخدجی تھا بنو کنانہ میں سے اس نے ان کو حدیث بیان کی تھی کہ ایک اٹھا تھا انصار میں سے ابومحمد شام میں رہتا تھا۔ اس نے کہا کہ وتر واجب ہیں اور مخدجی حضرت عبادہ بن صامت کے پاس چلا گیا اور ان کو جا کر خبر دی اس بارے میں پھر اس نے اس کو ذکر کیا اسی معنی میں۔

حفاظت نماز اور ترک نماز پر وعید

۲۸۲۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منقذ مصری نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو کعب بن علقمہ نے ان کو قیس بن ہلال نے ان[1] کو عبداللہ بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے ایک دن نماز کا ذکر کیا اور فرمایا جو شخص ان کی حفاظت کرے گا اس کے لئے نور ہوں گی اور دلیل ہوں گی اور قیامت کے دن اس کے حق میں نجات ہوں گی اور جو شخص ان کی حفاظت نہیں کرے گا نہ اس کے لئے نور ہوگا نہ دلیل ہوگی نہ نجات ہوگی بلکہ وہ شخص قیامت کے دن قارون فرعون ہامان ابی بن خلف جمحی جیسے بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔ (معاذ اللہ منہ)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

یہ اس وقت ہوگا جب اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرے گا اور اس کا بیان عبادہ بن صامت کی حدیث میں ہے یعنی جب نماز کو ترک کرے اور وہ اس کو ترک کرنے میں گناہ نہ سمجھے اور اس کو کرنے میں نیکی سمجھے (پھر اس کا یہی انجام ہوگا)۔

۲۸۲۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حنظلہ اسدی نے اور ان کو کاتب رسول کہا جاتا تھا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پانچ نمازوں کی حفاظت کرے یا فرض نمازوں کی ان کے وضو سمیت ان کے اوقات پر ان کے رکوع ان کے سجود پر سب کی حفاظت کرے اور اس کو حق سمجھے اپنے اوپر اس پر آگ حرام ہوگی۔

(۲۸۲۲)......أخرجه المصنف فی السنن (۱/ ۳۶۱)

(۲۸۲۳)......(۱) فی (ب): أو

(۲۸۲۴)......أخرجه أحمد (۴/ ۲۶۷) من طریق قتادة. به

فصل......نماز پنجگانہ باجماعت پڑھنا‘بغیر عذر کے جماعت چھوڑنے کی کراہت اور ترکِ نماز کی سزا

ستائیس درجہ فضیلت والی نماز

۲۸۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نیشاپوری نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان عامری نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے نافع سے ان کو ابن عمر نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھنا ستائیس درجے فضیلت رکھتا ہے ایک اکیلے آدمی کی نماز پر۔

۲۸۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو محمد بن عمرو نے اور موسیٰ بن محمد اور ابراہیم بن علی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے انہوں نے کہا کہ میں نے پڑھی ہے مالک کے آگے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا باجماعت نماز افضل ہے ستائیس درجے اکیلے کی نماز سے۔

دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۲۸۲۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن ابوحامد کے بھائی نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حجاج بن حجاج نے ان کو ایوب بن ابی تمیمہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ باجماعت نماز بڑھ جاتی ہے اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے۔

۲۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو خبر دی ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) اور ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں جو انہوں نے پڑھی مالک کے سامنے انہوں نے ابن شہاب سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باجماعت نماز افضل ہے تمہارے کسی اکیلے کی نماز سے پچیس حصے۔

۲۸۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین اور محمد بن عمرو حرشی اور ابراہیم بن علی اور موسیٰ بن محمد ذھلیان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن یحییٰ نے اس میں پھر اسنے پڑھا مالک پر پھر اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے

(۲۸۲۵)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

أخرجه مسلم (۱/ ۴۵۱)

(۲۸۲۶)......أخرجه مالک (ص ۱۲۹)

(۲۸۲۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۸۲۸)......(۱) فی (ب) بخمسة

أخرجه مالک (ص ۱۲۹)

(۲۸۲۹)...... مسلم (۱/ ۴۵۰)

ساتھ اسی کی مثل۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۲۸۳۰: ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان ابو بکر احمد بن اسحٰق بن ایوب نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن ہاد نے ان کو عبداللہ بن خباب نے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ با جماعت نماز فضیلت رکھتی ہے پچیس درجے اکیلے کی نماز پر۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ یوسف سے اس نے لیث سے۔

۲۸۳۱: ...... ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو ہلال بن میمونہ نے ان کو عطاء بن یزید نے ان کو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا با جماعت نماز پچیس نمازوں کے برابر ہوتی ہے جب اسے جنگل میں پڑھے اور اس کے رکوع و سجود کو پورا کرے پہنچ جاتی ہے پچیس نمازوں تک۔

ہر قسم پر نیکی اور گناہ کا مٹ جانا

۲۸۳۲: ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن سلیمان بن حسن فقیہ نے ان کو احمد بن ملاعب نے ان کو عفان نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا با جماعت نماز پڑھنا افضل ہے اس کے گھر میں بازار میں پڑھنے پر پچیس نمازیں اور یہ اس صورت میں ہے کہ جس وقت وہ وضو کرے اور وضو کو اسی طرح کرے اس کے بعد وہ نماز کی طرف نکلے جس کا مقصد صرف یہی ہو تو جو بھی قدم اٹھائے گا ہر قدم کے بدلے میں اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس سے ایک غلطی مٹادی جائے گی اور فرشتے ہمیشہ اس پر رحمت کی دعا کرتے رہیں گے جب تک وہ اپنی جائے نماز پر رہے گا فرشتے یہ دعا کریں گے:

اللھم اغفرله اللھم ارحمه

اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر دے۔

اور جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا وہ نماز میں ہی شمار ہوتا رہے گا۔

۲۸۳۳: ...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے پھر اس کو انہوں نے ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی کے معنی میں انہوں نے دعا میں اللھم ارحمه اللھم اغفرله کے ساتھ اس شرط کا اضافہ کیا ہے جب تک کہ اس میں ایذا نہ پہنچائے جب تک کہ بے وضو نہ ہو۔ بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابو معاویہ کی حدیث سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے اس نے عبدالواحد سے۔

رات اور دن کے فرشتے

۲۸۳۴: ...... اور ہمیں خبر دی ہے ابو حازم عمرو بن احمد عبدوی حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن عبداللہ بن خمیرویہ عدل نے ان کو علی بن عیسیٰ خزاعی

(۲۸۳۰) ...... البخاری (۲/۱۳۱. فتح) عن عبد الله بن یوسف عن اللیث. به

(۲۸۳۱) ...... (۱) فی (ب): خمس

(۲) ...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه الحاکم (۱/۲۰۸) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذاهبی

(۲۸۳۲) ...... (۱) فی (ب): لم

(۲۸۳۳) ...... البخاری (۱/۱۲۹) من طریق أبی معاویه عن الأعمش

نے ان کو ابوالیمان حکم بن نافع نے ان کو خبر دی شعیب بن ابوحمزہ نے ان کو زہری نے ان کو خبر دی ہے سعید بن مسیّب نے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ باجماعت نماز تمہارے ایک اکیلے کی نماز پر پچیس حصے فضیلت رکھتی ہے اور رات کے اور دن کے فرشتے صبح کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر حضرت ابوہریرہ نے (اس کی تائید میں فرمایا) اگر تم لوگ چاہو تو یہ پڑھ کر دیکھو:

وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشهوداً

(فجر کی تلاوت کو بھی قائم کرو) بے شک صبح کا قرآن پڑھنا ایسا ہے جس میں حاضری ہوتی ہے (یعنی فرشتے حاضر ہوتے ہیں)۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ابوالیمان سے اور مسلم نے ابوبکر بن اسحٰق سے اس نے ابوالیمان سے روایت کیا ہے۔

۲۸۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابومحمد بن ابوعمرو حرشی نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو علی بن حجر نے ان کو علی بن مسہر نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ان قرآن الفجر کان مشهوداً

بے شک صبح کو قرآن پڑھنا حاضر کیا ہوا ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں رات کے اور دن کے فرشتے اسی میں جمع ہوتے ہیں۔

۲۸۳۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسن حافظ نے ان کو محمد بن عقیل نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو خبر دی ہے ابوزناد نے ان کو عبدالرحمٰن اعرج نے ان کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ فرشتے تمہارے اندر ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں تمہارے اندر رات کے فرشتے ہیں اور دن کے فرشتے بھی ہیں اور وہ سب فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں اس کے بعد وہ اوپر چلے جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے اندر رات گزاری تھی اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے کہ کیسے چھوڑ کر آئے ہو تم میرے بندوں کو؟ وہ کہتے ہیں ہم ان کو اس حالت میں چھوڑ کر آئے ہیں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے تمہارے اوپر رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے اور فرشتے کہتے ہیں اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ تو اس پر رحم کردے جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو جائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

رب کے سامنے پیشی

۲۸۳۷:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد صباح زعفرانی نے ان کو وکیع بن جراح

(۲۸۳۴)......(۱) فی (ب) : بخمسة

أخرجه مسلم (۱/۴۵۰)

(۲۸۳۵)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

أخرجه الحاكم (۱/۲۱۱) وصححه ووافقه الذهبی

(۲۸۶۳)......أخرجه مسلم (۱/۴۳۹)

نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہی اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو قیس بن ابی حازم نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضور نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور ہم لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ عنقریب اپنے رب کے سامنے ہوگے اور تم اس کو ایسے دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ کیا تم لوگ اس کو دیکھنے میں کچھ مزاحمت محسوس کرتے ہو اگر تم لوگ استطاعت رکھو کہ تم طلوع سورج سے قبل اور غروب سے قبل نماز سے عاجز نہ رہو (یعنی ان دونوں وقت خاص طور پر نماز قائم کرو) تو ضرور کرو۔

۲۸۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن یونس ضبی نے ان کو صبہان نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے پھر اس کو ذکر کیا ان کی اسناد کے ساتھ اور اسی کے معنی کو اور یہ زیادہ کیا ہے:

فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب

پس تسبیح بیان کر تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج کے طلوع سے پہلے اور غروب سے پہلے۔

اس کو نقل کیا ہے بخاری و مسلم نے صحیح میں کئی طریقوں سے اسماعیل بن خالد سے۔

۲۸۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو ابوبکر بن عمارہ بن رئیبہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ اہل بصرہ سے ایک شیخ میرے والد کے پاس آئے تھے اور فرمایا کہ آپ ہمیں حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی آپ فرماتے تھے خبردار وہ آدمی جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو نماز پڑھتا ہو طلوع سورج اور غروب سورج سے قبل اس شیخ نے کہا آپ نے یہ واقعہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا انہوں نے کہا جی ہاں اس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور اس کو میرے دل نے یاد کیا۔ شیخ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ البتہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جیسے آپ نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی فرما رہے تھے۔ مجھے اس پر تیرے سوا کسی نے آگاہ نہیں کی صرف آپ نے کی ہے۔ اس کو مسلم نے وکیع کی حدیث سے روایت کیا ہے اسماعیل بن خالد سے۔

دو ٹھنڈی نمازیں

۲۸۴۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے ان کو محمد بن جارود بن دینار قطان نے ان کو عطا بن مسلم نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبدالحافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے اور ابوشعیب حرانی نے دونوں نے کہا ان کو عفان ہمام بن یحییٰ نے ان کو ابوجمرہ نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو ٹھنڈی (یعنی ٹھنڈے وقت کی) نمازیں پڑھے جنت میں داخل ہوگا اور قطان کی روایت میں ابوبکر سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اسی کو ذکر کیا ہے اور اس کو بخاری و مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے ہمام بن یحییٰ کی حدیث سے۔

(۲۸۳۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۸۳۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۸۳۹)......مسلم (۱/۴۴۰)

(۲۸۴۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

مسلم (۱/۴۴۰)

اللہ تعالیٰ کی پناہ

۲۸۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن سلمان فقیہ نے اور ابوسہل بن زیاد قطان نے دونوں نے کہا کہ ان کو علی بن ابراہیم واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو حسن نے ان کو جندب نے ان کو سفیان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کی پناہ میں آ گیا دیکھئے اے ابن آدم اللہ تعالیٰ اپنی پناہ کس شے میں آپ کو کوئی مطالبہ کر کے (پریشان نہیں کریں گے) اس کو مسلم نے روایت کیا ابوبکر بن ابوشیبہ نے یزید بن ہارون سے۔

گھر اور مال کی تباہی

۲۸۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے عبدالرحمٰن بن مطیع بن اسود سے اس نے نوفل بن معاویہ سے مثل حدیث ابوہریرہ یعنی نبی کریم سے فتنوں کی بابت۔ مگر ابوبکر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے اور نماز میں سے اس شخص کی نماز بھی ہے۔ جس سے فوت ہوگئی ہو پس گویا کہ اس شخص کا گھر اور مال تباہ ہوگیا ہے۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا یعقوب بن ابراہیم کی روایت سے۔

۲۸۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابونضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو وہب بن بقیہ نے ان کو خالد بن عبداللہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو زہری نے ان کو ابوبکر عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے ان کو عبدالرحمٰن بن مطیع نے ان کو نوفل بن معاویہ نے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز میں سے اس شخص کی نماز ہے جو اس سے رہ گئی ہے۔ پس گویا کہ تباہ ہوگیا ہے اس کا گھر بھی اور مال بھی۔ اس کو روایت کیا ہے ابن ابوذئب نے زہری سے اس نے ابوبکر سے اس نے نوفل بن معاویہ سے عصر کے بارے میں مگر اس میں عبدالرحمٰن بن مطیع کا ذکر نہیں ہے اس کی اسناد میں اور ایک اور روایت میں (جو منقطع ہے)۔

۲۸۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو زہری نے ان کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے نوفل بن معاویہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں جس نے نماز چھوڑ دی گویا اس کا گھر اور اس کا مال تباہ ہوگیا۔

زہری نے فرمایا میں نے یہ بات سالم سے ذکر کی اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھے حدیث بیان کی تھی کہ جس نے عصر کی نماز چھوڑی اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عثمان بن عمر نے ابن ابی ذئب سے سوائے سالم کی روایت کے اور اسد بن موسیٰ کی روایت جو ابن ابی ذئب سے کہ جس کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا گھر اور مال تباہ ہوگیا ہے میں نے ابوبکر سے کہا کہ یہ کون سی نماز مراد ہے اس نے کہا کہ عصر کی نماز اور ابوبکر نے کہا کہ میں نے سنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نمازِ عصر جس سے فوت ہو جائے گویا کہ اس کا گھر اور مال تباہ ہوگیا ہے۔

۲۸۴۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو سفیان نے زہری سے ان کو سالم نے ان کے والد سے وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے اس شخص کے بارے میں جس کی نماز عصر رہ گئی ہے گویا کہ اس کا اہل اور مال تباہ

(۲۸۴۱)......مسلم (۴۵۵/۱)

(۲۸۴۵)......مسلم (۴۳۶/۱) (۱)......فی (أ) : حبیب

ہو گیا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو بکر بن ابو شیبہ سے اور عمرو ناقد سے وہ سفیان سے۔

۲۸۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابو علی محمد بن احمد بن حسن صواف نے ان کو محمود بن محمد نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ خلال نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو جعفر بن ربیعہ نے یہ کہ عراق بن مالک نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ نوفل بن معاویہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے جس سے عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا گھر بار اور مال و متاع سب کچھ چھین لیا گیا ہو۔ عراک کہتا ہے کہ مجھے خبر دی عبداللہ بن عمر نے کہ اس نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس سے عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا اس کا گھر اور مال چھن گیا ہو۔ اسی طرح اس روایت میں اور روایت یزید بن حبیب عراک سے ہے کہ ان کو خبر پہنچی ہے نوفل بن معاویہ سے پھر اس کو ذکر کیا ہے ابن عمر نے کہا کہ یہ عصر کی نماز ہے۔

۲۸۴۷:...... ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر نے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس سے عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ چھن ہو گیا ہے اس کا گھر اور اس کا مال۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے۔

۲۸۴۸:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید نے ان کو ابو مسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابو قلابہ نے ان کو ابوالملیح نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ بریدہ کے ساتھ ایک غزوے میں تھے انہوں نے ہم سے کہا کہ نماز عصر کو جلدی پڑھو بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے اعمال تباہ ہو گئے اس کو بخاری نے مسلم بن ابراہیم سے روایت کیا ہے۔

نماز باجماعت پر پوری رات عبادت کا ثواب

۲۸۴۹:...... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحٰق نے ان کو المثنی نے اور محمد بن ایوب نے دونوں کو عبیداللہ بن محمد قرشی نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم لوگ مسجد میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اکیلے بیٹھے ہوئے ہیں میں بھی آ کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ میں نے جواب دیا میں عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ ہوں۔ انہوں نے فرمایا اے بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ فرمار ہے تھے جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی پس گویا کہ اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی وہ ایسے ہے جیسے کہ اس نے پوری رات عبادت کی۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے عبدالواحد بن زیاد کی رمایت سے اور اس کے الفاظ ذرا مختلف ہو گئے ہیں سفیان ثوری پر عثمان بن حکیم سے ان سے اسی طرح کے الفاظ میں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسی طرح ہیں جیسے آنے والی روایت میں ہیں۔

۲۸۵۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو عثمان بن حکیم بن سہل بن حنیف نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابو عمرہ نے ان کو عثمان بن عفان رضی

(۲۸۴۷)...... البخاری (۱/۱۴۵) و مسلم (۱/۴۳۵)

(۲۸۴۸)...... البخاری (۱/۱۴۵)

(۲۸۴۹)...... مسلم (۱/۴۵۴)

(۲۸۵۰)...... (۱) فی (أ) : أسد بن عاصم

اللہ عنہ نے انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا جو شخص عشاء کی جماعت میں حاضر ہو جائے اس کے رات بھر قیام کرنے کا ثواب ہوتا ہے اسی طرح کہا ہے عبدالرزاق نے سفیان سے اور ابونعیم اور ابواحمد زبیری نے سفیان سے جیسے عبدالواحد نے کہا ہے۔

۲۸۵۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسین احمد بن عثمان بن یحیٰی آدمی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے ان کو عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اگر میں صبح کی نماز باجماعت ادا کروں تو مجھے یہ زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں رات بھر نماز پڑھوں اور البتہ اگر میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کروں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں آدھی رات نماز پڑھتا رہوں۔

نماز میں حاضر نہ ہونے پر وعید

۲۸۵۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابومحمد جناح بن نذیر نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو محمد بن ابراہیم بن بخنس نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو شخص صبح کی باجماعت نماز میں ثواب کی نیت کے ساتھ حاضر ہو وہ ایسے ہے جیسے کہ وہ رات بھر قیام کرتا رہا اور جو شخص نماز عشاء کے لئے جماعت میں حاضر ہوا ہو وہ ایسے ہے جیسے اس نے نصف رات قیام کیا۔

۲۸۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے اور ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن بن محبور دھان نے انہوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان (۱) ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بے شک منافقین پر ثقیل ترین نماز عشاء کی نماز ہے اور صبح کی نماز اور اگر وہ جان لیں کہ ان دونوں کا (کتنا بڑا اجر ہے) وہ ان کو ادا کرنے کے لئے ضرور آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل بھی چل کر ان کو آنا پڑے اور البتہ تحقیق میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور وہ قائم کی جائے اس کے بعد ایک آدمی سے کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں جاؤں اور میرے ساتھ کئی آدمی ہوں ان کے پاس لکڑیوں کی گٹھڑی ہو ایسے لوگوں کے پاس (جاؤں) جو نماز میں حاضر نہیں ہوئے میں ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا کر جلا دوں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے معاویہ سے اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۲۸۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابوبکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ تحقیق میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں اور وہ جمع ہو جائیں اس کے بعد میں نماز کا حکم دوں اس کی اذان دے دی جائے اس کے بعد میں کسی آدمی کے ذمے لگاؤں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے۔ اس کے بعد میں ایسے مردوں کی طرف لوٹ جاؤں (جو جماعت میں نماز پڑھنے نہیں آئے) جا کر ان کے گھروں کو جلا دوں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان

(۲۸۵۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۸۵۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

مسلم (۴۵۱/۱)

(۲۸۵۴)......(۱) فی (ب) : الناس (۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

مسلم (۴۵۱/۱)

میں سے (نماز میں جانے والے ہر ایک کو) ایک موٹی تازی اونٹنی مل جائے گی اور خوب صورت اونٹ مل جائیں گے تو ضرور عشاء میں بھی حاضر ہوں گے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ابواویس وغیرہ سے اس نے مالک سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ابن عیینہ کی حدیث سے اس نے ابوزناد سے۔

۲۸۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن صفار نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے انکو ابورافع نے ان کو ابوہریرہ نے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی ایک آدمی یہ جان لے کہ وہ جب میرے ساتھ نماز میں حاضر ہوگا تو اس کو ایک بڑی موٹی تازہ بکری مل جائے گی تو وہ ضرور حاضر ہوگا مگر اس پر جو ثواب ملے گا وہ اس مادی چیز سے زیادہ افضل ہوگا۔

منافقین کو جدا کرنے والی نمازیں

۲۸۵۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو قعنبی نے اس میں جو مالک کے سامنے پڑھی گئی انہوں نے عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی سے اس نے سعید بن مسیب سے کہ بے شک شان ہے کہ ان کو یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان فرق کرنے والی شے عشاء اور صبح کی نماز کی حاضری ہے وہ ان دونوں میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتے یا اسی کی مثل کہا تھا۔

۲۸۵۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن اسحٰق نجاد نے کوفے میں ان کو محمد بن علی دحیم نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق قاضی نے ان کو قبیصہ نے ان کو سفیان نے ان کو یحیٰی بن سعید نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی جب ہمارے ساتھ عشاء اور فجر میں حاضر نہ ہوتا تو ہم لوگ اس کے بارے میں برا گمان کر لیتے تھے (کہ شاید وہ سچا مسلمان نہیں ہے بلکہ منافق ہے جو ہماری صفوں میں شامل ہو گیا ہے)۔

۲۸۵۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے اعمش سے ان کو سالم نے ان کو ام درداء نے وہ کہتی ہیں کہ حضرت ابودرداء ایک دن غصے میں گھر میں داخل ہوئے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا۔ بولے! اللہ کی قسم میں نہیں پہچانتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے مگر (صرف وہی لوگ) جو اکھٹے نماز ادا کرتے ہیں۔ اس کو بخاری نے اعمش کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

بھیڑیا اکیلی بکری کو کھاجاتا ہے

۲۸۵۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد نے ان کو محمد بن احمد بن نضر ازدی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو

(۲۸۵۵)...... (۱) فی (ب) : عن أبی

اخرجه أحمد (۲/۲۹۹) عن معاذ بن هشام. به

(۲۸۵۶)...... الموطأ (ص ۱۳۰)

(۲۸۵۷)...... (۱) مابین المعکوفین مقط من (أ)

(۲۸۵۸)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

البخاری (۱/۱۶۶)

زائدہ نے ان کو سائب بن حبیش کلاعی نے ان کو معدان نے ان کو ابوطلحہ یعمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوداؤد نے فرمایا تیری رہائش کہاں ہے میں نے کہا حمص سے قریب والی بستی میں ہے۔ابو درداء نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔نہیں ہوتے کوئی تین افراد کسی بستی میں ہوں یا دیہات میں جہاں نماز قائم نہیں کی جاتی مگر شیطان ان لوگوں پر مسلط ہو جاتا ہے تم جماعت کو لازم پکڑو یعنی بات یہ کہ بھیڑیا اکیلی چرنے والی بکری کو کھا جاتا ہے۔

۲۸۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو بردابوالعلاء نے عطیہ سے یہ اہل شام کے ایک آدمی تھے وہ روایت کرتے ہیں حزام سے وہ معاذ بن جبل سے کہ انہوں نے کہا بے شک شیطان انسان کے لیے بھیڑیا ہے بکریوں کی بھیڑیے کی طرح جو اکیلی چرنے والی بکری کو لے جاتا ہے اور کونے میں الگ رہنے والی کو۔تم لوگ مسجد کو اور جماعت کو لازم کرلو بے شک اجتماعی دعا پیچھے سے احاطہ اور حفاظت کی ہوئی ہوتی ہے۔(محفوظ ہوتی ہے)۔

منافقین پر ثقیل ترین نمازیں

۲۸۶۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو ابن رجاء نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحق نے ان کو عبداللہ بن ابونصیر نے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد ہماری طرف منہ کر لیا اور پوچھا کہ کیا فلاں فلاں آدمی موجود ہیں تین بندوں کے نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار کیے ہر ایک یہ کہتا رہا کہ جی ہاں میں موجود ہوں اس کے بعد آپ نے فرمایا بے شک منافقوں پر ثقیل ترین نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے اگر وہ یہ جان لیتے کہ ان دونوں میں کتنا بڑا ثواب ہے تو ضرور ان کو ادا کرنے کے لئے آتے اگر چہ وہ گھٹنوں کے بل بھی آسکتے اور جان لو کہ صف اول یعنی اگلی صف فرشتوں کی صف جیسی ہے اگر تم لوگ اس کی فضیلت جان لیتے تو تم اس کے لیے ایک دوسرے سے جلدی کرتے اور تم جان لو کہ دو آدمیوں کی نماز زیادہ پاکیزہ ہے اکیلے آدمی کی نماز سے اور آدمی کی نماز دو آدمیوں کے ساتھ زیادہ پاکیزہ ہے۔ایک آدمی کے ساتھ اس کی نماز سے اور جتنے زیادہ ہوں گے وہ اللہ کی زیادہ محبوب ہے۔

اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کی کراہت

۲۸۶۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسماعیل بن اسحق نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو ابراہیم بن مہاجر نے ان کو ابوالشعثاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کوفے کی مسجد میں اتنے میں مؤذن نے اذان دی اور ایک آدمی اٹھ کر باہر چلا گیا۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص اندھا ہو گیا ہے ابوالقاسم سے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے آنکھیں اس نے بند کر لی ہیں اذان سن کر بغیر نماز پڑھے چلا گیا ہے)۔

۲۸۶۳:......ہمیں خبر دی ہے علی نے ان کو احمد نے ان کو اسماعیل نے ان کو یحییٰ نے ان کو شریک نے ان کو اشعث بن ابی الشعثاء محاربی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے تھے اتنے میں موذن نے اذان پڑھی اور ایک آدمی مسجد سے باہر نکل گیا۔حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا بہر حال یہ شخص اس نے ابوالقاسم کی نافرمانی کی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مؤذن اذان کہہ دے تو پھر کوئی بھی مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے۔

(۲۸۵۹)...... صححہ الحاکم (۱/ ۲۴۶) ووافقہ الذھبی

۲۸۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکوابوبکر بن داؤد نے ان کو محمد بن حسین مکرم حافظ نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو ابوحفص ایاز نے ان کو محمد بن جحادہ نے ان کو ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کو حضرت ابو ہریرہ نے دیکھا کہ جب موذن نے اذان کہی وہ مسجد سے نکل رہا تھا جب وہ اقامت کے لیے شروع ہورہا تھا انہوں نے فرمایا بہرحال اس شخص نے ابوالقاسم کی نافرمانی کی ہے۔

ہدایت کے راستے

۲۸۶۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو ابوالعمیس نے ان کو علی بن اقمر نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے اس نے کہا کہ جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو بحالت مسلمان ملے اسے چاہئے کہ ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرے جہاں یا جب بھی ان کی اذان کہی جائے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کی سنتیں یا ہدایت کے راستے اور طریقے مقرر کردیئے ہیں اور یہ نمازیں ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں اور اگر تم لوگ اپنے گھر میں نمازیں پڑھ لیا کرو جیسے فلاں پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں پڑھ لیتا ہے تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت اور طریقے چھوڑ دو گے اور اگر تم اپنے نبی کے طریقے کو اور سنت کو چھوڑ دو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے جو بھی آدمی وضو کرتا ہے اور وضو کو اچھے طریقے سے کرتا ہے اس کے بعد ان مساجد میں سے مسجد کی راہ لیتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے میں جو بھی وہ قدم اٹھاتا ہے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کردیا جاتا ہے اور اس کی ایک غلطی مٹادی جاتی ہے اور البتہ تحقیق تم نے ہم لوگوں کو دیکھا ہے (کہ ہم لوگ کس طرح باجماعت نماز کا اہتمام کرتے ہیں) اور باجماعت نماز سے پیچھے کوئی نہیں رہتا صرف منافق ہی پیچھے رہتا ہے۔ جس کا نفاق جانا پہچانا ہو اور البتہ تحقیق ہوتا تھا ایک آدمی گھسیٹا جاتا تھا یعنی چلایا جاتا تھے درمیان دو آدمیوں کے یہاں تک کہ اس صف میں لا کھڑا کیا جاتا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے ابونعیم سے۔

اللہ تعالیٰ سے فرمانبردار ہونے کی حیثیت سے ملاقات

۲۸۶۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسین بن علی نے ان کو زائدہ نے ان کو ابراہیم ہجری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالاحوص سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے فرمایا۔

جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل اللہ تعالیٰ کو فرمانبردار کی حیثیت سے ملے اسے چاہئے کہ وہ ان فرض نمازوں کی حفاظت کرے۔ جس وقت ان کی طرف پکارا جائے (یعنی اذان ہو) اور راوی نے آگے اسی کی مثل حدیث ذکر کی ہے اور اس کے آخر میں اس نے یہ اضافہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ بے شک تھے ہم لوگ البتہ ہم قدم ایک دوسرے کے قریب کرتے تھے (یعنی صف میں مل مل کر کھڑے ہوتے تھے)۔

یا دوسری تعبیر یہ ہے کہ ہم چھوٹے چھوٹے قدم رکھ رکھ کر مسجد میں باجماعت نماز کے لئے جاتے تھے تاکہ کثرت خطی کا اور زیادہ قدموں کا ثواب لکھا جائے۔

۲۸۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی حسن بن ابراہیم بن شاذان نے بغداد میں ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ابواسحق سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے عبداللہ سے اس نے کہا کہ نماز کے لئے چلو وہ چلے گئے وہ جو

(۲۸۶۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ).

(۲۸۶۵)......(۱) فی (ب) الأحمر وهو خطأ (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳) فی (ب) : سبینة (۴)...... فی (ب) : معلوم

تم سے بہتر تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور مہاجرین اور انصار قدموں کے درمیان قریب کرو اور اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔

چھوٹے چھوٹے قدموں سے نماز کے لئے جانا

۲۸۶۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن ثابت نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلے وہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے چل رہے تھے فرمانے لگے ثابت تم مجھ سے یہ نہیں پوچھتے کہ میں ایسے کیوں چل رہا ہوں؟ میں نے پوچھا کیوں ایسے چل رہے ہیں؟ فرمایا کہ میں زید بن ثابت کے ساتھ چل رہا تھا انہوں نے میرے ساتھ ایسے ایسے کیا تھا پھر انہوں نے مجھے یہی جملہ کہا تھا کہ تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں ایسے کیوں چل رہا ہوں؟ اور فرمایا اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرے قدم زیادہ زیادہ ہوں (اور زیادہ زیادہ ثواب حاصل ہو)۔

اس کو ضحاک بن نبراس نے روایت کیا ہے ثابت سے اس نے حضرت انس سے اس نے زید بن ثابت سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔

۲۸۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحٰق بن حسن نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت البنانی نے فرمانے لگے کہ میں انس بن مالک کے ساتھ چل رہا تھا اور تحقیق نماز قائم ہو چکی تھی وہ قریب پیر رکھنے لگے اور فرمایا تم مجھ سے نہیں پوچھ رہے ہو کہ میں نے ایسے ایسے کیوں کیا ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ کیوں کیا ہے۔ پس فرمایا: یہ اس لئے کیا ہے تا کہ ہمارے قدم زیادہ زیادہ ہوں۔

جنت الفردوس میں نمازی کے لئے ستّر درجے

۲۸۷۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو فضل بن عباس نے اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن ابواویس نے ان کو عبداللہ بن وہب بن مسلم بصری نے ان کو توان بن مسعود نے اس سے حسن نے اس کو حدیث بیان کی تھی اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عثمان بن مظعون جو شخص فجر کی نماز با جماعت پڑھے اس کے بعد بیٹھ جائے اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اس کے لیے جنت الفردوس میں ستر درجے ہوں گے۔

ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ اس کو طے کرنے کے لئے خالص نسل کا وہ گھوڑا جو مشق و تربیت کر کے پتلا مگر تیز رفتار ہو چکا ہو ستر سال تک دوڑتا رہے تیزی سے اور جس نے ظہر کی نماز جماعت سے پڑھی اس کے لئے جنت عدن کے اندر پچاس درجات ہوں گے ہر دو درجوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا ہوگا کہ اعلیٰ نسل کا مشق میں پتلا ہو جانے والا تیز رفتار گھوڑا پچاس سال میں طے کر سکے گا اور جس نے عصر کی نماز

(۲۸۶۸)......(۱) فی (ب) : فعلته. (۲)...... فی (ب) : إلی المسجد

قال الهيثمی فی المجمع (۳۲/۲) الضحاک بن نبراس ضعیف

(۲۸۶۹)......(۱) فی (ب) : هکذا

(۲۸۷۰)......(۱) فی (ب) : المصری.

والحدیث أخرجه الدیلمی فی فردوس الأخبار (۸۲۹۴) بتحقیقی.

☆...... غیر واضح واحتمال أن تکون توأمة

باجماعت ادا کی اس کے لئے اتنا اجر ہوگا جیسے اولاد اسماعیل علیہ السلام کے آٹھ افراد کے لئے ہوان میں سے ہر ایک ایسے گھر کا مالک ہو جس نے ان کو آزاد کیا ہو۔ (یعنی اولاد اسماء کے آٹھ افراد کو آزاد کرنے والے کے اجر کے برابر) اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس کے لئے لیلۃ القدر کا قیام کرنے کے برابر اجر وثواب ہوگا۔ اس کو روایت کیا ہے بکر بن خنیس نے ضرار بن عمرو سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے اس کے بعض مفہوم کے ساتھ۔

۲۸۷۱:..... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو ابوعبداللہ قراظ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

کہ منافق آدمی چالیس رات تک عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے کی حفاظت نہیں کرسکتا۔

برأت نامے

۲۸۷۲:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبدالرحمن محمد بن علی بن یحییٰ تمیمی نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق نے ان کو عقبہ بن مکرم عمی نے ان کو سلام بن قتبہ نے ان کو طعمہ بن عمرو نے ان کو حبیب نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چالیس دن تک باجماعت نماز ادا کرے اس طرح کہ اس سے تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو اس کے لئے دو برأت نامے لکھ دیئے جاتے ہیں۔ ایک برأت نامہ آگ سے دوسرا منافقت سے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ میری کتاب میں (یعنی میرے مسودے اور بیاض میں) حبیب بن ابوثابت ہے مگر یہ غلطی ہے بلکہ وہ حبیب بن ابوالحذاء ابوعمیر ہے۔

۲۸۷۳:..... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے انکو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابن صاعد نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو ابوقتیبہ نے ان کو طعمہ بن عمرو جعفری نے ان کو حبیب نے ابوحفص کہتے ہیں کہ وہ حذاء ہے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص چالیس راتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھے اس کے لئے جہنم سے برأت اور نفاق سے برأت لکھی جاتی ہے۔ طلحہ بن عمرو نے اس کو مرفوع کیا ہے اور اس کو خالد بن طھمان نے ابوالعلا سے اس نے حبیب سے اس کو موقوف بیان کیا ہے اور دوسری روایت میں اس کو مرفوع کیا ہے۔

۲۸۷۴:..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابواسامہ نے ان کو خالد بن ابوالعلاء نے ان کو ابوعمیرہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص چالیس راتیں فرض نمازوں کی پابندی کرے اس طرح کہ اس کی ایک رکعت بھی فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے میں دو معافی نامے لکھ دیتا ہے ایک معافی نامہ جہنم سے دوسرا نفاق سے اسی طرح اس اسناد کے ساتھ موقوف مروی ہے۔

۲۸۷۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو ابوعلاء اسکیف نے ان کو ابوعمیرہ نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابوعبداللہ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ اس نے اس کو مرفوع کیا ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے عشاء اور صبح کی نمازیں باجماعت ادا کیں اس طرح کہ ان کی کوئی رکعت فوت نہیں ہوئی اس کے لئے دو برأتیں لکھ دی جاتی ہیں جہنم سے

(۲۸۷۱)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)..... مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه المصنف من الطیالسی (۲۸۷۱)

(۲۸۷۳)..... أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۸۹۱/۳)

چھٹکارا اور نفاق سے چھٹکارا۔

جہنم سے آزادی

۲۸۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو عبداللہ بن عمر بن شوذب مقری واسطی نے ان کو محمد بن مروان دینوری نے ان کو حمانی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو اسقاطی نے وہ عباس بن فضل ہیں ان کو سعید بن منصور نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمارہ بن عزیہ نے ان کو انس بن مالک نے ان کو عمر بن خطاب نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ کہتے تھے جو شخص مسجد میں چالیس راتوں تک باجماعت نماز ادا کرے کہ اس سے رکعت اولیٰ فوت نہ ہو۔ظہر کی نماز سے اس کے لیے اس کے بدلے میں جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔

اور حمانی کی روایت میں ہے جو شخص چالیس راتیں جماعت میں نمازیں پڑھے اور باقی الفاظ برابر ہیں۔

نماز فجر کی اہمیت

۲۸۷۷:......ہمیں خبر دی ابواحمد مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک بن شہاب نے ان کو ابوبکر بن سلیمان بن ابوخیثمہ نے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابوخیثمہ کو صبح کی نماز میں غائب پایا اور حضرت عمر بازار کی طرف گئے اور سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان تھا ان کے گھر والوں سے پوچھا کہ سلیمان بن ابوخیثمہ کو صبح کی نماز میں، میں نے نہیں دیکھا (خیریت تو ہے) ان کی اہلیہ شفاء نے بتایا کہ وہ رات بھر نماز پڑھتے رہے صبح کے قریب نیند غالب آ گئی اور وہ سو گئے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا البتہ یہ کہ اگر میں صبح کی نماز میں حاضر رہوں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں رات بھر قیام کروں۔

۲۸۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو سفیان نے ان کو ناجیہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا البتہ اگر میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کروں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں عشاء سے صبح تک عبادت کروں۔

۲۸۷۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے اور ابوالحسن سراج نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن یحییٰ بن سلیمان مروزی نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو شعبہ نے ان کو عمر بن مرہ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا تھا اپنی مرض الموت میں کہ مجھے اٹھاؤ کہتے ہیں کہ لوگوں نے اٹھایا تو بولے مجھے باہر لے چلو باہر لائے اور فرمایا کہ ان دو نمازوں کی حفاظت کیا کرو یعنی عشاء اور صبح کی خبر مجھ سے سنو اور تمہارے بعد جو لوگ ہیں ان کو پہنچاؤ اگر تم جان لو کہ ان میں (کتنا بڑا اجر ہے) تو تم ضرور ان کے لئے آؤ اگرچہ گھٹنوں کے بل بھی ہو سکے اور کہنیوں کے بل بھی۔

فصل......مساجد کی طرف پیدل چلنا

۲۸۸۰:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ حرفی نے ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے انکو ابویحییٰ عبدالکریم بن ہیثم دیرعاقولی نے ان کو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو ابو

(۲۸۷۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۸۷۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

حاتم رازی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے (ح) اور ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو زکریا بن عدی نے ان کو عبیداللہ بن عمرو رقی نے ان کو زید بن ابوانیسہ نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے اس کے بعد اللہ کے گھروں میں سے کسی ایک گھر کی طرف چل دے تاکہ اللہ کے فرائض میں سے کسی فرض کو ادا کرے اس کے قدم اسی طرح (قیمتی ہوں گے کہ) ایک قدم اس کی غلطی کو مٹائے گا تو دوسرا قدم درجہ بلند کرے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا اسحٰق بن منصور سے اس نے زکریا بن عدی سے۔

جنت میں مہمانی

۲۸۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحیٰی بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن مطرف نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص صبح کو جائے یا شام کو جائے مسجد کی طرف اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرے گا جب بھی صبح کرے یا شام کرے۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث یزید بن ہارون سے۔

دائیں پاؤں پر نیکی، بائیں پیر پر گناہ کا مٹ جانا

۲۸۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن ابی ذیب نے ان کو اسود بن علاء ثقفی نے ان کو ابوسلمہ نے انکو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت سے جس وقت تم میں سے کوئی ایک اپنے گھر سے نکلے میری مسجد کی طرف ایک پیر ایک نیکی لکھواتا ہے تو دوسرا پیر ایک غلطی مٹاتا ہے۔

۲۸۸۳:......اور اس کو روایت کیا ہے ابوعلی حنفی نے ابن ابی ذئب سے اور اس نے کہا ہے اپنی روایت میں۔ اپنے گھر سے اپنی مسجد تک ہمیں اسی کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحیٰی بن ابوطالب نے ان کو ابوعلی عبیداللہ بن عبدالمجید حنفی نے ان کو ابن ابی ذئب نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۲۸۸۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو خشنام بن بشر عنبری نے ان کو ابراہیم بن منذر حزامی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحمزہ انس بن عیاض نے ان کو کثیر بن زید مولی اسلمی نے ان کو ابوعبداللہ قراظ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے پھر وضو کو خوب بہترین کرے پھر اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکل جائے۔ مسجد کی طرف جانے کا نماز کے علاوہ کوئی دوسرا سبب نہ ہو تو ہمیشہ اس کا بایاں پاؤں اس کے گناہ مٹائے گا اور دایاں پاؤں اس کے لئے ایک نیکی لکھوائے گا حتیٰ کہ وہ مسجد

(۲۸۸۰)......(۱) فی (أ) : أنیس (۲)...... فی (أ) : خطوات. (۳)......فی (ب) : فخطوتاه.

أخرجه مسلم (۱/۴۶۲)

(۲۸۸۱)......مسلم (۱/۴۶۳)

(۲۸۸۲)......أخرجه الحاکم (۱/۲۱۷) من طریق ابن أبی ذئب وصححه ووافقه الذهبی.

(۲۸۸۳)......أخرجه الحاکم (۱/۲۱۷) بنفس الإسناد.

(۲۸۸۴)......(۱) فی (ب) ابن العنبر (۲)...... فی (ب) : صلاة

میں داخل ہو جائے اور اگر لوگ یہ جان لیں کہ عشاء اور صبح کی (نماز با جماعت میں کتنا بڑا ثواب ہے) تو ضرور ان کو پڑھنے کے لئے آئیں اگر چہ گھٹنوں کے بل کیوں نہ ہو۔

قدموں کے نشان

۲۸۸۵:......ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن جعفر واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سلیمان نے ابو عثمان سے ان کو ابی بن کعب نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی تھا جو لوگ اہل مدینہ میں سے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے ان میں سے میں کسی دوسرے آدمی کو نہیں جانتا تھا جو مسجد سے بعید ترین ہو (یعنی وہ سب سے دور سے پیدل مسجد میں آتا تھا) اس کو کسی نے کہا کہ اگر آپ سواری کے لئے کوئی جانور گدھا وغیرہ خرید لیتے تا کہ وہ اندھیری رات میں اور دوپہر کی گرمی میں کام آتا آپ اس پر سوار ہو کر آتے جاتے۔ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں یہ بالکل پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر مسجد کے دروازے پر ہو متصل ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی آپ نے اس سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے جواب دیا میں نے اس لئے کہا ہے کہ تا کہ میرے قدموں کے نشان لکھے جائیں اور میرے قدم لکھے جائیں اور گھر کی طرف میرا واپس لوٹنا اور مسجد کی طرف آنا جانا سب لکھا جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تجھے عطا کر دیا ہے وہ سب کچھ جس کے ثواب کی اپنے لئے امید کر رکھی ہے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے سلیمان تیمی کی حدیث سے۔

۲۸۸۶:......ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے انکو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابو بکر نے ان کو عباد بن عباد نے ان کو عاصم نے ان کو ابو عثمان نے ان کو ابی بن کعب نے کہ انہوں نے کہا کہ انصار کا ایک آدمی تھا اس کا گھر مدینے مسجد سے بعید ترین گھر تھا اور اس شخص کی رسول اللہ کے ساتھ کوئی نماز فوت نہیں ہوتی تھی۔ کہتے ہیں کہ میں نے از راہ ہمدردی اس سے کہا کہ اے فلانے اگر آپ کوئی جانور (گدھا وغیرہ) خرید کر لیں جو تجھے گرم پتھریلی زمین سے بچائے اور زمین کے موذی جانوروں سے بھی حفاظت سے (لائے اور لے جائے) اس شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ساتھ لگا ہوا ہو۔ کہتے ہیں کہ میں اسے اٹھا کر حضور کی خدمت میں لے آیا اور میں نے ان کو خبر دی کہ ایسے ایسے کہہ رہا ہے۔ کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اس نے حضور کے سامنے بھی ایسی ہی بات کہہ دی اور اس نے یہ ذکر کیا کہ وہ اس سب کچھ کے ساتھ امید کرتا ہے اپنے پیدل چلنے سے قدموں کے ثواب کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: بے شک تیرے لئے وہی ہے جس کے ثواب کی تم نے امید کی ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں محمد بن ابو بکر سے روایت کیا ہے۔

۲۸۸۷:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے اور ابو محمد بن حامد مقری نے اور ابو صادق عطار نے سب نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن ہشام بن ملاس نے ان کو مروان نے یعنی ابن معاویہ فزاری نے ان کو حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہو جانے کا ارادہ کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند کیا کہ مدینہ خالی ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی سلمہ کیا تم لوگ اپنے قدموں کے نشانات پر ثواب کی امید نہیں رکھتے ہو لہذا وہ لوگ وہیں ٹھہر

(۲۸۸۵)......(۱) فی (أ) : سلیمان بن أبی عثمان (۲)...... فی (ب) : فرکبته

(۳)...... فی (ب) : الرمضاء أو الظلماء (۴)...... فی (أ) : کما (۵)......فی (ب) : أنطاک

مسلم (۱/۴۶۰)

(۲۸۸۶)......مسلم (۱/۴۶۱)

(۲۸۷۸)......البخاری (۳/۲۹)

گئے جہاں پر تھے۔

اس کو بخاری نے نقل کیا محمد بن سلام سے اس نے مروان فزاری سے۔

۲۸۸۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عمر بن حفص بن حمامی مقری نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ان کو جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ بنوسلمہ قبیلے نے اپنے اپنے گھروں کو بیچ کر مسجد نبوی کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا اور حضور کو اس بات کی اطلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے بنی سلمہ کیا تم لوگ یہ بات پسند نہیں کرتے کہ تمہارے مسجد کی طرف اٹھنے والے قدم بھی لکھے جائیں۔

۲۸۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو خبر دی احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے جریری نے ان کو ابونضرہ نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کے اردگرد پلاٹ خالی ہوئے تھے یا خالی پڑے تھے لہذا بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کرلیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ نے ان سے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو انہوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ ہم لوگوں نے اس بات کا ارادہ کرلیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے اپنے گھروں کو لازم پکڑو ہمارے قدموں کے نشان بھی لکھے جائیں گے دومرتبہ یہی جملہ فرمایا۔ اس کو مسلم نے محمد بن مثنی سے نقل کیا ہے۔

۲۸۹۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو حسن بن علی بن شبیب معمری نے ان کو حدیث بیان کی ہے جعفر بن محمد بن اسحق بن یوسف ازرق نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کے دادا نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو ابوسفیان بن یوسف طریف نے ان کو ابونضرہ نے ان کو حضرت ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ بنوسلمہ مدینے کے ایک کونے میں آباد تھے لہذا انہوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی:

انا نحن نحی الموتی ونکتب ماقدموا وآثارھم

بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی لکھتے ہیں جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا ہے اور ہم ہی لکھتے ہیں ان کے قدموں کے نشانات کو۔

لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور فرمایا کہ بے شک تمہارے قدموں کے نشان بھی لکھے جائیں (یعنی اعمالنامے میں) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اور انہوں نے یہ ارادہ ترک کردیا۔

۲۸۹۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالبختری عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو ابواسامہ نے ان کو یزید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ان کے دادا ابوموسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا کہ بے شک نماز میں سب سے بڑا اجر ان لوگوں کا ہے جو دور سے چل کر آتے ہیں اور وہ شخص جو نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو امام کے ساتھ

(۲۸۸۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

مسلم (۱/۴۶۲)

(۲۸۹۰)......(۱) فی (أ) شعیب المقری والصحیح ماأثبتناه وله ترجمة فی تاریخ بغداد (۷/۲۶۰) والحدیث أخرجه الحاکم (۲/۴۲۶) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبی

(۲۸۹۱)......مسلم (۱/۴۶۰)

۔ باجماعت ادا کرتا ہے اس کا اجر اس سے بہت بڑا ہے جو اس کو پڑھ کر سو جاتا ہے۔ اس کو بخاری و مسلم نے ابو کریب سے اس نے ابو اسامہ سے روایت کیا ہے۔

نماز کے لئے انتظار کی فضیلت

۲۸۹۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبد اللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن حارث نے ان کو ابو عشانہ نے کہ انہوں نے سنا عقبہ بن عامر جھنی سے وہ رسول اللہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی وضو کرے اس کے بعد مسجد جائے اور نماز اچھی طرح ادا کرے اس کے لئے اس کا کاتب یا فرمایا اس کے دونوں کاتب لکھتے ہیں پھر اس قدم کے بدلے میں جو مسجد کی طرف اٹھا ہے دس نیکیاں اور بیٹھ کر نماز کے انتظار کرنے والا عبادت کرنے والے کی طرح ہے وہ نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے اس وقت سے جب سے وہ اپنے گھر سے نکلا تھا واپس آنے تک۔

نماز باجماعت کے ارادہ پر اجر

۲۸۹۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے اور ابو بکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو یعلی بن عطاء نے ان کو معبد بن ہرمز نے ان کو سعید بن مسیّب نے انہوں نے کہا انصار میں سے ایک آدمی کے موت کا وقت آ گیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ گھر میں کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اپنے گھر کے افراد اور آپ کے بھائی ہیں اور آپ کے ساتھ بیٹھنے والے مسجد میں ہیں۔ کہا کہ مجھے اٹھاؤ ان میں سے ایک آدمی نے اسے سہارا دیا اپنی طرف اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور سب لوگوں کو سلام کیا۔ سب نے اس کے سلام کا جواب دیا لوگوں نے اس کے لئے خیر کا جملہ کہا اس نے معروف اور اچھا ہے کہا اور پھر کہا کہ میں تمہیں آج ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ میں نے اس کو جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کسی کو یہ بیان نہیں کی گئی طلب ثواب کی نیت سے۔ میں تمہیں حدیث بیان نہیں کر رہا ہوں مگر طلب ثواب کی غرض سے میں نے سنا تھا آپ فرما رہے تھے جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے اور وضو اچھے طریقے پر کرے اس کے بعد وہ مسجد کی طرف نکل جائے اس کے بعد وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھے تو وہ جیسے ہی سیدھا پاؤں اٹھاتا ہے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ابھی تک بایاں پاؤں نہیں رکھتا کہ اس کے بدلے اس کی ایک غلطی مٹا دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں آتا ہے جب وہ امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے جب وہ واپس لوٹتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں اگر وہ بعض نماز پالیتا ہے اور بعض اس سے رہ جاتا ہے تو بھی اسی طرح ہوتا ہے اگر وہ نماز کو پالیتا ہے حالانکہ نماز پڑھی جا چکی ہوتی ہے پھر وہ رکوع پورا کرتا ہے اور اس کا سجود پورا کرتا ہے تو بھی اسی طرح ہوتا ہے۔

(۲۸۹۲)......(۱) فی (ب) مانصه

أخبرنا الشيخ الإمام الحافظ الأوحد بهاء الدين أبومحمد القاسم بن الإمام الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن الشافعي أيده الله بقراء تي عليه بجامع دمشق في يوم الإثنين جمادى الآخرة سنة خمس وتسعين وخمسمائة قال أنبأنا الشيخ أبوعبدالله محمد بن الفضل بن أحمد الصاعدي العراوي الفقيه وأبوالقاسم زاهر بن طاهر بن محمد التنجياني وحدثنا أبي رحمه الله وأبوالحسن علي بن سليمان المراهد قراءة عليه قالا حدثنا الحافظ شيخ السنة أبوبكر أحمد بن الحسنين البيهقي رحمه الله.

(۲۸۹۳)......(۱) في (أ) يعلى ثنا عطاء. (۲)...... في (ب) : حدثت

(۳)......في (ب) : ولم يضع (۴)...... في (ب) : بعض

۲۸۹۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابوالجماہر نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے محمد سے یعنی ابن طلحاء سے ان کو محصن بن علی نے عوف بن حارث سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اچھی طرح سے وضو کیا پھر وہ مسجد میں گیا حالانکہ لوگ نماز پڑھ چکے تھے اللہ تعالیٰ اس کو اجر عطاء کریں گے ان کے اجر کے مثل جنہوں نے وہ نماز با جماعت پڑھی ہے اور حاضر ہوئے ہیں۔ یہ بات ان کے اجر کو کچھ بھی کم نہیں کرے گی۔

۲۸۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالملک بن احمد بن حسین نے ان کو ابومحمد صیدلانی نے ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے ان کو علی بن سلمہ لبقی نے انکو اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ نے ان کو کثیر بن شنظیر نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابوہریرہؓ اس آدمی کے بارے میں جو جماعت میں پہنچتا ہے اور لوگ نماز کے آخر میں ہوتے ہیں تو تحقیق وہ تضعیف میں داخل ہوا اور جب ایسے وقت میں پہنچتا ہے کہ امام سلام پھیر چکا ہوتا ہے مگر لوگ تا حال منتشر نہیں ہوئے ہوتے تو تحقیق وہ داخل ہو گیا تضعیف میں وہ کہتا ہے کہا جاتا تھا کہ جب کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے اور وہ جماعت کا ارادہ کرتا ہے اور وہ لوگوں کو پالیتا ہے یا نہیں پاتا تحقیق وہ داخل ہو گیا تضعیف میں۔ (یعنی دوھرا ثواب ہے)۔

نماز کے انتظار میں بیٹھنا رباط سے کم نہیں

۲۸۹۶:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس مؤدب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے مجھے خبر دی ہے علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطائیں مٹادے اور درجات بلند کردے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا مشکلات کے باوجود وضو کو مکمل کرنا اور مساجد کی طرف زیادہ زیادہ قدم چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا یہ تو تمہارے لیے رباط ہے (یعنی جہاد کے لئے سرحد پر گھڑا باندھی انتظار میں بیٹھنے سے کم نہیں ہے)

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن ایوب سے۔

۲۸۹۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو ابوعمران موسیٰ بن اسماعیل بن مبارک نے داؤد بن صالح سے اس نے کہا کہ مجھ سے کہا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یا ابن اخی اے بھانجے کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ آیت کس چیز کے بارے میں اتری تھی؟ اصبروا و صابروا و رابطوا۔ خود صبر کرو دوسروں کو صبر دلاؤ اور سرحد پر جہاد کے لئے گھوڑے تیار رکھو۔ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ نہیں انہوں نے کہا کہ عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو کوئی ایسا غزوہ نہیں تھا جس میں سرحد پر گھوڑا باندھا جاتا لیکن اس سے مراد ہے ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا یہی رباط ہے یہی رباط ہے (یعنی رابطوا پر عمل کرنا یہی ہے)۔

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں مجھے خبر دی محمد بن مطرف نے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کے لئے مشکلات کے وقت وضو کرنا گناہوں کے کفارات میں سے ہے اور مساجد کی طرف کثرت سے قدم بھرنا بھی کفارات میں سے ہے یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔ اسی طرح میری کتاب میں ہے۔

(۲۸۹۴)......(۱) مابین المعكوفين سقط من (أ)

(۲۸۹۵)......(۱) مابین المعكوفين سقط من (ب)

(۲۸۹۶)......(۱) فی (أ) يحيى بن أبي أيوب.

مسلم (۲۱۹/۱)

(۲۸۹۷)......(۱) فی (ب): فی.

۲۸۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابن مبارک نے ان کو مصعب بن ثابت نے ان کو داؤد بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کہا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اے بھتیجے کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ آیت کس چیز کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ اصبروا وصابروا ورابطوا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے بے شک میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا وہ فرماتے تھے عہد رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تو کوئی ایسا غزوہ ہی نہیں تھا جس میں سرحد پر گھوڑے باندھے جاتے ہوں لیکن اس سے مراد ہے ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

۲۸۹۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو علی بن عبداللہ مدینی نے ان کو صفوان بن عیسیٰ نے ان کو حارث بن عبدالرحمٰن بن ابوذباب نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشکلات کے باوجود وضو کو مکمل کرنا اور مساجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار میں بیٹھے رہنا یہ امور گناہوں کو دھودیتے ہیں اس اسناد کے ساتھ اسی طرح مروی ہے اور کتاب الطہارت اس سند کے ساتھ آئی ہے جو درست ہے۔

نماز کی طرف پیدل چلنے والوں کے لئے بروز قیامت روشنی کی بشارت

۲۹۰۰:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحٰق نے اور ابوصادق بن ابوالفوارس نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان تنوخی حمصی نے ان کو ہیثم بن جمیل انطاکی نے ان کو محمد بن مسلم نے اسماعیل بن امیہ سے ان کو خبر دی ہے مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا پھر وہ گھر سے نماز کے ارادے سے نکلا وہ نماز میں شمار ہے حتیٰ کہ وہ واپس آجائے۔

۲۹۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو میرے والد نے ان کو ابوبکر محمد بن اسحٰق نے ان کو ابراہیم بن محمد حلبی بصری نے ان کو یحییٰ بن حارث نے ان کو ابوغسان مدینی نے ان کا نام محمد بن مطرف ہے اس نے ابوحازم سے اس نے سہل بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی تاریکیوں اور اندھیروں میں کثرت کے ساتھ مساجد کی طرف پیدل چلنے والوں کو قیامت کے دن کا مکمل نور روشنی کی خوش خبری سنادیجیے۔

کہتے ہیں کہ اس کی اسناد میں ہے۔ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن حارث شیرازی نے اور وہ ثقہ راوی تھا ان کو زہیر بن محمد تمیمی نے اور ابوغسان مدینی نے۔

۲۹۰۲:......ہمیں حدیث بیان کی ہے امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے ان کو ابوعلی حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو ابوالمثنیٰ معاذ بن مثنیٰ نے ان کو داؤد بن سلیمان مؤذن مسجد ثابت بنانی نے ان کو ابوسلیمان بن مسلم نے انکو ثابت بن اسلم بنانی نے ان کو انس بن مالک نے انکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راتوں کے اندھیروں میں مساجد کی طرف پیدل رواں دواں رہنے والوں کو قیامت میں مکمل روشنی حاصل ہونے کی بشارت دے دیجئے۔

(۲۸۹۸)..... صححه الحاكم (۲/۳۰۱) ووافقه الذهبي.

(۲۸۹۹)......صححه الحاكم (۱/۱۳۲) ووافقه الذهبي.

(۲۹۰۱)......(۱) غير واضح في أ، ب والصحيح ماأثبتناه من السنن الكبرى للمصنف (۳/۶۳) والحديث رواه الحاكم في المستدرك (۱/۲۱۲) بنفس الإسناد. (۲)......في (أ): الزناد وهو خطأ

(۲۹۰۲)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ) (۲)...... في (أ) بشير بن مالك وهو خطأ

۲۹۰۳:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن حمویہ عسکری نے ان کو ابو عمرو محمد بن عبداللہ سوسی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن مثنیٰ انصاری نے ان کو اسماعیل کحال نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ بن اوس خزاعی نے ان کو بریدہ اسلمی نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بشارت دے دیجئے اندھیروں میں چلنے والوں کو یا یوں کہا تھا کہ ظلمت میں مساجد کی طرف۔ قیامت کے دن مکمل روشنی کی۔

۲۹۰۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابو محمد حسن بن علی بن مؤمل نے ان کو ابو عثمان بصری نے ان کو ابو عثمان سعید بن مسیّب بن قریش ساسی نے اور ابو الحسن محمد بن حاتم بن مظفر مروزی نے دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن معین نے ان کو ابو عبیدہ حداد نے ان کو اسماعیل بن سلمان الکحال نے ان کو عبداللہ بن اوس نے ان کو بریدہ نے نبی کریم سے مذکور کی مثل۔

۲۹۰۵:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو خبر دی ابو حاتم رازی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو عبید اللہ بن عمرو نے ان کو زید بن ابو انیسہ نے انکو جنادہ بن ابو خالد نے انکو مکحول نے ان کو ابو ادریس خولانی نے ان کو ابو درداء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کی تاریکیوں میں مساجد کی طرف چلا اللہ تعالیٰ اس کے پاس قیامت کے دن روشنی لے آئے گا۔

مغفرت کی طرف سبقت کرنا

۲۹۰٦:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس سیاری نے ان کو عبداللہ بن محمود نے ان کو محمد بن علی بن حسن بن شقیق نے ان کو خاقان نے ان کو حسن بن محمد قاضی مرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مقاتل بن سلیمان سے سنا تھا وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرماتے تھے:

سابقوا الی مغفرة من ربکم

اپنے رب کی طرف سے مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔

فرمایا کہ اس سے تکبیر اولیٰ مراد ہے۔

۲۹۰٦:...... مکرر ہے ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن اسحاق بن زریق نے ان کو عبداللہ بن عون نے ان کو عثمان بن مطر شیبانی نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

سابقوا الی مغفرة من ربکم

کہ اپنے رب کی طرف سے مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے سبقت کرو۔

فرمایا کہ اس سے مراد تکبیر اولیٰ ہے۔

(۲۹۰۳)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۹۰۴)...... (۱) فی (ب): ابن اسکیب وقال المصنف فی السنن (۲/۶۳ و ۶۴) أخرجه أبوداود فی السنن من حدیث الکحال.

(۲۹۰۵)...... أخرجه ابن حبان (۴۲۲. موارد) من طریق عبداللّٰه بن جعفر.

(۲۹۰٦)...... مکرر سقط کله من (أ) وأثبتناه من (ب)

تکبیر اولیٰ کی اہمیت

۲۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حماد بن ابو اسامہ نے ان کو ابوقروہ نے ان کو ابوعبید حاجب سلیمان بن عبدالملک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مسجد الحرام میں ایک شیخ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہر شے کا ایک چنیدہ اور عمدہ حصہ ہوتا ہے اور نماز کا چنیدہ اور عمدہ حصہ تکبیر اولیٰ ہے لہٰذا اس کی حفاظت کرو۔

ابوعبید نے کہا کہ میں نے اس بات کے بارے میں رجاء بن حیوۃ کو بتایا تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے اسی کے بارے میں حدیث بیان کی تھی ام درداء نے ابودرداء سے۔

۲۹۰۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن حسن بن علی طھمانی نے ان کو حاکم یحییٰ بن منصور نے ان کو محمد بن عبداللہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو محمد بن حسن بن اسماعیل سراج نے انکو محمد بن عبداللہ بن سلیمان مطین نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو حسن بن سکنی نے اعمش سے اس نے ابوضبیان سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر شے میں سے کوئی خلاصہ اور عطر ہوتا ہے اور نماز میں سے وہ چیز تکبیر اولیٰ ہے۔

۲۹۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم سراج نے انکو قاسم بن غانم بن حمویہ طویل نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو حسن بن سکن ضبی نے انکو اعمش نے اس نے اسی کو ذکر کیا علاوہ ازیں اس نے کہا کہ انہوں نے فرمایا تھا ایمان کا خلاصہ نماز ہے اور نماز کا خلاصہ تکبیر اولیٰ ہے۔

۲۹۱۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے انکو ابوبکر محمد احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو عیسیٰ بن عیلان سوسی نے ان کو ربیع بن روح نے انکو محمد بن خالد نے ان کو عوام بن جویریہ طائی نے ان کو حوشب بصری نے ان کو حسن نے

(۱)......وہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ نے فرمایا مجھے یہ بات خوش نہیں لگتی کہ میں فرض نماز کیسے پڑھوں اور امام مجھ سے تکبیر اولیٰ کے ساتھ سبقت کر چکا ہو یہی تو نماز کی چوٹی ہے اور مجھے ساٹھ اونٹ مل جائیں (یعنی تکبیر اولیٰ کے بدلے میں یہ مجھے پسند نہیں ہے)۔

(۲)......صحابۂ کرام میں سے ایک دوسرے صاحب فرماتے تھے۔ مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں فرض نماز کے لئے پہنچوں اور امام مجھ سے تکبیر اولیٰ کے ساتھ سبقت کر چکا ہو اور مجھے اس کے بدلے میں دوسو اونٹ مل جائیں۔

(۳)......اور حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں۔ مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں فرض نماز پر پہنچوں حالانکہ امام تکبیر اولیٰ کے ساتھ مجھ سے سبقت کر چکا ہو۔ یہی تو نماز کی چوٹی ہے اور مجھے اس کے بدلے میں وہ ساری کائنات مل جائے جس پر سورج طلوع ہوا ہے۔

(۴)......ایک اور صحابی فرماتے ہیں مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ میں فرض نماز کے لئے جاؤں اور امام مجھ سے تکبیر تحریمہ کے ساتھ سبقت

(۲۹۰۷)......(۱) في (ب): عن.

(۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۲۹۰۸)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

أخرجه ابن عدى (۲/۷٤۰) من طريق سويد بن سعيد. به في ترجمة الحسن بن السكن و أخرجه أبو نعيم (٥/٦٧) عن عبدالله بن أبى أوفى. و الحديث منكر.

(۲۹۱۰)......(۱) في ب أى إنتهى.

(۲)......في ب بالتكبيرة الأولى

کر چکا ہو پھر میں فجر سے مغرب تک نماز پڑھتا رہوں یہ ساری نماز اس تکبیر کے باہر نہیں ہو سکتی۔

۲۹۱۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا وکیع سے وہ کہتے ہیں جو شخص تکبیر اولیٰ کو نہ پا سکے وہ اپنی کسی بھلائی کی امید نہ کرے۔

جنت کی زمین کے وارث

۲۹۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین خسرو گردی نے ان کو محمد بن حمید نے ان کو عمر بن ہارون نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں

(۱)...... **ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون.**

البتہ تحقیق لکھ دیا ہے ہم نے زبور میں بعد ذکر کے کہ زمین کے وارث میرے نیک صالح بندے ہوں گے۔

فرمایا کہ ارض سے مراد ارض جنت ہے اس کے وارث وہی لوگ ہوں گے جو پانچ نمازیں باجماعت پڑھیں گے۔

(۲)...... **ان فی هذا البلاغا لقوم عابدین**

بے شک اس میں بشارت ہے عبادت گزار قوم کے لیے۔

یعنی بشارت ہے عبادت گزار قوم کے لیے وہ لوگ ہیں جو ساری نمازیں جماعت میں پڑھتے ہیں۔

۲۹۱۳:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہیں یہ آیت پانچ نمازوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(۳)...... **انما یؤمن بآیاتنا الذین اذا ذکروا بها خروا سجدًا.**

یقینی بات ہے کہ ہماری آیات کے ساتھ وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں (جو ایسے ہیں کہ) جب ان کے ساتھ وہ نصیحت کیے جاتے ہیں تو وہ سجدے میں گر جاتے ہیں۔

یعنی ان پر عمل کرتے ہیں اور تسبیح کرتے ہیں یعنی اپنے رب کے حکم سے وہ نماز پڑھتے ہیں اور وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے اتراتے نہیں ہیں۔

۲۹۱۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذ باری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو محمد بن جعفر غندر نے ان کو شعبہ نے سفیان سے ان کو ابو سنان نے ان کو سعید بن جبیر نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔

(۴)...... **وقد کانوا یدعون الی السجود وهم سالمون.**

وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان کو مسجدوں کی طرف بلایا جاتا تو وہ لوگ کامل اور درست تھے۔

فرمایا کہ اس سے مراد باجماعت پانچ نمازیں ہیں۔

۲۹۱۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابو محمد بن ابو حامد مقری نے اور ابو صادق عطار نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی نے ان کو احمد بن خالد ذہبی نے ان کو حسن بن عمارہ نے ان کو ابو سنان نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابو عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں۔

(۲۹۱۳)......(۱) سقط هذا الحدیث من (ب)

(۲۹۱۴)......(۱) فی (ب) : الصلاة فی جماعة.

(۵)...... وقد کانوا یدعون الی السجود وهم سالمون

نماز کی طرف بلائے جاتے تھے حالانکہ وہ صحیح وسالم تھے

فرمایا کہ اس سے وہ آدمی مراد ہے جو اذان سنتا ہے مگر وہ نماز کے لئے اذان کی اجابت نہیں کرتا۔

۲۹۱۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمر نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اس نے منصور سے اس نے ابراہیم سے اس نے مجاہد سے۔

(۶)...... واصبر نفسک مع الذین یدعون ربهم بالغداة والعشی.

اے پیغمبر اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھیے جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

ابراہیم اور مجاہد دونوں نے کہا کہ اس سے مراد پانچ نمازیں ہیں۔

جو لوگ اپنے فرائض سے تجارت کی وجہ سے غافل نہیں

۲۹۱۷:...... ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ھشیم نے ان کو سیار نے اس شخص سے جس کو حدیث بیان کی تھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ اہل بازار سے کچھ لوگوں نے اذان سنی اور انہوں نے اپنا سامان چھوڑ دیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے فرمایا کہ یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

(۷)...... رجال لاتلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله واقام الصلوٰة وایتاء الزکاة

وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو تجارت اور کوئی بیع اللہ کی یاد سے غافل نہیں کر سکتی اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے۔

۲۹۱۸:...... وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن منصور نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو ابان بن یزید نے ان کو ابراہیم نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

رجال لاتلهیهم تجارة ولابیع عن ذکر الله.

فرماتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں قبائل سے اور بازاروں سے کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا انہیں کوئی چیز مصروف نہیں کر سکتی۔

۲۹۱۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے سنا تھا کہ:

یاَیها الذین امنوا لاتلهکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر الله.

اے ایمان والو تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں۔

فرمایا کہ اس سے مراد فرض نمازیں ہیں۔

۲۹۲۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو وکیع نے ان کو طلحہ نے ان کو عطا نے کہ:

(۲۹۱۵)......(۱) فی (ب) الوهبی وکلاهما صحیح.

(۲۹۱۶)......(۱) فی (ب) : أبوعمرو. (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۸۱۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۲۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

رجال لاتلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر اللّٰه واقام الصلوٰة وایتاء الزکاة.

وہ ایسے مرد ہیں کہ نہ ان کو اللہ کی یاد سے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے کوئی خرید وفروخت غافل کرسکتی ہے اور نہ ہی کوئی بیع۔

فرمایا کہ اس سے مراد فرض نمازوں کی حاضری ہے۔

۲۹۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو احمد بن علی ایاز نے ان کو ابوغسان نے ان کو یحییٰ بن حفص قاری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سنا تھا وہ اللہ کے اس قول کے بارے میں فرماتے تھے کہ:

رجال لاتلهیهم تجارة ولابیع عن ذکر اللّٰه واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة

اس سے مراد ہے کہ صحابہ کرام خرید وفروخت بھی کرتے تھے فرض نماز با جماعت کو بھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۲۹۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس احمد بن زیاد فقیہ نے دافعان میں ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن سعید بن سابق نے ان کو عمرو بن ابوقیس نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ فی بیوت اذن اللّٰه ان ترفع۔ اللہ کے گھروں میں۔ اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ اونچے کئے جائیں اور ان میں اسی کا نام ذکر کیا جائے (یہ الفاظ پڑھے ذکر اللہ تک) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مثال بیان فرمائی ہے اپنے اس قول کے ساتھ۔

مثل نوره کمشکوٰة فیها مصباح المصباح فی زجاجة......الخ

اللہ کے نور کی مثال اس طاقچے کی سی ہے جس میں چراغ ہو اور وہ چراغ شیشے میں ہو۔

فرمایا کہ انہی لوگوں کے بارے میں ہے کہ ان کو کوئی تجارت غافل نہیں کرتی نہ ہی ان کو کوئی بیع اللہ کے ذکر سے حالانکہ وہ لوگ لوگوں میں سب سے زیادہ تجارت کرنے والے تھے سب سے زیادہ بیع کرنے والے تھے لیکن ایسے نہیں تھے کہ ان کو ان کی تجارت اور بیع اللہ کے ذکر سے غافل کردے۔

نماز فوت ہوجانے کی تلافی

۲۹۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن یعقوب ایادی نے بغداد میں انکو ابوعلی محمد بن احمد صواف نے ان کو ابوالعباس بن مغلس نے اس نے کہا کہ میں نے سنا ابواویس سے کہتے تھے کہ میں نے سنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا نافع سے وہ کہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ایسے تھے کہ جب ان کی کوئی نماز فوت ہوجاتی جماعت سے تو دوسری نماز تک نماز ہی پڑھتے رہتے تھے۔ جب ان سے عصر کی جماعت رہ جاتی تو مغرب تک اللہ کی تسبیح کرتے رہتے تھے البتہ تحقیق ان سے عشاء کی جماعت رہ گئی تھی تو وہ رات بھر اس کی تلافی کرنے کے لئے نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ فجر ہوگئی تھی۔

۲۹۲۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے انکو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عمرو بن سعید بن کثیر بن دینار نے ان کو بقیہ نے ان کو حسین بن عمر فزاری نے ان کو میمون بن مہران نے ان کو سعید بن میتب نے کہ وہ چالیس سال تک صبح لوگوں کو مسجد سے نکلتے نہیں دیکھ سکے تھے جبکہ وہ داخل ہورہے ہوں کیونکہ وہ سب سے پہلے منہ اندھیرے مسجد میں داخل ہوجاتے تھے۔

۲۹۲۵:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو معن نے ان کو محمد بن ہلال نے ان کو سعید

(۲۹۲۲)......(۱) فی (ب) : أبیعه.

(۲۹۲۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۲۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

بن میسّب نے وہ کہتے تھے کہ میں چالیس سال تک سجدے سے واپس لوٹنے والوں کو نہیں ملا ہوں۔

حضرت سعید بن میسّب کا تین سالہ عمل

۲۹۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو محمد بن جریر نے ان کو محمد بن معمر نے ان کو ابوہشام مخزومی نے ان کو عبدالواحد نے ان کو عثمان بن حکیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن میسّب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے تیس سال سے اپنے گھر میں اذان نہیں سنی (یعنی ایسا نہیں ہوا کہ میں اذان سن کر مسجد کی طرف چلوں بلکہ اذان سے پہلے گھر سے مسجد کی طرف چلا آتا تھا)۔

۲۹۲۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو عبدالصمد نے ان کو سلام نے ان کو عمران نے ان کو سعید بن میسّب نے کہ پورے چالیس سال میں نہ ان سے کوئی جماعت فوت ہوئی تھی نہ ہی مسجد سے واپس جانے والوں کو دیکھا تھا نہ ہی لوگ مسجد سے نکلتے ہوئے ان کو ملے تھے (بلکہ وہ سب سے پہلے مسجد میں داخل ہوتے اور سب سے بعد باہر آتے)۔

۲۹۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب مقری نے ان کو محمد بن اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو عطاف بن خالد نے ان کو عبدالرحمٰن بن حرملہ نے ان کو ابن میسّب نے کہ ان کی آنکھیں دکھنے لگی تھیں ان سے کہا گیا اے ابومحمد اگر آپ وادی عقیق میں نکل جاتے اور وہاں ہری ہری چیزیں دیکھتے اور دیہات کی ہوا کھاتے تو یہ چیز آپ کی بینائی کو فائدہ دیتی۔ سعید نے کہا۔ میں عشاء کی اور صبح کی جماعت میں حاضری کا کیا کروں گا۔

مشقت برداشت کر کے مسجد میں جانا

۲۹۲۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو سفیان نے ان کو ابوحیان نے ان کو ان کے والد نے کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم کو مسجد میں چلا کر لے جایا جاتا تھا اس لیے کہ ان پر فالج پڑا ہوا تھا۔ ان سے کہا گیا اے ابویزید بے شک آپ کے لیے اس بارے میں رخصت دی گئی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں سنتا ہوں **حی علی الصلوۃ. حی علی الفلاح**۔ آؤ نماز کے لیے اور آؤ کامیابی کے لئے۔ اگر تم استطاعت رکھو کہ اس کے لیے گھٹنوں کے بل بھی آسکو۔

۲۹۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمرو نے ان کو ابومسہر نے ان کو عبدالرحمٰن بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیعہ بن یزید سے وہ کہتے ہیں کہ چالیس سال سے ایسا نہیں ہوا کہ موذن نے اذان دی ہو اور میں مسجد میں پہلے موجود نہ ہوں صلوٰۃ ظہر کے لیے بلکہ میں مسجد میں پہلے موجود ہوتا تھا ہاں مگر یہ کہ میں بیمار ہوں یا مسافر ہوں۔

۲۹۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسہیل بن ابوعمرو نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو محمد بن حاتم نے ان کو نعیم بن حماد نے وہ کہتے ہیں کہ ضمام بن اسماعیل مسجد میں آئے حالانکہ لوگ نماز پڑھ چکے تھے اور ان سے جماعت فوت ہو چکی تھی وہ اپنے نفس پر ناراض ہوئے اور بولے کہ اب وہ اس وقت تک مسجد سے نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ اللہ کو مل جائیں کہتے ہیں اس نے مسجد کو ہی اپنا گھر اور اپنا مسکن بنا لیا حتیٰ کہ انتقال ہو گیا۔ (یعنی مرتے دم تک مسجد ہی میں رہے)۔

چند مسنون اعمال

۲۹۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحٰق فزاری نے ان کو اوزاعی نے کہتے ہیں کہا جاتا تھا کہ پانچ کام ایسے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور تابعین کرام ان پر عمل پیرا تھے (پابندی کے

(۲۹۳۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

ساتھ) جماعت کا التزام کرنا، سنت کی اتباع کرنا، مسجد تعمیر کرنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۲۹۳۳:......ہمیں خبر دی ابو اسامہ محمد بن احمد بن محمد ہروی مقری نے مکہ مکرمہ میں ان کو حسن بن رشیق نے ان کو ابو الفیض ذوالنون بن ابراہیم بن صالح نے ان کو عبدالباری بن اسحاق ذوالنون کے بھتیجے نے ان کو ان کے چچا نے ابو الفیض ذوالنون بن ابراہیم نے فرمایا تین چیزیں سنت کی علامات میں سے ہیں موزوں پر مسح کرنا، جماعت کے ساتھ نماز کی حفاظت کرنا، سلف سے محبت کرنا۔

۲۹۳۴:......ہمیں خبر دی (سند عالی کے ساتھ) ابو عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو عثمان خیاط سے وہ کہتے تھے کہ انہوں نے سنا ذوالنون سے وہ کہتے تھے کہ تین چیزیں سنت کے اعمال میں سے ہیں اور مذکورہ چیزوں کو ذکر کیا۔

۲۹۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے جعفر بن محمد بن نصیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جنید بن محمد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سری سے وہ کہتے ہیں کہ اگر جمعہ اور نماز با جماعت نہ ہوتی تو میں دروازے پر گارا لیپتا۔

تعمیر مسجد کے ذریعہ جنت کے گھر کا سٹیفکیٹ

۲۹۳۶:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے انکو عبدالملک بن محمد رقاشی نے ان کو ابو عاصم نے ان کو عبدالحمید بن جعفر انصاری نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو ابوبکر حنفی نے ان کو عبدالحمید بن جعفر نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمود بن لبید نے ان کو عثمان بن عفان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا اور ابو عاصم کی ایک روایت میں ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا اسحٰق بن راہویہ سے اس نے ابوبکر حنفی سے اس نے ابو موسیٰ سے اس نے ابو عاصم سے۔

۲۹۳۷:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ محمد آبادی نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو سلیمان بن داؤد نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا گھر بنائے جس میں اللہ کی عبادت کی جائے مال حلال میں سے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا یاقوت اور موتی سے۔

۲۹۳۸:......ہمیں خبر دی ابو طاہر نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق بن غسیل نے ان کو بشر بن ولید ابو الولید کندی نے ان کو سلیمان بن داؤد یمامی نے پھر اس کو انہوں نے ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔

۲۹۳۹:......ہمیں خبر دی ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو ابو المنذر اسماعیل بن منذر واسطی نے انکو کثیر بن عبدالرحمٰن عامری نے ان کو عطاء بن ابو رباح نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔

(۲۹۳۳)......(۱) في (ب) : أعلام

(۲۹۳۴)......(۱) في (ب) : الحناط (۲)...... في (ب) : أعلام.

(۲۹۳۵)......(۱) في (ب) : أخبرنا أبوعبدالله الحافظ ثنا أبوبكر أحمد بن سلمان الفقيه ثنا عبدالملك بن محمد بن نصير.

(۲)...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۹۳۶)......أخرجه مسلم (۲۲۸۸/۴)

(۲۹۳۸)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

فرماتی ہیں کہ اے اللہ کے نبی یہ مساجد جو مکہ کے راستے میں ہیں فرمایا کہ ہاں یہی۔

۲۹۴۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبید نے ان کو ابو سہل سعید بن عثمان اھوازی نے ان کو ابو عمر حوضی نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے کہ انس بن مالک زیاد کے قبرستان سے گزرے اور وہ لوگ وہاں مسجد بنا رہے تھے حضرت انس نے فرمایا کہ وہ شخص تو اس بات کو ناپسند کرتا تھا کہ قبروں کے بیچ میں مسجد بنائی جائے۔

۲۹۴۱:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو قتیبہ مسلم بن فضل آدمی نے مکہ مکرمہ میں ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو ابوالہیثم نے ان کو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس وقت تم ایسے آدمی کو دیکھو جس نے مسجد کی عادت بنالی ہے بس پھر اس کے لیے ایمان کی شہادت دے دو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انما یعمر مساجداللّٰہ من امن باللّٰہ و الیوم الأخر

یقینی بات ہے اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتا ہے جو شخص اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔

۲۹۴۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق بن ایوب فقیہ نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے گا اگر چہ وہ (چھوٹی سی ہو) سنگ خوار کے سوراخ یا اس کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر ہو (یا تیتر کے پنجرے کے برابر) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

(فائدہ)...... مفحص بروزن مفعل ہے مذہب کی طرح۔ یہ افحوص سے لیا گیا ہے بروزن عصفور۔ اس کا معنی ہے سنگخوار کا سوراخ یا گڑھا کیونکہ لوگ کھود کر بناتا ہے۔ مفحص کا بھی یہی معنی ہے کیونکہ کہا جاتا ہے لیس لہ مفحص قطاۃ یعنی فلاں کے پاس سنگ خوار کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر جگہ بھی نہیں ہے یا قطاۃ یعنی تیتر ہے اور مفحص اس کا پنجرہ یا آشیانہ۔ خواہ وہ مسجد تیرے پنجرے یا آشیانے کے برابر کیوں نہ ہو یا قطاۃ۔ بھٹ تیتر ریگستانی پرندہ ہے جو کبوتر کے برابر ہوتا ہے (یا ٹٹری وغیرہ) جو اس نے انڈے دینے کے لیے بنایا ہو یا یوں فرمایا تھا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے قطن بن عبدالعزیز نے اعمش سے بطور مرفوع روایت۔

۲۹۴۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے انکو ابواسحٰق نے ان کو عمرو بن میمون اودی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسجدیں اللہ کے گھر ہیں زمین پر اور بے شک اللہ تعالیٰ کا اس پر حق ہے کہ اس کو وہ عزت دے جو اس کے گھر میں اس کو ملے اس کو شعبہ نے روایت کیا ہے ابواسحٰق سے اور اس نے اس میں کہا ہے جس کو ملا جائے اس پر حق بنتا ہے کہ وہ اپنے ملنے والے کی عزت کرے۔

اللہ تعالیٰ کے اہل

۲۹۴۴:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو روح نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحٰق سے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عمرو بن میمون سے اس نے اصحاب رسول سے کہ انہوں نے کہا پھر

(۲۹۴۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

صحیحه الحاکم (۱/۲۱۲ و ۲/۳۳۲) وتعقبه الذهبی بقوله : دراج کثیر المناکیر.

(۲۹۴۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

مذکورہ قول ذکر کیا اس نے۔

۲۹۴۵: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے انکو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو احمد بن ازھر بن منیع نے ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو صالح مری نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اہل اللہ ہیں (اللہ والے ہیں)۔

۲۹۴۶: ..... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو معاذ بن خالد نے ان کو صالح نے ان کو جعفر بن یزید نے ان کو ابان نے اور ثابت نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بے شک میں (اللہ) ارادہ کر لیتا ہوں اہل زمین کو عذاب دینے کا (یعنی ان کے معاصی کی وجہ سے) پھر جب میں اپنے گھروں (مساجد کو) آباد کرنے والوں کو دیکھتا ہوں جو میری وجہ سے باہم محبت کرتے ہیں اور استغفار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں سحری کے وقت تو میں اپنا عذاب ان سے یعنی اہل زمین سے پھیر لیتا ہوں۔

۲۹۴۷: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں ان کو صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے ان کو محمد بن بکار نے ان کو افر بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن ابوصالح نے ان کو انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت آسمان سے آفت اترتی ہے تو وہ اللہ کے گھروں کو آباد کرنے والوں سے واپس پھیر لی جاتی ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ اسانید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس مفہوم میں مروی ہیں ان تمام اسانید کو جب آپ ان روایات کے مفہوم کے ساتھ ملائیں اور ضم کریں جو اس عنوان سے حضرت انس کے علاوہ لوگوں سے مروی ہیں تو یہ قوت پیدا کرتی ہیں۔

زمین پر اللہ تعالیٰ کے گھر

۲۹۴۸: ..... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو حمزہ بن محمد نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو عبداللہ بن ولید نے بکیر سے اس نے ابن شہاب سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے وہ فرماتے ہیں بے شک مسجدیں اللہ کا گھر ہیں دھرتی پر وہ اہل زمین کے لیے روشنی کرتی ہیں جیسے آسمان کے ستارے اہل زمین کے لیے روشنی کرتے ہیں۔

۲۹۴۹: ..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین عبدالصمد بن علی بن مکرم بزار نے بغداد میں ان کو اسلم بن سہل واسطی نے ان کو محمد بن ابان نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے اسرائیل سے اس نے عبداللہ بن مختار سے اس نے محمد بن واسع سے اس نے ابودرداء سے اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھے وصیت کی تھی اے بیٹے تیرا گھر مسجد ہونا چاہیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے مساجد اللہ کے گھر ہیں اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے ہر اس شخص کے لیے جس کا گھر مساجد ہوں مہربانی کی، راحت و آرام کی اور پل صراط پر سے جنت کی طرف گزارنے کی اور اس کو روایت کیا ہے ابواحمد زبیری نے اسرائیل سے اور اسکو روایت کیا ہے عمرو بن جریر نے بھی اسماعیل بن ابوخالد سے اس نے قیس بن ابوحازم سے اس نے ابودرداء سے۔

(۲۹۴۵) ..... قال الهيثمي (۲/۲۳) رواه الطبراني في الأوسط و أبويعلى والبزار وفيه صالح المرى وهو ضعيف.

(۲۹۴۶) ..... عزاه صاحب الكنز (۲۰۳۴۳) للمصنف.

(۲۹۴۹) ..... عزاه صاحب الكنز (۲۰۳۴۶) للمصنف

مسجد متقی پرہیز گار کا گھر ہے

۲۹۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے انکو عباس دوری نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے ان کو صالح مری نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوعثمان مہدی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان نے حضرت ابودرداء کی طرف لکھا اے بھائی جان آپ کا گھر مسجد ہی ہونا چاہئے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے۔ مسجد متقی پرہیز گار کا گھر ہے اور تحقیق اللہ نے ضمانت دی ہے (ہر اس بندے کے لئے مسجد جس کا گھر ہو) مہربانی' راحت وآرام اور پل صراط پر سے اللہ کی رضامندی کی طرف پہنچانے کی۔

۲۹۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو حسین بن صالح نے ان کو ان کے والد نے یا کسی اور نے شعبی سے انہوں نے کہا کہ وہ لوگ جب کسی چیز سے گھبراتے اور پریشان ہوتے تو مساجد میں آتے۔

مساجد کے لئے اوتاد

۲۹۵۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو حسن بن ثواب نے ان کو یزید بن ہارون نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عنبسہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے ان کو ابوحازم نے وہ کہتے ہیں کہ سعید بن میسّب نے کہا بے شک مساجد کے لیے لوگوں میں سے کچھ اوتاد ہیں اور ان کے ہمنشین اور ساتھی بھی ہیں فرشتوں میں سے۔ جب وہ فرشتے ان کو غائب پاتے ہیں تو ان کے بارے میں پوچھتے ہیں اگر وہ بیمار ہوتے ہیں تو وہ ان کی طبع پرسی کرتے ہیں اور اگر وہ کسی حاجت میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ ان کی مدد کرتے ہیں۔

۲۹۵۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یزید بن ہارون نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابوغسان محمد بن مطرف لیثی نے ان کو ابوحازم نے ان کو سعید بن میسّب نے ان کو عبداللہ بن سلام نے وہ فرماتے ہیں کہ بے شک مساجد کے لئے اوتاد ہوتے ہیں اور فرشتوں میں سے ان کے ہمنشین ہوتے ہیں جس وقت وہ لوگ غائب ہوتے ہیں تو فرشتے بھی ان کو تلاش کرتے ہیں اگر وہ بیمار ہوتے ہیں تو ان کی طبع پرسی کرتے ہیں اور وہ کسی حاجت میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ ان کی مدد کرتے ہیں۔

یہ الفاظ حدیث یحییٰ کے ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے ابوحازم سے اور انہوں نے اس کا قول ذکر نہیں کیا کہ بے شک ان کے لیے ہمنشین ہوتے ہیں فرشتوں میں سے اور حسن بن مکرم نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۲۹۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے انکو محمد بن عبداللہ بن یزید نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مبشر بن مکسر نے ان کو ابوحازم نے ان کو سعید بن میسّب نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن سلام نے وہ کہتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور کہنے لگے اے مسیب بے شک اس مسجد کے کچھ اوتاد ہیں وہ اس کے اہل ہیں (مسجد والے ہیں) جو صبح بھی اسی پر کرتے ہیں اور شام بھی جب ان

(۲۹۵۰)...... (۱) فی (أ) (لیکون) (۲)...... فی (ب) : لمن کانت المساجد بیوتھم

(۲۹۵۲)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۵۳)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

والحدیث أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۳۹۸/۲) وصححه الحاکم ووافقه الذھبی.

(۲۹۵۴)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

میں سے کوئی غائب ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں فلاں کو کیا ہوا کہ وہ صبح کو نہیں آیا اور فلاں کو کیا ہوا کہ وہ شام کو نہیں آیا اگر وہ بیمار ہوتا ہے تو وہ اس کی مزاج پرسی کرتے ہیں اور اگر وہ کسی حاجت کا طالب ہوتا ہے تو وہ اس کی اعانت کرتے ہیں۔

۲۹۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق دبری نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عطاء خراسانی نے اس نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے فرمایا کہ بے شک مساجد کے لئے کچھ اوتاد ہوتے ہیں ان کے ہمنشین فرشتے ہوتے ہیں وہ ان کو تلاش کرتے ہیں اگر وہ کسی حاجت میں ہوتے ہیں تو وہ ان کی مدد کرتے ہیں اور وہ بیمار ہوتے ہیں تو وہ ان کی مزاج پرسی کرتے ہیں اور اگر وہ غائب ہوتے ہیں تو وہ ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وہ موجود ہوتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ اللہ کا ذکر کرو اللہ تعالیٰ تمہیں یاد کرے گا۔

۲۹۵۶:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب نے اپنی اصل کتاب سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن مسیّب نے ان کو عبدالملک بن مروان نے انکو حجاج بن محمد نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو ربیعہ بن یزید نے ان کو ابوادریس نے وہ کہتے ہیں کہ مساجد عزت والے مقامات ہیں اور عزت والی مجالس ہیں۔

پانچ کام

۲۹۵۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحٰق حزاری نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ پانچ کام ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کی اتباع کرنے والے احسان ونیکی کے ساتھ ان پر پابندی سے عمل پیرا تھے۔ جماعت کا التزام کرنا' سنت کی اتباع کرنا' مساجد کو آباد کرنا' قرآن کی تلاوت کرنا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۲۹۵۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ بن محمد رزین سلمی نے ان کو بشر بن ابوالازہر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو سعد بن طریف نے انکو عمیر بن مامون بن زرارہ نے ان کو حسن بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز پڑھے اس کے بعد وہ بیٹھ جائے اپنی جگہ پر اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے اس کے بعد کھڑا ہو جائے اور دو رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ آگ اس پر حرام کر دیں گے کہ وہ اس کو جھلسائے یا اس کو کھائے۔

۲۹۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوجعفر طائی نے ان کو ابوجدی علی بن حرب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سفیان نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو جابر بن سمرہ نے وہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تھے تو اپنے مصلے پر اور اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ اس کو مسلم نے ثوری کی روایت سے نقل کیا ہے۔

۲۹۶۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے انہوں نے کہا یہ وہ حدیث ہے جس کو ہمیں ابوہریرہ نے بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے تمہارے اس انسان کے حق میں رحمت ومغفرت مانگتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر رہتا ہے جس جگہ اس نے نماز پڑھی ہے وہ یہ کہتے ہیں:

اللهم اغفر له. اللهم ارحمه

اے اللہ اس کو بخش دے اے اللہ اس پر رحم کر دے جب تک وہ بے وضو نہ ہو جائے۔

(۲۹۵۵)......(۱) فی (ب) : افتقدوهم

(۲۹۶۰)......أخرجه مسلم (۱/ ۴۶۰) عن محمد بن رافع عن عبدالرزاق.

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن رافع سے اس نے عبدالرزاق سے۔

فرشتوں کی دعا

۲۹۶۱: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حسین بن حسن فصایری نے باب شام میں انکو محمد بن عمر ورزاز نے ان کو عیسیٰ بن عبداللہ طیالسی نے انکو محمد بن سابق نے ان کو اسرائیل نے عطا بن سائب سے وہ کہتے ہیں کہ میں آیا ابوعبدالرحمٰن کے پاس وہ فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور وہ اپنی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ اپنے بستر کی طرف تشریف لے چلتے (تو اچھا ہوتا) انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا تھا فرماتے تھے جب ایک مسلمان آدمی نماز پڑھتا ہے اس کے بعد پھر بیٹھ جاتا ہے تو اس پر فرشتے رحمت، مغفرت کرنے کی دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے اور نمازی کے لیے ان کی دعا یہ ہوتی ہے اے اللہ تو اس کی مغفرت فرما اے اللہ تو اس پر رحم فرما اور جب بیٹھا نماز کا انتظار کرتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے ان کی دعا یہ ہوتی ہے اے اللہ اس کی مغفرت فرما اے اللہ اس پر رحم فرما اور ہم نے کتاب السنن والدعوات میں وہ احادیث روایت کی ہیں جو نماز کے بعد دعا کی بابت وارد ہوئی ہیں۔

۲۹۶۲: ...... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے اپنے بعض احباب سے ذکر کیا تھا انہوں نے حسن سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ دنیا کے بارے میں ان کی بات چیت مساجد میں ہوگی تم لوگ ان کے پاس نہ بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے اسی طرح یہ روایت مرسل آئی ہے۔

منافق کی علامات

۲۹۶۳: ...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عبدالملک بن قدامہ جمحی نے انکو اسحٰق بن ابوبکر بن ابوالفرات نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک منافقوں کی کچھ علامات ہوتی ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں سلام ان کا لعنت ہوتی ہے طعام (کھانا) ان کا جھپٹنا لوٹ مار کرنا ہوتا ہے۔ مالِ غنیمت ان کا چوری وخیانت کا مال ہوتا ہے۔ مساجد کے قریب نہیں جاتے مگر جدائی کے ساتھ اور نماز کے قریب نہیں جاتے مگر پیچھے پیچھے نہ وہ کسی کی دلجوئی کرتے ہیں نہ ہی ان کی کوئی دلجوئی کرتا ہے راتوں کو لکڑی ہوتے (یعنی جیفہ اور مردار کی طرح پڑے رہتے ہیں عبادت نہیں کرتے) دن کو سخت شور وغل کرتے ہیں۔ سلیمان بن بلال نے اس کا متابع بیان کیا ہے۔ عبدالملک بن قدامہ سے۔

۲۹۶۴: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوبکر اھوازی نے ان کو حمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابن وہب نے ان کو مالک بن خیر زیادی نے ان کو ابوقبیل نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا عنقریب میری امت میں سے اہلِ کتاب اور اہلِ لبن ہلاک ہوں گے (یا ہلاک کر دیئے جائیں گے) حضرت عقبہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی امت کے اہل کتاب کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ ہوں گے جو کتاب اللہ کی تعلیم حاصل کریں گے اور اسی کے ذریعے ان لوگوں سے جھگڑا کریں گے جو ایمان والے

(۲۹۶۲) ...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۶۳) ...... (۱) فی (أ): جیف

(۲۹۶۴) ...... أخرجه الحاکم (۲/۳۷۴) من طریق سلیمان بن عبدالرحمن ووافقه الذهبی

ہیں حضرت عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اہل لبن کون ہیں یا رسول اللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو شہوات و بدعات وخواہشات کولازم پکڑیں گے اور نمازوں کو ضائع کریں گے۔

فصل ...... جمعہ کی فضیلت

(۱)......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللّٰہ

جس وقت جمعہ کے دن نماز کے لئے آواز لگائی جائے (یعنی اذان ہو) تو تم اللہ کے ذکر کی طرف لپکو۔

(۲)......اور ارشاد ہے **وشاھد ومشھود**۔قسم ہے گواہ کی اور اس کے جس کے خلاف گواہی دی جائے گی۔

ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا شاہد سے مراد آیت میں یوم جمعہ ہے اور مشہود سے یوم عرفہ ہے اور یہ روایت ان سے مرفوعاً روایت ہے۔

۲۹۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عمر بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو عمار مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وشاہد ومشہود۔فرمایا شاہد یوم جمعہ اور مشہود یوم عرفہ ہے۔

۲۹۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب نے انہوں نے کہا کہ سعید بن ابی عروبہ سے پوچھا گیا تھا جمعہ کے دن کی فضیلت کے بارے میں۔بس ہمیں خبر دی ہے قتادہ نے کہ وہ اس آیت کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔

یاایھاالذین اٰمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللّٰہ وذروا البیع ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

اے اہل ایمان جس وقت جمعہ کے دن نماز جمعہ کے لیے اذان پڑھی جائے تو فوراً دوڑ واللہ کے ذکر کی طرف یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

فرماتے ہیں کہ سعی یہ ہے کہ اے ابن آدم تم اپنے دل کے ساتھ اور اپنے عمل کے ساتھ سعی کرو عمل کے ساتھ سعی یہ ہے کہ تم اس کی طرف چل پڑو۔حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ سعید بن عروبہ اس (آنے والی) آیت کی تاویل کرتا تھا۔**فلما بلغ معه السعی** جب اسماعیل علیہ السلام اپنے والد کے ساتھ دوڑ بھاگنے لگ گیا۔وہ یہ معنی کرتے تھے کہ اسماعیل والد کے ساتھ چلا۔

کلبی نے کہا کہ **فلما بلغ معه السعی** کا مطلب ہے جب اس نے والد کے عمل کی مثل عمل کیا۔میں گمان کرتا ہوں کہ عبدالوہاب اس کو روایت کرتے ہیں کلبی سے۔

ایام کی ترتیب

۲۹۶۷:......ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو ہناد بن سری نے ان کو ابن فضیل نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو ابوکریب نے اور

(۲۹۶۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲)......مابین المکعوفین سقط من (أ)

واصل بن عبدالاعلیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن فضیل نے ان کو ابو مالک اشجعی نے ان کو ابو حازم نے ان کو حضرت ابو ہریرہ نے اور ربعی سے مروی ہے اس نے حذیفہ سے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں کو جمعہ کے دن سے بھٹکا دیا تھا لہٰذا یہودیوں کے لیے ہفتہ کا دن تھا اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن تھا پھر اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو لے آیا پھر ہمیں اس نے ہدایت دی جمعہ کے دن کے لیے۔ اللہ نے (یوں ترتیب بنائی) پہلے جمعہ پھر ہفتہ پھر اتوار۔ ایام کی ترتیب کی طرح وہ لوگ بھی ہمارے تابع یا پیچھے ہوں گے قیامت کے دن ہم اہل دنیا میں آخری اور قیامت کے دن تمام مخلوقات سے پہلے فیصلہ ہمارا ہوگا لہٰذا ہم اس طرح اول ہوں گے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابو کریب سے اور واصل سے اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اعرج وغیرہ سے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۲۹۶۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید علی بن عبدوس بن محفوظ فقیہ روزی نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابو محمد یحییٰ بن منصور حاکم نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سلیمان بن کثیر نے ان کو حصین نے ان کو عمرو بن قیس نے ان کو محمد بن اشعث نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے ہم لوگوں کو حدیث بیان کی فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھی ہوئی تھی اچانک یہودیوں کا ایک گروہ آ گیا ان میں سے ایک نے اجازت چاہی وہ اندر آیا اس نے کہا السام علیکم (تم پر ہلاکت ہو) نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک (تم پر ہو)۔ پھر دوسرا داخل ہوا اور اس نے کہا السام علیکم رسول اللہ نے فرمایا وعلیک۔ میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکی اور میں نے بھی کہا بل علیکم السام (بلکہ تم سب پر موت ہو ہلاکت ہو) اور اللہ تمہارا برا کرے اور اس نے کیا بھی ہے۔ کہتی ہیں کہ میں نے گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات کہی ہے میں نے جان لیا کہ آپ مجھ پر ناراض ہوئے ہیں وہ جب نکل گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے ابھارا ہے جو تم نے کہی تھی؟ میں نے کہا: مجھے اپنے اوپر اختیار نہیں رہا تھا (گویا کہ میں صبر نہ کر سکی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے مجھے نہیں دیکھا تھا میں نے تو ان کا جواب دے دیا تھا (وہی ہلاکت ان پر واپس لوٹا دی تھی) انہوں نے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا (بلکہ ہم نے جو بددعا ان پر لوٹائی ہے) وہ قیامت تک ان پر لازم ہوگئی ہے۔ کیا تم جانتی ہو کہ کس چیز پر انہوں نے ہم سے حسد کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے ہم سے حسد کیا ہے قبلہ پر جس کی طرف ہمیں ہدایت دی گئی ہے اور وہ ہم سے بھٹک گئے ہیں اور انہوں نے ہم سے جمعہ کے بارے میں حسد کیا ہے جس کی ہمیں ہدایت ملی ہے وہ اس سے بھی گمراہ ہو گئے تھے اور انہوں نے ہم سے حسد کی ہے امام کے پیچھے ہمارے آمین کہنے پر (اس لئے کہ اس میں بھی اجتماعی دعا سے ہدایت کے حصول کی اور یہود نصاریٰ کے راستے سے بیزاری کی تو اس سے بھی حسد کرنا عین عقل کے مطابق ہے (از جاروی)۔

تین خصلتیں

۲۹۶۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے انکو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابن مکرم نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو عبدالصمد نے ان کو زربی نے انکو انس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصلتیں عطا کی ہیں۔ مجھ سے قبل کسی کو وہ عطا نہیں ہوئی ہیں۔ صفوف میں نماز پڑھنا (یعنی باجماعت نماز پڑھنا) اور سلام کرنا یہ سلام تو اہل جنت کے تحفے میں سے ہے اور (نماز میں اجتماعی دعا پر) آمین کہنا

(۲۹۶۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

اخرجه مسلم (۱/۵۸۶)

(۲۹۶۸)......(۱) فی (أ) عن (۲)...... فی (أ): السلام وهو خطأ (۳)...... فی (أ) تدری.

(۲۹۶۹)......اخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۳/۱۰۹۴) فی ترجمة زربی عبدالله ابویحیی.

ہاں مگر یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو یہ عطا ہوا تھا کہ وہ دعا کرتے اور ہارون علیہ السلام اس پر آمین کہتے تھے۔

یوم پیدائش آدم علیہ السلام

۲۹۷۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو تمیم بن محمد نے انکو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس نے انکو ابن شہاب نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن اعرج نے کہ اس نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور جمعہ کے دن جنت میں داخل کئے گئے تھے اور جمعہ کے دن جنت سے باہر نکالے گئے تھے اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے)۔

۲۹۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ابن ابوزناد نے ان کو ان کے والد نے ان کو موسیٰ بن ابوعثمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تمام دنوں کا سردار دن جمعہ کا دن ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے اسی میں جنت میں داخل کئے گئے اسی میں جنت سے نکالے گئے اور قیام تو جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

دعا کی قبولیت کا وقت

۲۹۷۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھی مالک پر انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جب کوئی بندۂ مسلم اس ساعت کو پالے اور اس وقت وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے مگر اس کو وہ چیز ضرور عطا کرے گا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا کہ اس کو قلیل یا بہت کم بتا رہے تھے (یعنی وہ ساعت کم ہوتی ہے) اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے اور مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے اس نے مالک سے۔

عظمت والا دن

۲۹۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے اور ابومحمد بن یوسف نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن عقیل نے اور فقیہ کی روایت میں ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جاریہ نے (یا کہا تھا) خارجہ نے ابولبابہ بن عبدالمنذر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بے شک جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار دن ہے اور میرے نزدیک تمام دنوں سے زیادہ عظمت والا دن ہے اور اللہ کے نزدیک عید فطر اور عید قربانی کے دنوں سے زیادہ عظمت والا ہے۔ اس میں

(۲۹۷۰)......أخرجه مسلم (۲/۵۸۴)

(۲۹۷۱)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)
(۲)...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲۹۷۲)......أخرجه مسلم (۲)

(۲۹۷۳)......(۱)مابين المعكوفين سقط من (ب)
(۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳) في (ب) : عنده
(۴)...... في (ب) : أن

پانچ خصلتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تھا اس میں اللہ نے آدم کو جنت سے زمین پر اتارا تھا اور اسی میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وفات دی تھی۔ اس میں ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ جب اس میں اللہ سے کچھ مانگتا ہے تو اللہ اس کو دے دیتا ہے جب تک کہ حرام کا سوال نہ کرے کوئی مقرب فرشتہ ایسا نہیں نہ کوئی آسمان نہ کوئی زمین نہ کوئی پہاڑ نہ کوئی دریا سمندر مگر وہ سب کے سب یوم جمعہ سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں اس میں قیامت قائم نہ ہو جائے۔

۲۹۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم (عبدالرحمٰن بن عبیداللہ) حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلیمان نے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ان کو عمرو بن سعید بن شرحبیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا سعید بن عبادہ نے یہ کہ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو آپ جمعہ کے دن کے بارے میں کچھ خبر دیجئے فرمایا اس میں پانچ کام ہیں۔ اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے اسی میں زمین کی طرف اتارے گئے تھے اسی میں آدم کی وفات ہوئی تھی اسی میں ایک ایسی ساعت ہے کہ بندہ جب اللہ سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے جب تک کہ کوئی گناہ کی بات کا سوال نہ کرے یا قطع رحمی کا اور اس میں قیامت قائم ہوگی خواہ آسمان خواہ زمین ہو پہاڑ سمندر سب جمعہ کے دن سے ڈرتے ہیں کہ اس میں کہیں قیامت نہ قائم ہو جائے۔

تین مساجد کی طرف سفر

۲۹۷۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک پر پڑھی تھی اس نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے اس نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ نے کہ اس نے فرمایا کہ میں کوہ طور کی طرف نکلا تو میں کعب احبار سے ملا اور میں اس کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے مجھے تورات کے بارے میں بیان کیا اور میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی۔ میں نے اس کو جو کچھ بیان کیا وہ یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے اس میں آدم پیدا ہوئے اسی میں جنت سے زمین پر اتارے گئے اسی میں فوت ہوئے اس میں قیامت قائم ہوگی ہر چوپایہ ہر جانور جمعہ کے دن صبح سے سورج طلوع ہونے تک قیامت قائم ہونے کے خوف سے اللہ کی تسبیح کرتا ہے سوائے انسانوں کے اور جنوں کے اور اس میں ایک ساعت ہے نہیں موافقت کرے گا اس کی کوئی عبد مسلم کہ وہ اس وقت نماز پڑھ رہا ہو اس میں اللہ سے دعا مانگے مگر اللہ اس کو وہ عطا کرتے ہیں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ساعت سال بھر کے ایک دن میں ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ نہیں ہر جمعہ کو ہوتی ہے وہ کہتے ہیں کہ پھر کعب الاحبار نے تورات پڑھی اور فرمایا کہ سچ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابونضرہ سے ملاقات کی یعنی نضرہ بن ابونضرہ غفاری سے۔ اس نے پوچھا آپ کہاں سے آرہے ہیں کہتے ہیں میں نے کہا کہ کوہ طور سے اس نے کہا کہ اگر میں آپ کے جانے سے قبل آپ کو ملتا تو تم نہ نکلتے میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہ سواریاں تیار کی جائیں مگر صرف تین مساجد کی طرف۔ مسجد الحرام یا میری مسجد کی طرف (مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یا مسجد ایلیا یا بیت المقدس) اس نے شک کیا کہ کون سی کہی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد میں حضرت عبداللہ بن سلام سے ملا میں نے اس کو کعب الاحبار کے ساتھ اپنی نشست کا بتایا اور اس کا جو کچھ میں نے ان کو جمعہ کے دن کے بارے میں بتایا تھا میں نے ان کو بتایا کہ حضرت کہہ رہے تھے کہ یہ ساعت پورے سال میں ایک

(۲۹۷۴)......(۱) فی (أ): عبدالرحمن بن عبداللّٰہ. (۲)...... فی (ب): بن

(۲۹۷۵)......(۱) فی (أ) یصبح (۲)...... فی (ب): المسجد (۳)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

دن ہوتی ہے تو اس پر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب جھوٹ کہتے ہیں میں نے کہا کہ جی ہاں۔اس کے بعد میں نے ان کو بتایا کہ کعب نے تورات پڑھی اور پڑھ کر کہا کہ بلکہ یہ جمعہ کو ہوتی ہے عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب نے سچ کہا۔اس کے بعد عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ کون سی ساعت ہے ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا مجھے بھی اس کے بارے میں بتا دیجیے اور مجھے زمین پر نہ پھینکئے۔یعنی خالی نہ واپس کیجئے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا یہ جمعہ کے دن بالکل آخری ساعت ہوتی ہے۔ابوہریرہ نے کہا کہ آخری ساعت کیسے ہوسکتی ہے؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں موافقت کرتا اس ساعت کے ساتھ عبد مسلم حالانکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو اور آخری ساعت میں تو نماز نہیں پڑھی جاتی۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا کیا نہیں فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اپنی جگہ بیٹھا نماز کا انتظار کر رہا ہو وہ نماز میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے۔ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہاں ٹھیک ہے وہ یہی آخری ساعت ہے۔

قبولیت کی گھڑی

۲۹۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ ابن وہب نے میرے آگے پڑھی۔وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عمرو بن حارث نے ان کو جلاح مولی عبدالعزیز نے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اس کو حدیث بیان کی جابر بن عبداللہ سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جمعہ کے دن نہیں پایا جاتا کوئی بندہ مسلم جو اللہ سے مانگ رہا ہو کوئی بھی چیز مگر اللہ تعالیٰ دے دیتا ہے اس کو وہی چیز اس کو تلاش کر عصر کے بعد آخری ساعت میں۔

اسناد ضعیف کے ساتھ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے اس بارے میں کہ آپ نے فرمایا یہ اس وقت ہوتی ہے جس وقت سورج کی آنکھ غروب ہونے کے لیے لٹک جائے۔

۲۹۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن صالح انماطی نے ان کو حسین بن عبدالاول نے ان کو محاربی نے ان کو اصبع نے ان کو سعید بن راشد نے ان کو زید بن علی نے مرجانہ سے انہوں نے سیدہ فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے والد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔بے شک جمعہ کے دن ایک ساعت ہوتی ہے نہیں موافقت کرتا اس کے ساتھ کوئی مسلمان جو اللہ تعالیٰ سے اس میں کوئی خیر مانگ رہا ہو مگر اللہ تعالیٰ اس کو وہ عطا کر دیتے ہیں۔سیدہ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا ابا جان وہ کون سی ساعت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب آدھا سورج غروب کے لیے لٹک چکا ہو اور سیدہ فاطمہ جمعہ کے دن اپنے غلام کو حکم دیتی تھیں (اس کا نام زید تھا) کہ وہ ٹیلے پر چڑھ جائے (اونچی جگہ پر) وہ کہتی تھیں کہ جب آدھا سورج غروب کے لیے لٹک جائے تو مجھے اطلاع دے دے چنانچہ وہ چڑھ جاتا تھا جب نصف سورج غروب کے لیے لٹک جاتا تو وہ ان کو بتا دیتا سیدہ فاطمہ اٹھ کر مسجد میں داخل ہو جاتیں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جاتا اور نماز پڑھتی تھیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، اس کو روایت کیا ہے احمد بن عمرو کیعی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی مفہوم کے ساتھ اور احمد کی کتاب میں تھا کہ "گرا" میں گمان کرتا ہوں کہ مراد ہے کہ نصف سورج غروب کے لیے گرے یعنی سقوط کرے اور احمد بن عمر کی ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا کہ مروی ہے زید بن علی سے اس شخص سے جس نے ان کو حدیث بیان کی تھی اور انہوں نے یہ بھی نہیں کہا کہ "مرجانہ" سے اور یوں کہا ہے کہ جب تو دیکھے کہ سورج کا نصف غروب کے لیے لٹک گیا ہے تو مجھے بتا دے۔

۲۹۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو احمد بن عمرو کیعی نے پھر اس کو

(۲۹۷۷)......(۱) مابین المعكوفين سقط من (أ)

انہوں نے ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے مسلم بن قتیبہ نے ان کو اصبغ بن زید نے سعید سے اس نے زید بن علی سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ فاطمہ سے ہمیں اس کے بارے میں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو حدیث بیان کی ہے احمد بن عبید نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو علی بن یحییٰ ان کو مسلم بن قتیبہ نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اس کے مفہوم کے ساتھ۔

۲۹۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن ابوداؤد منادی نے ان کو یونس بن محمد مؤدب نے ان کو فلیح بن سلیمان نے ان کو سعید بن حارث نے ان کو ابوسلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ کی قسم اگر میں ابوسعید خدری کے پاس آتا تو میں ان سے اس ساعت کے بارے میں ضرور پوچھتا شاید کہ ان کے پاس اس کے بارے میں کوئی علم ہو۔ لہٰذا میں ان کے پاس آیا اور میں نے کہا اے ابوسعید بے شک ابوہریرہ نے ہم لوگوں کو حدیث بیان کی ہے اس ساعت کے بارے میں جو جمعہ کے دن ہوتی ہے۔ کیا آپ کے پاس اس بارے میں کچھ علم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تھا آپ نے فرمایا کہ پہلے مجھے اس کا علم دیا گیا تھا پھر میں وہ بھلوا دیا گیا ہوں جیسے میں لیلۃ القدر بھلوا دیا گیا ہوں۔ اس کے بعد میں ان کے ہاں سے نکل آیا پھر میں عبداللہ بن سلام کے پاس آیا تو اس نے اپنی حدیث ذکر فرمائی۔

۲۹۸۰:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوطاہر محمد بن عبداللہ جوینی نے ان کو محمد بن محمد بن رجاء نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے عبدالاعلی بن عبداللہ بن سلیمان بن اشعث نے ان کو ابواحمد بن صالح نے ان کو ابن وہب نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے مخرمہ بن بکیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوبردہ نے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے کہا عبداللہ بن عمر نے کیا آپ نے اپنے والد سے سنا تھا کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کی ساعت کے بارے میں انہوں نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ وہ یہ ساعت ہوتی ہے اس کے درمیان کہ امام بیٹھ جائے یہاں تک کہ نماز پوری ہو جائے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے احمد بن عیسیٰ وغیرہ سے اس نے ابن وہب سے اور یہ زیادہ صحیح ہے ان تمام روایات میں جو جمعہ کی ساعت کو بیان کرنے کے بارے میں روایت کی گئی ہیں اور احتمال ہے کہ اس کو ابوموسیٰ نے کہا ہو اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے قبل آپ بھلوائے گئے ہوں اور دوسرے طریق سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۲۹۸۱:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب نے ان کو خبر دی ہے ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو ابن ابو اویس نے ان کو کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جمعہ کے دن میں ایک ساعت ہے اس میں کہ کوئی بھی بندہ جس چیز کا بھی اللہ سے سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دے دیتا ہے وہی چیز۔ کہا گیا کہ یہ کون سی ساعت ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا کہ یہ اس وقت ہوتی ہے جب نماز اپنے اختتام کے قریب قریب ہوتی ہے۔ کثیر نے کہا کہ صلوٰۃ سے صلوٰۃ جمعہ مراد ہے اور اس کو روایت کیا دراوردی نے کثیر سے اور کہا ہے کہ (یہ ساعت ہوتی ہے) اس وقت جو امام کے منبر سے اترنے سے لے کر نماز پڑھ کر ہٹنے تک ہے۔

۲۹۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر محمد بن اسماعیل بزاز سے طابران میں ان کو عبداللہ بن احمد بن منصور طوسی نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے

(۲۹۷۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۸۰)......(۱) فی (ب) : حملہ وغیر واضح فی (أ)

(۲۹۸۱)......أخرجہ الترمذی فی الصلاۃ وابن ماجہ فی الصلاۃ من طریق کثیر بن عبداللہ بہ وقال الترمذی : حسن غریب.

(۲۹۸۲)......(۱) فی (ب) : ما

ان کوروح نے ان کوھشام نے ان کوابو ہریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک ان کے درمیان جواوقات ہیں انکے گناہوں کومٹانے والی ہیں جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔اسی طرح اس کوروایت کیا ہے روح بن عبادہ نے بطور موقوف روایت کے۔

۲۹۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کوحسن بن یعقوب بن یوسف عدل نے انکوحسن بن محمد بن زیاد نے ان کونصر بن علی جہضمی نے ان کوعبدالاعلی نے ان کو ہشام نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کوابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو نبی کریم نے انہوں نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور جمعہ کی نماز جمعہ تک یہ درمیانے اوقات کے لیے کفارہ ہیں۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے نصر بن علی سے اوراسی طرح روایت کیا ہے اس کوعبدالرحمٰن بن یعقوب نے اور اسحٰق مولیٰ زائدہ نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطورِ مرفوع روایت کے اور یہ ذکر کیا ہے کہ ان دونوں کی حدیث کبائر سے اجتناب ہے۔

جمعہ کا دن کیا ہے؟

۲۹۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کوعبداللہ بن جعفر نحوی نے انکو یعقوب بن سفیان نے ان کوابوالولید نے ان کو ہشام بن عبدالملک نے ان کوابوعوانہ نے ان کومغیرہ نے ان کوزیاد بن کلیب نے ان کوابراہیم نے علقمہ سے اس نے قرثع سے اس نے سلمان سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟ کہتا ہے کہ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے سلمان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟ سلمان کہتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔سلمان کہتے ہیں تیسری بار یا چوتھی بار میں نے کہا یہ وہ دن ہوتا ہے جس میں تیرا اور تمہارے باپ جمع ہوتے ہیں۔فرمایا کہ میں تمہیں یوم جمعہ کے بارے میں خبر دیتا ہوں۔کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو وضو کرتا ہے اس کے بعد وہ مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اس کے بعد وہ چپ رہتا ہے حتیٰ کہ امام اپنی نماز پوری کر لیتا ہے مگر اس کے لئے کفارہ بن جاتا ہے اس کے درمیان اور اس جمعہ کے درمیان جو اس سے پہلے گزراتھا۔جب تک کہ اجتناب کرے اور بچے ناحق قتل کرنے سے۔اسی طرح اس کوروایت کیا ہے سہل بن بکار نے ابوعوانہ سے اس معنی کے ساتھ اور یہ زیادہ کیا ہے اس نے کہ انہوں نے فرمایا کہ نہیں مگر میں تمہیں بتاتا ہوں یوم جمعہ کے بارے میں۔

۲۹۸۵:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوالعباس نے ان کوابوقلابہ نے ان کو یحیٰ بن حماد نے ان کوابوعوانہ نے پھر اس کوذکر کیا ہے اس نے اپنی اسناد کے ساتھ سوا اس کے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ابوعوانہ کہتے ہیں کہ یہ وہ دن ہے جو تمہارے اور میرے باپوں کو جمع کرتا ہے۔نہیں وضو کرتا کوئی عبد مسلم جو اچھی طرح وضو کرتا ہے اس کے بعد وہ مسجد میں آتا ہے جمعہ کے لیے مگر یہ کفارہ بن جاتا ہے اس وقت سے دوسرے جمعہ تک جب تک جھگڑے سے اجتناب کرے اور پہلی روایت صحیح ہے۔

۲۹۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کواحمد بن عبدالجبار نے ان کوابومعاویہ نے انکواعمش نے ان کوابوصالح نے ان کوابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور وضو کو اچھی طرح کرے اس کے بعد جمعہ پر آئے اور امام کے قریب ہو اور خاموش رہے اور توجہ سے خطبہ سنے اس کو جمعہ سے جمعہ تک بخش دیا جائے گا

(۲۹۸۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۲۹۸۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۸۵)......(۱) فی (أ) : ابن.

أخرجه النسائی فی الصلاة من طریق علقمة بن قیس. به.

(۲۹۸۶)......أخرجه مسلم (۵۸۸/۲)

اور تین اضافی بھی اگر اس نے کنکریوں کو ہاتھ لگایا تو اس نے لغو کام کیا۔ اس کو مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کیا اور اس کے سوا ابومعاویہ سے۔

۲۹۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوسلمہ بن ابوعبدالرحمٰن نے اور ابوامامہ بن سہل نے ابوہریرہ سے اور ابوسعید نے دونوں نے کہا کہ ہم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور مسواک کرے اور خوشبو لگائے اگر اس کے پاس موجود ہو۔ اور خوبصورت کپڑے پہنے اس کے بعد وہ مسجد میں آئے اور لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگے اس کے بعد وہ نماز پڑھے جس قدر اللہ چاہے اس کے بعد وہ چپ ہو جائے جب امام آ جائے یہاں تک کہ نماز ہو جائے تو یہ کفارہ ہوگا اس جمعہ سے پہلے جمعہ کے درمیان کے لیے۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ اور تین دن زیادہ بھی تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کو دس گنا بنایا ہے۔

سال بھر کے روزوں کا ثواب

۲۹۸۸:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حلیم مروزی نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے ان کو عبداللہ نے ہمیں خبر دی ہے اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے ان کو ابوالاشعث صنعانی نے ان کو اوس ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے جو شخص وضو کرے اور غسل کرے جمعہ کے دن اور جلدی اٹھے اور جمعہ کے لئے جلدی جائے اور قریب بیٹھے اور سنے اور لغو بیہودہ کام نہ کرے اس کے لئے ہر اس قدم کے بدلے میں جو وہ چلے گا عمل ہوگا سال بھر کا اس کے روزوں کا اور اس کی نمازوں کا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قولہ غسل سے مراد ہے کہ اس نے سر کو دھویا تیل اور خطمی سے اور ہر اس شے سے جو وہ لوگ سر میں لگاتے تھے۔

جمعہ کے دن غسل

۲۹۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمود بن خالد دمشقی نے ان کو مروان نے ان کو علی بن حوشب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے مکحول سے پوچھا اس قول غسل اور اغتسل کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے کہ اس نے اپنے کو دھویا اور جسم کو دھویا۔

ابوداؤد نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ولید دمشقی نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابومسہر نے سعید بن عبدالعزیز سے اس قول کے بارے میں غسل واغتسل تو کہا سعید نے کہ غسل سے مراد ہے سر کو دھویا اور اغتسل سے مراد ہے کہ اس نے اپنے جسم کو دھویا۔

امام بیہقی نے فرمایا کہ ہم نے اس حدیث کے بعض طرق میں یہ روایت کیا ہے جو شخص اپنے سر کو دھوئے جمعہ کے دن اور غسل کرے۔

۲۹۹۰:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے وہ کہتے ہیں مجھ کو حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو ابواسحٰق نے اور مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری نے طاؤس یمانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا عبداللہ بن عباس سے کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنی سروں کو خصوصاً دھوؤ

(۲۹۸۷)...... (۱) فی (ب) : کان

(۲۹۸۸)......أخرجه أبو داود فی الطهارة والترمذی فی الصلاة والنسائی فی الصلاة وابن ماجه فی الصلاة من طرق عن أبی الأشعث. به. وقال الترمذی حسن.

اگر چہ تم ناپاک نہ بھی ہو اور خوشبو لگاؤ۔ طاؤس کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ بہر حال خوشبو وہ تو میں نہیں جانتا بہر حال غسل تو وہ ہے اسی طرح اس کو روایت کیا ہے شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے بخاری نے اس میں اس کی تائید ہے ہم نے جو کچھ کہا ہے غسل کے مفہوم کے بارے میں اور تحقیق کہا گیا ہے کہ یہ لفظ باب تفضیل سے ہے یعنی غسّل تشدید کے ساتھ اور اغتسل باب افتعال سے تو ہے ہی۔ اس سے مراد ہے دوسرے کو غسل کروایا یعنی اس پر غسل واجب کرنا تو مراد ہے کہ اس شخص نے اپنی بیوی پر غسل واجب کیا اس کے ساتھ صحبت کر کے۔ بہر حال پہلی توجیہ صحیح ہے۔

۲۹۹۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو یزید بن سنان نے ان کو بکیر بن فیروز نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایک اس سے عاجز ہے کہ وہ اپنی اہلیہ سے ہر جمعہ کو صحبت کرے بے شک اس کے لیے دو اجر ہوں گے ایک اجر اس کے اپنے غسل کرنے کا دوسرا اس کی عورت کے غسل کا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بقیہ کی روایت میں نظر ہے اگر وہ صحیح ہے تو اس میں وہ معنی ہے جو حدیث میں منقول ہے (علاوہ ازیں یہ بات بھی ہے کہ) جب ایسا کرے گا تو یہ نگاہ کو نیچے رکھنے اور پاک رکھنے کا سبب ہوگا۔ جمعہ کی طرف جاتے وقت بے شک پہلے وقت میں عورتیں جمعہ کے لئے حاضر ہوتی تھیں۔

باجماعت نماز جمعہ کی اہمیت

۲۹۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوجعفر بن محمد بن محمد بغدادی نے، ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابن لہیعہ نے، ان کو عقیل نے کہ ابن شہاب نے اس کو خبر دی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے اجتماع کے بارے میں۔

اے مسلمانوں کی جماعت نہیں ہے لازم تم میں سے ہر ایک پر کہ وہ دو کپڑے جمعہ کے لئے علیحدہ بنائے محنت اور مشقت کے دو کپڑوں کے علاوہ۔ اور خوشبو لگایا کرے اگر وہ گھر میں ہو اور مسواک کو لازم رکھو۔

نماز جمعہ کے لئے جلد آنے کی فضیلت

۲۹۹۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس نے سمی مولی ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوصالح سمان سے اس نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، غسل جنابت کی طرح اس کے بعد جمعہ کے لئے چلا جائے اس کی مثال ایسے ہے جیسے اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی ہے۔ جو شخص دوسری ساعت میں گیا ہے وہ ایسے ہے جیسے اس نے گائے کی قربانی کی ہے اور جو تیسری ساعت میں گیا ہے وہ ایسے ہے جیسے اس نے سینگوں والا مینڈھا قربانی کیا ہے اور جو چوتھی ساعت میں گیا ہے وہ ایسے ہے جیسے اس نے مرغی قربان کی ہے اور جو پانچویں ساعت میں گیا وہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک انڈا قربانی دیا۔ جب امام آجاتا ہے تو فرشتے حاضر ہو کر ذکر سنتے ہیں۔

(۲۹۹۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲۹۹۲)......(۱) فی (أ): عن (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

۲۹۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو احمد بن محمد بن حسین خسر گردی نے، ان کو داؤد بن حسین بن عقیل نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے اور قتیبہ بن سعید نے مالک بن انس سے، انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کو ذکر کیا ہے مذکور کی مثل اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے دونوں نے مالک سے۔

۲۹۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد نے ان کو ابوھباد نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ دارا بیگردی نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی داؤد نے، ان کو مروان بن سالم نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے، ان کو علقمہ بن قیس نے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود کے ساتھ جمعہ کی طرف گیا۔ انہوں نے دیکھا کہ تین آدمی ان سے پہلے پہنچ چکے ہیں۔ فرمایا چوتھا چار کا چار میں چوتھا دور نہیں ہے۔ اس کے بعد فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، وہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن لوگ اللہ تعالیٰ سے قریب جمعہ کے دن ان کے جمعہ کی طرف جانے کے اندازے کے مطابق بیٹھائے جائیں گے۔ پہلے پہلا پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا۔ اور فرمایا کہ چار میں سے چوتھا بھی بعید نہیں ہوگا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول من اللہ اللہ سے۔ یہ احتمال رکھتا ہے کہ اس سے یہ مراد لی گئی ہو کہ اللہ کے عرش سے یا اللہ کی عزت وشرف سے۔

دوران خطبہ گفتگو کی ممانعت

۲۹۹۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو یوسف قاضی نے، ان کو ابوالربیع نے، ان کو یعقوب قمی نے، ان کو عیسیٰ بن جاریہ نے، ان کو جابر بن عبداللہ نے، کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ ان سے کسی شے کے بارے میں پوچھا یا کسی شے کے بارے میں ان سے بات کی۔ انہوں نے ان کو اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ وہ ان سے ناراض ہیں۔ تو وہاں ٹھہرے رہے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھالی اور گھر چلے گئے۔ اب تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اے اُبی آپ نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ جمعہ میں تھے ہی نہیں۔ اس نے کہا کہ وہ کیوں؟ اس لئے کہ آپ نے کلام کی تھی جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انہوں نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات ذکر کی جو ابی نے کہی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابی نے سچ کہا یا یوں کہا کہ تم ابی کی بات مانو۔

حضرت جابر سے بھی اسی طرح مروی ہے اور اس کو عطا بن یسار نے بھی روایت کیا ہے ابوذر سے کہ انہوں نے کہا کہ میں جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ حضور نے سورۃ براۃ پڑھی اور میں نے ابی سے کہا کہ یہ سورۃ کب نازل ہوئی ہے؟ وہ بولنے سے رکے رہے مجھ سے بات نہ کی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز

(۲۹۹۴)......أخرجه البخاري (۳/۲)

(۲۹۹۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

أخرجه ابن ماجه (۱۰۹۴) عن كثير بن عبيد الحمصي عن عبدالمجيد بن عبدالعزيز. به

(۲۹۹۶)......أخرجه المصنف في السنن (۲۲۰/۳) من طريق عيسى بن جارية. به

وفي المخطوط : عيسى بن جارية بن عبدالله وما أثبتناه من السنن الكبرى.

پوری کرلی تو میں نے ابی سے پوچھا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا مگر آپ نے مجھے جھڑک دیا اور مجھ سے بات نہ کی۔ ابی نے کہا تیری تو کوئی نماز نہیں ہے مگر تم نے جو لغو کام کیا۔ چنانچہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا میں نے ان سے یہ بات ذکر کی حضور نے اس سے فرمایا صدق ابی ابی نے سچ کہا۔

۲۹۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن حاتم زاہد نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو سعید بن ابی مریم نے ان کو محمد بن جعفر بن ابوکثیر نے ان کو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے ان کو عطا بن یسار نے ابوذر سے پھر اس نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔

۲۹۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے انکو داؤد بن ابوہند نے ان کو بکر بن عبداللہ مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا میں نے اپنے اصحاب کو کسی چیز کے بارے میں حکم دیا ان کے معاملے میں اس کے بعد میں مسجد نبوی میں آیا اور میں بیٹھ گیا تو میرے وہ ساتھی آئے جن کو میں نے کچھ وصیت کی تھی وہ مجھے بتانے لگ گیا کہ اس نے کیا کیا؟ اور میں خاموش تھا پھر میں نے اس سے کہا کہ تم چپ ہو جاؤ۔ جب ہم لوٹنے لگے تو ہم عبداللہ بن عمر کے پاس آئے اور میں نے یہ بات ان سے ذکر کی انہوں نے فرمایا کہ بہر حال تمہارا تو جمعہ ہے نہیں اور رہے تیرے ساتھی وہ گدھے ہیں۔

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ انسب یہ ہے کہ ابن عمر نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہوگا اس حدیث سے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ تم چپ ہو جاؤ جمعہ کے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو کام کیا۔

لوگوں کو پھلانگ کر آگے جانا

۲۹۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو احمد بن سلمان نے ان کو احمد بن ابراہیم بن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے سعید بن مسیّب نے کہ حضرت ابوہریرہ نے ان کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا۔ سوائے اس کے کہ اس نے اس کا یہ قول ذکر نہیں کیا۔ **والامام یخطب** کہ امام خطبہ دے رہا ہو اور اس کو ذکر کیا ہے اوروں نے کہ اس کو صحیحین نے روایت کیا ہے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ انسب یہ ہے کہ ہو معنی اس قول کا **لاجمعہ لک**۔ تیرا جمعہ نہیں ہے یعنی تیرا اجر نہیں ہے اس سے مراد اعادہ کرنے کا وجوب نہیں ہے۔

۳۰۰۰:......ہمیں خبر دی ابونصر منصور بن حسین مفسر مقبری نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعد بن محمد قاضی بیروت نے ان کو ابن ابی سری نے ان کو رشدین بن سعد نے ان کو زبان بن فائد نے ان کو سہل بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگے گا اس کے لیے جہنم کے اوپر پل بنایا جائے گا اور اس کو بھی روایت کیا ہے ابن لھیعہ سے زبان بن فائد سے۔

۳۰۰۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابوقماش نے اور محمد بن عبیداللہ دینوری نے دونوں نے کہا

(۳۰۰۰)......(ا) مابین المعکوفین سقط من (ب)

أخرجه الترمذی (۵۱۳) وابن ماجه من طریق رشدین بن سعد. به وقال الترمذی:

حدیث سهل بن معاذ بن أنس الجهنی حدیث غریب لاتعرفه إلا من حدیث رشدین بن سعد. اهـ. ورواه أحمد (۴۳۷/۳) من طریق ابن لهیعة عن زبان. به.

کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن موسیٰ نے ان کو موسیٰ بن خلف عمی نے ان کو قاسم عجلی نے ان کو انس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اچانک ایک آدمی آیا جو لوگوں کی گردنوں کے اوپر سے پھلانگ رہا تھا اور انہیں تکلیف دے رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پوری کر لی تو فرمایا اے فلانے تجھے کس چیز نے اس بات سے روکا کہ تو ہمارے ساتھ جمعہ پڑھتا۔ بولا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے یہ حرص تھی کہ میں اسی جگہ بیٹھوں جہاں آپ مجھے دیکھیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تجھے دیکھا تھا تم لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ رہے تھے اور ان کو تم تکلیف دے رہے تھے۔ جو شخص مسلمانوں کو ایذا پہنچائے اس نے مجھ کو ایذا پہنچائی اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا پہنچائی۔

نماز جمعہ میں تین طرح کے لوگ

۳۰۰۲:...... ہمیں خبر دی انونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسین بن محمد بن حسن بن احمد بن اسماعیل سراج نے ان کو ابوشعیب عبداللہ بن احمد حرانی نے ان کو احمد بن عبیداللہ بصری نے ان کو یزید بن ذریع نے ان کو حبیب معلم نے عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ پر تین طرح کے لوگ جاتے ہیں ایک تو وہ آدمی ہے جو کھیل کرتا ہے یا لاپرواہی کرتا ہے جمعہ میں اس کا یہی حصہ ہے۔ دوسرا وہ آدمی جو جمعہ کو حاضر ہوتا ہے دعا کے ساتھ جو دعا مانگتا ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے اس کو عطا کرے اگر چاہے تو منع کر دے۔ تیسرا وہ آدمی جو جمعہ میں حاضر ہوتا ہے خاموشی کے ساتھ اور سکون کے ساتھ اور وہ کسی مسلمان کی گردن بھی نہیں پھلانگتا اور کسی کو تکلیف بھی نہیں دیتا بس یہ عمل اس کے لیے کفارہ ہوتا ہے اس جمعہ تک جو اس کے پیچھے ہے اور زیادتی اس کی مثل کی بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر حسنۃ اور نیکی اپنے دس امثال کے ساتھ ہوتی ہے۔

مسلسل تین نماز جمعہ چھوڑ دینا

۳۰۰۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو عمرو بن عبداللہ نصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو محمد بن عمرو بن علقمہ نے ان کو عبیدہ بن سفیان حضرمی نے ان کو ابوالجعد ضمری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین مرتبہ مستی کرتے ہوئے جمعہ پڑھنا چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔

۳۰۰۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن اسحٰق اور ابوبکر احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس اصم نے ان کو بحر بن نصر نے انہوں نے کہا کہ میرے سامنے پڑھا ابن وہب نے اور کہا کہ تجھے خبر دی ابن ابی ذئب نے اسید بن ابواسید سے (ح) اور ہمیں خبر دی عباس احمد بن محمد بن احمد شاذیاخی نے دو آخریوں میں ان سب نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ان کو خبر دی ابن ابوفدیک نے ان کو ابن ابوذئب نے اسید بن ابواسید براد سے اس نے عبداللہ بن ابوقتادہ سے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص نماز جمعہ مسلسل تین جمعے بلاعذر ترک کر دے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ ابن وہب کی روایت میں مسلسل کی قید نہیں ہے۔

۳۰۰۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بن عبداللہ بیہقی نے انکو احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر سے اور میں نے اپنے میں سے کسی آدمی کو نہیں دیکھا جو ان کے مشابہ ہو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اذان سنتا ہے مگر جمعہ پڑھنے نہیں آتا پھر سنتا ہے پھر بھی نہیں آتا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور اس کے دل کو منافق کا دل بنا دیتا ہے۔

(۳۰۰۴)......(۱) غیر واضح فی (أ)

چار جمعے ترک کرنا

۳۰۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو عوف بن ابوجمیلہ نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا سعید بن ابوالحسن سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابن عباس سے کہتے تھے جو شخص مسلسل چار جمعے بلا عذر چھوڑ دے اس نے اسلام کو اپنے پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی اسد نے ان کو سعید بن عامر نے ان کو عوف نے اس نے سعید بن ابوالحسن سے اسی کی مثل اور تحقیق کہا گیا ہے عوف سے مروی ہے جو شخص مسلسل تین جمعے ترک کر دے۔

۳۰۰۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے ان کو العباس بن ولید نے انکو عقبہ نے ان کو فزاری نے۔ اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عوف اعرابی نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا۔

۳۰۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو محمد بن شعیب بن شابور نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی ہے معاویہ بن سلام نے اپنے بھائی زید بن سلام سے یہ کہ اس نے ان کو خبر دی ہے ان کے دادا ابوسلام سے اس نے حکم بن مینا سے کہ انہوں نے اس کو حدیث بیان کی ہے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے اسمٰعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابوتوبہ نے ان کو معاویہ بن سلام نے ان کو زید نے کہ اس نے سنا تھا ابوسلام سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے حکم بن مینا نے یہ کہ عبداللہ عمر اور ابوہریرہ دونوں نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ ان دونوں نے سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اپنے منبر کی لکڑیوں پر بیٹھے ہوئے البتہ لوگ رک جائیں جمعہ ترک کرنے سے ورنہ اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ البتہ ضرور ہو جائیں گے غافلوں میں سے اور ابن شعیب کی ایک روایت میں ہے یا البتہ ضرور مہر لگا دے گا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر یا البتہ وہ ضرور لکھ دیئے جائیں گے غافلوں میں سے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن علی حلوانی سے اس نے ابوتوبہ سے۔

۳۰۰۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوصالح نے ان کو حدیث بیان کی ہے لیث نے ابوقبیل غافری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عقبہ بن عامر جھنی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ میری امت کی ہلاکت کتاب میں اور دودھ میں ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے کتاب اور دودھ؟ فرمایا کہ قرآن کو سیکھیں گے اور اس کی بے جا تاویلیں کریں گے اور نمازیں ترک کر دیں گے اور جمعہ چھوڑ دیں گے اور اونٹ پالیں گے۔ ابوقبیل نے کہا کہ میں نے عقبہ بن عامر سے اس حدیث کے علاوہ نہیں سنی۔ ابوعبدالرحمٰن نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابن لھیعہ نے یزید بن ابوحبیب سے ان کو ابوالخیر مرثد نے ان کو عقبہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل یعقوب نے کہا کہ حدیث کے الفاظ مقری کے لیے ہیں۔

دلوں پر مہر لگ جانا

۳۰۱۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن یوسف فربری نے ان کو علی بن خشرم نے ان کو عیسٰی بن یونس نے ان کو ابراہیم بن مرثد نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے انکو نافع نے انکو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: خبردار قریب ہے کہ

(۳۰۰۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۰۸)......(۱) فی (ب) : الجماعات. (۲)...... فی (ب) : ثم.

کوئی آدمی بکریوں کا ریوڑ لیکر ایک دو میل شہر سے دور رہنے لگ جائے پھر اس پر جمعہ آئے اور وہ جمعہ پڑھنے حاضر نہ ہو پھر اس پر جمعہ آئے وہ اس پر حاضر نہ ہو پھر اس پر جمعہ آئے وہ اس پر حاضر نہ ہو پھر اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے۔

۳۰۱۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالقاسم عبداللہ بن محمد فقیہ نے نیشاپور میں ان کو حسن بن سفیان نے ان کو محمد بن بشار نے (ح) ان کو خبر دی ابوحازم نے ان کو عمر بن احمد عبدوی حافظ نے ان کو ابواحمد بن اسحاق حافظ نے ان کو ابوعروبہ حسین بن ابومعشر نے بحران میں ان کو بندار محمد بن یسار ابوبکر نے ان کو معدی بن سلیمان نے ان کو ابن عجلان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا خبردار کیا قریب ہے کہ تم میں سے ایک بکریوں کا ریوڑ لے کر ایک دو میل پر جا بیٹھے پھر گھاس ملنا اس کو مشکل پڑے پھر وہ اوپر پہاڑ پر چلا جائے حتیٰ کہ جمعہ کا دن آئے مگر وہ جمعہ کے لئے حاضر نہ ہو پھر جمعہ آئے مگر وہ اس کے لئے نہ حاضر ہو پھر جمعہ آئے اور وہ حاضر نہ ہو حتیٰ کہ اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے۔

۳۰۱۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ناجیہ نے ان کو سفیان بن وکیع نے ان کو سعید بن عبید ازدی نے ان کو فضل بن عیسیٰ رقاشی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ہم لوگوں میں جمعہ کے دن خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا قریب ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے لئے حاضر نہ ہو حالانکہ وہ مدینے سے ایک میل کے فاصلے پر ہو جب جمعہ کا دن آئے اس کے بعد دوسرے جمعہ آپ نے فرمایا قریب ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے لئے حاضر نہ ہو جبکہ وہ مدینے سے دو میل پر ہو وہ جمعہ پر حاضر نہ ہو اس کے بعد تیسرے جمعے کو فرمایا قریب ہے ایک آدمی مدینے سے تین میل پر ہو اور وہ جمعہ کے لئے حاضر نہ ہو پھر اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے۔

۳۰۱۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے انکو بغوی نے ان کو کامل بن طلحہ نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو معاذ بن محمد انصاری نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے جمعہ کے دن اس پر جمعہ پڑھنا لازم ہے مگر مریض یا بچہ یا مسافر یا غلام اور جو شخص اس سے استغنا اور لاپرواہی کرے کھیل یا تجارت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس سے بے پرواہی کرے گا اور اللہ تعالیٰ غنی ہے حمید ہے۔

خطبہ جمعہ

۳۰۱۴:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوبکر احمد بن طاہر نسوی نے مقام نساء میں ان کو ابوعبداللہ محمد بن ایوب بجلی نے انکو عبید بن یعیش نے ان کو ولید بن بکیر نے ان کو عبداللہ بن محمد عدوی نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن میسّب نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا جمعہ کے دن اور فرمایا: اے لوگو تم لوگ توبہ کرو اپنے رب کی طرف اس سے قبل کہ تم مر جاؤ اور پاک کرنے والے اعمال میں جلدی کرو اس سے قبل کہ تم مصروف ہو جاؤ اور اس تعلق کو جوڑو جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے کثرت ذکر اللہ کے ساتھ اور صدقہ کرنے کے ساتھ خلوت میں بھی اور جلوت میں بھی نقصان کی تلافی کرو۔ نصرت کرو اور رزق دو اور جان لو کہ بے شک اللہ عزوجل نے تمہارے اوپر جمعہ کو فرض کر دیا ہے میرے اسی دن میں میرے اسی مہینے میں جو شخص اس کو

(۳۰۱۰)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲۲۹/۱)

(۳۰۱۲)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳۰۱۳)......(۱) فى (ب) : أومسافر أوصبى.

(۳۰۱۴)......(۱) فى (ب) : أبوبكر عبدالله بن احمد بن طاهر النسوى. (۲)...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳)......فى (ب) : لها (۴)......مابين المعكوفين سقط من (أ)

چھوڑ دے میری زندگی میں یا میری موت کے بعد اور اس کا نام (خلیفہ وقت یا حاکم شعری) عادل ہو یا ظالم ہو۔ جمعہ کو چھوڑ نا اس کی طرف سے اس کو حقیر اور غیر اہم سمجھنے کی وجہ سے ہو یا انکار کی وجہ سے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی عزت وسطوت کو جمع نہ کرے اور قائم نہ کرے اور اس کے معاملے میں اس کے لئے برکت نہ دے ایسے آدمی کی کوئی نماز نہیں ہے کوئی زکوٰۃ نہیں ہے کوئی روزہ نہیں ہے خبردار اس کا کوئی حج نہیں ہے ہاں مگر یہ کہ وہ توبہ کرے اگر وہ توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا خبردار دیہاتی ہجرت کرنے والے کی امامت نہ کرے اور کوئی عورت کسی آدمی کی امامت نہ کرے خبردار کوئی مشرک و بدکردار کسی مؤمن موحد کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ خوف کرے اس کی تلوار کا یا اس کے چابک کا۔ ان میں سے بعض نے اس کو روایت کیا ہے حمزہ بن حسان سے اس نے علی بن زید سے۔

ترک نماز جمعہ پر صدقہ کرنا

۳۰۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن حافظ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے اپنی کتاب میں سے ان کو مہدی نے ان کو خالد بن عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو نافع نے ابن عمر سے وہ فرماتے ہیں کہ یقینی بات ہے کہ غسل اسی پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے اور جمعہ ہر اس شخص پر ہے جو اپنے اصل (اور گھر) میں آئے۔

۳۰۱۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر حسین بن علی بن سلمہ نے ہمدان میں ان کو ابومحمد عبداللہ بن ابراہیم بن ماسی نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے انکو ہمام نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو باغندی محمد بن سلیمان نے ان کو مسلم بن ابراہیم ازدی نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے ان کو قدامہ بن وبرہ نے ان کو سمرہ بن جندب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس نے جمعہ بلاعذر ترک کر دیا اسے چاہیے کہ وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر وہ ایک دینار نہ پائے تو پھر نصف دینار کے ساتھ۔

۳۰۱۷:......اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو موسیٰ بن داؤد ضبی نے ان کو ہمام بن یحییٰ نے پھر اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

جنت سے پیچھے رہ جانا

۳۰۱۸:......اور ہمیں خبر دی علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے انکو محمد بن عباس مؤدب نے اور محمد بن غالب نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو عبداللہ بن ابوسعید نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے شریح بن نعمان نے ان کو حکم بن عبدالملک نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا: جمعہ پر حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو بے شک آدمی جمعہ سے پیچھے رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جنت سے پیچھے رہ جاتا ہے حالانکہ بے شک وہ اہل جنت سے ہوتا ہے۔

آگ کا عذاب

۳۰۱۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے ان کو حدیث بیان کی ہے عباس بن ولید بن مزید نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے میرے والد نے ان کو اوزاعی نے ان کو داؤد بن علی نے کہ

(۳۰۱۸)......(۱) فی (ب) : وأخبرنا أبو الحسين بن بشران (۲)......فی (أ) قال

أخرجه المصنف فی السنن (۲۳۸/۳)

(۳۰۱۹)......(۱) عزاه السيوطی فی الدر (۲۲۱/۶) إلى المصنف.

انہوں نے سنا تھا حسن بن ابوالحسن سے وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے اتنے میں کوئی قافلہ آیا اور کچھ گھی وغیرہ اشیا بیچنے والا آیا تو لوگ اس کی طرف اٹھنا شروع ہوگئے حتیٰ کہ نہ باقی رہے مگر کم لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سب لوگ ایک کے پیچھے ایک کر کے چلے جاتے تو البتہ یہ وادی آگ سے شعلے مارتی (یعنی آگ کا عذاب آجاتا) اسی طرح یہ روایت مرسل آئی ہے۔

ہر قدم پر بیس سال کے اعمال کا ثواب

۳۰۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین نے انکو محمد بن ہشام بعلبکی نے ان کو سوید نے انکو ابوبصیرہ واسطی نے ان کو ابورجاء عطاردی نے ان کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ ایک دیہاتی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے آپ کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور پانچ نمازیں اپنے درمیان وقت کے لئے کفارے ہیں جب بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کیا جائے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ جی ہاں ایسے ہی ہے اس کے بعد آپ نے اس کو اور زیادہ بتایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا کفارہ ہے اور جمعہ کی طرف پیدل چلنا اس میں سے ہر قدم بیس سال کے عمل کے برابر ہیں جب وہ نماز جمعہ سے فارغ ہوگا دوسو سال کی جزاء دیا جائے گا۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے علی بن بحر نے سوید بن عبدالعزیز سے اور کہا کہ مروی ہے ابوبصیرۃ واسطی سے۔

۳۰۲۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن یعقوب بن اسحٰق نیھسی نے ان کو عمار بن نصر ابو یاسر مروزی نے ان کو بقیہ بن ولید حمصی نے ان کو ضحاک بن حمزہ نے ان کو ابوبصیرہ نے ان کو ابورجاء عطاردی نے ان کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں اور غلطیاں پھر وہ جب جمعہ کی طرف پیدل چلتا ہے تو اس کے ہر قدم کے بدلے میں بیس سال کا اجر اس کے لیے ہوتا ہے اور جب وہ جمعہ سے فارغ ہوتا ہے تو وہ دو سو سال کا اجر دیا جاتا ہے۔

جمعہ کے دن غسل اور سیاہ آنکھوں والے اونٹ

۳۰۲۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبدالعزیز بن عمران نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابوصخر نے کہ ابن قسیط نے اس کو حدیث بیان کیا ہے کہ انہوں نے سنا تھا حضرت ابوہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ میں جمعہ کے دن غسل چھوڑ دوں اور اس کے بدلے میں مجھے سیاہ آنکھوں والے ایک سو اونٹ مل جائیں۔

۳۰۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے زادان سے کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو آدمیوں نے ایک دوسرے کو سخت سست کہا تو دونوں میں سے ایک نے کہا: میں اس وقت اس آدمی کی مثال ہوں گا جو جمعہ کے دن بھی غسل نہیں کرتا۔

۳۰۲۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے

(۳۰۲۰)......(۱) فی (أ) مابلغنی.
(۳۰۲۱)......(۱) فی (أ) معاویة بن الولید.
(۳۰۲۲)......فی (أ) أحب ماأحب
(۳۰۲۳)......(۱) فی (ب) : نصیر وهو خطأ

ان کو ابوعبداللہ قراظ نے وہ کہتے ہیں کہ کعب نے کہا میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ بلا عذر مجھ سے جمعہ چھوٹ جائے پھر میں نکلوں تو لوگ نماز بھی پوری کر چکے ہوں مگر اس کے بعد مجھے سیاہ آنکھوں والے ایک سو سرخ اونٹ مل جائیں جن پر سوار ہو کر میں جہاد فی سبیل اللہ کروں یہ سب کچھ میرے اس جمعہ کے بدلے میں ہو جائے (یعنی میں اس کو پسند نہیں کروں گا اور اس پر خوش نہیں ہوں گا)۔

۳۰۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو بدر بن خلیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں شقیق کے پاس داخل ہوا اور وہ گھی کا برتن گرم کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ شیخ ہیں اور آپ جمعہ پڑھنے نہیں گئے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شے کے بارے میں اس کو وہ کہتے تھے۔ میں زیادہ عاجز ہوں اور زیادہ بیوقوف ہوں اس شخص سے بھی جو جمعہ کے دن غسل نہیں کرتا (گویا جو شخص جمعہ کا غسل نہیں کرتا وہ احمق ہے عاجز ہے)۔

ترک جمعہ پر پکڑ

۳۰۲۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو محمد بن ہیثم نے ان کو محمد بن کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے کہ ہمارے ہاں ایک شکاری آدمی تھا۔ وہ جمعہ کے دن شکار کرتا تھا اور جمعہ کا انتظار نہیں کرتا تھا چنانچہ ایک دن کیا ہوا کہ وہ جمعہ کے دن شکار کے لیے نکلا تو وہ اپنے خچر سمیت (جس پر سوار تھا) زمین میں دھنسا دیا گیا اس کا کچھ بھی سامنے نہ رہا مگر صرف خچر کا ایک کان باقی سامنے رہ گیا۔

۳۰۲۷:......ہمیں خبر دی امام ابوعثمان بن ابونصر نے ان کو خبر دی زاہر بن احمد نے ان کو محمد بن مسیّب نے ان کو عبداللہ بن خبیق نے ان کو ہیثم بن جمیل نے ان کو شریک نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مجاہد نے کہ کچھ لوگ جمعہ کے دن سفر کر رہے تھے اس وقت جب سورج ڈھل چکا تھا پس اچانک ان کے خیمہ سے شعلے نکلنے لگے یا ان کا خیمہ جل گیا مگر ان کو آگ بھی نظر نہ آئی۔

۳۰۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد نے ان کو حسین بن یحییٰ بن عیاش نے ان کو حسن بن ابوالربیع نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔ تم لوگوں میں سے جو شخص جمعہ میں آئے وہ غسل ضرور کرے اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی تھی ابن شہاب نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حالانکہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ تم میں سے جو شخص جمعہ پڑھنے کے لئے آئے اسے چاہئے کہ وہ غسل ضرور کر لے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عبدالرزاق کی روایت سے۔

فصل......شب جمعہ اور جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت اور سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت

۳۰۲۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ان کو ابوالاشعث صنعانی نے ان کو اوس بن اوس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(۳۰۲۵)......(۱) فی (أ) عبیداللہ.

(۳۰۲۶)......(۱) فی (ب) : یسافر (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۲۷)......(۱) فی (ب) : شریک بن بکیر وھو خطأ، وشریک ھو ابن عبداللہ.

بے شک تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے اور اسی دن یعنی جمعہ کے دن نغمہ ہوگا یعنی صور پھونکا جائے گا اور اسی دن یعنی جمعہ کے دن ہوگا صعقہ یعنی قیامت قائم ہونے کا سخت دھما کہ لہذا تم لوگ کثرت کے ساتھ مجھ پر اس دن میں درود شریف پڑھا کرو بے شک تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش ہوتا ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا درود پڑھنا آپ کے اوپر کیسے پیش ہوگا حالانکہ آپ تو وفات کے بعد بوسیدہ ہو چکے ہوں گے (وہ کہنا چاہتے تھے کہ آپ کا جسم گل چکا ہوگا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے اوپر حرام کر دیا ہے یہ کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

۳۰۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے ان کو احمد بن علی ابار نے ان کو احمد بن عبدالرحمٰن بن بکار دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو ابورافع نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابومسعود انصاری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھا کرو پس بے شک جو بھی مجھ پر جمعہ کے دن درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ابوعبداللہ نے کہا کہ ابورافع یہ وہی اسماعیل بن رافع ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم بن طہمان سے روایت کی ہے اس نے ابواسحٰق سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب کثرت کے ساتھ درود پڑھو اس لیے کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے (یعنی رحمت بھیجنے کی اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار صلوٰت بھیجتا ہے (یعنی اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے)۔

۳۰۳۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن سعید نے ان کو ابراہیم بن حجاج نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو برد بن سنان نے مکحول شامی سے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا کرو بے شک میری امت کا درود بھیجنا مجھ پر ہر جمعہ کے دن پیش کیا جاتا ہے پس جو شخص مجھ پر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھے گا وہ اپنی منزل کے اعتبار سے میرے قریب تر ہوگا۔

۳۰۳۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو محمد بن علی بن سہل مروزی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسین طاہری نے ان کو محمد بن علی مروزی نے جرجان میں۔ ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو درست بن زیاد قشیری نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھو جو شخص ایسا کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا۔

۳۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابودارم نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے انکو ابوبکر بن ابودارم نے ان کو منذر بن محمد نے ان کو میرے والد نے ان کو اسماعیل بن ابان ازدی نے ان کو عمرو نے وہ شمر کے بیٹے ہیں ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو عامر شعبی نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے اپنے نبی پر درود بھیجنے کی کثرت کیا کرو روشن رات میں اور تر و تازہ دن میں جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے یہ اسناد کئی بار ضعیف ہے۔

(۳۰۳۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۳۲)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۹۶۸/۳ و ۹۶۹)

(۳۰۳۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۳۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

درود شریف پڑھنے پر سو حاجتیں پوری ہونا

۳۰۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن سقاء مقری نے ان کو میرے والد ابوعلی نے ان کو ابورافع اسامہ بن علی بن سعید رازی نے مصر میں ان کو محمد بن اسماعیل بن سالم صائغ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے حکامہ بنت عثمان بن دینار مالک بن دینار کے بھائی نے ان کو انس بن مالک نے (جو کہ خادم رسول تھے) وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک قیامت کے دن مجھ سے قریب تر ہر مقام پر وہ شخص ہوگا جو تم میں سے مجھ پر دنیا میں زیادہ زیادہ درود شریف پڑھتا تھا جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات سو بار اللہ تعالیٰ اس کی ایک سو حاجت پوری کریں گے اور ستر حاجتیں آخرت کی حاجتوں میں سے اور تیس حاجات دنیوی حاجات میں سے پھر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کریں گے وہ اُسے میری قبر میں ایسے داخل کریں گے جیسے تمہارے اوپر تحفے داخل کیے جاتے ہیں۔ وہ فرشتہ مجھے خبر دے گا اس شخص کے بارے میں جس نے مجھ پر درود پڑھا ہوگا اس کے نام کے بارے میں اور اس کے نسب کے بارے میں (اس کے کنبے قبیلے تک) چنانچہ میں اس کو محفوظ کرلوں گا اپنے پاس سفید صحیفے میں۔

۳۰۳۶:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں نے کہا تمہیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار نے ان کو ابوجعفر احمد بن مہران اصبہانی نے ان کو عصمہ بن سلیمان نے ان کو ابویحییٰ نے ان کو ابوفاطمہ نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت علی نے فرمایا جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر نور میں سے ایک ایسا نور ہوگا جس سے لوگ کہیں گے یہ شخص کس چیز کا عمل کرتا تھا (جس کی وجہ سے اس کے چہرے پر ایسا نور ہے)۔

۳۰۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن فضل سامری نے بغداد میں ان کو ابوعبداللہ جعفر بن محمد حسینی علوی نے ان کو علی بن محمد فزاری نے ان کو عباد بن یعقوب نے ان کو رزین حلقانی نے ان کو جعفر بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ جب خمیس کا دن ہوتا ہے تو اللہ عصر کے وقت آسمان سے فرشتوں کو اتارتے ہیں زمین کی طرف ان کے پاس تختیاں ہوتی ہیں سفید لٹھے کی اور ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھتے ہیں اس دن اور اس رات صبح تک سورج غروب ہونے تک۔

سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت

۳۰۳۸:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن علی بن فضل بن محمد بن عقیل نے ان کو ابوشعیب حرانی نے انکو علی بن عبداللہ بن مدینی نے انکو قبیصہ بن عقبہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابو ہاشم نے ان کو ابومجلز نے ان کو قیس بن عباد نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ فرماتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے پھر وہ دجال کو پالے وہ اس پر مسلط نہیں ہو سکے گا یا یوں کہا کہ وہ اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور جو شخص سورۃ کہف کا خاتمہ پڑھے گا اس کے لیے روشنی پھیلے گی نور کی وہ جہاں ہو وہاں سے لے کر مکہ مکرمہ تک۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب فضائل قرآن میں ہیثم کی حدیث سے ابو ہاشم نے بطور موقوف روایت کے اور مرفوع روایت کے۔

(۳۰۳۵).....عزاه السیوطی فی الدر المنثور (۵/۲۱۹) إلی المصنف وابن عساکر وابن المنذر فی تاریخه

☆.....فی الدر المنثور: عشرة

(۳۰۳۸).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

۳۰۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو عبدالباقی بن قانع رمانی حافظ نے ان کو اسلم بن سہل واسطی نے ان کو یزید بن مخلد بن یزید نے ان کو ھشیم نے ان کو ابو ہاشم رمانی نے ان کو ابومجلز نے ان کو قیس بن عباد نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے گا اس کے لیے نور روشن ہوگا اس بندے سے لے کر بیت اللہ تک۔

نماز جمعہ پڑھنے والوں کے لئے بشارت

۳۰۴۰:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابوالاسود نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ولید بن قیس نے ان کو ابوسعید حذری نے انہوں نے خبر دی ہے ان کو کہ اس نے سنا رسول اللہ سے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھے اور بیمار کی مزاج پرسی کرے اور جنازے میں حاضری دے اور صدقہ کرے اور غلام آزاد کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی انشاء اللہ اسی دن۔ اور خلیل بن مرّہ نے روایت کی ہے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت جابر سے اسی مفہوم میں مرفوع حدیث۔

۳۰۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابراہیم ہاشمی نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو بن بختری رزاز نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم ابویحیٰی قطان نے ان کو ربیع بن نافع ابوتوبہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونضر محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابوتوبہ ربیع بن نافع حلبی نے ان کو ہیثم بن حمید نے ان کو ابومعبد حفص بن غیلان نے طاؤس سے ان کو ابوموسیٰ اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ہاشمی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن تمام دنوں کو ان کی خاص شکل وصورت کے ساتھ کھڑا کرے گا اور جمعہ کو کھڑا کرے گا جو کہ تروتازہ ہوگا اپنے اہل کو یعنی اہل جمعہ کو روشن کیے ہوئے اور لوگ یعنی اہل جمعہ جمعہ کے دن گھیرے ہوئے ہوں گے جیسے کنوارا اور دلہن گھری ہوئی ہوتی ہیں اپنی مقام عزت کی طرف چلایا جائے گا اور اپنے لوگوں کے لیے روشنی کرے گا جس روشنی میں وہ چلیں گے ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے ان کی خوشبو کستوری کی طرح مہکے گی، وہ کافور کے پہاڑوں میں گھسیں گے جن اور انسان ان کی طرف دیکھیں گے اور حیرانی کی وجہ سے دیکھ نہیں سکیں گے حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے ان کی عزت کو کوئی نہیں پہنچ سکے گا ہاں وہ اذان دینے والے موذن ان کو مل سکیں گے جو محض ثواب کی نیت سے اذان دیتے تھے۔

دونوں روایتوں کے لفظ ایک جیسے ہیں اور اسی طرح روایت کیا ہے ان کو یحیٰی بن معین نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ہیثم بن حمید سے (دونوں روایتوں سے مراد طاؤس کی اور ہاشمی کی شروع جیسے مذکور ہے)۔

جہنم سے ہر جمعہ چھ لاکھ افراد چھٹکارا پاتے ہیں

۳۰۴۲:......ہمیں خبر دی ابواسامہ محمد بن احمد مقری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوبکر محمد بن علی بن حسن نقاش نے ان کو احمد بن علی بن مثنی نے ان کو محمد بن بحر جہیمی نے ان کو یحیٰی بن سلیم طائفی نے ان کو ازور بن غالب بصری نے ان کو ثابت بنانی نے اور سلیمان تیمی نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، بے شک اللہ عزوجل کے لئے ہر جمعہ کے دن چھ لاکھ آزاد کردہ لوگ ہوتے ہیں جن کو وہ آزاد کرتے ہیں ان میں سے

(۳۰۳۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۴۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۴۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

ہر ایک پر جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے۔

ہمیں حدیث بیان کی ابوزید محمد نے امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد میں ضعف ہے اور اس کے علاوہ روایت میں ابویعلیٰ احمد بن علی سے ہے کہ دونوں میں سے ایک نے اپنی روایت میں یوں کہا کہ ان لوگوں میں سے ہر ایک نے جہنم لازم کر رکھی ہوتی ہے۔

سات کلمات

۳۰۴۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد علوی نے بطور املا کے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے ان کو محمد بن حسین حنینی نے ان کو عامر بن مفضل تغلبی نے ان کو ابوالحسن نے ان کو جعفر احمر نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شب جمعہ میں یہ کلمات سات مرتبہ پڑھے پھر اگر اسی رات کو اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں چلا جائے گا اور جو شخص ان کو جمعہ کے دن پڑھے اور پھر اسی رات کو مر جائے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

اللھم انت ربی لاالہ الاانت خلقتنی وانا عبدک وابن امتک وفی قبضتک ناصیتی بیدک
امسیت علی عھدک ووعدک مااستطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک
وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب الا انت

اے اللہ تو ہی تو میرا رب ہے، کوئی معبود و مشکل کشا نہیں صرف تو ہی تو ہے، مجھے آپ نے ہی پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی تو بندہ ہوں
اور تیری لونڈی کا ہی بیٹا ہوں، میں تیرے ہی قبضے میں ہوں، میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ میں ہے،
میں نے تیرے ہی عہد اور تیرے وعدے پر شام کی ہے جتنی مجھے استطاعت ہے، میں تیری پناہ میں آتا ہوں
ان اعمال کے شر سے جو میں نے کیے ہیں، میں تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں
میرے لیے میرے گناہ بخش دے بے شک حالت کچھ ایسی ہی ہے کہ گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا بس تو ہی ہے۔

شب جمعہ

۳۰۴۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو مصعب بن عثمان زبیری نے ان کو عامر بن صالح زبیری نے انکو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب گرمی میں غسل کرتے تھے تو یہ پسند کرتے تھے کہ شب جمعہ کو غسل کریں اور سردیوں میں گھر میں داخل ہوتے تو پسند کرتے تھے کہ شب جمعہ کو گھر میں داخل ہوں۔ اس روایت کے ساتھ زبیری متفرد ہے ہشام سے اور ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جو کہ اس سے زیادہ ضعیف ہے وہ عکرمہ سے ابن عباس ہے اور وہ مسند صفار میں ہے۔

جمعہ کے دن افضل نماز

۳۰۴۵:......ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن مالینی نے ان کو ابوبکر محمد بن عبید اللہ بن شخیر نے ان کو عبداللہ بن سلیمان بن اشعث نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو خالد بن حارث نے ان کو شعبہ نے ان کو یعلی بن عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ولید بن عبدالرحمن سے سنا وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ ابن عمر نے حمران سے کہا۔ کیا آپ کو یہ حدیث نہیں پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل نماز جمعہ

(۳۰۴۴)......(۱) مابین المعکوفین سدقط من (أ)

(۳۰۴۵)......(۱) فی (ب): ابوبکیر وھو خطأ أنظر تاریخ بغداد (۳۳۳/۲)

کے دن صبح کی باجماعت نماز ہے۔

بروز جمعہ حج وعمرہ کا ثواب

۳۰۴۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابومنصور احمد بن علی دامغانی نے ان کو ابواحمد عبداللہ بن عدی حافظ نے ان کو قاسم بن عبداللہ بن مہدی نے جبکہ میں نے ان سے پوچھا تھا دریائے نیل کے کنارے مقام اخمیم میں پھر انہوں نے مجھے لکھوایا تھا اپنے حفظ سے اس نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابومصعب احمد بن ابی بکیر زہری نے ان کو عبدالعزیز بن ابی حازم نے ان کو ان کے والد نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارے لیے ہر جمعہ کے دن ایک حج اور ایک عمرہ ہوتا ہے حج تو دوپہر کی گرمی میں جمعہ کی طرف جانا ہے اور عمرہ جمعہ کے بعد عصر کا انتظار کرتا ہے۔

فصل.....فرض نماز کے لئے اذان اور اقامت پڑھنے کی فضیلت اور مؤذنوں کی فضیلت

۳۰۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے اور اسحٰق بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے مالک سے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نماز کے لیے اذان پڑھی جاتی ہے تو شیطان پیچھے کی طرف بھاگتا ہے اور پادتا جاتا ہے (اتنی دور چلا جاتا ہے کہ) اذان کو نہ سنے اور جس وقت اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر واپس لوٹ آتا ہے پھر جس وقت اقامت کہی جاتی ہے پھر پچھلے پاؤں بھاگتا ہے پھر جب اقامت پوری ہو جاتی ہے تو پھر لوٹ کر آتا ہے یہاں تک کہ وہ انسان کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسے ایسے یاد کرو فلاں فلاں بات یاد کرو یعنی وہ باتیں جو اس کو یاد نہیں تھیں یا جن کو وہ یاد نہیں کرتا تھا (وہ بھی نماز میں یاد آجاتی ہیں) مگر انسان یہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے (رکعات بھولتا قرأت بھولتا اور پتا نہیں کیا کیا بھول جاتا ہے) اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے۔ عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے مغیرہ کی روایت سے ابوالزناد سے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: تثویب سے مراد یہاں اقامت ہے اور ہم نے اس بات کو اعمش کی روایت جو کہ ابوصالح سے ہے ابوہریرہ سے تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔

شیطان کا اذان سن کر بھاگنا

۳۰۴۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ بن ابراہیم حیری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے بطور املاء کے ان کو امیہ بن بسطام نے ان کو یزید بن زریع نے ان کو روح بن قاسم نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بنی حارثہ کی طرف بھیجا۔ کہتے ہیں کہ میرے ساتھ ہمارا لڑکا تھا اور ایک دوست تھا اتنے میں اس کو کسی آواز دینے والے نے دیوار سے اس کا نام لے کر

(۳۰۴۷).....(۱) فی (ب) : أبو علی المهرجانی. (۲).....مابین المعكوفين سقط من (ب)

(۳).....مابین المعكوفين سقط من (ب)

(۳۰۴۸).....(۱) فی (أ) : عن (۲).....مابین المعكوفين سقط من (أ)

(۳).....فی (ب) : تلقی هذا لم أرسلك (۴).....مابین المعكوفين سقط من (ب)

الحديث أخرجه مسلم (۱/ ۲۹۱) عن أمية بن بسطام. به

آواز دی کہتے ہیں کہ آواز سن کر اس آدمی نے جو میرے ساتھ تھا اوپر نظر اٹھا کر دیوار پر دیکھا مگر اس کو کوئی شے نظر نہ آئی میں نے یہ بات اپنے والد سے ذکر کی تو انہوں نے کہا اگر میں جان لیتا کہ (تم اس کو ملو گے تو میں تمہیں نہ بھیجتا) لیکن جب تو کوئی آواز سنے تو پھر نماز کے لیے اذان پڑھے میں نے ابوہریرہ سے سنا تھا وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو بے شک شیطان پیچھے کو مڑ جاتا ہے اور اس کے واسطے پادنا اور بھاگنا ہوتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے امیہ بن بسطام سے۔

۳۰۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر قاضی نے ان کو خلف بن احمد طوسی سے ان کو محمد بن حماد نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں فرماتے ہیں کہ ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اور عطارد کی روایت میں ہے کہ جب موذن اذان دیتا ہے تو شیطان بھاگتا ہے حتیٰ کہ وہ مقام روحاء تک بھاگ جاتا ہے وہ مدینے سے تیس میل پر تھا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اور ابوکریب سے اس نے ابومعاویہ سے۔

۳۰۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے احمد بن سہل فقیہ نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو حدیث بیان کی مالک نے وہ کہتے ہیں کہ زید بن اسلم عامل بنائے گئے تھے بنی سلیم کی معدن اور کان پر اور وہ ایسی کان تھی کہ ہمیشہ انسان اس میں آفت اور مصیبت زدہ ہو جاتا یا پاگل ہو جاتا جنات کی وجہ سے تو ان لوگوں نے اس بات کی شکایت حضرت زید بن اسلم سے کی انہوں نے ان کو اذان پڑھنے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ لوگ اونچی آواز کے ساتھ پڑھیں چنانچہ انہوں نے ایسا کیا تو وہ شیطان وغیرہ وہاں سے منقطع ہو گئے اور وہ لوگ تا حال اس جگہ پر ہیں۔ مالک کہتے ہیں کہ زید بن اسلم کا یہ مشورہ مجھے بہت اچھا لگا۔

۳۰۵۱:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر مروزی نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو طلحہ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عیسیٰ بن طلحہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن ابوسفیان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے کہ مؤذن (اذان دینے والے) قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں طلحہ بن یحییٰ کی حدیث سے۔

مؤذن کی بروز قیامت شان

۳۰۵۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید نے ان کو ابو اسماعیل ترمذی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن علاء نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عبداللہ بن سالم نے ان کو محمد بن ولید بن عامر نے ان کو ابوعمران محمد بن ابوسفیان ثقفی نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ قبیصہ بن ذوئب خزاعی نے اس کو حدیث بیان کی ہے بلال نے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے شک لوگ تجارت کرتے ہیں اور خرید فروخت کرتے ہیں اور اپنے سامان بیچتے ہیں اور اپنے گھروں میں ٹھہرے رہتے ہیں اور ہم لوگ ایسا نہیں کر سکتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال کیا تو راضی نہیں ہے کہ مؤذن لوگ قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔

۳۰۵۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث نے انکو ابوالشیخ نے وہ کہتے ہیں کہ ابوبکر بن ابوداؤد سجستانی نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قول کا معنی کہ مؤذن قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے یہ ہے کہ لوگ قیامت میں پیاسے ہو جائیں گے پس انسان جب پیاسا ہو جاتا ہے تو اس کی گردن مڑ جاتی ہے اور مؤذن لوگ پیاسے ہی نہیں ہوں گے لہٰذا ان

(۳۰۴۹)......أخرجه مسلم (۱/ ۲۹۱)

کی گردنیں سیدھی رہیں گی۔

۳۰۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے۔ اس نے سمی مولیٰ ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوصالح سمان سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جان لیں کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں نماز پڑھنے میں کتنا بڑا ثواب ہے پھر وہ استطاعت نہ رکھیں مگر اس طرح کہ اس پر وہ قرعہ اندازی کریں تو وہ قرعہ اندازی کر کے بھی اپنی جگہ اور اپنی باری حاصل کریں اور وہ جان لیں کہ دوپہر کو ظہر کے لیے جلدی جانے میں کتنا ثواب ہے تو لوگ اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت کریں اور لوگ جان لیں کہ عشاء میں کتنا بڑا ثواب ہے اور صبح میں تو ضرور ان دونوں پر آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل سہی۔ بخاری اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے۔

مؤذن کے حق میں جن وانس کی گواہی

۳۰۵۵:...... ہمیں خبر دی ہے یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ انصاری نے پھر مازنی نے ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے اس کو خبر دی تھی کہ ابوسعید خدری نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ آپ بکریوں اور دیہات کو پسند کرتے ہیں جب تم اپنی بکریوں میں ہوا کرو یا دیہات میں تو تم نماز کے لیے اذان کہا کرو اور اذان میں اپنی آواز اونچی کرو اس لیے کہ موذن کی آواز کی مسافت تک جو بھی کوئی اذان کو سنے گا خواہ کوئی جن ہو یا انسان ہو وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دے گا ابوسعید نے کہا کہ میں نے اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ اس کو بخاری نے نقل کیا حدیث مالک سے۔

ہر اذان کے بدلہ ساٹھ نیکیاں

۳۰۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو احمد بن منصور مروزی نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو شعبہ نے ان کو موسیٰ بن ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سنا فرماتے تھے کہ مؤذن کے حق میں اس کی آواز کی مسافت یا فاصلہ تک ہر شے مغفرت طلب کرتی ہے اور اس کے حق میں ہر خشک وتر چیز گواہی دیتی ہے اور پھر نماز میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۳۰۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو ابوطاہر نے اور ابوربیع نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابن وہب نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو عبیداللہ بن ابوجعفر نے ان کو نافع نے ابن عمر سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ سال تک اذان دیتا رہے اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی اور اس کے لیے ہر اذان کے بدلے میں ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں۔

(۳۰۵۴)......(الموطأ (ص ۶۸)

والبخاری الأذان باب الاستهام فی الأذان ومسلم الصلاة باب تسوية الصفوف وإقامتها وانظر مسند أحمد (۲۷۸/۲)

(۳۰۵۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۵۷)......(۱) فی (ب) : محمد بن عبدالله الحافظ

مؤذن کے لئے جنت کا وجوب

۳۰۵۸:.....ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر فارسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابوقیس دمشقی نے ان کو عبادہ بن نسی نے ان کو ابومریم سکونی نے ان کو ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سال بھر تک اذان کی حفاظت کرے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

۳۰۵۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ فارسی نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو ابوصالح عبداللہ بن صالح نے انکو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن جریج نے ان کو نافع نے ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بارہ سال تک اذان دیتا رہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور ہر بار اذان دینے پر اس کے لیے ساٹھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں۔

کستوری کے ٹیلے

۳۰۶۰:.....ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے ان کو محمد بن احمد بن ابراہیم مروزی نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو فضل بن میمون سلمی نے ان کو منصور بن زاذان نے ان کو ابوعمر کندی نے کہ انہوں نے سنا تھا حضرت ابوہریرہ سے اور ابوسعید خدری سے وہ دونوں کہتے تھے کہ ہم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تین شخص ایسے ہیں کہ وہ قیامت کے دن سیاہ کستوری کے ٹیلے پر بیٹھے ہوں گے قیامت کی گھبراہٹ ان کو خوف زدہ نہیں کرے گی اور حساب وکتاب بھی ان سے نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے گا جو کچھ حساب لوگوں کے مابین ہے۔ ایک تو وہ آدمی جس نے قرآن مجید پڑھا پھر اس کے ذریعے لوگوں کی امامت کی حالانکہ وہ لوگ اس سے راضی تھے۔ دوسرا وہ شخص جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا (دعوت دی) محض اللہ کی رضا کے لئے تیسرا وہ شخص جو غلام ہے جو غلامی کے ساتھ آزمایا گیا۔ دنیا میں مگر یہ غلامی اس کو طلب آخرت سے مصروف نہیں کرتی۔

۳۰۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ احمد بن قانع بن مرزوق قاضی نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن راہویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوقرہ سے کہا تمہیں حدیث بیان کی ہے سفیان نے ابوالیقظان سے اس نے زاذان سے اس نے

(۳۰۵۸).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲).....مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۵۹).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)..... مابین المعکوفین سقط من (ب)

الحدیث صححه الحاکم (۱/۲۰۴ و ۲۰۵) ووافقه الذهبی

(۳۰۶۰).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۰۶۱).....(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

☆.....فی (ب) مانصه:

أخبرنا الشیخ الإمام الأوحد الحافظ الثقة بهاء الدین شمس الحفاظ ناصر السنة محدث الشام جمال الإسلام أبومحمد القاسم بن الإمام الحافظ تقی الدین أبی القاسم علی بن الحسن الشافعی أیده الله بقراء تی علیه بجامع دمشق فی جمادی الآخرة سنة خمس وتسعین وخمس مائة فأقر به قال أخبرنا الشیخان أبوعبدالله محمد بن الفضل ابن احمد الصاعدی وأبو القاسم زاهر بن ماهر بن محمد المستملی من کتابیهما وحدثنا أبی رحمه الله وأبو الحسن علی بن سلیمان الزاهد قراء ة علیه قالا ثنا زاهر قال ثنا الإمام الحافظ أبوبکر أحمد بن الحسین البیهقی رضی الله عنه قال.

ابن عمر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص اس طرح کے خوش نصیب ہیں جن کو قیامت کی بڑی گھبراہٹ بھی نہیں ڈرائے گی قیامت کے دن۔لوگوں کا وہ امام جو امامت سے محض اللہ کی رضا تلاش کرتا ہے (پیسہ نہیں) اور لوگ اس کے ساتھ خوش ہیں دوسرا وہ آدمی جو پانچ وقت اذان دیتا ہے اور اس سے وہ اللہ کی رضا طلب کرتا ہے (پیسے نہیں) اور تیسرا وہ شخص جو غلام ہے مگر اللہ کا حق بھی ادا کرتا ہے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی ادا کرتا ہے۔

مؤذن امین ہوتا ہے

۳۰۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مقری نے انکو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابن ابی مریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو سہیل بن ابی صالح نے انکو اعمش نے ان کو ابوصالح نے انکو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام ضامن اور ذمہ دار ہوتا ہے (لوگوں کی نماز کا) اور مؤذن امین ہوتا ہے (بروقت نماز کے لئے بلانے کا) پس اللہ تعالیٰ رہنمائی فرمادے اماموں کی اور مغفرت کرے مؤذنوں کی۔

۳۰۶۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے انکو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو عمرو بن عبدالغفار نے اور محمد بن عبید نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ امام ذمہ دار ہوتا ہے ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے اے اللہ امام کی تو رہنمائی فرما اور موذنوں کو تو بخش دے۔

۳۰۶۴:......عبداللہ بن ذکوان سے روایت ہے اور وہ منکر الحدیث ہے (یعنی عجیب عجیب غیر معروف حدیثیں لاتا ہے) کہتا ہے کہ میں نے سنا محمد بن منکدر سے وہ حدیث بیان کرتا تھا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا۔آپ نے فرمایا کہ انبیاء پھر شہداء پھر مؤذنین مسجد نبوی پھر سارے موذن اپنے اپنے اعمال کے بقدر۔

۳۰۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ جعفی کوفی نے ان کو اسید بن زید نے ان کو عدی بن فضل نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔فجر کی دو رکعت کی حفاظت وہ شخص کرتا ہے جو اواب ہوتا ہے (یعنی بار بار اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنے والا توبہ کرنے والا) روایت میں عدی بن فضل غیر قوی ہے۔

دو رکعت نماز ،عمرے کے برابر ثواب

۳۰۶۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو علی بن بحر نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو یحییٰ بن حارث نے ان کو ابوالازہر مغیرہ بن مروہ نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھے بات چیت کرنے سے پہلے وہ نماز اس کے لیے ایک عمرے کے برابر ہوگی اور یحییٰ نے کہا (آنے والی روایت)

۳۰۶۷:......اور ہمیں خبر دی قاسم ابوعبدالرحمٰن سے اس نے ابوامامہ سے اس نے نبی کریم سے انہوں نے کہا۔ایک نماز کے پیچھے دوسری نماز پڑھنا اس طرح ہے کہ دونوں کے درمیان کوئی لغو (یعنی غلط یا نکما یا بیہودہ کام نہ کیا ہو) اس کی تحریر علیین میں ہوتی ہے (یعنی ایسے بندے کا اعلیٰ علیین میں ٹھکانہ لکھ دیا جاتا ہے)۔(مترجم)

۳۰۶۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے طاہران میں ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن احمد بن عمرویہ نوقانی نے ان کو تمیم بن محمد طوسی نے انکو سوید بن سعید نے ان کو عبدالرحیم بن زید عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو حذیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے

(۳۰۶۷)......اخرجه أبو داود (۵۵۸) أثناء حديث أوله : "من خرج من بيته متطهراً إلى صلاة مكتوبة......" الخ

فرمایا کہ مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں جلدی کرو تا کہ عمل کے ساتھ وہ بھی اوپر کو چلی جائیں۔

رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنا

۳۰۶۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابو حامد بن بلال بزاز نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابواسامہ نے ان کو جریر بن ایوب بجلی نے ان کو ابوزرعہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے تھے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کو میں نے محفوظ کیا ہے اپنے خلیل ابوالقاسم توبہ والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نیند سے پہلے وتر پڑھنا سفر اور حضر میں صلوٰۃ الضحیٰ پڑھنا ہر ماہ تین روزے رکھنا اور یہ سال بھر کے روزے ہیں۔

۳۰۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے انکو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص خوف کرے کہ رات کے آخری حصے میں نہیں جاگ سکے گا وہ رات کے اول حصے میں وتر پڑھ لے اس کے بعد سوئے اور جو شخص امید رکھتا ہے کہ آخر رات میں جاگ جائے گا اسے چاہئے کہ وہ رات کے آخری حصے میں یعنی تہجد کے بعد وتر پڑھے۔ بے شک رات کے آخری حصے میں قیام کرنا محضور ہوتا ہے یعنی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے اعمش سے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح

۳۰۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے انکو ابن شہاب نے ان کو سائب بن یزید نے اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے کہا کہ میں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے وظیفے کئے بغیر معمول سے سو جائے (یعنی بغیر پڑھے) پھر وہ اس کو فجر سے ظہر تک کہ درمیان میں پڑھ لے تو اس کے لئے لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے اس کو پڑھا ہے رات میں۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن وہب کی حدیث سے یونس سے۔

۳۰۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو عمر بن حفص سدوسی سے اس نے عاصم سے اس نے ابوعلی بن عاصم سے اس کو خبر دی یحییٰ بکاء نے ان کو عبداللہ بن عمر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ زوال کے بعد اور ظہر سے قبل چار رکعات پڑھنا سحر کی (یعنی تہجد کی) نماز کے برابر ہیں (یہ ظہر کی پہلی چار سنتیں ہیں مترجم) اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بھی چیز (خالی نہیں) ہے مگر ہر شے اس وقت اور اس ساعت میں اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔

۳۰۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید نے ان کو ان کے والد نے ان کو وازاعی نے ان کو ان

(۳۰۶۸)......(۱) فی (ب) : عثمان بن محمد الطوسی

عزاه السيوطي إلى المصنف ورواه ابن نصر عن حذيفة بلفظ

عجلوا الركعتين بعد المغرب فإنهما ترفعان مع المكتوبة

(۳۰۷۰)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب) (۲)...... في (ب) : ليرقد

أخرجه مسلم (۱/ ۵۲۰) من طريق حفص و أبي معاوية عن الأعمش

(۳۰۷۱)......أخرجه مسلم (۱/ ۵۱۵)

(۳۰۷۲)......(۱) في (أ) أبي عن علي وهو خطأ (۲)...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۰۷۳)......(۱) في (أ) : الحلد

کے بعض ماموں نے ابومجلز سے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سائے ڈھل جائیں اور روحیں راحت وسکون پالیں پھر اپنی حاجتیں اللہ کی طرف طلب کرو بے شک یہ اوّابین (اللہ کی طرف رجوع ہونے والے لوگوں) کی ساعت اور گھڑی ہے۔ ارشاد باری ہے:

فانه كان للاوابين غفوراً

بے شک وہ بار بار رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

۳۰۷۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عبیدہ نے ان کو ابراہیم نے ان کو سہم بن منجاب نے ان کو قزعہ نے ان کو قریع نے ان کو ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے (یعنی تشریف لائے) تو آپ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے میں نے ان سے ان کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا بے شک آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو پھر بند نہیں کیے جاتے حتیٰ کہ ظہر پڑھ لی جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ان کے درمیان سلام پھیریں؟ فرمایا کہ نہیں مگر ان کے آخر میں۔ اس حدیث میں ابوایوب کے سوا باقیوں نے یہ اضافہ بھی کیا ہے عبیدہ وغیرہ سے کہ میں محبوب رکھتا ہوں کہ میری اس ساعت میں کوئی خیر اوپر چڑھے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت سب سے زیادہ واضح ہے اور اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کی طرف ہجرت کے زمانے کے شروع میں تھا اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوایوب کے ہاں تشریف لائے تھے اور ٹھہرے تھے اس کے بعد معاملہ رجوع ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی طرف۔ رات کی نماز بھی اور دن کی نماز (نفل) دو دو رکعات ہیں۔

صلوٰۃ اللیل وصلوٰۃ النہار

۳۰۷۵:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ہشام بن علی سیرانی نے انکو معاذ بن شعبہ بن میمون ابن صقر نے ان کو ابو سہل نے ان کو عبیدہ بن حمید نے ان کو حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ کوئی شے صحابہ کو صلوٰۃ اللیل اور صلوٰۃ النھار یعنی رات کی نماز اور دن کی دوپہر کی گرمی کے وقت ظہر سے قبل نماز سے زیادہ کوئی شے محبوب نہیں تھی۔

۳۰۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے انکو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ابن شہاب نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے کہ انہوں نے فرمایا کہ صحابۂ کرام کو دن کی نماز میں سے بطور نفل کے ظہر سے قبل کی نماز (چار رکعات) زیادہ پسندیدہ تھی۔

۳۰۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو سعید بن کثیر بن دینار نے ان کو جریر نے ان کو ابن ابوعوف نے ان کو ابوفاطمہ انصاری صاحب رسول اللہ نے اور وہ کثیر السجود تھا یعنی کثرت سے نماز پڑھتا تھا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے اس کو کہا اے ابوفاطمہ کیا تم دوگانہ دوگانہ کرتے ہو یا ایک ایک رکعت؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

۳۰۷۸:......ہمیں خبر دی قاضی ابوبکر نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو معاذ بن فضالہ زہرانی نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان دونوں کو ابوعبداللہ صفار نے انکو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ابوزید معاذ بن فضالہ نے ان کو ابو

(۳۰۷۴)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۵۹۷)

(۳۰۷۵)......(۱) في (أ) (أبو عبيدة بن حمد)

(۳۰۷۷)......(۱) في (ب) : بن

یحییٰ بن ایوب بن بکر بن عمر نے صفوان بن سلیم سے بکر نے کہامیں نے گمان کیا ہے اس کو ابوسلمہ سے اس نے ابو ہریرہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا جب آپ اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلیں تو دو رکعتیں پڑھیے وہ اس کو برے جانے اور برے نکلنے سے بچائیں گی اور جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوں تو پھر بھی دو رکعات پڑھیے وہ آپ کو گھر میں برے داخلے سے روکیں گی۔

۳۰۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو حذیفہ بن حسین وغیرہ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے ابوامیہ محمد بن ابراہیم نے ان کو سعید بن عبدالحمید بن جعفر نے ان کو ابراہیم بن یزید بن قدید نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو یونہی نہ بیٹھ جائے بلکہ پہلے دو رکعتیں پڑھ لے اور جب تم میں سے کوئی آدمی گھر میں داخل ہو تو یونہی نہ بیٹھ جائے بلکہ پہلے دو رکعتیں پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی ان دو رکعتوں کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر پیدا کر دے گا۔ بخاری نے اس اسناد کا انکار کیا ہے اور وہ اسناد جو پہلے گزر چکی وہ اس کے لیے شاہد ہے۔

۳۰۸۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن حیری نے ان کو حاجب بن احمد طوسی نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو ابراہیم بن حکم نے ان کو ان کے والد نے ان کو عکرمہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو زادراہ نہ دوں؟ کیا میں تیرے واسطے بخشش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو نہ دوں؟ کیا میں آپ کو عنایت نہ کروں؟ آپ چار رکعات پڑھیے رات میں آپ چاہیں تو ان میں جب آپ تکبیر کہہ لیں تو پھر قرأت پڑھیں جس قدر آپ چاہیں جب آپ قرأت سے فارغ ہو جائیں تو اس کے بعد آپ پندرہ مرتبہ یہ کلمات پڑھیں **سبحان اللّٰہ، والحمد للّٰہ، ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر**۔ اس کے بعد آپ رکوع کریں پھر جب رکوع کریں رکوع میں دس مرتبہ پڑھیں اس کے بعد سر اٹھائیں اور کھڑے ہو کر پڑھیں دس مرتبہ سجدے میں جانے سے قبل، اس کے بعد آپ سجدہ کریں اور سجدے میں پڑھیں دس مرتبہ اس کے بعد سجدے سے سر اٹھائیں اور اس کو پڑھیں دس مرتبہ اس کے بعد آپ دوسرا سجدہ کریں پھر دوسرے سجدے میں پڑھیں دس مرتبہ پھر سر اٹھائیں اور اٹھنے یعنی کھڑا ہونے سے پہلے پڑھیں دس مرتبہ۔ اس کے بعد آپ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں پھر حسب سابق قرأت کریں پھر ان کو پڑھیں پندرہ مرتبہ قرأت کے بعد اس کے پہلی رکعت کی طرح دس دس مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد باقی تین رکعات اسی طرح پڑھیں۔ بے شک تیرے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے صغیرہ بھی اور کبیرہ بھی نئے بھی پرانے بھی قصداً کیے ہوئے بے دھیانی میں کیے ہوئے چھپے ہوئے بھی ظاہری بھی اگر آپ چاہیں تو آپ اسے روزانہ پڑھیں ورنہ ہر جمعہ کو پڑھیں اگر یہ بھی نہ کر سکیں تو پھر ہر مہینے پڑھیں اگر نہ ہو سکے تو پھر ہر سال پڑھ لیں اگر نہ ہو سکے تو پھر دنیا کی زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔

(۱)......اسی طرح اس کو روایت کیا ہے محمد بن رافع نے مرسل روایت کے طور پر۔

(۲)......اور اس کو روایت کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ابراہیم بن حکم سے اس نے اپنے والد سے اس نے عکرمہ سے اس نے حضرت ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۰۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوبکر بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے پھر اسنے اس حدیث کو

(۳۰۷۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)......في (ب) : مدخل وهو خطأ

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۰۷۹)......(۱) في (ب): احدکم (۲)......في (ب) : یصلي

(۳۰۸۰)......(۱) في (أ) الطویل (۲)......في (ب) : عشر مرات

ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث قنباری حکم سے اسی کے مثل ہے اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن بشر کی حدیث سے اس نے موسیٰ بن عبدالعزیز قنباری سے اس نے حکم بن ابان سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے علاوہ ازیں اس نے گناہوں کی مغفرت کے ذکر میں **اولہ و اخرہ** یعنی پہلے گناہ بھی اور پچھلے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے کا اضافہ بھی کیا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کو کتاب السنن میں ذکر کیا ہے اور کتاب الدعوات میں اور تحقیق میں نے حدیث اسحٰق بن ابراہیم ایک دوسرے مقام پر بطورِ مرسل روایت کے دیکھی ہے اور مرسل (اس بارے میں) زیادہ صحیح ہے۔

۳۰۸۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حاتم عدل نے انکو ابوالموجہ نے ان کو عبدان نے انکو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عکرمہ بن عمار نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ بی بی ام سلیم صبح صبح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ مجھے کچھ ایسے کلمات سکھلا یئے جن کو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا کہ دس بار اللہ اکبر کہئے اور سبحان اللہ دس بار اور الحمد للہ دس بار اس کے بعد دعا مانگیں آپ جو چاہیں اللہ تعالیٰ ہاں ہاں کہے گا۔

رات میں نماز کے لئے جاگنے کی فضیلت

۳۰۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اپنی اصل سے اور ابونصر احمد بن علی بن احمد قاضی نے انکو لوگوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی بن عفان حسن کے بھائی نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو شیبان نے اعمش سے ان کو علی بن اقمر نے ان کو اغر ابومسلم نے ان کو ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص رات کو جاگے اور پھر اپنی عورت کو بھی جگائے دونوں اکٹھے دو رکعتیں پڑھیں تو وہ اس رات کو ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیئے جائیں گے۔

۳۰۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری مہرجانی نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عباس جرایری نے ان کو ابوعثمان نے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سات دن مہمان رکھا وہ بھی اور ان کی اہلیہ بھی ان کا نوکر بھی وہ رات کو (باری باری) تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے ایک نماز پڑھتا پھر دوسرے کو جگا دیتا پھر میں نے ان سے سنا فرماتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں کھجوریں تقسیم کی تھیں مجھے ان میں سے سات کھجوریں ملی تھیں ایک ان میں سے ردی تھی۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسدد سے۔

۳۰۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے فوائد میں ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن خالد بن خلی حمصی نے ان کو بشر بن شعیب نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ان کے والد زہری سے ان کو خبر دی ہے ہند بنت حارث قرشی نے کہ ام سلمہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھبرا کر اٹھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے سبحان اللہ کس قدر خزانے اتارے گئے ہیں اور کس قدر فتنے اتارے گئے ہیں۔ کون جگائے گا حجروں میں رہنے والیوں کو (اس سے ان کی مراد ازواج رسول تھیں) تا کہ وہ بھی نماز پڑھ لیں۔ بہت سی کپڑے پہننے

(۳۰۸۱) [illegible] مابین المعکوفین سقط من (ب)
الحدیث أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۱/۳۱۹)
(۳۰۸۲) [illegible] مابین المعکوفین سقط من (أ)
الحدیث أخرجه المصنف من طریق الحاکم [illegible] ۳۰۸ و ۳۱۹) وصححه الحاکم ووافقه الذهبی
(۳۰۸۵)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

والیاں دنیا میں آخرت میں بغیر لباس کے ہوں گی۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابوالیمان سے اس نے شعیب سے۔

۳۰۸۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے انکو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے انکو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی اس نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے۔اس نے اپنے والد سے کہ انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رات کو نماز پڑھتے تھے جتنا اللہ چاہتا کہ وہ پڑھیں پھر جب رات کا آخر ہو جاتا تو اپنے اہل خانہ کو نماز کے لئے جگاتے اور ان سے کہتے الصلوٰۃ یعنی نماز پڑھو نماز پڑھو اور یہ آیت تلاوت کرتے۔

وامر اھلک بالصلوٰۃ.

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے۔

۳۰۸۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد بن احمد بن حمدان صیرفی نے مرو میں ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے انکو مکی بن ابراہیم نے ان کو خالد ابوعبداللہ نے یزید بن ربیعہ سے ان کو ابوادریس خولانی نے ان کو بلال بن رباح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آپ لوگ قیام اللیل یعنی رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے کو لازم پکڑو۔یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت اور طریقہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی قربت ہے اور گناہوں کی تکفیر اور مٹنا ہے اور یہ چیز گناہ سے روکتی ہے اور جسم سے بیماریوں کو بھگاتی ہے۔

نماز تہجد کی اہمیت

۳۰۸۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوبکر محمد بن عثمان بن ثابت صیدلانی نے ان کو اسماعیل بن محمد بن ابوکثیر نے ان کو مکی نے ان کو ابوعبداللہ خالد بن ابوخالد نے پھر انہوں نے اس کو مذکور کی مثل ذکر کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے کہ بے شک رات کا قیام اللہ تعالیٰ کی طرف قرب ہے اور اس کو روایت کیا ہے معاویہ بن صالح نے ربیعہ بن یزید سے اس نے ابوادریس سے اس نے ابوامامہ سے۔

۳۰۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے انکو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ نے ان کو ولید بن عتبہ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابوالجون عبسی نے اعمش سے اس نے ابوالعلاء عنبری سے اس نے سلمان سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ رات کے قیام کو (تہجد) کو لازم پکڑو یہ تم سے پہلے کہ صالحین کی عادت ہے اور طریقہ ہے اور یہ عمل گناہوں سے بچاتا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں قربت ہے اور گناہوں کا کفارہ ہے اور جسم سے بیماریوں کو بھگاتا ہے۔

۳۰۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ان کو ابراہیم بن یونس سنجانی نے ان کو ابوطاہر احمد بن عمرو نے ان کو ابن وہب نے ان کو حیی بن عبداللہ نے انکو ابوعبدالرحمٰن حبلی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بے شک جنت میں ایسے ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر اندر سے دکھتا ہے اور اندر باہر سے ابومالک اشعری نے پوچھا یارسول اللہ یہ کس کے لیے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اس شخص کے لئے ہیں جو پاکیزہ بات کرے۔کھانا کھلائے اور رات تو عبادت کرتے ہوئے گزارے جب لوگ

(۳۰۸۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۸۷)......رواه الحاكم (۱/ ۳۰۸) عن أبي أمامة رضى الله عنه وصححه ووافقه الذهبى

(۳۰۸۹)......(۱) فى (أ) عن وهو خطأ

اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۴/۱۵۹۷)

(۳۰۹۰)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

اخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/ ۳۲۱)

سو رہے ہوں۔

افضل نماز اور روزہ

۳۰۹۱:..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو ابو عوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو محمد بن منتشر نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے ان کو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے فرض نماز کے بعد افضل نماز رات کے وسط کی نماز (یعنی تہجد) ہے اور رمضان کے بعد افضل روزہ اللہ کے مہینے کا ہے جسے تم محرم بولتے ہو اور اس کو ابو عوانہ نے ابو بشر سے اور انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے بھی روایت کیا ہے اور اسی طریق سے اس کو مسلم نے صحیح میں درج کیا ہے۔

۳۰۹۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ورقاء نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عمرو بن اوس نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزوں میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور نمازوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ نماز اللہ کے ہاں داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑتے تھے اور وہ رات کا آدھا حصہ نیند کرتے تھے اور ایک تہائی قیام کرتے تھے اور پھر چھٹا حصہ رات کا سوتے تھے۔ بخاری و مسلم نے ان کو نقل کیا ہے ابن عیینہ کی روایت سے انہوں نے عمرو بن دینار سے۔

۳۰۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو جعفر رزاز نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن یزید نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسحٰق بن یوسف ازرق نے ان کو عوف بن اعرابی نے ان کو ابوالجلد نے ابوالعالیہ سے ان کو ابو مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر سے کہا کہ نماز کون سی افضل ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ آدھی رات (کی نماز)۔ یہ محمد کی روایت کے لفظ ہیں اور سعدان کی ایک روایت عوف اعرابی سے ہے کہ انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے ابو مسلم نے اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ آدھی رات۔ جب کہ اس کو کرنے والے کم ہیں۔

۳۰۹۴:..... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوجعفر نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کون ہے جو مصیبت کی دوری چاہتا ہے۔ میں اس کی مصیبت کو دور کروں۔ کون ہے جو مجھ سے رزق مانگے میں اس کو رزق دے دوں کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کے دے دوں۔

خوبصورت چہرے والے

۳۰۹۵:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو محمد حسن علی بن مؤمل نے ان کو ابوعثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے انکو ابو حصین محمد بن حسین بن حبیب قاضی

(۳۰۹۱)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۹۳)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۰۹۴)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)　　(۲)..... فی الأصل : أعطیه

أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۵۱۶)

کوفہ نے بغداد میں ان کو ثابت بن موسیٰ جنتی نے ان کو شریک نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی نماز رات کو زیادہ ہو جائے دن کو اس کا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعثمان نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو ثابت بن موسیٰ نے ان کو شریک نے مذکورہ کی مثل برابر۔

۳۰۹۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا فضل بن محمد بیہقی سے ان کو ثابت بن موسیٰ نے ان کو شریک نے مذکورہ حدیث کی مثل۔ کہتے ہیں ثابت سے کہاں ہے ابن اصبہانی اور ابن حمانی؟ اس حدیث سے۔

شریک نے کہا۔ اے بیٹے کئی اشیاء ہیں جو انہوں نے سنی ہیں میں نے نہیں سنیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ انہوں نے کہا تھا کہ میں نے سنی ہے اگر میں سنتا ایک بھی حدیث تو کیا میں قبول نہ کرتا۔

۳۰۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن کامل ابوالاصبع نے انہوں نے کہا کہ میں نے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے کہا آپ ثابت بن موسیٰ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ وہ ایک شیخ ہے صاحب فضیلت ہے صاحب اسلام ہے صاحب دین ہے صاحب صلاح وعبادت ہے میں نے کہا کہ آپ کیا کہتے ہیں جابر بن عبداللہ کی حدیث کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس شخص کی رات کی نماز زیادہ ہو جائے دن کو چہرہ خوبصورت ہوتا ہے۔ فرمایا یہ شیخ کی طرف سے غلط ہے بہرحال اس کے علاوہ روایات میں اس کے خلاف وہم نہ کیا جائے۔

صلوٰۃ اللیل کی فضیلت

۳۰۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن صاعد نے ان کو عبدالحمید بن مستام نے ان کو مخلد بن یزید نے ان کو سفیان نے ان کو زبید نے ان کو مرہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر ایسے ہے جیسے چھپ کر صدقہ دینے کو ظاہر اور علانیہ صدقہ دینے پر ہے۔ ابوعلی نے کہا کہ اس کو مخلد بن یزید کے سوا کسی نے مرفوع نہیں کیا اور اس نے اس میں غلطی کی ہے صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

۳۰۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حافظ نے انکو ابراہیم بن شریک اسدی نے ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے ان کو محمد بن طلحہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی نے ان کو فضل بن حباب جمحی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے (ح) اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعلی نے ان کو احمد بن محمد بن حسین نے ان کو شیبان بن فروح نے ان کو جریر بن حازم نے وہ سب کے سب زبید سے اور وہ مرہ سے مذکور کی مثل موقوف کے طور پر نقل کرتے ہیں۔

(۳۰۹۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۰۹۶)......(۱) هذا الحديث في (ب) هكذا:

خبرنا أبو عبدالله الحافظ محمد ثنا أبو عثمان قال سمعت الفضل بن محمد يقول قلت لثابت اين الأصبهاني و ابن الحماني عن هذا الحديث قال يا بني كم من أشياء سمعوا هؤلاء لم أسمع أنا فإن سمعت أنا حديثاً وحداً لا أقبل

(۳۰۹۷)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۰۹۸)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳۰۹۹)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۱۰۰)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

٣١٠٠: ...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے اور ابو بکر قاضی نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابو عباس اصم نے ان کو ابو عتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو مسعودی نے ان کو زبید یامی نے پھر مذکور کو ذکر کیا بطور موقوف روایت کے۔

٣١٠١: ...... ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو یحییٰ بن منصور نے اور ابو القاسم علی بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو ابو صالح فراء نے انکو ابو اسحق فزاری نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے نافع سے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں رات کو مسجد میں رہتا تھا اور میرے کوئی گھر والے ہی نہیں تھے تو میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ کوئی مجھے ایک کنویں کی طرف لے گیا ہے اس میں کئی جوان لٹکے ہوئے ہیں اور کسی نے کہا ہے کہ اس کو بھی لے جاؤ دائیں طرف میں نے یہ خواب سیدہ حفصہ سے ذکر کیا اور میں نے کہا کہ آپ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیجیے گا اس نے اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ خواب کس نے دیکھا ہے؟ اس نے بتایا کہ ابن عمر نے دیکھا تو رسول اللہ نے فرمایا: اچھا جوان ہے یا فرمایا اچھا آدمی ہے کاش اگر وہ رات کو نماز پڑھتا ہوتا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ایسا تھا کہ جب سوتا تھا تو اٹھتا ہی نہیں تھا حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔ نافع نے کہا کہ اس کے بعد ابن عمر رات کو نماز پڑھنے لگے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں ابو اسحق فزاری کی حدیث سے۔

کان میں شیطان کا پیشاب

٣١٠٢: ...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو ابو سہل بن زیاد قطان نے ان کو عبد الرحمٰن بن مرزوق نے ان کو ابو عوف نے ان کو یحییٰ بن ابو بکیر نے ان کو زائدہ نے ان کو منصور نے ان کو سفیان نے عبد اللہ سے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا اور کہا یا رسول اللہ فلاں آدمی رات کو سو گیا تھا حتیٰ کہ صبح کر دی (رات کو نماز ہی نہیں پڑھی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ آدمی ہے کہ شیطان نے پیشاب کر دیا تھا اس کے کان میں یا یوں فرمایا کہ دونوں کانوں میں۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث جریر سے اس نے منصور سے۔

شیطان کا سرمہ

٣١٠٣: ...... ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی حافظ نے ان کو عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز نے ان کو محمد بن ابان بلخی نے ان کو وکیع نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو سمرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک شیطان کا سرمہ ہے اور چاٹنا ہوتا ہے۔ وہی سرمہ لگا دیتا ہے تو اس سے نماز سے اس کی آنکھیں بوجھل ہو جاتی ہیں اور اس کو وہ اس طرح کہ وہ اپنی زبان کو وہ چاٹتا رہتا ہے اور سعید بن خالد بن عمرو بن حزم کی حدیث میں ہے جس کو ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ نہیں جاگے کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی نیند سے مگر سجدے میں گر گئے۔ (یعنی سو کر جب بھی اٹھے وضو کر کے نماز پڑھتے تھے)۔

٣١٠٤: ...... ہمیں خبر دی ابو بکر فارسی نے ان کو ابو اسحق اصبہانی نے ان کو ابو احمد بن فارس نے ان کو بخاری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبید نے

(٣١٠١) ...... (١) مابين المعكوفين سقط من (أ)
(٢) ...... مابين المعكوفين سقط من (أ)
(٣) ...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

(٣١٠٢) ...... (١) مابين المعكوفين سقط من (أ)
(٢) ...... مابين المعكوفين سقط من (أ)

أخرجه مسلم (١/ ٥٣٧)

(٣١٠٣) ...... أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (٣/ ٢١٠)

کہا کہ یونس نے ہم سے بیان کیا انہوں نے ابن اسحٰق سے یعنی سعید بن خالد بن عمرو سے

۳۱۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حمزہ بن محمد بن عباس نے ان کو عبدالکریم بن ہیثم نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ربیع کرمانی نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن رواسی نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعین حارثی نے ان کو منہال بن عمرو نے ان کو زر نے ان کو حذیفہ نے کہ بیشک وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ دیر تک نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ حضرت بلال آگئے انہوں نے عشاء کی اذان دی۔

مغرب وعشاء کے درمیان نوافل

۳۱۰۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے اور ابوبکر محمد بن ابراہیم فارسی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن علی ذہلی نے ان کو یحیٰی بن یحیٰی نے ان کو خبر دی معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عبداللہ نے وہ کہتے ہیں عبید اللہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد بھی کچھ نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے انہوں نے کہا کہ جی ہاں مغرب اور عشاء کے درمیان۔

صلوٰۃ اوابین

۳۱۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو اشعث نے ان کو ابن لہیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ ابو عقیل نے کہا (یعنی زہرہ بن معبد نے) کہ میں نے ابن منکدر سے سنا اور ابوحازم سے دونوں کہتے تھے کہ:

تتجافی جنوبهم عن المضاجع

کہ اللہ والوں کی کروٹیں بستروں سے علیحدہ ہوجاتی ہیں۔

کہ یہ آیت صلوٰۃ اوابین کے بارے میں ہے اور وہ نماز ہے مغرب اور عشاء کے درمیان اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور ابن زبیر اور انس بن مالک سے۔ ناشئة اللیل۔ یہ مغرب اور عشاء کے درمیان ہے اور حسن اس نماز کو صلوٰۃ اللیل میں شمار نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ پہلے کچھ نیند کرے اور پھر اٹھ کر نماز پڑھے تو یہ صلوٰۃ اللیل شمار ہوگی (یعنی تہجد)۔

۳۱۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے انکو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو اسرائیل نے ان کو حکم نے ان کو سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ کانوا قلیلاً من اللیل مایهجعون کہ وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے فرمایا کہ وہ ہر رات کو جو سوتے تھے تو اس میں صبح صادق سے پہلے پہلے نماز بھی پڑھتے تھے (تہجد کی نماز)۔

۳۱۰۹:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو محمد بن عبدالواحد زاہد نے ان کو احمد بن عبیداللہ نرسی نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے منہال سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کانوا قلیلاً من اللیل مایهجعون کے بارے

(۳۱۰۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۱۰۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۰۷)......(۱) فی (ب): هی ما

(۳۱۰۸)......أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۲/۶۷)

(۳۱۰۹)......فی الأصل (أبو عمرو)

میں فرمایا کہ وہ لوگ ایسے تھے کہ ہر رات جوان پر گزرتی تھی جس میں وہ نیند کرتے تھے یہاں تک کہ وہ صبح کرتے مگر وہ اس میں نماز ضرور پڑھتے۔

۳۱۱۰:......اور ہم نے روایت کی ہے قتادہ سے اس نے انس بن مالک سے اس آیت میں فرمایا کہ وہ نماز پڑھتے تھے عشاء اور مغرب کے درمیان اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے مجھے خبر دی ہے ابو عبدالرحمٰن بن ابوالوزیر نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو انصاری نے ان کو سعید بن ابوعروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے پھر اس کو انہوں نے ذکر کیا ہے۔

نماز کو اچھی طرح پڑھنا (یعنی خوب صورت کر کے) رات میں اور دن میں اس کی کثرت کرنا اور اس بارے میں سلف صالحین سے ہمارے پاس جو کچھ عمل محفوظ ہے

۳۱۱۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالولید نے ان کو اسحٰق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کوئی ایسا مسلمان نہیں ہے کہ اس کو فرض نماز پالے پھر وہ اچھی طرح وضو بھی کرے اور نماز پڑھے اور اس کے خشوع اور رکوع کا خیال کرے مگر یہ بات کفارہ ہو جائے گی سابقہ گناہوں کے لئے جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ سارا سال ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حجاج بن شاعر سے اور عبد بن حمید سے اس نے ابوالولید سے۔

۳۱۱۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ احمد بن سلمہ نے ان کو عمرو بن زرارہ نے ان کو ابو عبیدہ حداد نے ان کو عثمان بن ابورواد نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک کے پاس دمشق میں جبکہ وہ رو رہے تھے میں نے کہا کہ کس بات نے آپ کو رلایا ہے؟ فرمانے لگے کہ میں آج کسی شے کو نہیں جانتا اس میں سے جو کچھ میں جانتا تھا مگر صرف یہی نماز اور تم نے ضائع کر دیا ہے اس میں سے جو کچھ ضائع کر دیا ہے۔ اس کو روایت کیا ہے بخاری نے عمرو بن زرارہ سے۔

۳۱۱۳:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید حارثی نے ان کو ابواسامہ نے ان کو ولید بن کثیر نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی ایک دن جب پلٹے تو فرمایا: اے فلانے کیا آپ اپنی نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے۔ کیا تم نماز پڑھنے والے کو دیکھتے نہیں ہو جب وہ نماز پڑھتا کہ کیسے وہ نماز پڑھتا یقینی بات ہے کہ وہ اپنے لئے نماز پڑھتا ہے بے شک اللہ کی قسم میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں جیسے میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابوکریب سے اس نے ابواسامہ سے۔

۳۱۱۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو زائدہ نے ان کو یحییٰ بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوہریرہ سے وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی بندہ اچھی طرح سے اپنا وضو کرتا ہے اور اس کو پورا کرتا ہے مکمل کرتا ہے پھر وہ نماز ظہر کے لیے نکلتا ہے جب اس کی اذان ہو جاتی ہے پھر وہ اس کے رکوع سجود اور اس کے خشوع کو مکمل کرتا ہے مگر وہ نماز کفارہ ہوتی ہے (ان گناہوں کے لیے) جو اس سے قبل ہوتے ہیں اور ان کے لئے بھی جو اس کے بعد ہونے والے ہوتے ہیں اس دن کے اندر۔

(۳۱۱۱)......(۱) فی (أ) : اسحق بن سعیدعن عمرو بن العاص (۲)...... فی (ب) : وضوؤها

(۳۱۱۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

بدترین چوری

۳۱۱۵:......اور اسی اسناد سے مروی ہے زائدہ سے ان کو حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والدہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چوری کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون سی چوری کو تم لوگ بدترین شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ بسا اوقات کوئی آدمی اپنے بھائی کی چوری کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک بدترین چوری وہ ہے جو شخص اپنی نماز کے چوری کرتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا ہم میں سے کوئی کیسے اپنی نماز کی چوری کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ نہ تو اس کا رکوع پورا کرتا ہے نہ سجود اور نہ ہی اس کا خشوع پورا کرتا ہے (یہ نماز کی چوری ہے)

۳۱۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف فقیہ نے ان کو مخلد بن جعفر بن مخلد الدقاق نے ان کو سعید بن عجب نے ان کو ابوعثمان انباری نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو عبدالحمید بن ابوالعشرین نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک لوگوں میں سے بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اور کیسے وہ اپنی نماز کی چوری کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کا رکوع پورا نہیں کرتا نہ سجدہ پورا کرتا ہے اور اس کو روایت کیا ہے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اس نے یحییٰ بن عبداللہ بن ابوقتادہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۱۱۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے پھر اسی کو ذکر کیا ہے۔

۳۱۱۸:......اور اس کو روایت کیا ہے علی بن زید نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو علی بن زید نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اس نے سوائے اس کے کہ کہا:

من صلاته.

اپنی نماز میں سے۔

نماز کا حق ادا کرنا

۳۱۱۹:......ہمیں خبر دی ابومنصور ظفر بن محمد علوی نے ان کو ابوجعفر محمد بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابی غرزہ نے ان کو فضل بن دکین نے ان کو سفیان نے ان کو ابراہیم بن مسلم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں کے سامنے نماز کو اچھا کر کے پڑھتا ہے جہاں سے وہ اس کو دیکھیں اور اس کو بری طرح پڑھتا ہے جب وہ اکیلا ہوتا ہے بس یہ توہین ہے جس کے ساتھ وہ اپنے رب کی توہین کرتا ہے۔

۳۱۲۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن نجید نے ان کو ابومسلم نے ان کو ابوعاصم نے ان کو ابن عجلان نے ان کو مقبری نے ان کو عمر بن حکم نے ان کو عبداللہ بن عنمہ نے یہ کہ عمار بن یاسر مسجد میں داخل ہوئے اور اس نے نماز پڑھی مگر اس کو اس نے خفیف اور ہلکا پڑھا۔ میں نے کہا کہ اے ابوالیقظان بے شک آپ نے تو تخفیف کی ہے (یعنی ہلکی پھلکی نماز پڑھی ہے) انہوں نے فرمایا کیا آپ نے مجھے دیکھا ہے کہ میں نے اس کو اس کی حدود سے کچھ گھٹایا ہے (کوئی شے بھی) بے شک میں نے اس میں جلدی کی ہے شیطان کے بھلوانے سے میں نے

(۳۱۱۸)......أخرجه المصنف من طريق أبي داؤد (۲۲۱۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا۔ بے شک ایک آدمی نماز پڑھتا ہے حالانکہ نہیں ہوتا اس کے لیے اس میں سے اس کا نواں حصہ آٹھواں حصہ ساتواں حصہ چھٹا حصہ پانچواں حصہ اور چوتھا حصہ ایک تہائی یا نصف۔ اس کو روایت کیا ہے یحیٰ بن سعید نے عبید اللہ سے اس نے سعید بن ابوسعید سے اس نے عمر بن ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن حارث نے کہا عمار بن یاسر سے نماز کے بارے میں پھر اسی کو ذکر کیا اور اس کو روایت کیا ہے ابن اسحٰق نے محمد بن ابراہیم تیمی سے اس نے عمر بن حکم سے اس نے ابن لاس خزاعی سے اس نے کہا کہ میں نے کہا عمار سے پھر اس نے وہی حدیث ذکر کی۔

۳۱۲۱:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن ابوکثیر نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے کہا کہ ہم نماز میں اختصار کرنے سے منع کردیئے گئے تھے کہتے ہیں کہ میں نے اس بارے میں محمد سے پوچھا اس نے کہا کہ کوئی آدمی اشارہ کرتا ہے اپنے دونوں ہاتھوں سے یا ایک ہاتھ سے اس طرح اور اپنا ہاتھ آپ نے اپنی کوکھ پر رکھ لیا اس کو نقل کیا بخاری نے اور مسلم نے صحیح میں ہشام وغیرہ کی حدیث سے۔

اہل جہنم کی آرام طلبی

۳۱۲۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمود بن محمد حلبی نے ان کو محمد بن سلام منجی نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو عبداللہ بن ازور نے ان کو ہشام قردوسی نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں اختصار کرنا (جلدی جلدی پڑھنا) اہل جہنم کی آرام طلبی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۳۱۲۳:......میں نے اس کو اسی طرح پایا ہے سنت میں اور اس کو ابن خزیمہ نے اپنی کتاب میں اسی طرح روایت کیا ہے سوائے عبداللہ بن ازور کے وہ اس کی اسناد میں نہیں ہے۔

نماز میں کوکھ پر ہاتھ پھیرنا

۳۱۲۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعمرو ادیب نے ان کو خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابراہیم بن ہانی نے ان کو رمادی نے ان کو یزید نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابوالضحیٰ نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھا تھا یعنی نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کا فعل ہے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن یوسف سے اس نے سفیان سے اور انہوں نے اس کے متن میں کہا ہے سیدہ عائشہ سے کہ وہ مکروہ سمجھتی تھیں کہ کوئی اپنا ہاتھ ڈھاک پر رکھ لے اور کہتی تھیں کہ یہ کام یہودی کرتے تھے۔

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا

۳۱۲۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان اہوازی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم نے انکو شیبان نے ان کو اشعث بن ابوالشعثاء محاربی نے ان کو ان کے والد نے ان کو مسروق نے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ میں

(۳۱۲۰)......(۱) مابین المعكوفين سقط من (ب)   (۲)...... فی (أ) شیء

أخرجه المصنف فی السنن (۲/۲۸۱)

(۳۱۲۳)......أخرجه ابن خزيمة (۹۰۹) من طريق عيسى بن يونس عن هشام. به

(۳۱۲۴)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب) وهو خطأ

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اچکنا اور جھپٹی مارنا ہے جو کہ شیطان بندے کی نماز میں سے جھپٹ لیتا ہے (یعنی چھین لیتا ہے)۔

۳۱۲٦:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن حسن عضائری نے ان کو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو اسحق بن ابراہیم ختلی نے ان کو شجاع بن اشرس نے ان کو عبدالغفور نے ان کو ہمام نے کعب سے وہ کہتے ہیں کہ جو بھی مؤمن نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو اس پر نیکی بکھرتی ہے اس سے زیادہ جو اس کے اور عرش کے درمیان ہے اور اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو کہ پکارتا ہے اے ابن آدم اگر تو جان لے کہ تیری نماز میں تیرے لئے کیا ہے؟ (یعنی کتنا بڑا اجر ہے) اور یہ جان لے کہ تو کس کے ساتھ سرگوشی کر رہا ہے تو (ادھر ادھر نہ دیکھے)۔

۳۱۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد نے ان کو یحییٰ بن جنید نیشاپوری نے ان کو مقری نے ان کو حیوۃ بن شریح نے ان کو قیس بن رافع نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ بندہ کبھی اپنی نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتا مگر اس کا رب اس سے کہتا ہے کہ ابن آدم کہاں متوجہ ہوتا ہے میں تیرے لئے بہتر ہوں اس سے جس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے۔

۳۱۲۸:...... اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو محمد بن عقیل نے اپنی تحریر سے اور اپنے حافظے اور یادداشت سے ان کو حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو ایوب نے ان کو محمد نے ابوہریرہ سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ڈرتا نہیں کوئی تم میں سے اس بات سے جب وہ اپنا سر سجود سے امام سے پہلے اٹھاتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ بدل کر اس کا سر گدھے کا بنا دے۔ بخاری میں یہ نقل ہے محمد بن زیاد کی حدیث سے اس نے ابوہریرہ سے اور وہ حدیث محمد بن سیرین سے یہ روایت غریب ہے اگرچہ وہ ابن سیرین ہیں۔

ارکان نماز کا مکمل نہ کرنا

۳۱۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحق نے ان کو خبر دی علی بن عبدالعزیز نے ان کو مسلم نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو زید بن وہب نے وہ کہتے ہیں میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو انہوں نے ایک آدمی کو وہاں نماز پڑھتے دیکھا جو نہ رکوع پورا کر رہا تھا نہ سجدہ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کب یا کتنے عرصے سے تم ایسے نماز پڑھ رہے ہو اس نے بتایا کہ چالیس سال سے حضرت حذیفہ نے ان کو فرمایا کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی اور اگر آپ مر جاتے تو فطرت سے ہٹ کر مرتے جس پر اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا تھا۔ بے شک آدمی کبھی اپنی نماز میں تخفیف کرتا ہے اور جلدی جلدی پڑھتا تھا اور اس کے رکوع سجود پورا کرتا۔ اس کو بخاری نے صحیح میں حفص بن عمر سے اس نے شعبہ سے روایت کیا۔

۳۱۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو احمد بن نصر مقری نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو عمارہ بن عمیر نے ان کو ابومعمر نے ان کو ابومسعود انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نماز کفایت نہیں کرے گی جس میں آدمی رکوع میں اور سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔

(۳۱۲٦)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب) (۳)...... فی (أ) مانفتلت

(۳۱۲۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۱۲۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

۳۱۳۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن داؤد سجزی نے ان کو قتیبہ نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو علی بن یحییٰ بن آل رفاعہ بن رافع نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے چچا نے جو کہ بدری تھے کہ اس نے ان کو حدیث بیان کی تھی کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ترچھی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ اور ہم لوگوں کو اس کا احساس نہیں تھا۔ جب وہ فارغ ہوا تو اس نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی وہ چلا گیا۔ اس نے جا کر دوبارہ نماز پڑھی اس کے بعد رسول اللہ کی طرف آیا پھر آپ نے فرمایا جا تو نماز پڑھ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ دو یا تین مرتبہ ایسا کرنے کے بعد اس آدمی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی ہے یا رسول اللہ میں نے تو پوری کوشش کر لی ہے اب آپ ہی مجھے سکھایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ جب تم نماز کے ارادے سے اٹھو تو پہلے وضو کرو اور وضو کو اچھی طرح کرو اس کے بعد قبلے کی طرف منہ کرو اور تکبیر کہو اس کے بعد قرأت پڑھو اس کے بعد تم رکوع کرو پس رکوع کرتے ہوئے مطمئن ہو جاؤ اس کے بعد سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد سجدہ کرو پس مطمئن ہو جاؤ سجدہ کرتے ہوئے اس کے بعد سر اٹھاؤ پھر اسی طرح کرو یہاں تک کہ تم نماز سے فارغ ہو جاؤ اپنی نماز سے (خلاصہ یہ کہ اعتدال آرام سکون وقار و اطمینان سے نماز پڑھو جلدی نہ کرو)۔

تکبیر و قرأت کے درمیان دعا

۳۱۳۲:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز میں تکبیر کہتے تھے تو قرأت شروع کرنے سے قبل ذرا سا خاموش ہو جاتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان کیا آپ بتائیں گے کہ تکبیر اور قرأت کے درمیان آپ کا سکوت جو ہے اس میں آپ کیا کہتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ میں یہ کہتا ہوں:

اللهم باعد بيني وبين خطاياى كما باعدت بين المشرق و المغرب اللهم نقني من خطاياى كما ينقى الثوب الابيض من الدنس. اللهم اغسلني من خطاياى بالثلج و الماء و البرد.

اے اللہ میرے اور میرے گناہ کے درمیان ایسے دوری کر دے جیسی مشرق اور مغرب کے درمیان آپ نے دوری کر دی ہے۔

اے اللہ مجھے گناہوں سے ایسے صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔

اے اللہ مجھے تو گناہوں سے دھو دے برف کے ساتھ اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے جریر سے اور بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے عبدالواحد بن زیاد کی حدیث سے اس نے عمارۃ سے۔

نماز کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں

۳۱۳۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن ابوبکر اھوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے اور عثمان بن عمر نے دونوں نے کہا

(۳۱۳۱)......(۱) فی (ب): أحمد بن عبيدالسجزى (۲)...... مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳)...... فی (ب): وضوءک (۴)......مابين المعكوفين سقط من (ب)

أخرجه المصنف فی السنن (۲/۲۷۲ و ۳۷۳)

(۳۱۳۲)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن رجاء نے ان کو عبدالعزیز ماجشون نے ان کو عبداللہ بن فضل نے اعرج سے اس نے عبیداللہ بن ابورافع سے اس نے علی بن ابوطالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو پہلے تکبیر کہتے اور یوں کہتے:

وجهت وجهي للذي فطر السمٰوات والارض حنيفا وما انا من المشركين.

میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کرلیا ہے جس نے آسمان اور زمین نئے سرے سے بنائے اور میں مشرک نہیں ہوں۔

ان صلوتي ونسكي ومحياى ومماتي لله رب العٰلمين لاشريك له وبذالك امرت وانا اول المسلمين.

بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے ایسی چیز کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں پہلا فرمانبردار ہوں۔

انت الملك لااله الا انت. انت ربي وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفرلي ذنوبي كلها انه لايغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدني لاحسنها الا انت. واصرف عني سيئها لايصرف عني سيئها الا انت لبيك وسعديك والخير كله في يديك. والشرليس اليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك.

تو ہی بادشاہ ہے۔ تیرے سوا کوئی الہ نہیں ہے بس تو ہی ہے تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ میں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا ہے۔ میرے واسطے گناہ معاف کردے۔ کیونکہ گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرسکتا صرف تو ہی کرتا ہے اور مجھے اس سے اچھے اخلاق کی رہنمائی فرما کیونکہ اچھے اخلاق کی رہنمائی کوئی نہیں کرسکتا صرف تو ہی کرتا ہے اور مجھے برے اخلاق سے ہٹالے کیونکہ برے اخلاق سے کوئی نہیں ہٹا سکتا صرف تو ہی ہٹا سکتا ہے۔ میں بار بار حاضر ہوں تیری بارگاہ میں اور میں تجھ سے ہی سعادت مندی چاہتا ہوں۔ حالانکہ ہر چیز تیرے ہی ہاتھوں میں ہے اور برائی تو تیرے پاس نہیں ہے پس تو بابرکت ہے اور تو اعلیٰ وبالا ہے میں تجھ سے ہی استغفار کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

اور حضور جب رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ (رکوع کی دعا)

اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظامي وعصبي.

اے اللہ میں تیرے آگے ہی جھکا ہوں اور تیرے اوپر ہی ایمان لایا ہوں اور تیرا ہی فرمانبردار ہوا ہوں میری سماعت میری بینائی میری ہڈیوں کا گودا میری ہڈیاں میرے رگ پٹھے سب (میرا ذرہ ذرہ) تیرے لئے عاجزی سے جھکا ہوا ہے۔

(سبحان اللہ! اللہ کا حبیب کس طرح اپنے مالک کے آگے اپنی نیازمندیاں پیش کررہا ہے یہی پوری امت کے لئے حضور کا اسوہ اور عملی نمونہ ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور پوری امت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ مترجم)

حضور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ پڑھتے تھے۔ (قومہ کی دعا)

سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد ملء السمٰوات والارض وما بينهما وملء ماشئت من شيء بعد

اللہ نے اس کی سن لی ہے جس نے اس کی حمد کی اے ہمارے رب تیری حمد ہے آسمانوں اور زمین کا خلا بھر کر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور ان کے بعد وہ (پیمانہ بھر کر جو آپ چاہیں)

اور جب حضور سجدہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ (حضور کے سجدوں کی دعا)

اللهم لك سجدت وبك امنت سجدو جهي للذي خلقه وصوره فاحسن صوره

وشق سمعه وبصره فتبارک اللّٰه احسن الخالقین.

اے اللہ میں تیرے لئے سجدے میں پڑا ہوں اور میں تجھ پر ایمان لایا ہوں میرا چہرہ اسی کی طرف ہے۔ جس نے اس کو بنایا ہے اور جس نے اس کی شکل بنائی ہے اور اس کو اچھی صورت دی ہے۔ جس نے چیر کر اس کے کان اور اس کی آنکھیں بنائی ہیں۔ پس برکت دینے والا ہے اللہ سب سے بہتر پیدا کرنے والا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز سے سلام پھیرتے تے یہ کہتے تھے۔ ''سلام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا''

اللهم اغفرلی ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت الموخر لااله الاانت.

اے اللہ مجھے بخش دے جو کچھ میں نے پہلے یا جو کچھ میں نے بعد میں کیا جو کچھ میں نے چھپا کر کیا جو کچھ میں نے ظاہر کر کے کیا اور جو کچھ میں نے اسراف اور زیادتی کی اور وہ سب بخش دے۔ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی پہلے سے ہے اور تو ہی سب کے بعد ہوگا تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عبدالعزیز کی حدیث سے اور عبدالعزیز ماجشون اپنے چچا سے اس نے اعرج سے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس حدیث کو ایسے ہی پایا ہے یہ معروف ہے موسیٰ بن عقبہ کی روایت سے اس نے عبداللہ بن فضل سے عبدالعزیز ماجشون کی روایت سے اس نے اپنے چچا سے ان دونوں نے روایت لی ہے اعرج سے اور تحقیق کہی گئی ہے عبدالعزیز بن عبداللہ سے بھی۔

۳۱۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو شبابہ نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو عاصم عنزی نے ان کو ابن جبیر بن مطعم نے ان کو ان کے والد نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا بحالت نماز آپ یہ دعا کررہے تھے۔

اللّٰه اکبر کبیراً تین بار کہا۔ والحمدللّٰه کثیراً تین بار کہا اور سبحان اللّٰه بکرة واصیلاً تین بار کہا اللهم انی اعوذبک من الشیطن الرجیم من همزه ونفخه ونفثه۔

عمرو کہتے ہیں کہ شیطان کے ہمز سے مراد جنون ہے اور اس کی پھونک سے مراد تکبر ہے اور اس کے تھتکارنے سے مراد شعر گوئی ہے اور شبابہ کہتے ہیں کہ شعبہ نے کہا تھا کہ مجھ سے مسعر نے کہا کہ بے شک عمر نے یہی تفسیر روایت کی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

نماز میں سورۂ فاتحہ کا وجوب

۳۱۳۵:......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصبہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو محمود بن ربیع نے ان کو عبادہ بن صامت نے ان کو نبی کریم نے فرمایا اس کی کوئی نماز نہیں ہے جو فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے ابن عیینہ کی حدیث سے۔

(فائدہ) اس حدیث سے ان ائمہ نے استدلال کیا ہے جن کا مسلک امام کے پیچھے قرأت خلف الامام کا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ کے مسلک کے مطابق یہ حدیث امام کے اور منفرد کے حق میں ہے کہ وہ پڑھیں مقتدی کے لئے یہ حکم نہیں ہے اس کے لئے دوسرا حکم ہے:

من کان له امام فقراء الامام له قرأة. کذا فی اعلاء السنن للعلامه ظفر التهانوی. (از مترجم)

(۳۱۳۴)......(۱) فی (أ) : سلیمان (۲)......فی (أ) الحکم بن مکرم (۳)......الموتة : الجنون

۳۱۳۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن ابو عاصم نے ان کو خالد حذاء نے اور ہشام بن محمد نے ان کو محمد بن سیرین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھی (جس میں) دعا کرتے تھے۔

نماز میں ہر تکبیر پر دعا

۳۱۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے انکو علی بن عبدالرحمٰن بن مانی کوفی نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو اسحاق بن منصور نے ان کو عبدالرحمٰن سلولی نے ان کو اسرائیل نے اور زہیر نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسود نے ان کو ان کے والد نے اور علقمہ نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تکبیر کہتے تھے اونچا اور نیچا ہونے پر اور ہر کھڑا ہونے اور ہر بیٹھنے کے وقت اور سلام ان کے دائیں جانب اور بائیں جانب منہ کرتے ہوئے ہوتا تھا اور یوں تھا السلام علیکم ورحمتہ اللہ یہاں تک (چہرہ پھیرتے تھے کہ) آپ کے اس طرف کے رخسار کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی اور میں نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بھی یہی کچھ کرتے تھے۔

۳۱۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبداللہ بن عمر بن علی قاضی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو اسماعیل بن ابی اسحٰق نے ان کو عاصم بن علی نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان کو محمد بن عمرو بن عطاء قرشی نے ان کو ابوحمید ساعدی نے یہ کہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر کیا پس کہا ابوحمید نے کہ میں تم سب میں صلوٰۃ رسول کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں لہٰذا اس نے اس کی روایت یوں بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اپنے دونوں کندھوں کے برابر۔ اس کے بعد آپ قرأت کرتے تھے۔ اس کے بعد آپ رکوع کرتے تھے اور دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے تھے اور اپنی کمر کو جھکا کر سیدھا کر لیتے تھے۔ پھر اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ کرنا بیان کیا اسی طرح جس طرح سب لوگ بیان کرتے ہیں پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے جلسے میں ہوتے یعنی دو سجدے کے درمیان بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھتے تھے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے تھے اور آپ جب آخری جلسے میں ہوتے (یعنی دو سجدوں کے بعد میں) تو پھر آپ اپنی سرین یا کولہے پر بیٹھتے اور سیدھا پاؤں کھڑا رکھتے تھے اور اپنے بائیں پاؤں کا اندرونا حصہ دائیں ران کے اندر کے حصے کی طرف قریب کر لیتے تھے۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے ابوبکیر سے اس نے لیث سے۔

۳۱۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل حسن بن یعقوب نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو حیوۃ نے ان کو ابوہانی نے ان کو ابوعلی جنبی نے ان کو فضالہ بن عبید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جس نے نہ تو اللہ کی حمد کی تھی نہ ہی اس کی تمجید اور بزرگی بیان کی نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور بس ہٹ گیا رسول اللہ نے فرمایا کہ اس نے بہت عجلت کی ہے پھر اس کو بلا کر فرمایا اس کو بھی اور دوسروں کو بھی جب تم میں سے کوئی آدمی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ ابتلاء کرے اللہ کی تمجید اور اس کی ثنا کے ساتھ اور اسے چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اس کے بعد دعا کرے جو وہ چاہے اور تحقیق ہم نے ذکر کیا ہے کتاب

(۳۱۳۶)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)...... فی (ب) : فی الغداة

(۳۱۳۷)...... (۱) فی (ب) : رسول اللّٰه

(۳۱۳۸)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من(ب) (۲)...... فی (ب) : الآخرة (۳)...... فی (ب) : الیتیه

(۳۱۳۹)...... (۱) فی (ب) : لم یحمداللّٰه. (۲)......فی (ب) : بتمجید ربه

أخرجه أبوداود فی الصلاة عن أحمد بن حنبل عن أبی عبدالرحمن المقری والترمذی فی الدعوات عن محمود بن غیلان عن المقری والنسائی فی الصلاة عن محمد بن سلمة عن ابن وهب کلهم عن حیوة. به وقال الترمذی : صحیح

السنن والدعوات میں۔ التحیات اور درود پڑھنے کی کیفیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس میں ہم نے بیان کیے ہیں جس کی طرف نماز میں ضرورت ہوتی ہے اس کی سنتیں اور اس کے فرائض جو شخص ان کو جاننا چاہے گا انشاء اللہ اس کی طرف رجوع کرے گا۔

نمازی کے لئے دعا اور بددُعا

۳۱۴۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن مسلم بن ابوالوضاح نے ان کو احوص بن حکیم نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم نے ان کو مسیب بن زہیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد دشتکی نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو احوص بن حکیم نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے خالد بن معدان نے عبادہ بن صامت سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور پورا پورا کرے اس کے بعد وہ نماز کی طرف کھڑا ہو جائے اور اس کے رکوع اور سجود مکمل کرے اور اس میں قرأت کو بھی کرے، نماز کہتی ہے اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جیسے تم نے میری حفاظت کی ہے پھر اس کو آسمان کی طرف چڑھایا جاتا ہے اور اس کے لیے ضیا اور روشنی ہوگی پس نماز کے لیے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ جاتی ہے پھر وہ اپنے اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کرتی ہے اور جب وہ اس کے رکوع اور سجود پورا نہیں کرتا نہ اس میں قرأت پوری کرتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ اللہ تجھے ضائع کر دے جیسے تم نے مجھے ضائع کیا ہے اور پھر وہ اوپر کو چڑھائی جاتی ہے اور اس پر اندھیرا ہوتا ہے پھر اس کے آگے آسمانوں کے دروازے بند کر لیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ایسے لپیٹی جاتی ہے جیسے پرانا کپڑا لپیٹا جاتا ہے پھر وہ نماز پڑھنے والے کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ یہ زہیر کی روایت کے الفاظ ہیں اور ابن ابوالوضاح کی روایت میں اختصار ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی نماز کو بہت اچھی طرح پڑھتا ہے پھر اس کے رکوع اور سجدوں کو مکمل کرتا ہے نماز کہتی ہے اللہ تیری حفاظت کرے جیسے تم نے میری حفاظت کی ہے اور جب نماز کو بری طرح پڑھتا ہے نہ اس کا رکوع پورا کرتا ہے نہ سجدہ پورا کرتا ہے تو نماز کہتی ہے اللہ تجھے ضائع کرے جیسے تم نے مجھے ضائع کر دیا ہے۔ پھر وہ نماز ایسے لپیٹی جاتی ہے جیسے پرانا کپڑا لپیٹا جاتا ہے پھر وہ اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

سرائر (مخفی) شرک

۳۱۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے انہوں نے کہا کہ میرے سامنے پڑھی ہلال بن علاء نے اور میں نے سنی ہمیں حدیث بیان کی ہے نفیل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن سلمان نے ان کو جعفر بن محمد بن بکر بالسی نے ان کو نفیلی نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ نے ان کو عاصم بن عمر بن قتادہ نے ان کو محمود بن لبید۔ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے آپ کو مخفی چیزوں کے شرک سے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ مخفی چیزوں کا شرک کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان نماز کا رکوع اور سجدہ پورا اس وقت کرے جب اس کو کوئی آنکھ اور کوئی نظر دیکھ رہی ہو بس یہی مخفی چیزوں کا شرک ہے۔

اور ابوخالد احمر سے مروی ہے اس نے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے اس نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اس نے محمود بن لبید سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور فرمایا:

یاایھاالناس ایاکم وشرک السرائیر

(۳۱۴۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

اخرجہ المصنف من طریق أبی داود الطیالسی (۵۸۵)

اے لوگو، بچاؤ تم اپنے آپ کو مخفی باتوں کے شرک سے۔

لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وماشرک السرائر کہ سرائر کا شرک کیا ہوتا ہے؟ آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور پوری کوشش کر کے نماز کو وہ آراستہ کرتا ہے بوجہ اس کے کہ وہ دیکھتا ہے کہ لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں یہی سرائر کا شرک ہے۔

۳۱۴۲:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو محمد بن سعید اصبہانی نے ان کو ابوخالد احمر نے پھر اسی کو ذکر کیا ہے اس میں جابر کا ذکر غیر محفوظ ہے واللہ اعلم اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے ابوسعید اشج نے ابوخالد سے اور یہ جابر کے ذکر سے خالی ہے۔

۳۱۴۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابورجاء جوزجانی قاضی نے ان کو ابوسعید اشج نے پھر انہوں نے اس کو بطور مرسل روایت کے ذکر کیا ہے۔ مثل روایت عیسیٰ بن یونس کے اور اس کو ہمارے شیخ ابوعبداللہ نے روایت کیا ہے تاریخ میں ابوجعفر رازی سے اور انہوں نے اس کے بارے میں کہا ہے کہ یہ محمود بن لبید سے ہے اس نے رافع بن خدیج سے بطور موصول روایت کے۔

سجدہ کرنے سے گناہ گر جاتے ہیں

۳۱۴۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوحامد احمد بن محمد بن حسین بیہقی نے ان کو داؤد بن حسین نے ان کو بشر بن آدم جو کہ ازہر سمان کے بھانجے ہیں نے ان کو اشعث نے ان کو عمران قطان نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو سلیمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمان نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر کے اوپر رکھ دیئے جاتے ہیں جب وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گر جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو جاتا ہے حالانکہ اس کے گناہ گر چکے ہوتے ہیں۔

۳۱۴۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو احمد بن مہران نے ان کو ابونعیم نے ان کو مسعر نے ان کو سعید بن ابو بردہ نے ان کو ان کے باپ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر کے پہلو میں کھڑے ہو کر عصر کی نماز ادا کی تو میں نے سنا کہ وہ رکوع میں یہ دعا کر رہے تھے:

رب بما انعمت علی فلن اکون ظهیرا للمجرمین.

اے میرے مالک اس انعام کی وجہ سے جو آپ نے مجھ پر کیا ہے میں ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

جب وہ نماز پڑھ کر ہٹے تو فرمایا کہ میں جب بھی کوئی نماز پڑھتا ہوں تو میں امید کرتا ہوں کہ یہ کفایت کر جائے گی مستقبل کے لیے بھی۔

۳۱۴۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوصالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علاء بن حارث نے ان کو زید بن ارطاۃ نے ان کو جبیر بن نضیر نے ان کو عبداللہ بن عمر نے کہ انہوں نے دیکھا اور ابن وہب کی ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمر نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے اپنی نماز لمبی کر دی تھی اور اس میں (ذکر و تلاوت میں بھی) اضافہ کر دیا تھا۔ ابن عمر نے فرمایا اس کو تم پہچانتے ہو؟ ایک آدمی نے کہا کہ میں اس کو پہچانتا ہوں۔ تو حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ اگر میں اس کو پہچانتا ہوتا تو میں اس کو کہتا کہ وہ رکوع اور سجود کو لمبا کرے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ بندہ جب بھی نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ لا کر اس کے سر اور گردن پر رکھے جاتے ہیں۔ پھر جب بھی وہ رکوع اور سجدہ کرتا ہے تو وہ اس سے گر جاتے ہیں۔

(۳۱۴۶)......(۱) فی (ب): قد أطال

بادشاہ حقیقی کا دروازہ

۳۱۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو اسامہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن حفص سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ میمون بن مہران نے کہا اس شخص کی مثال جو کسی کو نماز پڑھتے دیکھتا ہے کہ وہ نماز میں غلطی کر رہا ہے پھر وہ اس کو منع نہیں کرتا اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کسی سوتے ہوئے کو دیکھے کہ سانپ (قریب آ چکا ہے) اس کو ڈس لے گا پھر بھی وہ اسے نہیں جگاتا۔

۳۱۴۸:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعمرو عثمان بن عبداللہ بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے ان کو ربیدہ نے ان کو مرہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص نماز میں ہو وہ دراصل بادشاہ حقیقی کا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوتا ہے اور جو شخص بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے قریب ہے کہ اس کے لیے دروازہ کھول دیا جائے۔

۳۱۴۹:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابواسامہ نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ نے کہا کہ نماز کو ادا کرو۔

۳۱۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو اسید بن عاصم نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو سفیان نے ان کو ابونصر نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو سلمان فارسی نے کہ انہوں نے کہا کہ نماز ایک پیمانہ ہے جو شخص پورا پورا ادا کر دے گا اس کو بھی پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور جو شخص ماپنے میں کمی کرے گا پھر تم جانتے ہو کہ مطففین کے بارے میں ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے بارے میں کیا کچھ کہا گیا ہے۔

۳۱۵۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن ابوالحسن نے ان کو مکی بن عبدان نے ان کو عبداللہ بن مخلد نے ان کو محمد بن حارث مولیٰ بنی ہاشم نے ان کو یحییٰ بن معبد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو کریب نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز تو ایک ترازو ہے جو شخص پورا پورا ادا کر دے گا اسے بھی پورا پورا دیا جائے گا۔

نماز میں ہلنے جلنے کی ممانعت

۳۱۵۲:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوشہاب نے ان کو لیث نے ان کو مجاہد نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں وقوموا للّٰہ قانتین اور کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے عبادت کرنے والے۔ (عبادت کرنے والے کو قانت کہا گیا ہے جو کہ قنوت سے بنا ہے) فرمایا کہ قنوت میں ہے رکوع کرنا خشوع و خضوع کرنا نظریں نیچی رکھنا بازو جھکانا (یعنی عاجزی کرنا) یہ سب خوف خدا میں داخل ہیں۔ امام بیہقی نے فرمایا: علماء ایسے ہوتے تھے کہ جب ان میں سے کوئی ایک نماز پڑھنے کھڑا ہوتا تو وہ اللہ سے ڈرتا رہتا کہ کہیں وہ اس کی بینائی کو نہ سلب کر لے یا وہ کہیں متوجہ ہوتا یا کسی شے سے کھیلتا یا کنکر یا الٹ پلٹ کرتا یا اپنے آپ سے باتیں کرتا۔ دنیا کے بارے میں (ایسا نہیں ہو سکتا تھا) مگر بھولے سے۔

(۳۱۴۸)......(۱) فی (أ) عن (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۱۴۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

☆......غیر واضح فی الأصل

(۳۱۵۰)......(۱) فی (ب) : للمطففین

۳۱۵۳:...... ہمیں خبر دی ابو صادق بن ابوالفوارس عطار نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالحسن کارزی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ محمد بن قاسم جمحی مکی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سلمہ بن شبیب سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا عبدالرزاق سے وہ کہتے تھے کہ اہل مکہ نے نماز کی تفصیلات لی تھیں حضرت ابن جریج سے اور ابن جریج نے اس کو حاصل کیا تھا عطاء سے اس نے ابن زبیر سے اور ابن زبیر نے اسے لیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور ابوبکر نے اس کو لیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے اور عبدالرزاق نے کہا کہ میں نے ابن جریج سے احسن نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا وہ اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ ہم نماز سے باہر ہوتے وہ نماز میں ہوتے تو ایسے لگتا جیسے کہ وہ کوئی ستون کھڑا ہے نہ دائیں ہلتے نہ بائیں ہلتے۔

۳۱۵۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ہشام بن عروہ نے ابن منکدر سے وہ کہتے ہیں کہ اگر آپ حضرت ابن زبیر کو نماز پڑھتے دیکھتے تو ایسے لگتا جیسے کہ وہ کسی درخت کا حصہ ہے یا ٹہنی ہے جس کو ہوا تھپیڑے مار رہی ہو اور ہلا رہی ہو اور جیسے توپ خانے سے پتھر جگہ جگہ پڑ رہے ہوں۔ سفیان کہتے ہیں کہ گویا کہ وہ پرواہ نہیں کرتے تھے۔

۳۱۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عطا جب بڑی عمر کے ہو گئے تھے اور ضعیف ہو گئے تھے تو وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو سورۃ کی دو سو آیات پڑھ لیتے تھے بحالت قیام اور وہ اپنی جگہ سے ہلتے بھی نہیں تھے اور پیر بھی نہیں ہٹاتے تھے۔

۳۱۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ابو عبداللہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ عون نے کہا تھا ابواسحٰق سے کیا کچھ باقی رہ گیا ہے اس نے کہا کہ سورۃ بقرہ ایک رکعت میں پڑھتا ہوں انہوں نے کہا کہ تیرا شر دور ہو گیا ہے اور تیری خیر باقی ہے۔

۳۱۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عیسیٰ بن محمد نے ان کو خبر دی ازہر نے ان کو ابن عون نے ان کو عبداللہ بن مسلم بن یسار نے کہ ان کے والد جب نماز پڑھتے تھے تو ایسے لگتا تھا کہ جیسے وہ میخ گاڑی ہوئی ہے نہ ادھر ہلتے تھے نہ ادھر۔

۳۱۵۸:...... کہتے ہیں اور ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو حمید بن ہلال نے وہ کہتے ہیں کہ مسلم بن یسار جب وہ نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو ایسے لگتے تھے جیسے کہ وہ کوئی کپڑا لٹکا ہوا ہے (حرکت نہیں کرتے تھے۔)

۳۱۵۹:...... کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب نے ان کو ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے وہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر جب نماز میں کھڑے ہوتے ایسے لگتا تھا جیسے کہ وہ کوئی میخ ہے۔

۳۱۶۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابواسحٰق بن رجاء فزاری نے ان کو ابوالحسن غازی نے ان کو عمرو بن علی ابو حفص نے ان کو ابن داؤد نے ان کو علی بن صالح نے ان کو زبیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے زادان کو نماز پڑھتے دیکھا گویا کہ وہ کھجور کا تنا ہے جسے کھڈا کھود کر کھڑا کیا گیا ہے۔

۳۱۶۱:...... اسی کی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو حفص نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو یزید بن حیان نے وہ کہتے

(۳۱۵۴)...... (۱) فی (ب) : غصن

(۳۱۵۷)...... (۱) عبداللہ بن مسلم بن یسار لہ ترجمۃ فی الجرح.

ہیں کہ عنبس بن عقبہ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو ایسے لگتا کہ وہ کسی دیوار کا ٹکڑا ہے اور جب سجدہ کرتے تو پرندے ان کی پیٹھ پر آ کر بیٹھ جاتے ان کے لمبے سجدوں کی وجہ سے۔

۳۱۶۲:......اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں بات بیان کی ابوحفص نے ان کو از ہر نے ان کو ابوعون نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابورجاء سے وہ کہتے تھے کہ میں اپنے آپ کو ایسا نہیں پاتا کہ میں دنیا کے معاملے میں کسی چیز کی خواہش کروں یا غم کروں مگر یہ کہ میں پانچ مرتبہ روزانہ اپنا چہرہ مٹی میں آلودہ کروں اپنے رب کے لیے۔

چند عمدہ صفات

۳۱۶۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو عبداللہ بن ابوسعید نے ان کو ولید بن صالح نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو علقمہ نے ان کو ماجشون اکبر نے وہ کہتے ہیں کہ سعد بن معاذ نے کہا تین چیزیں ہیں میں ان کے بغیر کمزور ہوں میں نے جو بھی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی کبھی بھی میں نے یقین جانا کہ وہ بات اللہ کی طرف سے حق ہے اس میں کوئی شک نہیں اور میں نے جب بھی کوئی نماز پڑھی میں نے اپنے دل میں اس کے بغیر کوئی اور خیال نہیں آنے دیا حتیٰ کہ میں اس سے فارغ ہو گیا اور میں جب بھی کسی جنازے میں پہنچا میں نے اس کے بغیر دل میں کوئی اور بات نہیں سوچی (یعنی کوئی خیال نہیں آنے دیا) کہ یہ جنازہ کیا کہنے والا ہے اور اس کے لئے کیا کہا جا رہا ہے۔ محمد نے کہا کہ میں نے یہ حدیث زہری کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا اللہ سعد پر رحم کرے بے شک وہ محفوظ تھا مامون اور سچا تھا اس میں جو کچھ اس نے کہا اور البتہ تحقیق مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ ایسی صفات ہیں جو یا نبی کو عطا ہوتی ہیں یا اس کو جو نبی کے مشابہ ہو۔ (کہ اس کی ہر بات میں اللہ کی رضا مقصود ہوتی ہے دوسرا خیال ہی نہیں آتا)۔

۳۱۶۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو یحییٰ بن علی بن ہاشم نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شاکر ابوالبختری نے ان کو ابوبلال اشعری نے ان کو عبداللہ بن عیسیٰ نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشون نے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ نے فرمایا تین صفات ہیں کہ میں ان میں ایک آدمی ہوں اور اس کے ماسوا میں میں لوگوں میں سے ایک ہوں پھر اس نے حدیث ذکر کی اس کے مفہوم میں سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ عبداللہ نے کہا بیشک یہ ایسی صفات ہیں جن کو میں گمان نہیں کرتا مگر نبی میں اور بے شک سعد البتہ مامون ہے اور پہلی روایت مرسل زیادہ صحیح ہے۔

حدیثِ نفس

۳۱۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو جعفر بن حیان نے ان کو طریف بن شہاب نے کہ حسن سے عامر کا قول ذکر کیا گیا یعنی ابن عبداللہ بن قیس کا البتہ اگر میرے بارے میں زبانیں مختلف ہو جائیں تو یہ زیادہ محبوب ہے میری طرف سے اس بات سے کہ میں وہ بات پاؤں جو تم ذکر کرتے ہو یعنی نماز میں

(۳۱۶۱)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۱۶۲)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۱۶۳)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۲)...... في (ب): أنها

(۳۱۶۵)......(۱) جعفر بن حيان هو: أبو الأشهب العطاردي

(۲)......مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳)......مابين المعكوفين سقط من (ب)

حدیث نفس کرنا (یعنی خیالات دل میں لانا اور مختلف باتیں دل میں سوچنا) پس حسن نے کہا۔ اللہ نے ہمارے نزدیک اس کام کو نہیں کیا اور اسی مفہوم میں اس کی حکایت ہے جو گزری ہے باب الخوف میں۔

۳۱۶۶:..... ہمیں خبر دی ہے ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو حسین بن عبداللہ قطان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا ہے ابراہیم بن سعید جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بتایا ابو عامر نے ان کو زمعہ نے ان کو سلمہ بن وھرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص دو رکعت پڑھے ان میں وہ اپنے نفس سے باتیں نہ کرے کچھ بھی۔ پس اس کے لئے غلام ہے یا گھوڑا۔ تو کھڑا ہوا ایک آدمی پس دو رکعتیں پڑھی۔ جب بیٹھا تو شیطان اس کے پاس آیا اور کہا کہ دونوں میں سے میں کس کو لوں غلام کو یا گھوڑے کو تو حضور مسکرا دیئے۔

۳۱۶۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن احمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو ابو القاسم خضر بن ابان قرشی نے ان کو ابو ہدبہ ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر جو شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے پس نہیں فتنے میں ڈالتا اس کو شیطان میں اس کے لیے ان دو جبوں میں سے ایک (دیتا ہوں) پس حضرت عمر نے کہا میں ہوں۔ پس جب نماز میں کھڑے ہوئے تو اس کے پاس شیطان آیا اور اس نے کہا بے شک یہ دو جبے ایسے ہیں کہ ایک دوسرے سے اچھا ہے ان دونوں میں سے کس کو آپ پسند کریں گے جب نماز سے ہٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کیا حال ہے عمر؟ بولے شیطان آیا ہے میرے پاس اور اس نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے بہتر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے تم سے کہا نہیں تھا اے عمر؟

۳۱۶۸:..... ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف اصبہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو بکر احمد بن حسین اہوازی صوفی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابو علی حرفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یوسف بن حسین سے وہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری سے نماز میں خشوع کے بارے میں پوچھا گیا تھا اس نے کہا کہ تمام ہمتوں کو نماز میں نماز کے لئے جمع کر لینا حتیٰ کہ اس کے لئے اس کے سوا کوئی کام نہ رہے۔

پیشانی پر سجدہ کے اثرات

۳۱۶۹:..... ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ یہ پڑھی گئی عباس بن ولید پر اور میں سن رہا تھا خبر دی ہے تجھ کو تمہارے والد نے وہ کہتے ہیں کہ امام اوزاعی سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا۔ کانوا قلیلاً من اللیل مایھجعون کہ اہل تقویٰ راتوں کو بہت کم سوتے تھے یعنی آپ بہت کم پاتے کہ ایمان والے پوری رات سوئے ہوں اور کہتے ہیں ان سے نماز میں خشوع کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا اور بازو جھکانا دل کا نرم ہونا (وہی حزن وغم ہے) وہ کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا وہ کہتے تھے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں خبر پہنچی ہے سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود۔ ان کی علامات ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے نمایاں ہیں یعنی زمین پر لگنے سے جو ان کے ماتھے پر نشان ہیں (یعنی سجدوں کی وجہ سے ماتھے پر محراب تھے)۔

(۳۱۶۶)......(۱) زمعة هو ابن صالح المكي له ترجمة في الكامل (۱۰۸۴/۳)

(۲)...... سلمة بن وهرام له ترجمة في الضعفاء للعقيلي (۱۴۶/۲)

(۳)...... في (ب) : نفسه فيهما

(۳۱۶۷)......(۱) في (ب) : جاءه

(۳۱۶۹)......(۱) في (ب) : لين

سجدہ سہو کے سجدے

۳۱۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو احمد بن حسین نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم عبدالعزیز بن احمد نہاوندی زعفرانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے کہ یحییٰ بن معین ایک دن میرے والد کے پاس آئے اور ان سے کہا اے ابوعبداللہ تحقیق میں (مشہور صوفی بزرگ) معروف کرخی سے ملنا چاہتا ہوں اور اس کا کلام سننا چاہتا ہوں اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے ساتھ چلیں ہم مل کر چلتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ آپ کہیں اس کو تکلیف نہ دیں انہوں نے کہا کہ نہیں میں ان کو تکلیف نہیں دوں گا لہٰذا ہم ان کی طرف چلے گئے معروف کرخی نے جب میرے والد کو دیکھا تو ان کی بڑی تعظیم اور اکرام کیا اور مرحبا خوش آمدید کہا اور دونوں دیر تک لمبی باتیں کرتے رہے۔ جب واپس ہونے لگے تو یحییٰ بن معین نے ان سے کہا: کون سی چیز ہے یا کیا حقیقت ہے سہو کے دوسجدوں کی یہ نماز میں کیوں مقرر کیے گئے ہیں۔ معروف نے فوراً جواب دیا کہ دل کو سزا دینے کے لئے اس چیز سے جو اللہ نے فرمائی ہے کہ جب وہ بھول جائے کہ وہ کیوں بھولا ہے اللہ کو یا کیوں غافل ہوا ہے اللہ سے حالانکہ وہ اللہ کے آگے تھا۔ یحییٰ بن معین نے ان سے پوچھا اے ابوزکریا یہ بات آپ کے علم میں سے ہے یا آپ کی کتابوں میں ہے یا آپ احباب کی کتابوں میں ہے۔

۳۱۷۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوالفضل عباس بن محمد دوری نے ان کو عبدالرحمٰن بن غزوان نے ابونوح قراد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شعبہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے عمرو بن مرہ کو جب بھی نماز میں دیکھا میں نے یہی گمان کیا کہ یہ اس وقت تک نہیں ٹلے گا جب تک اس کی دعا قبول نہیں ہو جاتی۔

۳۱۷۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابومعاویہ علائی نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو سفیان ثوری نے انہوں نے کہا کہ لوگ منصور کو نماز پڑھتا دیکھتے تو یہ گمان کرتے کہ ابھی اور اسی وقت مر جائے گا۔

۳۱۷۳:......اسی اسناد کے ساتھ ابوعمرو نے کہا ان کو مسدد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ مرے والد نے کہا میں نے آدھی رات کو محمد بن محمد بن سرین کا رونا سنا حالانکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے (دوران نماز اللہ کی بارگاہ میں رو رہے تھے)۔

مؤمن کی طاقت

۳۱۷۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن حکم نے ان کو یسار نے ان کو عبیداللہ بن شمیط نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمن کی طاقت اس کے دل میں رکھی ہے اس کے اعضاء میں نہیں رکھی کیا آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ شیخ ضعیف ہوتا ہے حالانکہ وہ گرمیوں کے روزے رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے (تراویح پڑھتا ہے) حالانکہ نوجوان اس سے عاجز ہو جاتا ہے۔

۳۱۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ بن یعقوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ محمد بن نصر

(۳۱۷۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۷۱)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)　　(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۷۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)　　(۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۷۳)......(۱) فی (ب) : ربما　　(۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۷۴)......(۱) فی (أ) : نصر

سے زیادہ بہتر نماز پڑھنے والا میں نے نہیں دیکھا ان کی یہ حالت تھی کہ اگر مکھی ان کے کان پر بیٹھ جاتی اس کے کاٹنے سے خون بہہ جاتا مگر وہ اس کو اپنے جسم سے نہیں ہٹاتے تھے (یعنی وہ اس سے بے خبر ہوتے تھے اس لئے کہ ان کی توجہ مکمل اللہ کی طرف ہوتی تھی (مترجم) اور ہم لوگ حیران ہوتے تھے ان کے حسن صلوٰۃ سے اور ان کے خشوع سے اور نماز کے لئے ان کی ہیئت سے وہ اپنی ٹھوڑی سینے پر رکھ لیا کرتے تھے اور کھڑے ہو جاتے تھے ایسے لگتا تھا جیسے کہ وہ گاڑی ہوئی لکڑی ہے۔

۳۱۷۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو عبداللہ بن عمر قواریری نے ان کو حمزہ بن نجیح نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا حسن سے وہ کہتے ہیں کہ اے ابن آدم کہ تیرے دین میں سے کون سی چیز جو تجھ پر دشوار ہے جب تیری نماز تجھ پر آسان ہو جائے۔

۳۱۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو علی بن جعد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی عاصم بن بھدلہ نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابووائل سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حذیفہ سے انہوں نے کہا کہ میں پسند کرتا ہوں۔

۳۱۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابوالنضر نے ان کو شعبہ نے ان کو اسماعیل نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ مسروق نے کہا۔ ہم نہیں صبح کرتے یا شام کرتے جو ہم کسی شے پر دلی خواہش کریں دنیا میں مگر اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے سجدہ کرنا۔

۳۱۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو ابن ابودنیا نے ان کو سلمہ بن شبیب نے ان کو سہیل بن عاصم نے ان کو عبداللہ بن غالب نے ان کو عامر بن یساف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے معلیٰ بن زیاد سے سنا وہ کہتے تھے کہ عامر بن عبداللہ ایسے تھے کہ انہوں نے اپنے ذمہ لازم کر رکھا تھا کہ وہ روزانہ ایک ہزار رکعات پڑھیں گے اور جب عصر کی نماز پڑھتے تو بیٹھ جاتے تھے حالانکہ ان کی پنڈلیاں لمبے لمبے قیام کی وجہ سے پھول چکی ہوتی تھیں پھر وہ کہتے تھے اے نفس میں اسی بات کا حکم دیا گیا ہوں اور اسی لئے میں پیدا کیا گیا ہوں قریب ہے کہ تکبر چلا جائے۔

۳۱۸۰:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو معمر نے ان کو محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن سلام نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ان کے گھر میں کوئی شدت وسختی اترتی یا یوں کہا تھا کہ کوئی تنگی آتی تو گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے تھے اور یہ آیت تلاوت کرتے تھے:

وأمر اهلك بالصلوة واصطبر عليها

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی اس پر مستقل رہیے۔

مشکل کے وقت میں نماز کی طرف متوجہ ہونا

۳۱۸۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو اسماعیل بن سالم نے ان کو

(۳۱۷۵)......(۱) مابین المعكوفين سقط من (أ)
(۳۱۷۹)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)
(۲)......عامر بن يساف له ترجمة في الجرح (۶/ رقم ۱۸۳۳)
(۳)......مابين المعكوفين سقط من (أ)
(۳۱۸۱)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

ابن ابوزائدہ نے انہوں نے کہا کہ عکرمہ بن عمار نے کہا ہے کہ انہوں نے روایت کیا محمد بن عبداللہ دولی سے وہ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز نے کہا جو کہ حضرت حذیفہ کے بھائی ہیں کہ حذیفہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی امر پریشان کرتا تو آپ نماز پڑھتے تھے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یحییٰ بن زکریا بن ابوزائدہ سے اور کہتے ہیں اس میں عبدالعزیز بن اخی حذیفہ انہوں نے کہا کہ حذیفہ نے ذکر کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی ملاقاتیں پھر ذکر کیا حدیث کو اپنے طول سمیت اور اس میں انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر مشکل پیش آتا تو آپ نماز پڑھتے تھے۔

۳۱۸۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو اسحق فارسی نے ان کو ابواحمد بن فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ بخاری نے کہا اور نضر نے کہا کہ عکرمہ سے مروی ہے اس نے روایت کیا محمد بن عبید ابوقدامہ سے کہ اس نے سنا عبدالعزیز حذیفہ کے بھائی سے اس نے حذیفہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی امر پریشان کرتا تو آپ نماز پڑھتے تھے۔

۳۱۸۳:......کہتے ہیں کہ ابن زائدہ نے کہا کہ عکرمہ سے روایت ہے اس نے محمد بن عبداللہ دوَلی سے۔ بخاری نے کہا ہے کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن صباح نے ان کو ابوعباد محمد بن عثمان واسطی سے اس نے ثابت سے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ جب ان کو کسی آدمی کی طرف سے مجبوری ہوتی یا کسی کو کوئی پریشانی ہوتی تو آپ اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

۳۱۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے صہیب سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو آہستہ آہستہ کچھ کہتے تھے جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے اور نہ ہی اس کے بارے میں وہ ہمیں کچھ بتاتے تھے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمجھ گئے ہو تم اس کو؟ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے انبیاء میں سے ایک نبی یاد آ گئے تھے جن کو اپنی قوم کے لشکر عطا کئے گئے تھے۔ چنانچہ وہ بولے ان کو کون پوری کرے گا یا یوں کہا کہ ان کا کون انتظام کرے گا یا اس طرح کا کوئی دوسرا کلمہ کہا چنانچہ اللہ نے اس کی طرف وحی کی تھی کہ میں تجھے اختیار دیتا ہوں تیری قوم کے بارے میں تین میں سے ایک چیز کے بارے میں یا تو میں ان پر دشمن مسلط کردوں ان کے علاوہ لوگوں میں سے یا موت یا بھوک۔ اس نے اپنی قوم سے مشورہ طلب کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں معاملہ آپ کے حوالے کیا گیا ہے ہمارے لئے آپ خود ہی پسند کیجئے۔ لہٰذا وہ نماز کی طرف کھڑے ہوئے اور وہ لوگ بھی جب گھبراتے تھے تو نماز کی طرف رجوع کرتے تھے انہوں نے نماز پڑھی اس کے بعد دعا کی کہ بہرحال ان کے غیر سے دشمن یا بھوک تو مسلط نہ کر مگر موت مسلط کردے اللہ۔ نے ان پر تین دن موت مسلط رکھی لہٰذا ستر ہزار لوگ مر گئے تھے۔ میرا بھنبھنانا جو تم دیکھتے ہو وہ یہ ہے کہ میں دعا کرتا ہوں کہ یارب تیرے نام کے ساتھ میں حملہ کرتا ہوں اور تیرے ہی لیے میں لڑتا ہوں گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف تیری طرف سے ہے۔

۳۱۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد بن ابوحامد مقری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ثابت نے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھوک لگتی تو آواز لگاتے تھے صلوا صلوا نماز پڑھو نماز پڑھو ثابت کہتے ہیں کہ تمام انبیاء اسی طرح کے تھے کہ ان پر کوئی امر نازل ہوتا تھا تو وہ گھبرا کے نماز کی طرف جاتے تھے۔

(۳۱۸۲)......(۱) فی (ب) : الأصبھانی (۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳)...... فی (ب) : فخر (۴)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۱۸۵)......(۱) فی (أ) حازم (۲)......فی (ب) : یاھلاء

۳۱۸۶:...... اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی تھی جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت سے وہ کہتے تھے کہ نماز زمین پر اللہ کی خدمت ہے اگر اللہ تعالیٰ زمین پر نماز سے کسی شے کو افضل جانتے تو یہ نہ فرماتے:

فنادته الملائكة وهو قائم يصلي في المحراب

کہ فرشتوں نے حضرت زکریا کو جب آواز دی تو وہ اپنے عبادت خانے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

۳۱۸۷:...... اسی کی اسناد کے ساتھ مروی ہے جعفر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت سے وہ کہتے تھے کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد نے رات اور دن کو تقسیم کر رکھا تھا اپنے اہل خانہ پر دن رات کی ساعات میں سے کوئی ایسی ساعت نہیں آتی تھی کہ جس وقت کوئی نماز نہ پڑھ رہا ہو بلکہ ہر ساعت میں آل داؤد میں سے کوئی انسان کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہوتا تھا اس لئے اللہ نے عمومی طور پر ان کو بیان کیا ہے اسی آیت میں:

اعملوا ال داؤد شكرا وقليل من عبادى الشكور.

اے ال داؤد عمل کرو شکر کرنے کے لئے اور میرے بندوں میں سے شکر کرنے والے کم ہیں۔

۳۱۸۸:...... اسی کی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت بنانی سے کہ جب وہ ہم لوگوں پر تشریف لاتے تھے تو قبلہ کی طرف دیکھتے تھے اگر اس طرف کوئی انسان نظر آتا تو فرماتے تھے تم لوگ میرے اور میرے رب کے مابین داخل ہو گئے ہو حضرت ثابت ایسے تھے کہ نماز ان کی طرف محبوب بنادی گئی تھی۔

قبر میں نماز

۳۱۸۹:...... کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت سے وہ کہتے تھے۔ اے اللہ اگر آپ نے کسی ایک کو بھی اجازت دی ہے کہ وہ اپنی قبر میں نماز ادا کرے تو مجھے بھی اجازت دے دینا۔

۳۱۹۰:...... اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں حدیث بیان کی ہے جعفر نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر پہنچی ہے کہ زمین مؤمن کے لئے آراستہ کی گئی ہے کہ اس پر چلے اور اس پر اللہ کا ذکر کرے یا اس پر نماز پڑھے۔

۳۱۹۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو حمزہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ثابت البنانی سے وہ کہتے ہیں اے اللہ اگر آپ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی قبر میں تیری نماز پڑھے تو مجھے بھی یہ اختیار دے دے۔

نماز کا ذوق

۳۱۹۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو سعید نے ان کو حمزہ نے ان کو علی بن ابوحملہ نے اور اوزاعی نے دونوں نے کہا کہ علی بن عبداللہ بن عباس ہر روز ایک ہزار سجدہ کرتے تھے (یعنی پانچ سو رکعات) (یا ایک سجدے سے مراد ایک رکعت ہے جیسے پہلے ایک ہزار رکعت کی روایت گزری ہے)

۳۱۹۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمار نے ان کو عبدالرحمٰن بن شعبہ نے ان کو ہیثم نے وہ کہتے ہیں کہ مرہ دن میں دو سو رکعات نماز پڑھتے تھے۔

(۳۱۸۶)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۱۸۷)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

۳۱۹۴:......یعقوب کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن نمیر نے اور ابن عباس نے دونوں نے کہا کہ ہمیں بیان کیا ہے ابن ادریس نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مرہ ہمدانی سے پوچھا گیا تھا جب کہ وہ بوڑھے ہو چکے تھے اب آپ کی نماز کتنی رہ گئی ہے؟ (یعنی اب کتنی پڑھ سکتے ہیں؟) بتایا کہ آدھی رہ گئی ہے یعنی ڈھائی سو رکعات۔ یعقوب کہتے ہیں ہمیں بیان کیا ابوبکر حمیدی نے انکو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطاء بن سائب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار مرہ کی نماز پڑھنے کی جگہ دیکھی جیسے اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے۔

۳۱۹۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ نے ان کو عیسیٰ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ بن فرقد رات کو اپنے گھوڑے پر نکلتے اور قبروں پر جا بیٹھتے اور کہتے تھے اے اہل قبور تحقیق تمہارے اعمال کے صحیفے لپیٹے جا چکے ہیں اور اعمال اٹھائے جا چکے ہیں پھر رونے لگ جاتے تھے اس کے بعد اپنے قدموں پر کھڑے ہو جاتے (ڈھائی سو رکعات پڑھتے) حتیٰ کہ صبح ہو جاتی پھر صبح کی جماعت میں حاضر ہو جاتے۔

۳۱۹۶:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ نے ان کو عیسیٰ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے بتایا ہے حوط بن رافع نے کہ عمرو بن عتبہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ شرط لگاتے تھے یہ کہ وہ ان کا خادم ہوگا۔ ابن رافع کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سخت گرمی کے دن بکریاں چرانے کے لیے نکلا لہٰذا ان کے پاس ان کا ایک ساتھی آیا کیا دیکھتا ہے ایک بادل نے اس پر سایہ کیا ہوا ہے اور وہ سو رہا ہے۔ لہٰذا اس نے اس سے کہا کہ خوش ہو جا اے عمرو اور عمرو نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس بات کے بارے میں کسی اور کو کچھ نہیں بتائے گا۔

۳۱۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسین محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو محمد بن مثنی نے ان کو عبداللہ بن داؤد نے ان کو علی بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عتبہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور درندہ اپنی دم ان کے قدموں پر مار رہا تھا (یا اپنے سر پر مار رہا تھا خوش آمدید کر رہا تھا)۔

۳۱۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے انکو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے ان کو عبداللہ ابن ربیعہ نے کہ وہ عتبہ بن فرقد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں عتبہ نے کہا اے عبداللہ کیا آپ میری مدد نہیں کریں گے؟ اپنے بھتیجے عمرو بن عتبہ کے خلاف میری مدد کیجئے اس پر جس عمل پر میں ہوں۔ عبداللہ بن ربیعہ نے کہا اپنے ابا کی اطاعت کیجیے۔ کہتے ہیں عمرو نے معضد عجلی کی طرف دیکھ کر کہا کہ آپ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ تم ان کی بات نہ مانو۔ آپ سجدہ کریں اور قرب حاصل کریں۔ عمرو نے کہا اے ابا جان سوائے اس کے کچھ نہیں کہ میں ایک غلام ہوں میں اپنی گردن آزاد کروانے کے لئے کام کرتا ہوں۔ لہٰذا آپ ہی میری گردن چھڑانے کے لئے میری مدد کیجیے اور عتبہ رو پڑے اور بولے۔ اے بیٹے البتہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں جیسے ایک والد اپنے بیٹے سے محبت کرتا ہے اور اللہ سے محبت کرتا ہے۔ اس نے کہا اے ابا جان آپ میرے پاس مال لائے تھے جو کہ ستر ہزار تک پہنچتا ہے اگر آپ مجھ سے وہ مانگیں تو یہ حاضر ہے میرے لئے اس میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا اے بیٹے اس رقم کو نکال دو اس نے اس کو خرچ کر دیا یہاں تک کہ نہ باقی رہا اس سے ایک بھی درہم۔

۳۱۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو مسعر نے ان کو

(۳۱۹۴)......(۱) فی (ب) : خمسون ومائتا رکعة

(۳۱۹۵)......(۱) فی (ب) : ثم یصف بین قدمیه

(۳۱۹۶)......(۱) فی (أ) خادم

(۳۱۹۷)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

محارب نے انہوں نے کہا ہم نے قاسم بن عبدالرحمٰن کی صحبت اختیار کی۔ وہ ہم سے تین چیزوں میں طالب رہے کثرت صلوٰۃ۔ لمبی خاموشی۔ سخاوت نفس۔

۳۲۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو ابن نمیر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمام بن حارث نے صبح صبح کنگھی کرنا شروع کی بعض لوگوں نے کہا بے شک ہمام کی زلفیں سیدھی ہیں تا کہ تمہیں خبر دے کہ اس نے آج رات تکیہ نہیں لیا (یعنی سوئے نہیں ہیں)۔

نماز کے لئے شب بیداری

۳۲۰۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین نے ان کو عبیداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو ضمرہ نے ان کو رجاء بن ابی سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ میں عراک بن مالک سے زیادہ نماز پڑھنے والا کسی ایک کو نہیں جانتا یہ اس لیے کہ بے شک وہ ہر دس (آیات) میں رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔

۳۲۰۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن اسحٰق بن احمد نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو موسیٰ بن ہلال نے ان کو اس آدمی نے جو ہم لوگوں کا ہمنشین تھا اور حسان کی بیوی اس کی لونڈی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بات بتائی حسان بن ابوسنان کی بیوی نے وہ کہتی ہیں کہ (اپنے شوہر حسان کے بارے میں کہ وہ) میرے پاس آتا اور میرے ساتھ میرے بستر میں داخل ہو جاتا اس کے بعد مجھے ایسے دھوکا دیتے جیسے کوئی عورت اپنے بچے کو دھوکہ دیتی ہے اور جب وہ سمجھ لیتے کہ میں سوگئی ہوں وہ اپنے آپ کو آرام سے بستر سے نکال لیتے یوں وہ نکل جاتے اور نماز پڑھنے کھڑے ہو جاتے۔ وہ عورت کہتی ہے کہ میں نے ان سے کہا کہ ابوعبداللہ آپ اپنے آپ کو کتنی سخت تکلیف دیتے ہیں۔ آپ اپنے اوپر رحم کیجئے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم چپ ہو جاؤ ہلاک ہو جاؤ قریب ہے کہ میں سو جاؤں اور ایسا سوؤں کہ پھر میں کبھی بھی نہ اٹھ سکوں۔

شب جمعہ کی عبادت

۳۲۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد بن ابو حامد نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا مالک بن دینار سے کہ وہ ہشام بن زیاد عدوی سے پوچھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آپ ہمیں اپنے بھائی کی حدیث بتائیے انہوں نے کہا کہ میرے بھائی تھے علاء بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ۔ شب جمعہ پوری رات جاگتے اور عبادت کرتے تھے اور جمعہ کی رات کو وہ اپنی بیوی سے کہتے اے اسماء مجھے آج ذرا سستی آرہی ہے لہٰذا مجھے فلاں وقت جگا دینا جب وہ وقت گزر جاتا اور وہ ان کو نہ جگاتی تو وہ خواب میں دیکھتے کہ کوئی آنے والا اس کے پاس آیا ہے اور اس نے ان کی پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر ان کو اٹھا دیا ہے اور اٹھانے والا

(۳۱۹۹).....(۱) فی (ب) مانصه:

أخبرنا الشيخ الأجل الإمام بهاء الدين شمس الحفاظ أبومحمد القاسم بن الإمام الحافظ أبى القاسم على بن الحسن الشافعي أيده بقراء تى عليه بجامع دمشق فى جمادى الآخرة سنة خمس وتسعين وخمس مائة قال أنبأنا الشيخان أبوعبدالله محمد بن الفضل بن أحمد الصاعدى الفقيه الفراوى وأبوالقاسم زاهر بن طاهر بن محمد الشحامى فى كتا بيهما لى من نيسابور وحدثنا أبى رحمه الله ثنا زاهر قالا حدثنا الإما الحافظ أبوبكر احمد بن الحسين البيهقى رضى الله عنه.

(۳۲۰۰).....(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۲۰۳).....(۱) فى (ب) : مضى (۲)..... مابين المعكوفين سقط من (أ)

یہ کہتا کہ اٹھ جا اے ابن زیاد اللہ کو یاد کر وہ تجھے یاد کرتا ہے چنانچہ وہ گھبرا کر اٹھ جاتے اور ان کے وہ بال ہمیشہ سید ھے کھڑے رہتے جب تک وہ دنیا میں رہے۔ مرنے تک اور جب مرنے کے بعد ہم نے اسے غسل دیا ہے تو ان کے سامنے کے بال بدستور کھڑے ہوئے تھے۔

۳۲۰۴:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو محمد یحییٰ بن منصور قاضی سے وہ کہتے تھے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر اسماعیل نیساپوری نے ان کو احمد بن ابوالخوارزمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو سلیمان دارانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نماز میں سجدہ کے دوران اچانک سو گیا مجھے نیند نے لے لیا۔ اچانک خواب میں دیکھتا ہوں میں (ایک جنت کی) حور کے پاس ہوں اس نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری ہے اور وہ کہہ رہی ہے اے میرے محبوب تیری آنکھیں سو رہی ہیں حالانکہ بادشاہ (حقیقی) جاگ رہا ہے وہ تہجد پڑھنے والوں کو دیکھ رہا ہے اور ان کی تہجد......وہ ملعون ہے جو اپنی نیند کی لذت کو غالب رب کی مناجات پر ترجیح دیتا ہے۔ تحقیق رخصت ہونے کا وقت قریب ہو چکا ہے اور محبوب ایک دوسرے کو مل گئے ہیں پس یہ کیسا سونا ہے اے میرے محبوب اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک کیا تیری آنکھیں سو رہی ہیں حالانکہ ہم اپنے خیمے یا اپنی دولہن کھٹ میں اتنی اتنی عرصے سے انتظار کر رہے ہیں (اس کے بعد آنکھ کھل گئی) اور میں بوکھلا کر جلدی سے اچھلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مجھے جو اس کی ڈانٹ پڑی اس سے شرم وحیاء کے مارے میں پسینے سے شرابور ہو چکا ہوں اور اس کی گفتار کی شیرینی میرے کانوں اور میرے دل میں موجود ہے۔

حضرت تمیم داری ایک سال تک نہیں سوئے

۳۲۰۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو یونس بن یحییٰ نے ان کو ابومباتہ اموی نے ان کو منکدر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ تمیم داری ایک رات کو سوئے تو اس رات کو تہجد کے لئے نہ اٹھ سکے حتیٰ کہ صبح ہو گئی چنانچہ انہوں نے اپنے آپ کو اس کی یہ سزا دی کہ سال بھر تک رات کو سونا چھوڑ دیا۔

بستر پر نہ سونے کی قسم

۳۲۰۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ نے ان کو اسحٰق بن اسماعیل نے ان کو جریر نے ان کو طلق بن معاویہ نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی ہم میں سے سفر سے آیا اسے ہند بن عوف کہتے تھے اس کی بیوی نے اس کے لیے بستر بچھایا اور وہ سو گیا مگر رات کو اٹھنے کا ایک وقت مقرر تھا جس میں وہ اٹھ جاتے تھے اور عبادت کرتے تھے۔ (آج سفر کی تھکان سے نہ اٹھ سکے اور صبح ہو گئی) چنانچہ اس نے قسم کھالی کہ آج کے بعد وہ بستر پر کبھی بھی نہیں سوئے گا۔

۳۲۰۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن حاتم نے ان کو ابو محمد بن منصور نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو علی بن عثام نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن اسود ہمارے پاس آئے مگر ان کے پیر میں تکلیف تھی وہ پیر پر کھڑے ہوتے تو گر جاتے۔ علی نے کہا کہ اسود کی بینائی چلی گئی تھی مگر انہوں نے لوگوں کو ایک عرصے تک معلوم نہ ہونے دیا۔

(۳۲۰۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) : فی (۳)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۰۵)......فی (أ) الحسین بن یعقوب

(۳۲۰۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۰۷)......(۱) فی (ب) یصبح (۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

بنوعدی کے تیس بوڑھے شیخ

۳۲۰۸: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن داؤد سلیمان نے انکو حفص بن احمد بن نصر نے انکو حسین بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام سے وہ کہتے ہیں بنوعدی میں تیس بوڑھے شیخ تھے جو کہ بستر پر نہیں آ سکتے تھے مگر پیٹھ کے بل یا گھٹنوں کے بل۔

۳۲۰۹: ...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن احمد صیر فی نے بغداد میں ان کو محمد بن احمد بن براء نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا علی بن مدینی سے وہ کہتے ہیں کہ میں عبدالرحمٰن بن مہدی کی بیوی کی خبر گیری کرنے اس کے پاس جاتا تھا ان کی وفات کے بعد میں نے قبلہ کی طرف ایک کالا نشان دیکھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت عبدالرحمٰن کے آرام کی جگہ کہ رات کو وہ نماز پڑھتے رہتے تھے جب نیند غالب آنے لگتی تھی تو صرف اپنا ماتھا اس جگہ پر رکھ لیتے تھے (اور اسی سے گزارہ کر لیتے تھے)۔

۳۲۱۰: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو سعید بن اسد نے ان کو حمزہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ معاذہ عدویہ نے کہا تھا کہ حضرت صلۃ اپنے گھر کی مسجد سے اپنے بستر تک آنے کے لئے گھٹنوں کے بل ہی آتے تھے تاکہ نماز میں کھڑے ہونے کی تاخیر نہ ہو جائے۔

حضرت صلۃ بن اشیم کی نماز

۳۲۱۱: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب۔ نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو مستلم بن سعید واسطی نے ان کو حماد بن زید عبدی نے یہ اس کو اس کے والد نے خبر دی کہ ہم لوگ کابل کی طرف ایک غزوے میں روانہ ہو گئے تھے لشکر میں حضرت صلۃ بن اشیم بھی تھے کہتے ہیں کہ عشاء کے بعد اس نے لوگوں کو چھوڑ دیا پھر وہ لیٹ گیا اور اس نے لوگوں کے غافل ہونے کا انتظار کیا حتیٰ کہ جب سب لوگ سو گئے وہ جلدی سے اٹھا اور جھاڑیوں کے ایک جھنڈ میں داخل ہو گیا جو کہ قریب تھا میں اسے دیکھ رہا تھا میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا اس نے وضو کیا پھر نماز پڑھنا شروع کر دی اس نے جونہی نماز شروع کی تو ایک شیر آ کر اس کے قریب کھڑا ہو گیا میں جلدی سے درخت پر چڑھ گیا شیر اس کو دیکھتا رہا کہ وہ اس کی طرف توجہ کرتا ہے یا اس کو کوئی تکلیف دیتا ہے حتیٰ کہ اس نے سجدہ کر لیا میں نے دل میں سوچا کہ اب شیر اس کو پھاڑ دے گا کوئی چیز بھی نہیں ہے وہ سجدے کر کے بیٹھ گیا اس کے بعد اس نے سلام پھیر دیا اور کہنے لگا۔ اے درندے تم رزق کسی دوسری جگہ سے تلاش کر لو چنانچہ شیر واپس لوٹ گیا اور وہ زور زور سے دھاڑ رہا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اس کے دھاڑنے سے پہاڑ پھٹ پڑیں گے۔ وہ اسی طرح نماز پڑھتا رہا جب صبح قریب ہوئی تو بیٹھ گیا اور اللہ کی حمد کی اس طرح کہ میں نے اس کی مثل حمد نہیں سنی اس کے بعد دعا کی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو جہنم سے بچا لے کیا بھلا میرے جیسا بھی کبھی یہ جرأت کر سکتا ہے کہ تجھ سے جنت کا سوال کرے پھر وہ واپس لوٹ آیا اور ایسے تھا جیسے رات بھر بستروں پر آرام کرتا رہا اور صبح ہوئی تو تھکن سے میری ایسی حالت تھی کہ بس اللہ ہی جانتا ہے۔ جب ہم لوگ دشمن کی زمین کے قریب پہنچے تو امیر نے حکم دیا کہ لشکر سے کوئی پیچھے نہ رہے (لشکر کو روانگی کا حکم مل گیا اتنے میں اس نے دیکھا تو) اس کا خچر اس کے سامان کو لے کر غائب ہو چکا ہے بس پھر وہ نماز پڑھنا شروع ہو گئے ان سے سب نے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں وہ ذرا سا روانہ ہوا پھر کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں دو رکعت پڑھوں گا سب نے کہا کہ لوگ جا چکے ہیں۔ وہ بولا کہ بس ہلکی سی دو رکعت تو ہیں۔ کہتے ہیں کہ پھر اس

(۳۲۰۸)...... (۱) فی (أ) سلمان

(۳۲۱۰)...... (۱) فی (ب) صخرة

نے دو رکعت کے بعد دعا کی اے اللہ میں تجھ کو قسم دیتا ہوں کہ مجھ پر میرا خچر سامان سمیت واپس کر دے۔ کہتے ہیں کہ بس وہ خچر آ کر سامنے کھڑا ہو گیا۔ پھر جب ہم دشمن سے جا کر ٹکرائے تو صلہ بن اشیم نے اور ہشام بن عامر نے حملہ کیا اور خوب نیزہ بازی کی اور تلوار زنی کی اور خوب مارا۔ کہتے ہیں کہ اس دن انہوں نے دشمن کو توڑ کر رکھ دیا اور وہ کہتے تھے کہ عرب کے دو مجاہدوں نے ہمارا اس طرح حشر خراب کر دیا ہے اگر سارے مسلمان ہم سے لڑتے کیا حالت کرتے چنانچہ انہوں نے مسلمانوں کی بات مان لی۔ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بے شک ہشام بن عامر (جو کہ ان کے پاس بیٹھے تھے) اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں ڈالا۔ ان کی خبر ان کو بتاؤ۔ تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایسی بات ہرگز نہیں ہے لیکن انہوں نے اس آیت کو تلاش کر لیا تھا۔

ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات اللّٰه واللّٰه رؤف با لعباد.

بعض لوگ وہ ہیں جو اپنے آپ کو اللہ کی رضا کی تلاش میں بیچ دیتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر شفیق ہے۔

۳۲۱۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو معاویہ بن ہشام نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے کہ بے شک وہ نماز پڑھتے رہتے تھے جب کوئی اندر آنے والا آتا تو وہ اپنے بستر پر آ جاتے اور اس کے ساتھ سہارا لگا لیتے۔

راہ نجات کی تلاش

۳۲۱۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ غضائری نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نجار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو داؤد بن رشید نے ان کو منصور نے ان کو ابوامیہ خادم عمر بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ان کی ایک دراز تھی ایک الماری کے اندر اس کی چابی ان کے تہہ بند میں ہوتی تھی وہ مجھے بے خبر ہونے دیتے جب وہ میری طرف دیکھتے کہ میں سو چکا ہوں تو وہ دراز کو کھولتے اس میں سے بالوں کی ایک قمیص یا جبہ اور ایک بالوں کی چادر نکالتے رات بھر ان دونوں میں نماز پڑھتے رہتے جب صبح کی اذان ہو جاتی تو ان دونوں کو اتار کر رکھ دیتے۔

۳۲۱۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے انکو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے کہتے ہیں کہ مجھے بات بیان کی عبداللہ بن سعید ابوقدامہ نے ان کو ابوالولید بن مسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ عطاء خراسانی کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے وہ رات بھر نماز کے لئے شب بیداری کرتے تھے جب آدھی رات یا ایک تہائی گزر جاتی تو وہ ہمارے پاس آتے اور ہم لوگ اپنے خیموں میں ہوتے وہ آواز دیتے اے یزید۔ اے عبدالرحمٰن بن یزید۔ اے ہشام بن عامر اٹھو وضو کرو اور نماز پڑھو اس رات کی نماز پڑھنا اور اس دن کا روزہ رکھنا آسان ہے لوہے کی بیڑیوں سے اور پیپ کے پینے سے بچو اور نجات تلاش کرو نجات تلاش کرو اس کے بعد وہ نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

(۳۲۱۱)......(۱) مابین المعکوفین غیر واضح فی (أ) (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)...... مابین المعکوفین غیر واضح فی (أ) (۴)...... فی (ب): خفیفتان

(۵)...... فی (ب): لقینا (۶)......فی (ب): فکسر ذلک

(۷)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

الحدیث أخرجه ابن أبی الدنیا فی محاسبة النفس (۳۳) وأبی نعیم فی الحلیة (۲/۲۴۰)

(۳۲۱۴)......(۱) فی (أ) جعفر بن سفیان (۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

۳۲۱۵:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر صفار نے بغداد میں ان کو ابوعبداللہ حسین بن یحییٰ بن عیاش قطان ۔ نے ان کو ابراہیم بن مجشر نے ان کو ہیثم نے ان کو خبر دی ابوعامر نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو نماز تہجد پڑھا کرو اگر چہ چار رکعت ہی سہی ۔ ہاں ضرور پڑھو خواہ دو رکعت ہی کیوں نہ ہو کوئی ایسا گھرانہ نہیں جس کی صلاۃ اللیل معروف ہو مگر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اے گھرانے والو اٹھو اپنی نماز کے لئے ۔ ہیثم کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے اسی شخص نے جو ابوعامر کے ماموں ہے کہ حسن نے فرمایا یہ حدیث ہے واللہ اعلم کیا ہے یہ منادی ۔

رات میں نماز پڑھنے کی ترغیب

۳۲۱۶:......ہمیں خبر دی ابوالفتح نے ان کو حسین بن یحییٰ نے ان کو ابراہیم نے ان کو ہیثم نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رات کو نماز پڑھو اگر چہ بکری کا دودھ دوہنے کی دیر ہی سہی ۔

۳۲۱۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے انہوں نے سنا حسن بن عبداللہ ادیب سے انہوں نے سنا محمد بن اعین سے انہوں نے ابوعبداللہ مقری زاہد سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سرائے میں ایک شیخ تھا وہ لوگوں کو جگاتا تھا جب رات کی ایک تہائی گزر جاتی اور ان کو تہجد پڑھنے کے لئے ترغیب دیا کرتا تھا پس وہ جس وقت ان لوگوں میں سے کسی کو اس کام کے لئے خوشی سے کرتے دیکھتا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرتا اور قرآن پاک کی آیات تلاوت کرتا مثلاً یہ آیت بھی پڑھتا تھا ۔ ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک اور رات کے وقت قرآن کے ساتھ تہجد پڑھتے یہ اضافی حکم ہے ان کے لئے ۔ اس کے بعد اونچی آواز کے ساتھ شعر پڑھتا تھا (جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہوتا تھا) (اے سونے والے) رات کی قدر شب بیداری کرنے والوں سے پوچھ جو سحر کے وقت (روتے ہیں اللہ کی بارگاہ میں) جو بغیر کھیل کود کے اور بغیر رات کے قصے سننے کے تر و تازہ ہیں جو اپنے ہاتھوں کو اپنے جگروں پر باندھے کھڑے ہوتے ہیں گویا کہ وہ دنیا سے کوچ کرنے کے لئے رخت سفر باندھے تیار کھڑے ہیں ۔

سل اللیل اھل اللیل بالسحر
والناعمین بلا لھو ولا سمر
والقابضین علی الاکباد ایدیھم
شدوا الرحیل وھیا والہ السفر

پھر اگر وہ بزرگ ان مسافروں سے سستی اور بوجھل پن دیکھتے یہ کہتے تھے :

من نام اللیل کثیرا
لقی اللہ یوم القیمۃ فقیراً

جو رات کو زیادہ سوئے گا وہ قیامت کے روز نادار ہو کر اللہ کو ملے گا ۔

پھر وہ زور زور سے یہ شعر پڑھتے ۔

اپنی خوابِ غفلت سے بیدار ہو جا اے ناداں تیری نیند تو لمبی کبھی تیری قبر کی مٹی کے نیچے ہو ہی جائے گی ۔ موت کی تیاری کیا کر جب تو صبح کرے ممکن ہے کہ جب تو شام کرے تو موت کا قاصد اتر چکا ہو ۔

(۳۲۱۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۲۱۷)......(۱) فی (ب) نشاطاً ونسارعاً (۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)...... غیر واضح فی (أ) (۴)...... فی (ب) : کثیراً (۵)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

تنبه من منامک یا جھول
فنومک تحت رمشک قد یطول
تاھب للمنیة حین تغدو
عسی تمسی وقد نزل الرسول.

۳۲۱۸:......ابوالقاسم حسن بن محمد بن حبیب مفسر نے ہمیں بعض احباب کے اشعار سنائے تھے۔اے غافل سونے والے (تو سوتا ہے) اور رب جلیل رات کی تاریکیوں میں دھرتی پر چلتی ہر بری چیز سے تیری حفاظت کرتا ہے۔آنکھیں اس مبارک شان سے کیسے غافل سوتی ہیں جس کی طرف سے نعمتوں کے فوائد کی بارش ہوتی ہے۔

یارا قدًا والجلیل یحفظه
من کل سوء یدب فی الظلم
کیف تنام العیون عن ملک
یاتیه منه فوائد والنعم

اور ایک روایت میں یوں ہے۔**والملک یرقبه**۔مطلب وہی ہے۔

۳۲۱۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو حسان بن عبداللہ واسطی نے ان کو سری بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ سلیمان تیمی مکہ کے راستے میں تھے تو نماز عشاء کے لئے وضو کرتے پھر ساری رات اپنے سامان میں صبح تک نماز پڑھتے رہتے تھے پھر اسی وضو کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے تھے۔

چالیس سال تک فجر کی نماز عشاء کے وضو سے

۳۲۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی دعلج بن احمد بن احمد نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے وہ کہتے کہ میں نے سنا محمد بن عبدالاعلیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ معتمر بن سلیمان نے کہا اگر آپ میرے گھر کے فرد نہ ہوتے تو میں کبھی آپ کو یہ بات نہ بتلاتا اپنے والد کے بارے میں کہ وہ چالیس سال تک ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے اور فجر کی نماز عشاء کے وضو کے ساتھ پڑھتے تھے (یعنی رات بھر عبادت کرتے تھے سوتے نہیں تھے)

۳۲۲۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو سعید بن عامر نے وہ کہتے ہیں حضرت سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ ہر سجدے میں اور ہر رکوع میں ستر مرتبہ تسبیح کہتے تھے۔

۳۲۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ معیطی نے ان کو جریر ضبی نے ان کو رقبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رب العزت کو نیند میں دیکھا تو اس نے فرمایا میری عزت کی قسم ہے البتہ ضرور میں عزت کا ٹھکانہ دوں گا سلیمان تیمی کو۔

۳۲۲۳:......ہمیں خبر دی علی بن محمد بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن عمران بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بن عیاش سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابواسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ چالیس سال میری آنکھوں نے ذرا سی بھی نیند نہیں کی۔

(۳۲۱۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۲۲)......أخرجه أبونعیم فی الحلیة (۳/۳۲) من طریق ابن المبارک عن رقبة بن مصقلة

خواتین کی نماز کے لئے شب بیداری

۳۲۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوعثمان حناط نے ان کو محمد بن صالح عدوی نے ان کو سیار بن حاتم نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ حفصہ بنت سیرین رات کو دیا جلاتی پھر اپنے مصلے پر کھڑی ہو جاتی بسا اوقات چراغ بجھا دیتی تھی اور صبح تک اس کا گھر روشن رہتا تھا۔

۳۲۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سناسری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا عون بن ابوعمران جونی سے کہتے تھے کہ میری والدہ رات بھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتی تھی حتیٰ کہ اپنی دونوں پنڈلیوں اور دونوں پیروں کو پرانے کپڑوں کی پٹیوں سے باندھ لیتی تھیں۔ ابوعمران ان سے کہتے تھے کہ اے امی اس کے بغیر بھی تو آپ رہ سکتی ہیں وہ اس کو جواب دیتی نہیں یہ قیام و تکلیف اس کے مقابلے میں بہت کم ہے جو قیامت میں اللہ کے سامنے پیشی کے وقت ہوگا لہٰذا بیٹا خاموش ہو جاتا تھا۔

۳۲۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن عمرو احمسی نے کوفے میں ان کو حسن بن مہران اصفہانی نے ان کو عبداللہ بن محمد نے ان کو خبر دی محمد بن حسین صیرفی نے ان کو ابراہیم بن مسلم قرشی نے انہوں نے کہا کہ فاطمہ بنت محمد بن منکدر ایسی تھی کہ دن اس کا روزے سے گزرتا تھا اور جب اس پر رات چھا جاتی تو وہ غمگین آواز کے ساتھ آواز لگاتی رات چھا گئی اندھیرے مل جل گئے اور ہر محبوب نے اپنے محبوب کے پاس پناہ لے لی ہے اور میری خلوت تیرے ساتھ ہے اے میرے مطلوب تو ہی مجھے جہنم سے آزاد کر دے۔

۳۲۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو خبر دی ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ مروی نے وہ کہتے ہیں کہ ہیثم نے کہا کہ اگر منصور بن زازانی سے کہا جاتا کہ موت کا فرشتہ دروازے پر پہنچ چکا ہے تو اس کے ہاں عمل میں زیادتی نہ ہوتی فرمایا کہ یہ اس لئے تھا کہ ان کا معمول یہ تھا کہ وہ صبح صبح جب نکلتے تھے پہلے صبح کی نماز با جماعت ادا کرتے تھے اس کے بعد وہ وہیں بیٹھ جاتے تھے اور تسبیح پڑھتے رہتے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا پھر وہ نماز پڑھنا شروع کرتے تو زوال تک پڑھتے رہتے تھے زوال کے بعد وہ ظہر پڑھتے۔ اس کے بعد نماز شروع کرتے تو عصر تک پڑھتے رہتے تھے اس کے بعد عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر بیٹھ جاتے اور تسبیح پڑھتے رہتے مغرب تک اس کے بعد مغرب پڑھتے اس کے بعد پھر نماز پڑھتے عشاء تک پھر عشاء پڑھ کر گھر واپس لوٹ آتے تھے۔

نماز میں استغراق

۳۲۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان بصری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواحمد فراء سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن منصور سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن مغیرہ ایسے تھے کہ جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے اگر مکھی ان کے چہرے کو نوچ کھاتی وہ اس کو نہیں اڑاتے تھے (نماز میں مستغرق رہتے تھے)۔

۳۲۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے مریم عورت عثمان سے سنا وہ کہتی تھی کہ ہم لوگ کھیل کود کر ہنسنے اور بات چیت کرنے کو ملتوی کر دیتے تھے اس وقت تک کہ ابوعثمان اپنے نماز کے معمول میں داخل ہو جاتے وہ ایسے تھے کہ جب وہ خلوت میں (عبادت کے لئے) داخل ہو جاتے تو پھر وہ (ایسے عبادت میں مستغرق ہوتے کہ) بات چیت وغیرہ کچھ بھی محسوس نہیں کرتے تھے۔

(۳۲۲۷)......(۱) مابین المعکوفین غیر واضح فی (أ)

(۳۲۲۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

۳۲۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوجعفر محمد بن محمد بغدادی سے ان کو ابوالحسن علی بن قرین سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیع بن سلیمان سے وہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (ایسے تھے کہ) انہوں نے رات کو تین تہائیوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ وہ ایک تہائی لکھنے میں گزارتے ایک تہائی نماز پڑھتے تھے اور ایک تہائی سوتے تھے)۔

۳۲۳۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو داؤد بن ابراہیم نے ایک شیر نے حج کے راستے پر لوگوں کا راستہ روک لیا تھا لہٰذا بھگدڑ کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے ٹکرا کر زخمی ہو گئے تھے۔ ساری رات اسی طرح گزر گئی تھی جب صبح ہوئی تو وہ خود بخود وہاں سے چلا گیا لوگ بھی دائیں بائیں اتر گئے اور اپنے آپ کو انہوں نے گرا دیا اور سو گئے۔ صرف طاؤس نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ ایک آدمی نے طاؤس سے کہا کہ کیا آپ سوتے نہیں ہیں آپ رات بھر کھڑے رہے؟ طاؤس نے کہا کہ کیا سحر بھی سوتی ہے۔

صاحب حدیث کے لئے عبادت کا معمول

۳۲۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو عبدالصمد بن سلیمان بن ابومطر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت احمد بن حنبل کے ہاں رات گزاری تھی۔ انہوں نے میرے پاس پانی کا برتن رکھ دیا تھا کہتے ہیں جب میں نے صبح کی تو انہوں نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کو استعمال نہیں کیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ آپ تو صاحب الحدیث ہیں احادیث کے روایت کرنے والے ہیں) آپ کا رات کی عبادت کا معمول نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا کہ وہ ہے مگر میں مسافر ہوں اس لئے۔ فرمایا کہ مسافر ہو تو کیا ہوا مسروق نامی بزرگ نے حج کا جب سفر کیا تھا تو رات بھر عبادت کرتے تھے نیند صرف سجدے میں کرتے تھے۔

۳۲۳۳:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو ابو یوسف یعقوب بن سفیان نے کہ مجھے خبر دی ہے بعض شیوخ اہل کوفہ نے کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کے پاس یعنی آل حسن بن صالح بن حی کے پاس ایک خادم تھا جو ان کی خدمت کیا کرتا تھا انہیں اس کے بیچنے کی ضرورت پیش آ گئی لہٰذا اسے انہوں نے بیچ دیا جب رات کا پہلا حصہ ہوا تو میں گیا اور جا کر اس کی مالکن سے اصرار کیا کہ اس کو اٹھا دینا اور کہنا کہ رات گئی بار بار کہا حتیٰ کہ مالکن نے اس کو ڈانٹ دیا اور وہ اس کے ساتھ چیخا کہتے ہیں کہ جب میں نے صبح کی تو میں حسن کے پاس گیا۔ وہ بولی یا سبحان اللہ کیا تمہارے اوپر لازم نہیں تھا بوجہ اس کے کہ میں نے تمہاری خدمت کی تھی کہ تم لوگ مجھے کسی مسلمان کے پاس بھیج دیتے کہتے ہیں کہ حسن نے کہا سبحان اللہ کیا ہوا اس کو؟ فرمایا کہ میں نے انتظار کیا کہ تا کہ اٹھے اور تہجد پڑھے اس نے ایسا نہیں کیا میں نے اس پر اصرار کیا تو اس نے مجھے مارا اور مجھے گالیاں دیں۔ کہتے ہیں کہ پھر وہ چیخے یا علی اور کہا تم اس سے زیادہ اچھا کیا چاہتے ہو جاؤ اس کی ہمارے بعض بھائیوں سے پہلے رقم لو اور اس کو آزاد کر دو۔

۳۲۳۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومنصور محمد بن محمد بن سمعان واعظ نے ان کو محمد بن مسیّب ارغیانی نے ان کو ابوسعید نے ان کو ابوخالد احمد نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے کھانا کھایا جب پیٹ بھر گیا تو بولے کہ گدھا جب زیادہ گھانس کھاتا ہے اس کا کام بھی زیادہ کر دیا جاتا ہے پھر وہ عبادت کرنے جو کھڑے ہوئے تو انہوں نے صبح کر دی۔

(۳۲۳۰)...... (۱) فی الأصل : بکر

(۳۲۳۱)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۲۳۳)...... (۱) فی (ب) : أما (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ) (۳)...... فی (ب) : أن یقوم

ابن مبارکؒ کا مبارک عمل

۳۲۳۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر خفاف نے ان کو محمد بن منذر نے ان کو محمد بن احمد بن حسن بن ربیع نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن مبارک کو دیکھا وہ روم کی سرزمین پر سخت گرمی کے ایام میں جہاد کر رہے تھے اور ان کے سر سے ان کی ٹوپی گر گئی کہتے ہیں کہ کہا محمد بن وزیر ابن مبارک کے وصی نے کہ میں عبداللہ کے ساتھ تھا محمل میں ہم لوگ رات کو ایک جگہ پہنچے اور وہ خوف تھا خطرہ تھا۔ کہتے ہیں وہاں پر ابن مبارک اترے اور پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے حتیٰ کہ اس مقام سے ہم نکل گئے اور ہم ایک نہر پر پہنچے لہٰذا وہ اپنی سواری سے اترے چنانچہ میں نے اس کی لگام یا رسی لی اور میں لیٹ گیا وہ وضو کرنے اور نماز پڑھنے لگ گئے حتیٰ کہ فجر ہوگئی میں ان کو دیکھتا رہا لہٰذا انہوں نے مجھے آواز دی کہ اٹھ جا وضو کر لے کہتے کہ میں نے کہا کہ میرا تو وضو ہے چنانچہ ان پر حزن وغم سوار ہوگیا جب انہوں نے یہ محسوس کیا کہ مجھے ان کے رات بھر قیام کا علم ہے چنانچہ انہوں نے مجھ سے کلام نہیں کیا حتیٰ کہ دو پہر ہوگئی اور میں ان کے ساتھ منزل پر پہنچ گیا۔

حضرت کرز کی نماز

۳۲۳۶:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابن مغیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت کرز کا ساتھی بنا ان کی عادت تھی کہ وہ جہاں کہیں اترتے تھے تو خیمہ نصب کرنے سے پہلے ادھر ادھر دیکھتے تھے جب وہ کوئی پاک جگہ دیکھتے تو اس میں وہ نماز پڑھ لیتے تھے۔

حضرت اوزاعی کی نماز

۳۲۳۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن بن محمد بن حسین نصر آبادی نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو ابوالاصبغ محمد بن سماعہ رملی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ضمرہ بن ربیعہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت اوزاعی کے ساتھ حج کیا تھا سنہ ایک سو پچاس ہجری میں ہم نے انہیں بستر پر لیٹے کبھی نہیں دیکھا تھا نہ رات میں نہ دن میں وہ نماز پڑھتے رہتے تھے جب نیند ان پر غالب آتی تھی وہ پلان کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے۔

حضرت ہناد کی نماز

۳۲۳۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم ہاشمی نے ان کو احمد بن سلمہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہناد بن سری سے بارہا سنا جب وہ قبیصہ بن عقبہ کا ذکر کرتے تھے کہ وہ نیک آدمی تھا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری رہتی تھیں اور حضرت ہناد بہت رونے والا شخص تھا میں ایک دن ان کے پاس مسجد میں تھا جب وہ قرأت سے فارغ ہوئے تو اپنی منزل کی طرف لوٹ آئے۔ وضو کیا اور واپس مسجد میں چلے گئے اور اپنے پاؤں پر کھڑے زوال تک نماز پڑھتے رہے اور میں مسجد میں ان کے ساتھ تھا پھر وہ اپنی منزل کی طرف آئے وضو کیا اور واپس مسجد چلے گئے پھر گھر پہنچ کر نماز پڑھتے رہے اور میں ان کے ساتھ تھا۔ ہم نے ظہر پڑھی پھر وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر عصر تک نماز پڑھتے رہے اور قرآن کی تلاوت کے ساتھ اپنی آواز اونچی کر لیتے اور کثرت کے ساتھ روتے رہتے اور عصر تک نماز پڑھتے رہے پھر ہمیں عصر پڑھائی اور مسجد

(۳۲۳۵)......(۱) فی (ب) : من أرض

(۳۲۳۸)......(۱) فی (ب) : قال (۲)...... فی (ب) : مسجده (۳)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۴)...... فی (ب) : إلی (۵)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

کے صحن میں آ گئے اور وہ مصحف میں قرآن مجید پڑھتے رہے اور رات کو میں نے ان کے ساتھ مغرب پڑھی اور میں نے ان کے بعض پڑوسیوں سے کہا کہ ان کو کس چیز نے عبادت پر اتنا صابر بنا دیا ہے انہوں نے کہا کہ دن میں بھی ان کی یہی عبادت ہے گزشتہ ستر سال سے کیا حال ہوتا اگر آپ ان کی رات کی عبادت دیکھتے انہوں نے کبھی شادی نہیں کی ہے اور نہ ہی رات کو کبھی سونے گئے حتیٰ کہ ان کو راہب کوفہ کہا جاتا تھا۔

رابعہ بصریہ کی نماز

۳۲۳۹:......ہمیں خبر دی عبدالملک بن محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوالحسین اخوتبوک نے ان کو ابوجہم قرشی نے ان کو محمد بن عباس قطان نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو جعفر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں ایک رات رابعہ بصریہ کے پاس مہمان بنا میں نے اس کے عبادت خانے کی طرف جانے کی جلدی کی اور دوسری جگہ پر مگر وہ ہمیشہ نماز میں کھڑی رہی حتیٰ کہ اس نے صبح کر دی میں نے ان سے کہا۔ کیا جزا ہے اس کی جس نے ہمیں قوت دی ہے اسی رات کے قیام پر۔ بولی اس کی جزا یہ ہے کہ تم اس کے لیے دن میں روزہ رکھو۔

۳۲۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو محمد بن زکریا اصفہانی نے ان کو ابوبکر بن بنی ضبیعہ نے ان کو جعفر بن سلیمان ضبعی نے ان کو ابراہیم بن عیسیٰ یشکری نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا بکر بن عبداللہ مزکی سے وہ کہتے ہیں کہ کون ہے تیری مثل اے ابن آدم اس نے تجھے پانی کی اور محراب کے مابین آزادی دی ہے کہ تم جب چاہو اپنے رب کے پاس داخل ہو سکتے ہو تیرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ترجمان ہے۔

حضرت بلال بن سعد کی عبادت

۳۲۴۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا۔ ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عباد بن ولید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ بلال بن سعد عبادت کے حوالے سے مشہور تھے اس قدر کہ ہم نے نہیں سنا کہ کوئی اس پر قادر ہو کہ وہ ہر رات اور ہر دن میں غسل کرتے تھے۔ میرے والد نے کہا کہ امام اوزاعی بھی عبادت میں اس قدر مشہور تھے کہ کسی کے بارے میں نہیں سنا گیا کہ وہ اس قدر عبادت پر قادر ہو جتنی وہ کرتے تھے کہ اگر ان پر زوال بھی گزرتا تو وہ اس وقت بھی کھڑے نماز پڑھ رہے ہوتے تھے۔

چاشت کی نماز ایک سو رکعات کا معمول

۳۲۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوالمعروف ان کو ابوسہل اسفرائینی نے ان کو ابوجعفر جزاء نے ان کو علی بن واینی نے ان کو لوح بن قیس نے ان کو عون بن ابوشداد نے کہ عبداللہ بن غالب چاشت کی نماز ایک سو رکعات پڑھتے تھے۔ اس کے بعد بیٹھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اسی لیے (عبادت کے لیے) پیدا کیے گئے ہیں اور اسی چیز کا حکم دیئے گئے ہیں۔ قریب ہے کہ اللہ کے ولی رک جائیں اور صرف حمد ہی کریں۔

۳۲۴۳:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن اسحٰق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان حناط نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے ان کو علی بن ابوالحسین نے وہ کہتے ہیں کہ امام اوزاعی نے کہا تھا کہ میں حج کرنے نکلا تھا چنانچہ میں جب مدینۃ الرسول میں داخل ہوا تو رات کا وقت تھا میں مسجد نبوی میں آیا کیا دیکھتا ہوں کہ نوجوان قبر رسول اور منبر رسول کے درمیان یعنی ریاض الجنۃ میں تہجد پڑھ رہا ہے۔

(۳۲۳۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۴۲)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

جب صبح صادق ہوگئی تو وہ اپنی پیٹھ کے بل چت لیٹ گیا پھر کہنے لگا۔ صبح کے وقت قوم تعریف کرتی ہے تیری۔ میں نے اس سے کہا کہ اے بھتیجے (حمد کرنا) تیرے اور تیرے اصحاب کے لئے ہے دو جمالوں کے لئے نہیں ہیں۔ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو سعید بن عبدالعزیز حلبی نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے۔

بغیر حساب و کتاب جنت میں داخلہ

۳۲۴۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن بن صبیح نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو شہر بن حوشب نے ان کو اسماء بنت یزید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ ایک ہی میدان میں جمع کے جائیں گے پھر منادی کرنے والا منادی کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جن کی کروٹیں ان کے بستروں سے علیحدہ رہتی تھیں لہٰذا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے حالانکہ وہ لوگ قلیل ہوں گے پھر وہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کیے جائیں گے اس کے بعد تمام لوگوں کے حساب کا حکم دے دیا جائے گا۔

آج غلبہ کس کا ہے؟

۳۲۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشیر بن کعب عدوی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ربیعہ حرشی سے حضرت معاویہ کے زمانے میں وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کو جمع کریں گے ایک ہی مٹی پر اتنی زیادہ تعداد میں ہوں گے جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے گا عنقریب جان لیں گے جتھوں اور جماعتوں والے کہ آج غلبہ کس کا ہے اور عزت کس کی ہے؟ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔

تتجا فی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا و طمعاً. و ممارزقنھم ینفقون.

جن کی کروٹیں ان کے بستروں سے (عبادت میں مصروف ہونے کی وجہ سے) علیحدہ ہو جاتی تھیں جو خوف اور امید کی حالت میں اپنے رب کو پکارتے تھے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے وہ خرچ کرتے تھے (اللہ کی راہ میں) لہٰذا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے مگر وہ قلیل مقدار میں ہوں گے۔ پھر جب اللہ چاہے گا معاملہ ٹھہرا رہے گا۔ پھر شروع ہوگا پھر اعلان ہوگا عنقریب اہل جماعت یعنی جتھوں اور گروہوں (کی طاقت والے) جان لیں گے کہ آج غلبہ کس کا ہے اور عزت والا کون ہے۔ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں۔

لاتلھیھم تجارۃ و لا بیع عن ذکر اللّٰہ و اقام الصلوٰۃ.

جن کی تجارت اور خرید و فروخت ان کو ذکر اللہ سے اور نماز قائم کرنے سے غافل نہیں کرتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری آیت تلاوت فرمائی لہٰذا وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے مگر یہ لوگ پہلے والوں سے زیادہ ہوں گے (وہ جنت میں چلے جائیں گے) اس کے بعد معاملہ رکا رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا روکنا۔ پھر اعلان ہوگا عنقریب اہل جمع یعنی گروہوں اور جتھوں والے جان لیں گے کہ آج کس کا غلبہ ہے اور کس کی عزت و اکرام ہے؟ پھر ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے کھڑے ہوں گے پھر وہ کھڑے ہو جائیں گے وہ پہلے والوں سے زیادہ ہوں گے۔

(۳۲۴۴)...... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)...... فی (ب) إلی الحساب

(۳۲۴۵)...... (۱) فی (ب) فینادی

۳۲۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ جیری نے ان کو مسدد بن قطن نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابواسحق نے ان کو عبداللہ بن عطاء نے ان کو عقبہ بن عامر جہنی نے وہ کہتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر اس نے حدیث ذکر کی وضو کے ثواب کے بارے میں پھر حضرت عمر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا کے بارے میں جو وضو سے فراغت پر کہنا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں لوگوں کو ایک ہی میدان میں جمع کریں گے نظر ان کے پار گزرے گی اور سنوائے گا ان کو داعی اتنے میں اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ عنقریب اہل جمعیت جان لیں گے کہ آج عزت و شرف کس کے لیے ہے تین بار پھر اس کے بعد کہے گا کہاں ہیں؟ وہ لوگ جن کی کروٹیں بستروں سے علیحدہ ہو جاتی تھیں؟ پھر کہے گا کہاں ہیں وہ لوگ جن کو اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی تھی نہ ان کے تجارت نہ بیع و شراء۔ اس کے بعد منادی کرنے والا منادی کرے گا کہ عنقریب اہل جمعیت جان لیں گے کہ آج کے دن مہربانی کس کے لئے ہے پھر کہے گا کہ کہاں ہیں حمد کرنے والے جو اپنے رب کی حمد کیا کرتے تھے؟

امت کے عزت دار لوگ

۳۲۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوحازم عمر بن احمد حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو ابوالعباس احمد بن حمدان عکبری نے ان کو ابو ابراہیم ترحمانی نے ان کو سعید بن سعد جرجانی نے ان کو نہشل ابوعبداللہ قرشی نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت عزت دار لوگ عامل بالقرآن ہیں اور رات کو شب بیداری کرنے والے۔

۳۲۴۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو اور عثمان بن احمد بن سماک نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو عبداللہ وراق نے ان کو بشر بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معافی بن عمران سے وہ کہتے ہیں کہ مؤمن کی عزت لوگوں سے اس کے مستغنی ہونے میں ہے اور اس کا شرف و مرتبہ رات کو قیام کرنے میں ہے۔

۳۲۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوبکر فارسی نے ان کو ابواسحق اصفہانی نے ان کو ابواحمد بن فارسی نے ان کو محمد بن اسماعیل نے وہ کہتے ہیں صہیب بن مہران نے کہا مؤمن کا شرف و مرتبہ رات کی تاریکی میں نماز پڑھنا ہے اور اس سے مایوس اور ناامید ہونا جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ محمد نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے موسیٰ بن اسماعیل نے بسرہ بن عبداللہ بن خنیس سے ان کو عمر بن صالح نے ان کو صہیب نے۔

چھ سو رکعات نفل

۳۲۵۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابراہیم بن مضارب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں حضرت حسین بن فضل رات دن میں چھ سو رکعات نفل پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر ضعف اور پیرانہ سالی نہ ہوتی تو میں دن کو کھانا نہ کھاتا یعنی روزہ رکھتا۔

۳۲۵۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان نے جو اپنے دور میں تصوف کے شیخ العصر تھے۔ ان کو

(۳۲۴۶)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۳۹۸/۲ و ۳۹۹) وصححه الحاكم ووافقه الذهبی

(۳۲۴۷)......(۱) فی (ب) العبكری (۲)......فی (أ) سعيد بن سعيد

(۳۲۴۸)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (ب)

(۳۲۴۹)......(۱) فی (ب) : الإياس

(۳۲۵۰)......(۱) فی (ب) : بالنهار

حدیث بیان کی علی بن محمد بن خالد مطرز نے حدیث بیان کی ہے علی بن موفق نے انکوداؤد بن رشید نے وہ کہتے ہیں کہ آپ کے بھائی اندھیری رات میں نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تھے۔اکیلے نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کو شدید ٹھنڈ لگی وہ پرانے کپڑوں والے تھے اور سردی کی شدت تھی اس کے بعد وہ سجدہ میں گیا اور ان کو سجدہ میں نیند آ گئی چنانچہ ہاتف غیبی نے ان کو کہا کہ ہم نے ان کو سلایا ہے اور تم کو کھڑا کیا ہے اور تم ہمارے اوپر روتے ہو۔

۳۲۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا اسماعیل بن نجید سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت جنید ہر روز بازار کی طرف جاتے تھے اور اپنی دکان کا دروازہ کھولتے اور اندر داخل ہو کر پردہ ڈال دیتے تھے وہاں چار سو رکعات نفل پڑھتے پھر اپنے گھر واپس لوٹ آتے۔

حالت نزع میں ورد

۳۲۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ وہ داخل ہوئے جنید ابوالعباس بن عطاء کے پاس حالانکہ وہ حالت نزع میں تھے جا کر سلام کیا انہوں نے جواب نہیں دیا پھر کچھ دیر کے بعد جواب دیا اور کہا کہ میری معذرت قبول کرنا میں اپنے ورد کرنے میں مصروف تھا اتنے میں انہوں نے اپنا چہرہ قبلہ کی طرف پھیرا اور اللہ اکبر کہا اور انتقال کر گئے۔

۳۲۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر بجلی سے انہوں نے سنا ابومحمد جریری سے وہ کہتے کہ حضرت جنید کی وفات کے وقت میں ان کے سرہانے کھڑا تھا وہ جمعہ کا دن تھا جنید قرآن مجید پڑھ رہے تھے میں نے ان سے کہا اے ابوالقاسم آپ اپنے نفس پر مہربانی کیجئے بولے اے ابومحمد کیا تم اس وقت اس کام کے لئے مجھ سے زیادہ حاجت مند کوئی اور دکھتا ہے وہ دیکھتے ہو وہ میرے اعمال کا صحیفہ لپیٹا جارہا ہے۔

۳۲۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو بشر بن عبداللہ نہشلی نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ابوبکر نہشلی کے پاس گئے اور وہ موت کے وقت میں تھے سر کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے کبھی اونچا کرتے کبھی نیچا کرتے جیسے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے چنانچہ ان کے بعض احباب نے ان سے کہا کہ اس جیسی حالت میں اللہ تعالیٰ بھی آپ کے اوپر رحم کرے گا وہ کہنے لگے کہ بے شک میں جلدی کر رہا ہوں صحیفہ اعمال کے لپیٹے جانے سے۔

نفع دینے والی نماز

۳۲۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے سنا علی بن سعید سے انہوں نے علی بن احمد واسطی سے شہر موصل میں انہوں نے جعفر خلدی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ کہنے لگے کہ وہ سارے نشانات مٹ گئے۔وہ ساری عادتیں غائب ہوگئیں وہ سارے علوم فنا ہوگئے۔وہ سارے نقوش ختم ہوگئے (شاید ان سب سے مراد دنیا کے سارے امور وغیرہ تھے) ہمیں کسی چیز نے نفع نہیں دیا مگر انہیں رکعات نے جو سحر کے وقت ہم پڑھتے تھے۔

۳۲۵۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو احمد بن حسین کوفی نے ان کو محمد بن یحییٰ خلدی نے وہ کہتے ہیں کہ

(۳۲۵۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۲۵۴)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۵۶)......(۱) فی (ب) : وغابت (۲)......غیر واضحة فی (أ) (۳)......غیر واضح فی (أ)

ابن اجلح نے کہا کہ میرے والد نے سلمہ بن کہیل سے کہا اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کر گئے تو تم خواب میں میرے پاس آنا اور مجھے خبر دینا جو کچھ تم وہاں دیکھو گے لہٰذا میں بھی ویسے کروں گا لہٰذا سلمہ کا انتقال اجلح سے پہلے ہو گیا تو میرے والد نے مجھ سے کہا کہ بیٹا میں نے جان لیا کہ سلمہ بن کہیل میرے پاس آیا میری نیند میں میں نے اس سے کہا کیا آپ کا انتقال نہیں ہو گیا تھا؟ اس نے کہا کہ بے شک اللہ عزوجل نے مجھے زندہ کر دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ تم نے اپنے رب کو کیسا پایا بولے اے ابوحجیۃ میں نے رب کو مہربان پایا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کون سی چیز کو آپ نے افضل اعمال پایا جس کے ذریعے بندے اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے یہاں والوں کے ہاں رات کی نماز یعنی تہجد سے زیادہ شرف والی کوئی چیز نہیں دیکھی کہتے ہیں کہ میں نے پھر پوچھا کہ آپ نے وہاں کا معاملہ کیسا پایا ہے؟ فرمایا کہ معاملہ آسان پایا ہے مگر تم لوگ (اس بات) کا سہارا نہ کرو۔

۳۲۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو سعید بن زید نے ان کو محمد بن حجادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ جس وقت ہم رات کو نماز پڑھتے تھے آخر سحر میں ہم ستر بار استغفار کریں۔

۳۲۵۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن ابوسعید بن سختویہ اسفرائنی مجاور مکہ نے اور اس کو میرے لئے لکھا مکہ میں ان کو بیان کی ابوسہل بشر بن احمد نے ان کو بہلول بن اسحٰق انباری نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابوعوانہ نے منصور سے اس نے ہلال بن یساف سے اس نے ضمرہ بن حبیب سے اس نے ایک آدمی سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ نے فرمایا کہ آدمی کی نماز کی فضیلت جو اپنے گھر میں پڑھے اس نماز پر جہاں اس کو لوگ دیکھیں ایسے ہے جیسے فرض نماز کو نفل پر ہے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تفصیل صلوٰۃ نفل کے لئے ہے۔

گالی دینے کا کفارہ

۳۲۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو میرے والد نے محمد بن یزید حرانی نے ان کو اوزاعی نے ان کو عبدالواحد بن قیس نے ان کو ابوہریرہ نے کہ ہر گالی دینے کا کفارہ دو رکعتیں ہیں۔ میرے والد نے کہا کہ یعنی آدمی کسی کو گالی دیتا ہے یا اس سے جھگڑا کرتا ہے تو وہ دو رکعت نماز پڑھے یہ اس کا کفارہ ہے۔

نماز بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے

۳۲۶۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص زاہد نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ابوصالح کو انہوں نے اس بات کو روایت کیا ابوہریرہ سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں شخص رات کو نماز پڑھتا ہے جب صبح کرتا ہے چوری کرتا ہے فرمایا کہ عنقریب (نماز اس کو) اس چوری کے عمل سے روک دے گی۔

۳۲۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص بن غیاث نے ان کو اسماعیل نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز تو پڑھے مگر امر بالمعروف نہ

(۳۲۵۷)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) : نومی (۳)......غیر اضح فی (أ)

(۳۲۵۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) : بخطه

(۳۲۶۱)......(۱) فی (ب) : سینهاه

(۳۲۶۲)......(۱) فی (ب) : لم

کرے اور نہی عن المنکر نہ کرے برائی اور بے حیائی سے نہ رکے یہ عمل اس کو اللہ سے دور کر دے گا۔

۳۲۶۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد نے ان دونوں کو ابو العباس نے ان کو احمد نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے ان کو ابو خالد نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ سے کہا گیا تھا کہ فلاں شخص رکوع اور سجود بہت طویل کرتا ہے انہوں نے فرمایا کہ نماز صرف اسی کو فائدہ دیتی ہے جو اس کی اطاعت کرے یعنی بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور برائی سے (یعنی جو شخص یہی عمل کرے گا) اس کو نماز فائدہ دے گی۔

۳۲۶۴:......ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نضر وی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو مالک بن حارث نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا اس شخص کو اس کی نماز معروف کا حکم نہیں دے گی اور اس کو منکر سے نہیں روکے گی اور وہ اللہ سے دور ہوتا جائے گا۔

۳۲۶۵:......ہمیں خبر دی ہے استاذ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن داؤد نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو حامد ابو الورقاء نے ان کو عبداللہ بن ابی اوفی نے کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو اللہ تعالیٰ کی طرف یا کسی ایک کی طرف اولاد بنی آدم میں سے اسے چاہیے کہ وضو کرے اور وضو کو احسن طریقہ پر کرے اس کے بعد وہ دو رکعت نماز (نفل صلوٰۃ الحاجت) پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور یہ دعا پڑھے:

لاالہ الااللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والعصمة من کل ذنب والسلامة من کل ذنب.

تین طرح کے لوگ

۳۲۶۶:......ہمیں خبر دی زید بن ابو ہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے اعمش سے اس نے سلمان فارسی سے انہوں نے کہا کہ جب رات ہوتی ہے تو لوگ تین طرح کے ہو جاتے ہیں۔ بعض وہ ہوتے ہیں کہ ان کو کوئی فائدہ تو ہوتا ہے مگر کوئی نقصان ہوتا ہے کچھ وہ ہوتے ہیں کہ جن کو نہ کوئی فائدہ ہوتا ہے نہ نقصان۔ کچھ وہ ہوتے ہیں ان کو نقصان ہی ہوتا ہے فائدہ کچھ نہیں۔ طارق نے کہا کہ میں اپنی کم عمری اور کم فہمی کی وجہ سے اس بات پر حیران ہوا اور کہا کہ اے ابو عبداللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے انہوں نے فرمایا کہ بہر حال وہ شخص جس کو فائدہ ہی ہوتا ہے نقصان نہیں ہوتا یہ وہ شخص ہے جو لوگوں کی غفلت کو اور رات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتے ہوئے وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، اس کو تو فائدہ ہی ہوتا نقصان نہیں ہوتا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو لوگوں کی غفلت اور رات کے اندھیرے کو غنیمت جان کر گناہوں میں چلتا ہے یہ وہ شخص ہے جس کو نقصان ہی ہے فائدہ کچھ بھی نہیں ہے تیسرا وہ شخص ہے جو رات کو سوتا ہے تو صبح اٹھتا ہے یہ وہ ہے جس کو نہ کوئی فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی نقصان ہوتا ہے۔

طارق نے کہا کہ میں نے سوچا کہ میں اسی شخص کی صحبت میں رہوں گا کبھی اس سے جدا نہیں ہوں گا چنانچہ انہوں نے لوگوں کو جمع کر کے بھیجا اور خود بھی نکلے تو میں بھی ان کا ساتھی بن گیا میں کسی کام میں ان سے جان نہیں چراتا تھا اگر آٹا گودھنا پڑتا تو میں آٹا گوندھتا اگر روٹی پکانی پڑتی تو میں پکاتا ایک منزل پر ہم لوگ اترے اور رات گزاری رات کو میرا ایک وقت مقرر تھا میں اس میں رات کو قیام کرتا تھا میں جاگتا ان کو دیکھنے کے

(۳۲۶۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

لیٹے تو میں ان کو سوتا ہوا پاتا میں نے دل میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے یہ مجھ سے اچھا ہے میں بھی سو جاؤں پھر میں اٹھتا تو انہیں سوتا ہوا پاتا پھر میں بھی سو جاتا مگر حال یہ ہے کہ جب وہ رات میں بیدار ہوئے تو انہوں نے لیٹے لیٹے یہ پڑھا:

سبحان اللّٰه و الحمدللّٰه و لا اله الا اللّٰه و اللّٰه اکبر . لا اله الا اللّٰه و حده' لاشریک له' له الملک و له الحمد و هو علی کل شیءٍ قدیر .

جب صبح سے تھوڑا پہلے کا وقت ہوا تو اٹھے اور وضو کیا اور چند رکعات پڑھیں پھر جب ہم لوگوں نے فجر پڑھ لی تو میں نے ان سے کہا کہ میری ایک ساعت مقرر تھی مجھے اٹھنا تھا میں اس کے لیے جاگتا تھا تو آپ کو سوتے ہوئے پاتا تھا پھر میں دل میں کہتا تھا کہ صحابی رسول مجھ سے بہتر ہے لہٰذا میں پھر سو جاتا تھا۔ انہوں نے فرمایا بھتیجے تم نے کیا چیز مجھ سے سنی ہے کہ میں کہہ رہا تھا میں نے ان کو بتا دیا تو انہوں نے فرمایا یہی نماز ہے بے شک پانچ نمازیں کفارے میں اپنے مابین وقت کے لئے جب تک قتل سے اجتناب کرے اے بھتیجے تم میانہ روی کو لازم کرلو یہ زیادہ مقصد کے قریب ہے۔

ماہ رمضان میں رات کی عبادت کی فضیلت

۳۲۶۷:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو یحیٰی بن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے ان میں جو انہوں نے مالک پر پڑھی۔ اس نے ابن شہاب سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ نے ایک رات کو مسجد میں نماز پڑھائی۔ لوگوں نے بھی ان کی طرح نماز پڑھی اس کے بعد آئندہ شب کو بھی آپ نے نماز پڑھائی (نماز تراویح) میں لوگ بہت ہو گئے (جماعت میں) اس کے بعد تیسری رات چوتھی رات بھی لوگ جمع ہوئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھانے کے لئے) ان کی طرف گھر سے نکلے ہی نہیں۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے وہ جمع ہوتا دیکھ لیا تھا جو کچھ تم لوگوں نے کیا تھا۔ مجھے تمہاری طرف نکل کر آنے سے کوئی چیز مانع نہیں تھی مگر میں ڈر رہا تھا کہ یہ عمل فرض کر دیا جائے گا تم لوگوں پر ابن زبیر کہتے ہیں یہ واقعہ رمضان میں ہوا تھا۔ بخاری ومسلم نے اس کو حدیث مالک سے نقل کیا ہے۔

۳۲۶۸:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عثمان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک پر پڑھی ان کو ابن شہاب نے ان کو ابوسلیمان نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ رغبت دلایا کرتے تھے ماہِ رمضان میں عبادت کے لئے رات کو قیام کرنے کی اس کے بغیر کہ وہ لازمی حکم دیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے تھے جو شخص ماہ رمضان میں رات کا قیام کرے گا عبادت کے لئے ایمان کے ساتھ اور طلبِ ثواب کی نیت سے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے اور (اس قیام وعبادت) کا معاملہ اسی حال پر تھا اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت کی ابتداء میں بھی یہ معاملہ اسی حالت پر تھا۔

(۳۲۶۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)...... فی (ب) : لاأفضله (۴)...... فی (ب) : فی مضجعه

(۳۲۶۷)......(۱) فی (ب) : ناس (۲)...... فی (أ) إلیه

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۲۶۸)......(۱) فی (ب) فیقول

پہلی اجتماعی تراویح

۳۲۶۹:...... اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے ابن شہاب سے اس نے عروہ بن زبیر سے اس نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ رمضان کی رات میں مسجد کی طرف نکلا۔ پس یکا یک لوگ تقسیم ہوئے اور متفرق تھے کوئی اپنی اکیلی نماز پڑھ رہا تھا۔ کوئی ایک اور کوئی گولی اور گروہ پڑھ رہا تھا۔ حضرت عمر نے دیکھ کر فرمایا۔ اللہ کی قسم بے شک میں دیکھتا ہوں کہ اگر ان سب کو ایک قرأت کرنے والے پر جمع کر دیا جائے تو یہ زیادہ مناسب ہوگا اس کے بعد انہوں نے اس بات کا پکا ارادہ کر لیا اور ان لوگوں کو حضرت ابی بن کعب پر جمع کر دیا (اور یوں وہ پہلی بار اجتماعی تراویح کے پہلے امام مقرر ہو گئے) عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک اور رات کو مسجد کی طرف ساتھ نکلا (تو اب منظر مختلف تھا) کہ سارے لوگ ایک ہی قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اس اجتماعی عبادت کو دیکھ کر) فرمایا یہ اچھی بدعت ہے (یعنی اچھا نیا سلسلہ ہے) یہی عبادت تھی لوگ جس سے سو جاتے تھے وہ افضل ہے اس سے جو قیام کرتے ہیں میں اس سے ان کی مراد آخر شب تھی کیونکہ لوگ اول شب میں سو جاتے تھے۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں۔

عہد فاروق میں بیس تراویح کا معمول

۳۲۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے (ح) انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر انہوں نے برید بن اومان سے کہ انہوں نے کہا کہ لوگ رات کا قیام (رات کی عبادت) کرتے تھے حضرت عمر کے زمانے میں رمضان شریف میں تئیس رکعات (یعنی بیس تراویح اور تین وتر)۔

۳۲۷۱:...... اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے مالک سے اس نے داؤد بن حصین سے کہ انہوں نے سنا عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جتنے لوگوں کو پایا وہ رمضان شریف میں کافروں پر لعنت کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ قاری ایسا ہوتا تھا کہ سورۂ بقرہ آٹھ رکعات میں پوری کر لیتا اور جب وہ اس کو بارہ رکعت میں پوری کرتا تو لوگ یہ دیکھتے کہ اس نے تخفیف کر دی ہے۔

۳۲۷۲:...... اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے مالک سے اس نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا اپنے والد سے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ واپس لوٹ جاتے تھے رمضان میں قیام سے (یعنی تراویح سے) تو خادم کو کھانا جلدی لانے کی تاکید کرتے تھے بوجہ خوف فجر ہو جانے کے۔

۳۲۷۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حسین بن محمد بن فنجویہ دینوری سے ان کو بیان کیا موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ سے ان کو احمد بن عیسیٰ بن ماہان رازی نے بغداد میں ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مروان بن معاویہ نے ان کو ابوعبداللہ ثقفی نے ان کو عرفجہ ثقفی نے وہ کہتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ لوگوں کو قیام رمضان کا حکم دیتے تھے اور مردوں کا الگ امام مقرر کرتے تھے اور عورتوں کا الگ امام۔ عرفجہ کہتے ہیں کہ میں عورتوں کا امام تھا۔

۳۲۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن (فنجویہ) دینوری نے ان کو علی بن احمد بن نصرویہ نے ان کو ابوعبداللہ ابراہیم بن عرفہ نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو عاصم احول نے ان کو ابوعثمان نہدی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین قاریوں کو بلایا اور ان کو آپ نے پڑھوا کر سنا ان میں سے جو زیادہ تیز پڑھنے والا تھا اس کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لئے

(۳۲۶۹)......(۱) فی (ب) : لأری

(۳۲۷۳)......(۱) فی (ب) : فتحویہ

(۳۲۷۴)......(۱) فی (ب) : فتحویہ

(۲)...... فی (أ) معاویة عن عمرو.

رمضان میں تیس تیس آیات پڑھا کرے اور درمیانہ پڑھنے والے کو حکم دیا کہ وہ پندرہ پندرہ آیات پڑھا کرے اور سب سے دیر سے پڑھنے والے کو حکم دیا کہ وہ دس دس آیات پڑھ کر نماز پڑھایا کرے۔

ہر رکعت میں تیس آیات

۳۲۷۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن اسحٰق قرشی نے ہراۃ میں ان کو عثمان بن سعد دارمی نے ان کو ابوعمر نے ان کو نمرہ نے ان کو ابن شوذب نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ایوب رمضان میں اپنی مسجد کے لوگوں کی امامت کرتے تھے اور وہ ہر رکعت میں ان کے سامنے تیس تیس آیات پڑھتے تھے اور وہ لوگوں سے کہتے تھے نماز' نماز اور جب وہ قنوت پڑھتے تو وہ اس میں قرآن کی دعا پڑھتے تھے اور ان کے مقتدی آمین کہتے تھے اور ان کی دعا کے آخر میں تھا کہ نبی کریم پر درود پڑھتے تھے اور یوں کہتے تھے۔ اے اللہ تو ہمیں ان کی سنت پر عمل پیرا بنا اور ہمیں ان کی سیرت پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ ہمیں تو پرہیزگاروں کا امام بنا اس کے بعد وہ تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے تھے۔

قرآن کریم کا تراویح میں ختم

۳۲۷۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن اسحٰق قرشی نے انکو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابوعمیر بن نحاس نے ان کو نمرہ بن ربیعہ نے ان کو ابن شوذب نے ان کو خالد بن دویک نے وہ کہتے ہیں کہ بصرے میں ہمارا ایک امام تھا۔ رمضان میں وہ ہمارے ساتھ ہر تیسرے دن قرآن کا ختم کرتا تھا پھر وہ بیمار ہو گیا لہٰذا پھر ہم نے دوسرے آدمی کو امام بنایا وہ چوتھے دن ختم کرتا تھا ہم نے دیکھا کہ اس نے آسانی کی تھی۔

۳۲۷۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو یحییٰ بن جعفر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن نے ان کو جبیر بن نضیر نے ان کو ابوذر نے اس نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھا مہینے میں ہمارے ساتھ کچھ بھی آپ نے قیام نہ کیا (یعنی باجماعت تراویح نہ پڑھائی) جب چوبیسویں رات آئی ابوالحسین نے کہا (وہ علی بن عاصم ہیں) کہ یا ستائیسویں تھی رسول اللہ نے ہمارے ساتھ قیام کیا۔ تقریباً ایک تہائی رات تک۔ جب چھبیسویں رات آئی ابوالحسین کہتے ہیں کہ یہ پچیسویں شب تھی۔ پھر ہمارے ساتھ آپ نے قیام کیا (یعنی ہمیں نماز تراویح پڑھائی) حتیٰ کہ آدھی رات چلی گئی۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ باقی رات بھی ہمیں نفل پڑھاتے (تو ہم پڑھتے) آپ نے فرمایا کہ آدمی جب امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے یہاں تک کہ پورا کر لیتا ہے تو اس کے لئے اس کی پوری رات کا قیام (یعنی پوری رات کی عبادت) لکھ دی جاتی ہے۔ جب اس کے متصل والی رات آئی یعنی ستائیسویں شب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قیام نہیں کروایا جب اٹھائیسویں شب ہوئی ابوالحسین کہتے ہیں کہ تین راتیں باقی رہ گئی تھیں تو حضور نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور لوگ بھی آپ کے لئے جمع ہو گئے تھے پھر ہمیں حضور نے ساری رات نماز پڑھائی حتیٰ کہ قریب تھا کہ ہم سے فلاح فوت ہو جاتی ہم لوگوں نے پوچھا کہ فلاح کیا ہے جواب دیا کہ ''سحور'' سحری۔ پھر کہا کہ اے بھتیجے اس کے بعد مہینے میں سے آپ نے کچھ بھی ہمارے ساتھ قیام نہ کیا۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ تاکید ہے نماز تراویح کی جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت کے لئے۔

۳۲۷۸:......اور ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو احمد بن نجدہ قرشی نے ان کو

(۳۲۷۷)......(۱) فی (أ) ضمرة (۲)......فی (ب) : تاکید

یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن جرشی نے ان کو جبیر بن نضیر حضرمی نے ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا تیسویں شب کو ایک تہائی رات تک۔ اس کے بعد ہمارے ساتھ قیام کیا (یعنی ہمیں نماز پڑھائی) پچیسویں شب آدھی رات تک۔ تو ہم نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ ہمیں بقیہ رات بھی نفل پڑھاتے (تو ہم پڑھتے) آپ نے فرمایا کہ جو شخص امام کے ساتھ قیام کرلیتا ہے یعنی فارغ ہوجاتا اس کے لئے اس کی پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے اس کے بعد ہمیں باجماعت تراویح حضور نے نہ پڑھائی یہاں تک کہ مہینے میں سے باقی تین راتیں باقی رہ گئیں پھر آپ نے اپنا تہہ بند کس لیا (یعنی پھر قیام لیل کے لئے کمر بستہ ہوگئے) اور اپنے اہل خانہ کو جمع کیا اور سب لوگوں کو جمع کیا اور ہمیں باجماعت نماز پڑھائی یہاں تک کہ ہم ڈر گئے کہ ہم سے فلاح نہ فوت ہوجائے ہم نے پوچھا کہ فلاح سے کیا مراد ہے جواب دیا کہ سحری مراد ہے پھر آپ نے باقی راتیں باجماعت تراویح نہ پڑھائی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص ارادہ کرے قیام لیل میں علیحدہ اور انفرادی عبادت کرنے کا جس کے لئے حافظ قرآن ہو اس نے دلیل پکڑی ہے درج ذیل روایت سے۔

گھر میں نوافل پڑھنا

۳۲۷۹:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن بشر مرثدی نے اور احمد بن قادم مروزی نے دونوں کو عبدالاعلیٰ نے ان کو وہیب بن خالد نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو سالم بن ابی نضرہ نے ان کو بشر بن سعید نے ان کو زید بن ثابت نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ بنایا کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یوں کہا تھا کہ چٹائی کا حجرہ، رمضان میں اس میں دو راتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یعنی اکیلے اور مروزی نے کہا کہ کئی راتیں پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جان لیا (کہ وہ بھی پڑھنے لگے ہیں) تو بیٹھنا شروع کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ میں نے جان لیا ہے جو میں نے تمہارا فعل دیکھا ہے۔ لوگو! تم لوگ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو بے شک افضل نماز آدمی کی اپنے گھر میں ہوتی ہے فرض کے علاوہ۔ اس کو بخاری نے روایت کیا عبدالاعلیٰ بن حماد سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ایک دوسرے طریق سے وہیب سے۔

۳۲۸۰:......ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن اسحٰق قرشی نے ہرات میں ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو ابوعمیر بن نحاس نے وہ کہتے ہیں کہ زمرہ بن ربیعہ نے کہا کہ ہم نے حضرت اوزاعی سے ماہ رمضان میں اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تھا کہ گھر میں پڑھیں یا مسجد میں تو انہوں نے فرمایا کہ جہاں اس کی نماز زیادہ ہو اسی کو لازم پکڑلے۔

۳۲۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو ابوبکرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے پورا رمضان قیام کیا ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ آپ نے اپنی امت پر تزکیہ کا خوف کیا ہے ضروری ہے کوئی غافل کوئی سونے والا۔

(۳۲۷۸)......(۱) فی (ب) شطر (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب) (۳)......فی (ب) : فقلت

(۴)...... مابین المعکوفین سقط من (أ) (۵)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۷۰)......(۱) فی (أ) سالم بن أبی النضر وهو خطأ (۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب) (۳)......فی (ب) صنیعکم

أخرجه المصنف فی السنن (۲/۴۹۴) بنفس الإسناد

نفل نمازوں کے ذریعہ نمازوں کی تکمیل

۳۲۸۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم طبرانی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن حسن طیبی نے ان کو ابوعبد محمد بن ایوب نے ان کو موسیٰ اور علی بن عثمان نے دونوں کو حماد بن سلمہ نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو زرارہ نے ان کو ابن اوفی نے ان کو تمیم داری نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی چیز جس کا بندے سے حساب لیا جائے گا قیامت کے دن وہ اس کی نماز ہوگی اگر اس نے اس کو مکمل کیا ہوگا تو اس کے لئے اس کو کامل لکھ دیا جائے گا اور اس نے اسے مکمل نہ کیا ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے۔ دیکھو کیا تم میرے بندے کے لئے اس کے اعمال نامے میں نفل پاتے ہو لہٰذا اس میں سے جو کچھ نمازیں ضائع ہوئی ہیں ان کو نفل سے مکمل کر دو۔ اس کو ثوری نے روایت کیا داؤد سے بطور موقوف روایت کے۔

۳۲۸۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی سے حضرت ابوہریرہ کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس سے پوچھا ایسا لگتا ہے کہ شاید آپ اس شہر کے نہیں ہیں اس نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ ابوہریرہ نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ سے سنی تھی؟ اس نے کہا بالکل۔ فرمایا کہ پہلی چیز جس کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہوگی اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرمائیں گے کہ اس کی نماز میں دیکھو حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ اگر وہ کامل مل گئی تو اس کو ملا کر نماز کو کامل لکھ دیں گے اگر اس سے بھی کوئی چیز کم پڑ گئی تو حکم ہوگا دیکھو کیا تم میرے بندے کی کوئی نفل پاتے ہو لہٰذا اس کی نماز اس کی نفل سے پوری کی جائے گی ورنہ دیگر اعمال اسی کے اندازے کے مطابق لئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اور ہمیں خبر دی ہے عبدالوہاب نے ان کو عوف نے ان کو حسن نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی حدیث کی مثل۔

۳۲۸۴:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عوذی نے ان کو عبداللہ نے ان کو حما نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے ان کو بنی سلیط کے ایک آدمی نے اس نے کہا کہ مجھے ابوہریرہ نے کہا تھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے ان کو بتایا: کہ اہل بصرہ سے۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تجھے حدیث بیان نہ کروں تاکہ اللہ اس کے ذریعہ نفع دے اس کو جو اس پر پہلے گزرا۔ میں نے کہا جی ہاں پھر انہوں نے مذکورہ حدیث ذکر کی اس کا مفہوم۔ اور اس کو روایت کیا ہے اس کے سوا دیگر نے یونس بن عبید سے اس نے حسن سے اس نے انس بن حکیم ضبی سے انہوں نے ابوہریرہ سے اور بعض نے ان کو ابوہریرہ پر موقوف کیا ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ یہی حدیث ہے واللہ اعلم اس شخص کے بارے میں کہ جس نے نماز کی سنتوں میں سے کچھ ضائع کر دیا تھا (اس کا کیا ہوگا؟)

۳۲۸۵:......اور تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو علی بن محمد بن زبیر قرشی نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو زید بن حباب نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی نمازی کی مثال حاملہ عورت جیسی ہے جو حاملہ ہوتی ہے جب اس کا نفاس قریب آتا ہے وہ حمل کو ساقط کر دیتی ہے۔ اب نہ تو وہ صاحب حمل ہوتی ہے نہ ہی صاحب اولاد ہوتی ہے اور اسی طرح ہے وہ مصلی جس کے نفل قبول نہ کئے جائیں حتیٰ کہ وہ

(۳۲۸۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۲۸۵)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) : أسقطت (۳)......فی (ب) : وکذلک

(۴)......مابین المعکوفین سقط من (ب) (۵)......مابین المعکوفین سقط من (أ).

فرض کو ادا نہ کرے۔ اور نمازی کی مثال تاجر جیسی ہے اس کے لئے اس کا نفع نہیں ملے گا۔ حتیٰ کہ وہ اصل مال کو حاصل نہ کرے۔ اسی طرح ہے وہ نمازی جس کے نفل قبول نہ کئے جائیں حتیٰ کہ فرض ادا نہ کرے۔ امام بیہقی نے فرمایا اگر یہ صحیح ہے نمازی کے بارے میں جس وقت وہ ضائع کر دے اس کے واجبات میں سے کسی شے کو۔

سب سے پہلے حساب

۳۲۸۶:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو عثام نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو ابان نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے ان کو انس بن حکیم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلا وہ عمل جس کے بارے میں قیامت کے دن بندے سے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہی ہوگی۔ اگر اس کی نماز پوری ہوئی تو بس پھر وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا گیا اور اگر وہ خراب ہوگئی تو وہ نامراد و ناکام ہو گیا۔

۳۲۸۷:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ بن شاذان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابوحاتم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن عرفہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص مستحبات کو حقیر سمجھ کر چھوڑتا ہے وہ سنتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے اور جو شخص سنتوں کو حقیر سمجھ کر ترک کرتا ہے وہ فرائض کو ترک کرنے کی سزا پاتا ہے اور جو شخص فرائض کو حقیر سمجھ کر ترک کرتا ہے وہ معرفت سے محروم کر دینے کی سزا پاتا ہے۔

۳۲۸۸:...... ہمیں خبر دی ابوالفتح محمد بن احمد بن الفوارس حافظ نے بغداد میں ان کو ابوبکیر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسحٰق بن حسن نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو زائدہ نے ان کو منصور نے ان کو منہال بن عمرو نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ فرمان الٰہی ہے۔ **فما بكت عليهم السماء والارض** کہ فرعونیوں پر نہ آسمان رویا نہ ہی زمین۔ کیا آسمان و زمین بھی کسی پر روتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں روتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر ایک انسان کے لئے آسمان کی طرف ایک دروازہ مقرر ہے جہاں سے اس کا رزق اترتا ہے اور اسی سے اس کے اعمال اوپر کو چڑھتے ہیں۔ جب کوئی مؤمن مرجاتا ہے تو اس پر آسمان کا وہی دروازہ روتا ہے جس سے اس کے اعمال چڑھتے تھے اور اس کا رزق اترتا تھا اور اسی طرح جب اس کا وہ زمین پر ٹھکانہ جس پر وہ نماز پڑھتا تھا اور جس پر وہ اللہ کا ذکر کرتا تھا وہ اس پر روتا ہے۔ بے شک قوم فرعون ایسی تھی کہ ان کے زمین پر کوئی نیکی کرنے کے آثار ونشانات نہیں تھے اور نہ ہی ان کی طرف سے آسمان کی طرف کوئی خیر چڑھتی تھی تو اس لئے ان پر نہ آسمان رویا تھا نہ زمین روئی تھی اور یہ روایت حضرت علی سے بھی مروی ہے مگر مختصر طریقہ پر۔

۳۲۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے انکو سفیان بن سعید ثوری نے ان کو منصور نے مجاہد سے انہوں نے فرمایا: کہ بے شک زمین چالیس دن تک مؤمن پر روتی ہے۔

۳۲۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابی نجیح نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ مرنے والا جب مرجاتا ہے تو اس پر زمین چالیس صبح تک روتی ہے اور حضرت سعید بن جبیر سے بھی روایت ہے حضرت ابن عباس سے اسی طرح مؤمن کے ٹکڑے کے بارے میں اور اس بارے میں یزید رقاشی سے بھی مروی ہے اس نے حضرت انس سے مرفوع روایت کے طور پر۔

(۳۲۸۸)......(۱) في (ب) : وإذا مات (۲)...... في (ب) : في

(۳۲۹۰)......(۱) آخر المجلد الأول من الأصل المنقو ل به

ایمان کا بائیسواں شعبہ

باب الزکوٰۃ

زکوٰۃ وہ فریضہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نماز کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مأامروا إلا ليعبدوا اللّٰہ مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلوٰة ويوتوا الزكوٰة وذالك دين القيمة

اہل کتاب یہی حکم دیئے گئے تھے کہ اللہ کی عبادت کریں اس طور پر کہ دین کو اسی کے لئے خالص کرنے والے ہوں (تمام ادیان باطلہ سے) یکسو ہونے والے (اور یہ حکم دیئے گئے تھے کہ) نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں یہی ہے سیدھا دین۔

اور ارشاد ہے:

واقيموا الصلوٰة واٰتوا الزكوٰة

نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

اس کے علاوہ دیگر بہت سی آیات ہیں جو کہ اس بارے میں وارد ہوئی ہیں جن میں صلوٰۃ کا ذکر زکوٰۃ کے ذکر سے جدا نہیں ہے اور نہ ہی ان دونوں کے مابین کوئی دوسرا فرض داخل کیا گیا ہے لہٰذا اس طرح زکوٰۃ ایمان کی تیسری چیز یا تیسرا حصہ بن گئی ہے جیسے نماز دوسری چیز ہے یا دوسرا حصہ ہے۔ اسی لئے واجب ہے کہ اس کی قدر کو عظیم قرار دیا جائے اور اس کے امر کو اور اس کے معاملے کو بہت بڑا سمجھا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز اور زکوٰۃ کے ذکر کرنے میں کتاب اللہ کی ترتیب کو اور اسی کی نہج کو اپنے فرمان میں یعنی حدیث شریف میں ملحوظ رکھتے ہوئے ابتدا فرمائی ہے۔

زکوٰۃ کے بارے میں ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۲۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عاصم بن محمد عمری نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابووراق نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو عبیداللہ بن معاذ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عاصم بن محمد بن زید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا زکوٰۃ ادا کرنا بیت اللہ کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے عبداللہ بن معاذ سے۔

۳۲۹۲:......ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو وکیع نے ان کو زکریا بن اسحٰق مکی نے ان کو یحییٰ بن عبداللہ صیفی نے ان کو ابومعبد نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان کو حکم فرمایا۔ آپ ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب ہیں پہلے ان کو دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اگر وہ اس بات کو مان لیں تو ان کے علم میں لے آنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کردی ہیں اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو پھر ان کے علم میں لانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ کرنا فرض کردیا ہے یہ ان کے مالوں میں ہے۔ یہ ان کے دولت مندوں سے لیا جائے گا اور ان کے غریبوں میں تقسیم کردیا جائے گا اگر وہ اس بات کو قبول کرلیں تو پھر تم بچانا اپنے آپ کو ان کے سب سے اچھے اور چھٹے ہوئے مالوں کو لینے سے اور تم اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچانا کیونکہ وہ

(۳۲۹۱)......(۱) في (أ) الطرطوسي

(۳۲۹۲)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

ایسی چیز ہے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ اور کوئی حجاب نہیں ہے۔

۳۲۹۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو وکیع نے اپنی اسناد کے ساتھ اور اس کے معنی کے ساتھ۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اپنی صحیح میں یحیٰی سے انہوں نے وکیع سے اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اور اسحٰق سے۔

۳۲۹۴:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ سلمی نے ان کو یحیٰی بن منصور نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابونعیم نے ان کو ابومسعر نے ان کو ابوالعنبس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کرتا رہوں گا یہاں تک کہ لوگ یہ کہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اگر وہ یہ کام کریں تو ان کے خون اور ان کے مال محترم اور محفوظ ہوں گے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

۳۲۹۵:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلیٰ بن عبید نے ان کو اسماعیل نے ان کو قیس نے ان کو جریر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلم کی خیر خواہی کرنے کی۔ بخاری اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اپنی اپنی صحیح میں اسماعیل بن ابوخالد سے۔

۳۲۹۶:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان نے بطور املاء کے ان کو ہلال بن علاء نے ان کو عبداللہ بن جعفر الرقی نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو زید بن انیسہ نے ان کو جبلہ بن سحیم نے ان کو ابوالمثنی عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن خصاصیہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تا کہ میں ان کے ساتھ اسلام پر بیعت کروں انہوں نے شرط لگائی کہ (اس اقرار پر بیعت ہوگی) کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور تم پانچ نمازیں پڑھو گے اور رمضان کے روزے رکھو گے اور تم زکوٰۃ ادا کرو گے اور تم بیت اللہ کا حج کرو گے اور تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو گے۔ ابن خصاصیہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ دو چیزیں ایسی ہیں کہ میں جن کی طاقت نہیں رکھتا۔ بہر حال زکوٰۃ کی جہاں تک بات ہے تو میرے دس جانور ہیں وہ میرے اہل وعیال کی دودھ کی ضرورت کے ہیں اور ان کی سواری کے لئے ہیں۔ بہر حال جہاد کو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ جو شخص اس سے پیٹھ پھیر لے وہ اللہ کے غضب کے ساتھ رجوع کر لیتا ہے لہٰذا میں اس سے ڈرتا ہوں اور اپنی جان کے بارے میں ڈرتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) حضور نے بیعت کرنے سے ہاتھ واپس کھینچ لیا پھر اس کو حرکت دی پھر فرمایا کہ صدقہ بھی نہیں ہے اور جہاد بھی نہیں ہے پھر آپ کس چیز کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ کہتے ہیں کہ پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ بیعت کرتا ہوں مجھے آپ بیعت کر لیجئے ان تمام باتوں پر (یعنی میں نے ساری باتیں قبول کی ہیں)۔

تین عمل کے ذریعہ ایمان کا مزہ چکھنا

۳۲۹۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن علاء نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عبداللہ بن سالم نے زبیدی نے ان کو یحیٰی بن جابر سے کہ عبدالرحمٰن بن جبیر نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ ان

(۳۲۹۴)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۹۵)..... أخرجه البخاری فی الصلاة والإیمان ومسلم فی الزکاة والبیوع والترمذی فی البر والصلة من طریق إسماعیل بن أبی خالد. به.

(۳۲۹۶)..... (۱) فی (ب) : محمد بن عبدالله الحافظ (۲)..... فی (ب) : العنبری (۳)..... فی (ب): أطیقهما

کولن کے والد نے حدیث بیان کی ہے۔ یہ کہ عبداللہ بن معاویہ غاضری نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین کام ہیں جو شخص ان کو کرلے وہ ایمان کا مزہ چکھ لیتا ہے۔ وہ شخص جو اللہ کی عبادت کرے (اس طرح پر کہ) وہ اکیلا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے بہ طیب خاطر (یعنی خوشی سے) یہ زائد ہے اس پر ہر سال میں (اس شرط کے ساتھ کہ) نہ بوڑھا جانور دے نہ ردی چیز دے اور نہ حقیر چیز دے نہ بیمار جانور دے بلکہ اپنے درمیانے مال میں سے دے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہیں مانگتا تم سے اس میں سے بہتر مال اور نہ ہی تمہیں حکم دیتا ہے اس کے برے کا بلکہ آدمی اپنے نفس کا تزکیہ کریں۔ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ انسان کا اپنے نفس کو پاک کرنا کیسے ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہے وہ جہاں بھی ہو۔

زکوٰۃ مال کا حق ہے

۳۲۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو عمرو مستملی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالفضل مزکی نے ان کو احمد بن سلمہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے قتیبہ بن سعید نے انکو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو زہری نے۔ ان کو خبر دی ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور اس کے بعد ابوبکر صدیق خلیفہ بنائے گئے اور کافر ہوگئے عرب میں سے جو کافر ہوئے لہٰذا حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا ابوبکر صدیق سے آپ کیسے لوگوں سے قتال کریں گے؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ میں حکم دیا گیا ہوں کہ اس وقت تک لوگوں سے قتال کروں جب تک کہ وہ یہ نہ کہنا شروع کردیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو شخص لا الہ الا اللہ کہہ دے اس نے مجھ سے اپنا مال بھی بچالیا اور نفس بھی مگر اس کا حق کے ساتھ اور باقی اس کا حساب وہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں ضرور قتال کروں گا ہر اس شخص سے جو نماز میں اور زکوٰۃ میں (اس کے لازم اور ضروری ہونے میں) فرق کرے گا۔ بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم اگر لوگ مجھ سے اونٹ کے پیر کی رسی بھی روکیں گے جب کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے لڑوں گا (یعنی اونٹ کے پاؤں کی رسی نہ دینے پر بھی قتال کروں گا گویا زکوٰۃ پوری پوری وصول کروں گا) لہٰذا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس قسم ہے نہیں تھے وہ (ابوبکر صدیق یونہی کہتے) مگر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر صدیق کا سینہ کھول دیا تھا قتال کے لئے (یعنی انہیں اسی امر کے لئے شرح صدر عطا کردیا تھا) لہٰذا میں نے سمجھ لیا کہ وہ بھی حق ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا قتیبہ سے اور بخاری نے یحییٰ بن بکیر سے اس نے لیث سے اور انہوں نے عقال کے بدلے میں عناق کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۳۲۹۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انکو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے ان کو ابوایوب نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا۔ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو میں کروں اور وہ مجھے جنت سے قریب کرے اور جہنم سے دور کردے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی

(۳۲۹۷)......(۱) غیر واضح فی (أ)

(۲)......غیر واضح فی (ب) وعبداللہ بن معاویة الغاضری رضی اللہ عنہ صحابی لہ حدیث واحد رواہ أبوداؤد

(۳)......فی (ب): أوسط (۴)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳۲۹۸)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (ب) (۲)...... فی (ب) : قال

(۳)...... مابین المعکوفین سقط من (ب) (۴)......فی (ب) : قال

(۳۲۹۹)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)......فی (ب) : الزکاة (۳)......مابین المعکوفین سقط من (ب)

عبادت کیجیے اور اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کیجیے اور نماز قائم کیجیے اور زکوٰۃ دیجیے اور اپنے رشتہ دار کے ساتھ صلح رحمی کیجئے جب وہ آدمی پیچھے ہٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے اس کو مضبوطی سے تھام لیا جس چیز کا اسے حکم دیا گیا ہے تو بس یہ جنت میں داخل ہو گیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں یحیٰی بن یحیٰی سے۔

جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ روک لے اس کے لیے سختی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولاینفقونھا فی سبیل اللّٰہ فبشرھم بعذاب الیم. یوم یحمٰی علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ماکنزتم لانفسکم فذوقوا ماکنتم تکنزون. (توبہ)

وہ لوگ جو سونے چاندی کو دبا کے رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ پس بشارت دے دیجئے ان کو درد دینے والے عذاب کی جس دن ان کے ذریعے ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر ان کے ساتھ ان کے ماتھے اور پہلو اور پیٹھ داغے جائیں گے (کہا جائے گا) یہی ہے وہ جس کو تم لوگ اپنے لئے گاڑ کر رکھتے تھے چکھو اس کا مزہ جو کچھ تم گاڑتے تھے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولاتحسبن الذین یبخلون بما اٰتاھم اللّٰہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون مابخلوا بہ یوم القیٰمۃ.

جو بخل کرتے ہیں جن کو اللہ نے اپنا فضل (یعنی مال) دے رکھا ہے مت گمان کرو کہ وہ ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لئے بہت برا ہے عنقریب قیامت کے دن اس مال کا طوق گلے میں ڈالے جائیں گے جس کے ساتھ بخیلی کرتے تھے۔

۳۳۰۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے یعنی محمد بن غالب نے ان کو قرہ بن حبیب القنوی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ اس کے لیے اژدھا کی صورت بنا دیا جائے گا اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے وہ اس کے باچھوں سے پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں اور ابوصالح نے یہ آیت تلاوت کی:

ولاتحسبن الذین یبخلون

ان لوگوں کے بارے میں گمان نہ کرو جو بخل کرتے ہیں۔

۳۳۰۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعمر و محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابن ناجیہ نے ان کو ابن ابی النضر نے ان کو ابوالنظر نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوصالح سمان نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل بنا دیا جائے گا اس کی آنکھوں پر سیاہ نقطے ہوں گے وہ قیامت میں اس کے گلے میں طوق بن جائے گا پھر اس کی باچھوں کو کاٹے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

ولاتحسبن الذین یبخلون

(۳۳۰۰)......(۱) فی (ب) :شجاعاً

(۳۳۰۱)......(۱) فی (ب): شجاعاً (۳۳۰۲)......غیر واضح فی (أ) (۳)......فی (ب) : شدقہ

(۴)...... مابین المعکوفین سقط من (أ) (۵)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

مت گمان کرو جو لوگ بخل کرتے ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابوالنصر کی حدیث وغیرہ سے۔

زکوٰۃ نہ دینے والے کی پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا

۳۳۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو محمد بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ابو صالح سمان نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا صاحب سونا یا چاندی نہیں ہے جو اس کا حق ادا نہیں کرتے مگر اسے لوگوں کے لئے تختیاں بنائی جائیں گی جس دن جہنم کی آگ میں ان کو خوب گرم کیا جائے گا اور ان کے ساتھ اس کی پیشانی کو اور پہلو کو اور پیٹھ کو داغا جائے گا اس دن میں جن کی مقدار پچاس ہزار سال ہے اس وقت تک جب تک کہ لوگوں کے مابین فیصلہ ہو جائے اور وہ شخص بھی اپنا راستہ دیکھ لے جنت یا جہنم۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ اونٹوں کے مالک کے بارے میں کیا حکم ہے فرمایا کہ (اس کے بارے میں بھی یہی حکم ہے) جو شخص اونٹوں کا مالک ہے اور وہ ان کا حق ادا نہیں کرتا حالانکہ اس کے حق میں سے ہے کہ جب وہ پانی پینے کی جگہ یا باری پر آئے تو اس کا دودھ لوگوں کو ضرورت مندوں کو دیا جائے۔ فرمایا قیامت کے دن اس کے جانوروں کو جمع کیا جائے گا وہ مالک ان میں سے ایک اونٹ کے بچے کو بھی کم نہ پائے گا اس کے بعد اس مالک کو اونٹوں کے سامنے ایک میدان میں منہ کے بل ڈالا جائے گا وہ سارے جانور باری باری اس کو اپنے پیروں تلے روندیں گے اور اپنے منہ سے اس کو کاٹیں گے جب ان میں سے آخری جانور اس پر گزر جائے گا تو پہلا پھر واپس آ جائے گا۔ اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے اس وقت تک کہ اللہ فیصلہ نہ فرما دے لوگوں کے مابین اور وہ اپنا راستہ دیکھ لے جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ گھوڑوں کے مالک کے بارے میں کیا خیال ہے اور بکریوں کے مالک کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی صاحب گائے یا صاحب بکری گائے اور بکریوں کا حق ادا نہیں کرے گا قیامت کے دن ان جانوروں کو بھی جمع کیا جائے گا۔ نہ ان میں کوئی سینگ مڑی ہوئی ہوگی نہ ہی کوئی سینگ ٹوٹی ہوگی نہ کوئی بغیر سینگ کی ہوگی ان کے سامنے مالک کو ایک میدان میں منہ کے بل ڈالا جائے گا اور وہ آ کر اس کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنے سینگوں سے اس کو ماریں گی۔ جب بھی آخری جانور گزر جائے گا پہلا واپس مارنے آ جائے گا اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی اس وقت تک جب تک لوگوں کے مابین فیصلہ نہ ہو جائے اور وہ اپنا راستہ پکڑے جنت یا جہنم کی طرف۔

لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ گھوڑوں کے مالک کا کیا حال ہے۔ فرمایا گھوڑے تو تین طرح کے ہوتے ہیں ایک گھوڑا مالک کے لئے اجر بنتا ہے دوسرا اس کے لئے پردہ بنتا ہے تیسرا مالک کے لئے گناہ اور بوجھ بنتا ہے۔ بہرحال جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کے طور پر گھوڑا باندھتا ہے پس بے شک وہ اگر اس کی رسی لمبی کرے چراگاہوں میں یعنی سبزہ زاروں میں جس قدر وہ گھوڑا کھائے گا اسی کے بقدر اللہ تعالیٰ اس کے لئے نیکیاں لکھیں گے اور اس کی لید کے برابر نیکیاں لکھ دے گا پھر اگر اس کی رسی ٹوٹ جاتی ہے اور وہ ایک دو اونچائیوں پر چڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاؤں کے نشانات کے برابر نیکیاں لکھتے ہیں اگر وہ کسی گہری نہر پر گزرتا ہے پانی پلانے کا ارادہ نہیں ہوتا مگر پھر بھی وہ اس نہر سے کچھ پی لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پانی کے بقدر جو اس نے پیا ہوتا ہے نیکیاں لکھتا ہے۔ یہ گھوڑے قیامت کے دن مالک کے لئے اجر و ثواب ہوں گے اور وہ شخص جو گھوڑا باندھتا ہے صحن میں سوال سے بچنے کے لئے اور وہ اس میں خیر تلاش کرتا ہے پھر وہ ان کے پیٹ سے اللہ کے حق کو بھی نہیں بھولتا اور نہ ہی اس کی پیٹھ سے یعنی اس کو کھلاتا پلاتا ہے اور اللہ کے واسطے اس پر سواری بھی بوقت ضرورت کرتا ہے۔ (از مترجم) یہ گھوڑا اس کے مالک کے لئے جہنم سے پردہ ثابت ہوگا اور جو شخص گھوڑا باندھتا ہے فخر کرنے کے لئے ریاکاری اور دکھاوے کے لئے اور غرور کے لئے اور مسلمانوں پر دشمنی

کرنے کے لئے یہ گھوڑا اپنے مالک کے لئے قیامت کے دن بوجھ اور گناہ ہوں گے۔

لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ گدھوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر گدھوں کے بارے میں کوئی مستقل حکم نہیں اتارا سوائے اس منفرد اور جامع آیت مبارکہ کے:

فمن یعمل مثقال ذرة خیراً یره

جو شخص ذرّہ برابر کوئی نیکی کرے گا وہ اس کو ضرور پالے گا۔

اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں یونس بن عبدالاعلیٰ سے۔ شیخ احمد (یعنی بیہقی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا احتمال ہے کہ یہ قول کہ اونٹنی کا حق میں سے ہے (اس کے پانی پلانے کے دن اس کا دودھ مسکینوں میں تقسیم کرنا) یہ قول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہو۔

اونٹوں کی زکوٰۃ کی ادائیگی

۳۳۰۳:......اور تحقیق روایت کیا ہے اس کو ابوعمر وغدانی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آپ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تھا کہ اے ابوہریرہ اونٹوں میں کیا حق ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اچھا جانور دے اور پیارے جانور کا دودھ مسکینوں کو پلائے اور اس کی سواری کرنے دے اور (بوقت ضرورت) نر کو مادہ کے ساتھ جفتی کرانے دے اور دودھ بھی پلائے (ضرورت مند کو) اس کو روایت کیا ہے سہیل بن ابوصالح نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ سے اس نے کہا کہ حدیث میں جو بھی اونٹوں کا مالک ان کا زکوٰۃ نہیں دیتا اس کا تذکرہ ہے۔ زکوٰۃ کے علاوہ کا ذکر نہیں۔ (یعنی باقی چیزوں کا)۔

۳۳۰۴:......ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر نے ان کو ان کی دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو عبدالملک بن ابوسلیمان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابولولید فقیہ نے ان کو حسین بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ نمیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبدالملک نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے فرمایا: جو بھی کوئی اونٹوں کا مالک ہے یا بکریوں کا یا گائیوں کا جو بھی اس کا حق ادا نہیں کرے گا (زکوٰۃ نہیں دے گا) قیامت کے دن اس کو ایک بڑے میدان میں بٹھایا جائے گا جس میں وہ جانور اس کو روندلیں گے کھر والے اپنے کھروں سے اور سینگوں والے اپنے سینگوں سے اس کو ماریں گے ان جانوروں میں کوئی ایک جانور اس دن سینگ ٹوٹا یا بغیر سینگ والا نہیں ہوگا۔ ہم نے پوچھا یارسول اللہ جانوروں کا حق کیا ہے؟ (جس کو ادا نہیں کیا ہوگا؟) فرمایا نر جانور کو (بلا معاوضہ) مادہ سے جفتی کروانا۔ اس کا ڈول ادھر دینا (یعنی جانور دودھ پینے کے لئے عارضی دینا) اور جانور کا دودھ بطور انعام عطیہ دینا۔ جانور کو پانی پلانے کی اجازت دینا پانی پر کھینچ کر لانا اور اللہ کے واسطے اس پر سواری دینا (یعنی مجبور اور ضرورت مند کو سوار کرنا یا عارضی طور پر سواری کے لئے دینا) اور جو بھی صاحبِ مال اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا ہے قیامت کے دن وہ مال گنجا سانپ بن کر اس کے پیچھے پیچھے پھرے گا جہاں بھی وہ جائے گا وہ اس سے بھاگے گا کہا جائے گا یہ تمہارا وہی مال ہے جس سے تم نے بخل کیا تھا جب وہ دیکھے گا کہ اب اس سے کوئی چارہ نہیں ہے تو وہ اپنے ہاتھ کو اس کے منہ میں داخل کر کے اس کو ایسے چیر دے گا جیسے مولی کو چیر دیا جاتا ہے۔ یہ لفظ ابوعبداللہ کی روایت کے ہیں۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر سے۔

(۳۳۰۲)......(۱) فی (ب) : به (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (ب) (۳)......فی (ب) : فیری

(۴)...... فی (ب) : البقر (۵)......فی (ب) : به (۶)......غیر واضح فی (أ)

(۷)......مابین المعکوفین سقط من (ب) (۸)...... فی (ب): البیهقی رحمه الله

(۳۳۰۳)......(۱) فی (ب) : وقال.

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبدالملک بن ابوسلیمان نے ابوالزبیر سے اور اس کو روایت کیا ہے ابن جریج نے ابوزبیر سے پھر اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے اس کے آخر میں کہا ہے کہ میں نے سنا تھا عبید بن عمیر سے وہ کہہ رہے تھے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ بندے پر اونٹ کا حق کیا ہے؟ (یعنی اس کی زکوٰۃ دینے کا تعلق سے) فرمایا: کہ اس کو پانی پر کھینچ لانا' اس کا ڈول (یعنی دودھ کا قدرتی سانچہ) دودھ پینے کے لئے کسی کو ادھار دینا۔ (از مترجم) جانور کسی کو اس کی مادہ سے جفتی کے لئے دینا اور دودھ جانور کا اللہ واسطے لوگوں کو دے دینا اور اللہ واسطے اس کی سواری کروانا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے۔

۳۳۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی ابوزبیر نے کہ انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ انصاری سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو اس نے حدیث ذکر کی اسی مفہوم کے ساتھ امام احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ آپ نے اس کے آخر میں وہی زیادہ کیا ہے جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے اور اسی قدر حدیث مرسل ہے اور وہ باتیں اگر ثابت ہو جائیں تو احتمال یہ بھی ہے کہ یہ چیزیں اونٹ گائے اور بکریوں میں زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے ضروری ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ بعد میں بھی ہوں پھر حدیث میں جو وعید مذکور ہے وہ اس آدمی کے لئے ہوگی جو ان اوصاف حمیدہ کو نیکی نہ سمجھے جیسے یہ اس فرمان الٰہی میں مذکور ہے **ویمنعون الماعون** کہ وہ دین کی تکذیب کرنے والا عام برتنے کی اور استعمال کی چیز بھی دینے سے منع کرتا ہے۔ اس بنا پر کہ کوئی شخص چیز ادھار دینے کو نیکی نہ سمجھے اس کے قول کے مطابق جو قول کرے ماعون کے بارے میں کہ اس سے مراد ادھاری چیز مراد ہے اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ اس سے مراد فرض زکوٰۃ ہے۔ لہٰذا اس تشریح کے مطابق وعید لاحق ہوگی اس شخص کے لئے جو فرض زکوٰۃ کو منع کرے اور اس کو بھی جو ادھاری چیزوں کو منع کرے اس نیت کے ساتھ کہ وہ اس کو نیکی نہ سمجھتا ہو۔

خسارے والے لوگ

۳۳۰۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو معرور بن سوید نے ان کو ابوذر نے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کعبے کے سائے تلے بیٹھے ہوئے تھے مجھے جب انہوں نے سامنے آتے دیکھا تو فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم کہ وہ لوگ سب سے زیادہ خسارے میں ہیں۔ کہتے ہیں میں آکر بیٹھ گیا۔ میرے پاس غم آ گیا جو اللہ نے چاہا میں نے کہا کہ میری کیا حالت ہے کیا میرے بارے میں کوئی شے اتری ہے؟ اور میں نے پوچھا کہ وہ لوگ کون ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ زیادہ مالوں والے لوگ ہیں مگر وہ شخص جو ایسے ایسے کرے یعنی دائیں بائیں اور پیچھے ہر طرف مال اللہ واسطے لوٹائے مگر ایسے لوگ بہت کم ہیں جو آدمی مر جائے اور وہ اونٹ گائے بکریاں ایسا مال چھوڑ جائے جن کی اس نے زکوٰۃ نہیں دی مگر قیامت کے دن آئے گا وہ مال موٹا تازہ اور بڑا بڑا اپنے سینگوں سے اس کو مارے گا اور اپنے کھروں سے اس کو روندے گا اس وقت تک جب تک کہ لوگوں کے مابین فیصلہ ہو جائے جب آخری جانور مار کر جائے تو سب سے پہلا واپس مارنے آ جائے گا۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے اعمش کی حدیث سے اور اس میں انہوں نے اضافہ کیا ہے ابن نمیر سے حتیٰ کہ فیصلہ کیا جائے گا لوگوں کے

(۳۳۰۴)......(۱) غیر واضح فی (أ) (۲)...... فی (ب) : لیس یومئذ فیها

(۳۳۰۵)......(۱) فی (أ) حماد بن سلمة وهو خطأ (۲)...... فی (ب) : البیهقی

(۳۳۰۶)......(۱) فی (ب) : منهم (۲)...... فی (أ) : عنده (۳)...... فی (ب) : أولها

درمیان اور اس نے اس میں یہ لفظ اضافہ کیا ہے و بین یدیہ۔ اور اس حدیث میں زکوٰۃ کی صراحۃ بات کی گئی ہے۔

زکوٰۃ مال کی پاکیزگی کے لئے ہے

۳۳۰۷:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو علی محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو ابراہیم بن اسحٰق زہری نے ان کو یحییٰ بن یعلیٰ بن حارث المحاربی نے ان کو ان کے والد نے ان کو غیلان بن جامع نے ان کو عثمان بن ابوالیقظان خزاعی نے ان کو جعفر بن ایاس نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

الذین یکنزون الذھب و الفضۃ و لا ینفقونھا فی سبیل اللّٰہ

تو یہ آیت مسلمانوں پر بھاری گزری۔ لوگوں نے سوال کیا کہ کیا ایک آدمی اپنے بیٹے کے لئے بھی مال نہیں چھوڑ سکتا؟ جو اس کے بعد باقی رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وضاحت کراؤں گا تمہاری طرف سے۔

کہتے ہیں کہ لوگ گئے حضرت عمر بھی اور ثوبان بھی پیچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عمر نے سوال کیا اے اللہ کے نبی آپ کے اصحاب پر یہ آیت بھاری گزری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ جو فرض کی ہے تو وہ اس لئے ہے تا کہ اس کے ذریعے باقی ماندہ مال کو پاک کر دے اور باقی میراث مقرر ہے تمہارے اس اموال میں جس کو تم چھوڑ کر چلے جاؤ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا میں تمہیں خبر دوں اس بہترین چیز کے بارے میں جو ایک انسان خزانہ بناتا ہے یا جمع کر کے رکھتا ہے فرمایا کہ وہ چیز نیک عورت ہے کہ مرد جب اس کو دیکھتا ہے تو وہ اس کو خوش کر دیتی ہے اور جب اس کو حکم دیتا ہے تو فرمانبرداری کرتی ہے اور جب اس سے چلا جاتا ہے تو وہ اس کے مال کی اور گھر کی حفاظت کرتی ہے۔

۳۳۰۸:..... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسین طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو انہوں نے مالک سے پڑھا عبداللہ بن دینار سے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے وہ پوچھتے ہیں کنز یا خزانہ کے بارے میں کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ مال ہوتا ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی ہوتی۔

۳۳۰۹:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو (عبداللہ بن ابومریم نے ان کو الفریابی نے) سری بن یحییٰ نے ان کو غزوان نے ان کو ابوحاتم نے انہوں نے کہا کہ اچانک ایک بار ابوذر حضرت عثمان کے دروازے پر پہنچے اور ان کو اجازت نہ ملی یکا یک ایک آدمی قریب میں سے گزرے۔ انہوں نے پوچھا اے ابوذر یہاں کیسے بیٹھے ہو؟ بولے کہ انہوں نے مجھے ملنے کی اجازت دینے سے منع کر دیا ہے وہ آدمی اندر گیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین کیا بات ہے کہ ابوذر دروازے پر ہے اس کو اجازت نہیں ملی حضرت عثمان نے حکم دیا ان کو اجازت مل گئی چنانچہ وہ آئے اور لوگوں کے ساتھ ایک کونے میں بیٹھ گئے۔ راوی کہتا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی میراث تقسیم ہو رہی تھی۔ حضرت عثمان نے حضرت کعب سے کہا اے ابواسحٰق کیا آپ اس مال کے بارے میں جانتے ہیں جبکہ اس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو۔ کیا اس صاحبِ مال پر اس کے (باقی ماندہ) مال میں کوئی گناہ کا اندیشہ ہوگا؟ حضرت کعب نے کہا کہ نہیں (اس مال کی ہلاکت کا اندیشہ نہیں رہتا) بس ابوذر کھڑے ہو گئے ان کے پاس ڈنڈا تھا انہوں نے حضرت کعب کے کانوں کے درمیان دے مارا اور پھر بولے اے یہودن کے بیٹے تم یہی گمان کرتے ہو کہ بے شک نہیں ہے اس پر کوئی حق اس کے مال میں جب زکوٰۃ ادا کرے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۳۳۰۷)..... (۱) مابین المعکوفین سقط من (ب)

(۳۳۰۸)..... (۱) فی (أ) : یسألہ (۲)..... فی (ب) : منہ

ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة (الحشر)
وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگر چہ ان کو خود بھوک لگی ہو۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما واسیرا
اور وہ کھانا کھلاتے ہیں مسکین کو یتیم کو اور قیدی کو اس کی خواہش کے باوجود

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وفی اموالهم حق للسائل والمحروم
ان کے مالوں میں مانگنے اور نہ مانگنے کے لئے حق ہے

کہتے ہیں کہ ابوذر اسی کی مثل قرآن سے (آیات) ذکر کرنے لگے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (اس اندر لانے والے) قرشی سے کہا کہ یقیناً ابوذر کو اجازت دینے سے انکار اسی لئے تھا جو تم دیکھ رہے ہو۔ شیخ احمد بیہقی نے فرمایا: ان میں سے بعض آیات زکوٰۃ کی فرضیت کے نزول سے قبل کی ہیں اور بعض نفل میں ترغیب کے بارے میں ہیں جبکہ حضرت ابوذر ان کو وجوب پر محمول کر رہے تھے اس کے مطابق جو وہ دیکھ رہے تھے واللہ اعلم۔

اسلام کی بلند ترین عمارت

۳۳۱۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو حامد احمد بن محمد بن حسن خسرو جردی نے ان کو خبر دی داؤد بن حسین نے ان کو کثیر بن عبید اور اسحٰق بن ابراہیم نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ خبر دی ان کو بقیہ بن ولید نے ان کو ضحاک بن حمزہ نے ان کو نطان بن عبداللہ رقاشی نے ان کو ابو درداء نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ اسلام کا پل ہے۔ (از مترجم) زکوٰۃ اسلام کی بلند ترین عمارت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بارش روک لینا

۳۳۱۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو علی روذ باری نے ان کو حسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو معاذ بن اسید مروزی نے ان کو فضل بن موسیٰ شیبانی نے ان کو حسین بن واقد نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا کہ کسی قوم نے کبھی عہد نہیں توڑا مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیا۔ اور کسی قوم میں کبھی بے حیائی عام نہیں ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی پکڑ میں لے لیا موت کے ساتھ۔ اور کسی قوم نے ناپ تول میں کمی نہیں کی مگر اللہ تعالیٰ نے پکڑ لیا تھا قحط سالی کے ساتھ۔ اور کسی قوم نے کبھی زکوٰۃ کو منع نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ ان پر بارش کو روک دیتا ہے۔ نہ ظلم کیا کسی قوم نے فیصلہ کرنے میں مگر ان کے درمیان بیماری واقع ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے گمان کیا کہ (قتل عام ہوگیا) اسی طرح مروی ہے ابن عباس سے موقوف روایت کے طور پر۔

۳۳۱۲:......ہمیں خبر دی ابو علی الروذ باری نے پہلے والی حدیث کے بعد ان کو حسین نے ان کو ابو حاتم نے ان کو عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو بشیر بن مہاجر نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم نے نقض عہد کیا ان میں قتل

(۳۳۰۹)......(۱) فی (ب): عبیداللہ بن أبی مریم الفریابی. (۲)......مابین المعکوفین سقط من (ب)
(۳)...... فی (ب) البیهقی (۴)......مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳۳۱۰)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳۳۱۱)......(۱) فی (أ) بالسنین (۲)...... مابین المعکوفین سقط من (أ)
(۳)......فی (ب): البأس (۴)...... فی (أ) أو القتل
(۳۳۱۲)......(۱) یعنی عقب الحدیث الذی قبله

عام ہوا اور جس قوم میں بے حیائی عام ہوئی اللہ نے ان پر موت مسلط کی جس قوم نے زکوٰۃ روکی اللہ نے ان سے بارش روک لی۔

۳۳۱۳:......ہمیں خبر دی ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ جب تم دیکھو کہ بارش بالکل رک گئی ہے نہیں آتی تو یقین جان لیجئے کہ زکوٰۃ منع کر دی گئی ہے اور تم جب دیکھو کہ تلواریں ننگی ہو چکی ہیں تو سمجھ لینا کہ اللہ کا حکم ضائع کیا گیا ہے لہٰذا بعض بعض سے انتقام لے رہا ہے جب تم دیکھو کہ سود غالب آ گیا ہے تو سمجھ لینا زنا عام ہو گیا ہے۔

۳۳۱۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد بن حسن بن مستفاض نے ان کو محمد بن عائذ نے ان کو ہیثم بن حمید نے ان کو ابومعبد وغیرہ نے ان کو عطا بن أبي رباح نے کہ انہوں نے سنا ابن عمر سے وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مہاجرین کی جماعت پانچ خصلتیں ہیں اگر تم ان کے ساتھ آزمائے جاؤ اور وہ تمہارے ساتھ اتر پڑیں۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم لوگ ان کو پالو۔ جس قوم میں بے حیائی غالب ہو جاتی ہے یہاں تک کہ علانیہ برائی کرنے لگتے ہیں ان میں بیماریاں عام ہو جاتی ہیں جو ان کے اسلاف میں نہیں تھیں اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں وہ قحط میں گرفتار کئے جاتے ہیں اور سخت مشقت میں اور بادشاہ کے ظلم میں۔ جو لوگ اپنے مالوں کی زکوٰۃ منع کرتے ہیں وہ آسمان کی بارش سے منع کر دیئے جاتے ہیں اگر دھرتی پر چارپائے مویشی وغیرہ نہ ہوتے تو کبھی بھی بارش نہ ہوتی اور جو لوگ اللہ کے عہد اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتے ہیں اللہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کرتے ہیں غیروں میں سے لہٰذا وہ ان سے وہ چیز چھین لیتا ہے جو ان کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور جن کے امام وسربراہ ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ نہیں کرتے مگر ان کے درمیان جنگ ہوتی ہے اور اس بارے میں ہذیل سے بھی روایت ہے ان کو ہشام بن خالد مازنی نے ان کو ابن عمر نے۔

۳۳۱۵:......ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر نے کوفے میں ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو اسماعیل بن ابان نے ان کو یعقوب بن عبداللہ قمی نے ان کو لیث نے ان کو ابومحمد واسطی نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا تم لوگ اس وقت کس حال میں ہوں گے جب تمہارے اندر پانچ باتیں واقع ہو جائیں گی اور میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ تمہارے اندر ہوں یا تم ان کو پاؤ کسی بھی قوم میں جب بھی بے حیائی ظاہر ہو جاتی ہے اور وہ قوم اعلانیہ اس کا ارتکاب کرتی ہے اس قوم میں طاعون اور وبائی مرض اور دیگر بیماریاں عام ہو جاتی ہیں جو ان کے اسلاف میں نہیں تھیں اور جو قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے اُن سے بارش روک دی جاتی ہے اور اگر جنگلی جانور نہ ہوتے تو بارش کبھی بھی نہ ہوتی اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے وہ قحط میں مبتلا ہوتی ہے اور سخت مشقت میں اور ان پر بادشاہ کا ظلم ہوتا ہے اور جس قوم کے امیر اور حکمران قرآن کے بغیر فیصلے کرتے ہیں اللہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیتے ہیں وہ ان سے چھین لیتا ہے بعض اس کا جو ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور جو لوگ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو معطل کرتے ہیں ان کے درمیان جنگ ہوتی ہے۔ پھر آپ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا تیار رہنا پھر علی الصبح اس کے پاس گئے جبکہ وہ عمامہ باندھ رکھے اور ایک ہاتھ کے برابر عمامے کو چھوڑ رکھے تھے۔ آپ نے اس کو اپنے سامنے بٹھایا۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کو کھولا اور اس کو اسی کا عمامہ بندھوایا اور اس میں سے چار انگشت کے برابر چھوڑ دیا پھر فرمایا میں اس کو اسی طرح جانتا ہوں پھر اس کو سیدھا کر دیا۔ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

(۳۳۱۳)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ)

(۳۳۱۴)......(۱) في (أ) : الهيثم بن محمد (۲)...... في (ب) : تمطروا (۳)......في (ب) : تحكم

(۳۳۱۵)......(۱) مابين المعكوفين سقط من (أ) (۲)...... غيروضح في (أ)

(۳)......غير واضح في (أ) (۴)......غير واضح في (أ)

۳۳۱۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن أبی حامد مقری نے ان کو ابوالعباس الأصم نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے اس نے کہا کہ ہم لوگ مالک بن دینار کے پاس تھے اور بادلیں گھوم رہے تھے اور بارش نہیں ہو رہی تھی کہتے ہیں کہ مالک نے فرمایا تم دیکھ رہے ہو اور چکھا نہیں رہے ہو تم لوگ انتظار کر رہے ہو بارش کا اور میں انتظار کر رہا ہوں بارش کے بجائے پتھروں کا اور اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ میں نے مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ کوئی بھی امت اللہ کی نظروں سے نہیں گری مگر اللہ نے ان کے بڑوں پر بھوک مسلط کر دی تھی۔

۳۳۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس الأصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے اس آیت کے بارے میں اولئک یلعنھم اللّٰعنون یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی۔ مجاہد نے کہا کہ اس سے مراد زمین پر چلنے والے جاندار اور بچھو ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اولاد آدم کے گناہوں کی وجہ سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

نفلی صدقہ کرنے پر ابھارنا

(۱)......ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب

نیکی صرف اسی میں بند نہیں ہے کہ تم اپنے چہروں کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو

اس طویل آیت کے آخر میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا ہے:

فاقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ

نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرما دیا ہے کہ اس آیت میں یہ فقرہ جو آیا ہے واتی المال علی حبہ (کہ مال کی محبت کے باوجود مال اللہ کی راہ میں دیتا ہے) سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ مال دینا مراد ہے اور یہ صدقہ نفلی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ (اس سے معلوم ہوا کہ نفلی صدقہ کا حکم قرآن مجید میں ہے)۔

(۲)......ارشادِ باری ہے:

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون

تم لوگ نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے یہاں تک کہ تم خرچ کرو اس میں سے جو تم پسند کرتے ہو۔

(۳)......نیز ارشاد ہے:

من ذاالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضعفه له

کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضہ حسنہ دے دے پھر وہ اس کو دوگنا کر دے گا۔

(۴)......نیز ارشاد ہے:

(۳۳۱۶)......(۱) مابین المعکوفین سقط من (أ) (۲)......مابین المعکوفین سقط من (أ)

(۳)......فی (أ) المطر (۴)......فی (ب) : بالجوع

واقرضوا اللّٰہ قرضاً حسنا وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عنداللّٰہ ھو خیراً واعظم اجراً

اللہ تعالیٰ کو قرض دو قرضہ حسنہ تم اپنے نفسوں کے لئے جو چیز آگے بھیجو گے اس کو تم اللہ کے ہاں پالو گے وہ کچھ جو سب سے بہتر ہے اور بڑے اجر والا ہے۔

(۵)......ارشاد فرمایا:

الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرًا وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون

جو لوگ دن رات چھپ کے بھی اور ظاہراً بھی اپنے مالوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ہے ان کے رب کے نزدیک ان پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

ان مذکورہ آیات میں صدقہ نفلی کی ترغیب وفضیلت کا بیان ہے۔ان آیات کے علاوہ بھی بہت ساری آیات ہیں جن میں صدقہ کرنے کی دعوت ہے اور ان میں اس کی ترغیب بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۳۳۱۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعمر حفص بن عمر بن عبدالعزیز نے اور ہمیں خبر دی ہے ابومحمد مؤملی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعثمان بصری نے ان کو موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ نے ان کو ابوعمر حفص بن عمر نے ان کو ابواسماعیل المؤدب نے ان کو عیسیٰ ابن المسیب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللّٰہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنا بل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس ایک دانے جیسی ہے جو کہ سات بالیں اگاتا ہے اور ہر بالی میں ایک سو دانے ہوتے ہیں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رب زد امتی

اے میرے رب میری امت کو اور زیادہ عطا فرما۔

پھر یہ آیت نازل ہوئی:

من ذالذی یقرض اللّٰہ قرضاً حسنا فیضا عفہ لہ اضعافا کثیرۃ

کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضہ حسنہ دے پھر وہ اس کے لئے اس کو دوہرا کر دے گا کثیر بار دوہرا۔

تو پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی۔اے اللہ میری امت کو اور زیادہ عطا فرما پھر یہ آیت نازل ہوئی:

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب

سوائے اس کے نہیں کہ صبر کرنے والے اپنا اجر بغیر حساب کتاب کے دیئے جائیں گے۔

۳۳۱۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر الاصبہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو عون بن ابوجحیفہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منذر بن جریر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد جریر بن عبداللہ سے انہوں

نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے دن کے اول حصے میں چنانچہ ایک قوم کے لوگ آئے جو پاؤں سے ننگے تھے جسمانی طور پر ننگے تھے! ستر ڈھکنے کے لئے انہوں نے ٹاٹ لپیٹے ہوئے ان پر عباتھیں تلواریں حمائل کئے ہوئے تھے زیادہ تر بلکہ سارے لوگ قبیلہ مضر کے تھے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ پریشان تھا اس لئے کہ آپ ان کے چہروں پر فاقہ دیکھ رہے تھے۔ آپ اندر گئے پھر باہر آئے بلال کو اذان کا حکم دیا۔ اس نے اقامت کی۔ آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ فرمایا کہ:

یٰأیہاالناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا کیا ایک ہی جان سے۔

پوری آیت پڑھی۔ اس کے بعد یہ آیت پڑھی:

یٰأیہاالذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ ولتنظر نفس ماقدمت لغد. الخ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر انسان اس کا انتظار کرے اس نے کل کے لئے جو کچھ آگے بھیجا ہے۔

(لہٰذا لوگوں نے صدقہ کرنا شروع کیا) کسی نے دینار دیا کسی نے درہم دیا کسی نے کپڑا دیا کسی نے گندم کا ایک صاع دیا کسی نے کھجور کا ایک صاع دیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ اگر چہ آدھے دانے کھجور کے ساتھ۔ جریر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ اتنے میں ایک آدمی جو کہ انصار میں سے تھا ایک تھیلی بھری ہوئی لایا اتنی وزنی تھی کہ اٹھانے سے اس کے ہاتھ عاجز آ گئے تھے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی لہٰذا لوگوں نے مسلسل صدقہ کرنا شروع کیا لہٰذا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو ڈھیر لگ چکے تھے ایک کھانے کے سامان کا دوسرا کپڑوں کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا جیسے سونے کا پانی لگا ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اس کو اپنے عمل کا اجر بھی ملے گا اور دوسرے کے عمل کے برابر بھی اجر ملے گا اور ان عمل کرنے والوں کے اجر بھی کم نہیں ہوں گے اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ جاری کرے گا اس کا گناہ اسی پر ہوگا اور جو اس پر عمل کرے گا ان کے عمل کے برابر بھی اس کو ملے گا مگر جو اس پر دیگر لوگ عمل کریں گے ان کا گناہ بھی کم نہیں ہوگا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں درج کیا ہے کئی طریقوں سے شعبہ سے۔

جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اس کے لئے دہرا اجر

۳۳۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو احمد بن ابوبکر نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو منذر بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا آپ کے پاس ایک قوم آئی جو ٹاٹ لپیٹے ہوئے تلواریں لٹکائے ہوئے تھے ان کے تن بدن پر تہہ بند نہیں تھے اور نہ ہی دیگر کپڑے تھے زیادہ تر بلکہ سارا ہی قبیلہ مضر کے لوگ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی یہ کیفیت دیکھی عسرت ونقبت بغیر لباس اور بھوک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ پریشانی سے دگرگوں ہوگیا۔ آپ اٹھ کر گھر چلے گئے پھر مسجد میں تشریف لائے آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ چھوٹے منبر پر چڑھے اللہ کی حمد وثنا کی اس کے بعد فرمایا امابعد۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے:

یاایہاالناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ إلی قولہ "رقیبًا"

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا ہے۔

یہ آیت آپ نے رقیباً تک پڑھی پھر یہ آیت پڑھی:

اتقوا اللّٰہ ولتنظر نفس ماقدمت لغد إلی قولہ تعلمون

اللہ سے ڈرو ہر نفس کو اسی کا انتظار کرنا چاہئے جو اس نے کل کے لئے آگے بھیجا ہے۔

یہ آیت کریمہ تعلمون تک پڑھی۔ اگلی آیت ولاتکونوا سے فاسقین تک اور اگلی آیت لایستوی پوری پڑھی ''فائزون'' تک۔

صدقہ کرو اس سے پہلے کہ تم صدقہ نہ کرسکو۔ صدقہ کرو اس سے قبل کہ تمہارے درمیان اور صدقہ کے درمیان صدقہ کرنا کسی آدمی کا اپنے دینار سے صدقہ کرنا کسی آدمی کا اپنے درہم سے اپنے گندم سے کھجور سے جو سے صدقہ میں سے کسی چیز کو حقیر نہ سمجھا جائے اگرچہ آدھی کھجور کے ساتھ ہو بس کھڑا ہو گیا ایک آدمی انصار میں سے رقم کی تھیلی لے کر اس نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی حالانکہ وہ اپنے منبر ہی بیٹھے تھے آپ نے اس کو قبضے میں لے لیا ابھی آپ منبر پر تھے اس کے چہرے پر خوشی پہچانی جانے لگی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اور اس کے اوپر وہ عمل بھی کرے اس کے لئے اپنے عمل کا اجر ہوگا اور اس کا اجر بھی جو بھی اس کے طریقے پر عمل کرے گا اس سے عمل کرنے والوں کا اجر بھی کم نہیں ہوگا اور جو شخص بری سنت اور برا طریقہ جاری کردے اس پر اس کا گناہ بھی ہوگا اور اس کا بھی جو اس طریقے پر عمل کریں گے اس سے ان کے گناہ میں بھی کمی نہیں ہوگی لہٰذا سارے لوگ کھڑے ہوگئے اور پھیل گئے اب کوئی دینار والا تھا کوئی درہم والا تھا کوئی کھانا لانے والا تھا کوئی کچھ لایا کوئی کچھ لایا جب اکٹھا ہوگیا تو آپ نے ان وفد والوں میں تقسیم کردیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا عبیداللہ بن عمر قواریری وغیرہ سے ابوعوانہ سے۔

۳۳۲۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن حلیم مروزی نے ان کو ابوالموجہ نے ان کو خبر دی عبدان نے ان کو عبداللہ نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوعبیدہ بن حذیفہ بن یمان نے وہ کہتے ہیں: کہ ایک سائل عہد نبوی میں کھڑا ہوا اس نے سوال کیا اور قوم خاموش ہوگئی پھر اس کو ایک آدمی نے دیا پھر قوم نے اس کو دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اچھا طریقہ جاری کرے اور اس کو راہ عمل بنالیا جائے اس کے لیے اپنا اجر ہے اور ان کے اجروں کی مثل بھی جو اس طریقے کی اتباع کریں گے اور ان عمل کرنے والوں کے اجر بھی کم نہیں ہوں گے اور جو شخص برائی کا طریقہ رائج کرے اس کا وبال اسی پر ہوگا اور ان کا وبال بھی جو اس پر عمل کریں گے مگر ان کے وبال بھی کم نہیں ہوں گے پھر حضرت حذیفہ بن یمان نے یہ آیت تلاوت کی:

علمت نفس ماقدمت و أخرت.

ہر نفس جان لے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا اور جو کچھ پیچھے چھوڑا۔

جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کے ساتھ

۳۳۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس الأصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبداللہ بن نمیر نے ان کو اعمش نے ان کو خیثمہ نے ان کو عدی بن حاتم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ساتھ قیامت میں اللہ تعالیٰ کلام کرے گا بندے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان (کا واسطہ) نہیں ہوگا اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے کچھ بھی نظر نہیں آئے گا مگر وہ چیز جس کو اس نے آگے بھیجا ہوگا پھر اپنے سامنے دیکھے گا تو جہنم اس کا استقبال کر رہی ہوگی تم میں سے جو شخص استطاعت رکھے کہ وہ آگ سے بچ جائے اگرچہ کھجور کے آدھے دانے کے ساتھ ہی ہو تو وہ ضرور ایسا کرلے۔

۳۳۲۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عبداللہ بن محمد بن شاکر نے ان کو ابواسامہ نے ان کو اعمش نے

(۳۳۲۱)......(۱) مابین القوسین ساقط من المخطوطة

پھر اس حدیث کو انہوں نے ذکر کیا علاوہ ازیں اس نے یہ اضافہ کیا کہ وہ بندہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اس کو کچھ بھی نظر نہیں آئے گا مگر جو کچھ اس نے آگے کے لیے بھیجا ہوگا اور وہ اپنے آگے دیکھے گا تو وہ آگ کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا پس بچو آگ سے اگر چہ آدھے کھجور کے ساتھ۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یوسف بن موسیٰ سے اس نے ابو اسامہ سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۳۳۲۴:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ابوالولید طیالسی نے ان کو شعبہ نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو خیثمہ نے ان کو عدی بن حاتم نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ کا ذکر فرمایا اور اس سے اللہ کی پناہ مانگی اور اپنے چہرے کو کراہیت سے پھیر لیا پھر آگ کا ذکر کیا اور نا گواری سے اپنا چہرہ پھیر لیا اور پھر فرمایا بچو آگ سے اگر چہ آدھی کھجور کے ساتھ اگر وہ بھی نہ پاؤ تو پھر پاکیزہ کلمہ کے ساتھ۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوالولید سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے۔

۳۳۲۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے انہوں نے کہا کہ یہ وہ ہے جس کو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوہریرہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے ہر جوڑ کے ذمے صدقہ کرنا واجب ہے ہر دن جو سورج طلوع کرتا ہے فرمایا کہ دو انسانوں کے درمیان جو عدل کرے وہ صدقہ ہے جو آدمی دوسرے آدمی کی اعانت کرے اور اس کو جانور پر اٹھا لے یہ صدقہ ہے یا سوار کو اس کا سامان سواری پر اٹھا کر دے دے یہ بھی صدقہ ہے پاکیزہ کلمہ کہنا صدقہ ہر قدم جو نماز کی طرف چلے وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا لے یہ بھی صدقہ ہے۔بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا عبدالرزاق کی حدیث سے۔

برائی سے بچنا بھی صدقہ ہے

۳۳۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابی ایاس نے ان کو سعید بن ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔لوگوں نے کہا کہ اگر ہر مسلمان کو صدقہ کرنے کے لئے کچھ میسر نہ ہو فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے کوئی ایسا کام کرے جس کے ساتھ وہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ کرے لوگوں نے پوچھا اگر کوئی شخص اس کی بھی طاقت نہ رکھے کہ وہ خود کچھ کر سکے۔فرمایا کہ پھر اعانت کرے صاحب حاجت مجبور ومظلوم کی۔لوگوں نے پوچھا کہ اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکے فرمایا کہ پھر وہ صرف خیر کے کام کرنے کا کہے یا یوں فرمایا تھا کہ معروف اور اچھے کام کرنے کے لئے لوگوں نے کہا کہ اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکے تو پھر وہ خود برائی سے بچ جائے بے شک یہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اور اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو بھی عمل ہو وہ جنت میں دخول کا سبب ہے

۳۳۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن اور ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی سے اور ابوعبدالرحمٰن بن حسین سلمی نے لوگوں سے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو خبر دی ہے ان کے والد نے انہوں نے کہا: کہ میں نے سنا امام اوزاعی سے ان کو ابوبکر کثیر نے ان کو ان کے والد نے اور وہ حضرت ابوذر کے پاس بیٹھتے تھے کہتے ہیں کہ اس نے حدیث جمع کی پھر وہ ابوذر سے ملے وہ اس وقت جمرہ وسطیٰ کے پاس تھے اور ان کے گرد لوگ تھے کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس بیٹھ گیا یہاں تک میرے

گھٹنے ان کے گھٹنے سے لگنے لگے میں وہ حدیث بھول گیا میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور میں اس کو یاد کرنے لگا اور میں نے کہا اے ابوذر مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے کہ جب بندہ وہ عمل کرے تو وہ جنت میں چلا جائے ابوذر نے کہا: کہ میں نے اس بارے میں اللہ کے نبی سے پوچھا تھا میں نے کہا تھا اے اللہ کے نبی مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ جب کوئی بندہ اس کا عمل کرے اس کے ذریعے وہ جنت میں چلا جائے۔ فرمایا کہ تو اللہ کے ساتھ ایمان لے آ۔ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اس ایمان کے ساتھ عمل بھی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھوڑا سا اللہ واسطے بھی دے اس میں سے جو اللہ نے اس کو رزق دیا ہے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر وہ شخص نادار ہو اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو تو فرمایا کہ وہ بات کہے اپنے دانتوں سے (یعنی مسکرا دیجئے) میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ ایسا بندہ ہو کہ اس کی زبان بھی اس تک نہ پہنچ سکے فرمایا پھر وہ اس کی مدد کرے جو بالکل نادار ہو۔ میں نے کہا کہ اگر وہ ضعیف ہو اس کو کوئی طاقت نہ ہو۔ فرمایا کہ پھر وہ گونگے کے لئے کرے میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ خود بے زبان ہو۔ کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پلٹ کر میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے ساتھی کے پاس کچھ بھی خیر نہ رہنے دو۔ پس چاہیے کہ وہ لوگوں کو اپنی ایذاؤں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ سارے کام البتہ آسان ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ان میں سے کوئی خصلت ایسی نہیں ہے بندہ جس کے ساتھ عمل کرے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضا کی نیت کرے مگر اپنے ہاتھ سے پکڑے رہے گا اور ان سے قیامت کے دن جدا نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

راستہ بتانا بھی صدقہ ہے

۳۳۲۸:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے وہ عباس بن فضل سے ان کو ابوالولید نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ابوزمیل نے ان کو مالک بن مرثد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوذر نے وہ اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر مرفوع ہی جانتا ہوں فرمایا کہ تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں انڈیلنا بھی صدقہ ہے اور تیرا امر بالمعروف کرنا اور تیرا نہی عن المنکر کرنا بھی صدقہ ہے اور لوگوں کے راستے سے پتھر ہٹانا اور ہڈی ہٹانا بھی صدقہ ہے بھٹکے ہوئے آدمی کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔

اور اسی کے ساتھ خبر دی ہے ابوذر نے کہ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا چیز بندے کو آگ سے نجات دیتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ ایمان لانا۔ میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی کیا ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہے۔ فرمایا یہ کہ اللہ نے تمہیں جو کچھ عطا کیا ہے اس میں سے تھوڑا سا دے دے یا یوں کہا تھا اللہ نے تجھے جو رزق دیا ہے اس کے ساتھ تھوڑا دے دے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے نبی اگر بندہ خود فقیر ہو نہ پائے وہ چیز جو دے سکے فرمایا کہ اچھا کام کرنے کا حکم اور ناپسندیدہ کام کرنے سے روکے۔ میں نے کہا اگر وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی طاقت بھی نہ رکھے فرمایا کہ پھر وہ گونگے آدمی کی زبان سے مدد کرے۔ میں نے کہا یارسول اللہ اگر وہ یہ بھی بہتر طریقے سے نہ کر سکے فرمایا تو پھر وہ مظلوم کی مدد کرے میں نے کہا یارسول اللہ اگر وہ کمزور اور ضعیف ہو مظلوم کی مدد بھی نہ کر سکے حضور نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہ تم اپنے ساتھی کے لئے کوئی بھی خیر باقی نہ چھوڑو۔ چاہیے کہ پھر وہ لوگوں سے اپنے ایذا روک لے (یعنی کسی کو زبان سے بھی تکلیف نہ دے) میں نے کہا یارسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر وہ یہ کام کرے تو یہ اس کو جنت میں داخل کرا دے گا۔ آپ نے فرمایا جو

مؤمن بھی ان خصال میں سے کسی خصلت کو کرتا ہے تم اس کا ہاتھ پکڑ لو اور اسے جنت میں داخل کردو۔

اعمال کا باہم فخر کرنا

۳۳۲۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محبوبی نے ان کو فضل بن عبد الجبار نے ان کو نضر بن شمیل نے ان کو مرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سعید بن مسیب سے وہ حدیث بیان کرتے تھے عمر بن خطاب سے کہتے ہیں کہ میرے سامنے ذکر کیا گیا کہ اعمال باہم فخر کریں گے صدقہ کہے گا کہ میں تم سب سے افضل ہوں۔

ہر اچھا کام صدقہ ہے

۳۳۳۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو حسن بن مکرم بزاز نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابو مالک اشجعی نے ان کو ربعی ابن حراش نے ان کو حذیفہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر معروف اور اچھا کام صدقہ ہے اس کو مسلم نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے ابو مالک سے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے جابر بن عبداللہ کی حدیث سے۔

حقیقی مال

۳۳۳۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو حارث بن سوید نے ان کو عبداللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں سے کون ایسا ہے جس کو اس کے وارث کا مال محبوب ہو اپنے مال سے زیادہ لوگوں نے جواب دیا کہ کوئی بھی ہم میں سے ایسا نہیں ہے مگر سب کو اپنا مال زیادہ محبوب ہے اپنے وارث کے مال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقین جانو کہ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر اس کے وارث کا مال اس کو زیادہ محبوب ہے اس کے اپنے مال سے اس لیے کہ تیرا مال وہی ہے جو تم نے اپنے آگے بھیج دیا ہے اور تیرے وارث کا مال وہی ہے جو تو اپنے پیچھے چھوڑ دے گا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عمر بن حفص سے اس نے اپنے والد سے اس نے اعمش سے۔

۳۳۳۲:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن عبداللہ بن سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد منصور حارثی نے ان کو معاذ بن ہشام دستوائی نے ان کو ان کے والد نے ان کو قتادہ نے ان کو مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے کہ ان کے والد نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں گیا وہ سورۃ الھاکم التکاثر پڑھ رہے تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ آدم کا بچہ کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال صرف وہی ہے جو تم نے کھالیا اور ختم کرلیا یا پہن کر پرانا کرلیا یا تم نے صدقہ کرلیا اور اس کو بھیج دیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن مثنیٰ سے اس نے معاذ بن ہشام سے۔

۳۳۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو عیسیٰ بن ضیاء نے ان کو محمد بن جعفر بن ابو کثیر نے ان کو علاء نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا بندہ کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال۔ حالانکہ اس کے مال مین اس کے لئے صرف تین چیزیں ہیں جو اس نے کھا کر ختم کردیا جو اس نے پہن کر پرانا کرلیا یا جو کچھ کسی کو دے کر بھیج دیا اور اس کے ماسوا جو کچھ ہے یہ اس کو لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جائے گا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں صنعانی سے اس نے ابو مریم سے اس نے محمد بن جعفر سے۔

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے

۳۳۳۴: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوالعباس عبداللہ بن یعقوب کرمانی نے ان کو محمد بن زکریا نے ان کو ابن ابوبکیر نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو علی بن مبارک نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو عامر عقیلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا؛ تین پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں سے پہلا شہید ہے اور دوسرا وہ آدمی جو پاک دامن ہو غریب ہو سوال کرنے سے بچنے والا ہو۔ صاحب عیال ہو اور تیسرا وہ جو غلام ہو جو اللہ کی عبادت کو بھی بہ احسن طریقہ انجام دے اور اپنے آقاؤں کا حق بھی ادا کرے اور جہنم میں پہلے تین داخل ہونے والوں میں امیر اور حکمران جو زبردستی مسلط ہو کر حکومت کرے دوسرا وہ مالدار جو اس کا حق ادا نہ کرے تیسرا نادر غریب مگر مغرور و متکبر ہم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث طیالسی سے غلاموں پر مالکوں کے حقوق کے باب میں۔

اللہ تعالیٰ کو قرضہ دینا

۳۳۳۵: ...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن فضل بلخی نے اور جعفر بن محمد قاضی نے دونوں کو ابوایوب سلیمان بن عبدالرحمٰن نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو ابوقصی اسماعیل بن محمد نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو خبر دی خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن بن ابو مالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے ان کو ان کے والد نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا اے ابن عوف تم اغنیاء اور دولت مندوں میں سے ہو تم جنت میں ہرگز داخل نہیں ہو گے مگر فرار ہو کر لہٰذا تم اللہ کو قرضہ دو وہ تمہارے قدم چھوڑ دے گا یا کھول دے گا۔ اس نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا چیز ہے جو میں اللہ کو قرض دوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مال جس میں تم شام کرتے ہو۔ اس نے پوچھا کیا پورے کا پورا دے دوں۔ حضور نے فرمایا کہ جی ہاں پورا دے دو۔ کہتے ہیں ابن عوف اس بات کا ارادہ کر کے چلے گئے۔ اتنے میں حضور کے پاس جبرائیل آ گئے اور فرمایا کہ ابن عوف کو حکم دو کہ وہ (اور مالینی کی ایک روایت میں ہے کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا لیا اور فرمایا کہ جبرائیل نے کہا ہے کہ ابن عوف سے کہو کہ وہ مہمان کی ضیافت کیا کرے۔ مسکین کو کھلایا کرے اور سائل کو دیا کرے اور خرچ کرنے میں ان سے ابتدا کرے جن کی وہ عیالداری سنبھالتا ہے وہ جب اس طرح کرے گا تو یہ اس کا تزکیہ ہو گا جس میں وہ ہے۔

وہ مال جس میں نقصان نہیں

۳۳۳۶: ...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن صالح بن عبدالرحمٰن الماطی نے ان کو ابوالنعمان عارم بن فضل نے ان کو صعق بن حزن نے ان کو حسن نے ان کو قیس بن عاصم نے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ وہ مال کون سا ہے جس میں نقصان نہیں ہے نہ مہمان کے لئے اور نہ کسی اور کے لئے۔ آپ نے فرمایا اچھا مال (مویشی) چالیس ہیں اور زیادہ بس ساٹھ ہیں اور ہلاکت ہے سینکڑوں کے مالوں کے لئے ہاں مگر جو شخص موٹے تازے کو ذبح کر کے کھا جائے اور دوسروں کو کھلائے اور اس میں سے سب سے زیادہ اور چنا ہوا مال اللہ واسطے دے دے۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس وادی میں جس میں ہوں کوئی ایسا

☆ ...... في نسخة الفريابي

(۳۳۳۵) ...... (۱) سقط من (ب)

أخرجه ابن عدى (۳/۸۸۴)

آدمی نہیں پایا گیا جس کے جانور مجھ سے زیادہ ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیسے کرتے ہو دودھ والے جانوروں میں جن کا دودھ عطیہ دیا جاتا ہے۔ میں نے کہا کہ میں سو کا دودھ عطیہ نہیں کرتا یا سو جانور دودھ پلانے کے لئے نہیں دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ اونٹنی جس پر جفتی کے لئے اونٹ چھوڑنا ہے کیا کرتے ہو؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ لوگ ان کی رسیاں چھوڑ کر ہانک دیتے ہیں اس اونٹنی سے اپنا اونٹ کوئی نہیں روکتا یا ہم ایسا اونٹ چھوڑ دیتے ہیں وہ ضرورت ہے اس کی مہار تھام لیتا ہے وہ اس کو روک لیتا جب تک اس کی ضرورت ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ خود اس کو واپس کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تیرا مال تجھے محبوب ہے یا تیرے موالیوں کا؟ میں نے کہا کہ میرا مال مجھے پیارا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے مال میں سے تیرا بس وہی ہے جو تم نے کھالیا اور ختم کر دیا اور اللہ واسطے دے کر آ گے بھیج دیا۔ باقی سارا تیرے وارثوں اور موالیوں کا ہے کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ کی قسم یارسول اللہ اگر میں واپس لوٹ کر گیا اپنے مال کے پاس تو میں ضرور اس کو کم کردوں گا تعداد میں۔ کہتے ہیں کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو اس نے اپنے اہل خانہ کو جمع کیا اور فرمایا کہ مجھ سے مال لے لو۔ بے شک تم لوگ میرے بعد ہرگز کسی ایسے آدمی سے نہیں لوگے جو تمہارے لئے مجھ سے زیادہ خیر خواہ ہو۔ مجھ پر مرنے کے بعد بین اور نوحہ نہ کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ اور بین کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے اور کسی سے مانگنے سے بچنا اور اپنے میں بڑے کو سردار مقرر کرنا ہمیشہ تم میں جانشین ہونا چاہئے۔ صعق سے پوچھا گیا تھا کہ کیا تم نے اس روایت کو حسن سے سنا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ یونس بن عبید نے حسن سے سنی تھیں پھر اس سے کہا گیا تھا کہ کیا آپ نے اس کو یونس سے سنا تھا انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ مجھے بیان کی تھی قاسم بن مطیب نے یونس سے اس نے حسن سے اس نے قیس بن عاصم سے۔

مال کے تین حصے

۳۳۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران سے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو خبر دی یحییٰ بن جعفر نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے عرب کے ایک خوبصورت جوان کو دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تم کون سے قبیلے سے ہو اس نے جواب دیا کہ میں بنوقشیر سے ہوں آپ نے پوچھا کہ کتنا مال ہے تیرا۔ اس نے بتایا کہ بہت ہے وادی میرے مال کی گنجائش نہیں رکھتی آپ نے فرمایا ان کا دودھ عطیہ کرنے میں کیا کرتے ہو بولا کہ میں سو اونٹنی کا دودھ مفت دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ جفتی کے بارے میں کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ لوگ صبح کو ایسے اونٹ کی مہار تھام کر لے جاتے ہیں جب وہ اپنی ضرورت پوری کر لیتے ہیں واپس چھوڑ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ تم ان کے کھلانے میں کیا کرتے ہو؟ کہا کہ میں چھوٹے تھن کی طرف اور

(۳۳۳۶)......(۱) فی (أ) النبهان وهو: محمد بن الفضل السدوسی أبوالفضل البصری لقبه عارم کما فی التقریب، وفی صحیح البخاری ومسلم أبوالنعمان.

(۲)......سقط من (ب)

الحدیث رواه الحاکم (۲۱۲/۳) من طریق زید الجصاص عن الحسن البصری. به

أخبرنا الشیخ الإمام الحافظ العالم بهاء الدین شمس الحفاظ أبومحمد القاسم بن الإمام الحافظ شیخ الإسلام أبی القاسم علی بن الحسن الشافعی أیده الله بقراتی علیه بجامع دمشق فی جمادی الآخر سنة خمس وتسعین وخمس مائة قال ثنا الشیخان الإمامان أبوعبدالله محمد بن الفضل ابن أحمد الصاعدی العراوی و أبوالقاسم زاهر بن طاهر بن محمد الشحامی النیسابوریان فی کتابیهما إلی منهما وحدثنا والدی رحمه الله عن زاهر قالانا الإمام الحاظ أبوبکر أحمد بن الحسین البیهقی رحمه الله

(۳۳۳۷)......(۱) فی (أ): أکوتها

چھوٹی عمر والے جانور کی طرف لوٹتا ہوں (یعنی باقی کا دودھ دے دیتا ہوں حضور نے پوچھا کہ تیرا مال تجھے پیارا ہے یا تیرے وارثوں کا۔ کہا کہ میرا مال۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا مال وہی ہے جو تم نے کھایا اور ختم کر لیا یا پہنا اور پرانا کر لیا۔ یا اللہ واسطے دیا اور آگے روانہ کر دیا۔ یقین کر کہ تیرا مال تین حصوں میں تقسیم ہے یا وہ تیرا ہے یا تیرے وارثوں کا ہے یا پھر وہ مٹی کے لئے ہے تو تینوں طرح کے مال میں سے عاجز ترین نہ ہونا (کہ جس پر کل تیرا بس نہ چل سکے)۔

۳۳۳۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو موسیٰ بن داؤد ضبی نے ان کو مبارک بن فضالہ نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلال کے پاس گئے اور ان کے سامنے کھجور کا ایک حصہ پڑا تھا آپ نے پوچھا بلال یہ کیسی کھجور ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے یہ کل کے لئے رکھ دی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تجھے خوف نہیں آیا کہ تم اس کے لئے کل تک جہنم کا دھواں دیکھو قیامت کے دن۔ خرچ کر دو اے بلال اور عرش والے سے کمی کرنے کا خوف نہ کر۔ بشر بن مفضل نے اس کی مخالفت کی ہے اور یزید بن زریع نے اس کو روایت کیا ہے یونس بن عبید سے بطور مرسل روایت کے اور ابو ہریرہ کا ذکر بھی نہیں کیا۔

موت کے بعد کے تین ساتھی

۳۳۳۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے اس نے ابو حامد شرقی حافظ سے اس نے عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم سے اس نے سفیان بن عیینہ سے اس نے عبداللہ بن ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے وہ اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا رہے تھے کہ آپ نے فرمایا موت کے بعد مؤمن کے ساتھ تین چیزیں پیچھے جاتی ہیں اس کا خاندان، اس کا مال اور اس کا عمل پس دو واپس لوٹ آتے ہیں اور ایک چیز باقی رہ جاتی ہے خاندان واپس لوٹ آتا ہے اور مال بھی اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔ بخاری نے اس کو حمیدی سے روایت کیا ہے اور مسلم نے اس کو یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ سے روایت کیا ہے ان سب نے سفیان سے۔

ہر بندے کے تین دوست

۳۳۴۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق الفرائنی نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران قطان نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بندے کے تین دوست ہوتے ہیں۔ ایک دوست کہتا ہے کہ آپ نے جو کچھ خرچ کر دیا ہے وہ تیرا ہے اور جو کچھ روک رکھا ہے وہ تیرا نہیں ہے۔ یہ دوست اس کا مال ہے۔ دوسرا دوست کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں جب تم بادشاہ کے دروازے تک جاؤ گے میں واپس آ جاؤں گا اور تجھے وہاں چھوڑ آؤں گا یہ دوست اس کا خاندان ہے اور اس کے خادم ہیں۔ تیسرا دوست کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں داخل ہو گا ساتھ ہوں جہاں سے نکلے گا ساتھ ہوں۔ یہ اس کا عمل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم تینوں میں سے آسانی والے دوست کے ساتھ رہ سکتے ہو تو اپنے اوپر لازم رکھو اور اسی طرح اسی مفہوم میں اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن طہمان نے حجاج بن حجاج سے اس نے قتادہ سے اس نے انس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت مستدرک میں ہے اور اس کو روایت کیا ہے سماک بن حرب نے ان کو نعمان بن بشیر نے ان کو نبی کریم نے اور ہم نے ان کو روایت کیا ہے باب قصر الامل اور زہد فی الدنیا میں حدیث ابو ہریرہ سے۔

(۳۳۳۸)......(۱) فی (أ) صبر.

رقوب اور صعلوک

۳۳۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد مقری نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نجار نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے ان کو یزید بن حصیفہ نے ان کو مغیرہ بن عبداللہ جعفری نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اصحاب رسول کے ایک آدمی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس کو حصفہ یا ابن حصفہ کہتے تھے اس نے ایک موٹے آدمی کی طرف دیکھنا شروع کیا میں نے اس سے کہا کہ اس کی طرف کیا دیکھتے ہو وہ بولے کہ مجھے ایک حدیث یاد آ گئی ہے جو میں نے رسول اللہ سے سنی تھی آپ فرمار ہے تھے۔ کیا تم جانتے ہو کہ شدید اور سخت کیا ہے؟ میں نے کہا کہ آدمی کسی کو پچھاڑ دے حضور نے فرمایا کہ سخت مضبوط اور انتہائی مضبوط وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس کا مالک ہو جانتے ہو کہ رقوب (جس کے بچے نہ جیتے ہوں) کون ہے؟ ہم نے کہا کہ وہ آدمی جس کی اولاد نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ بے شک رقوب وہ آدمی ہے جس کی اولاد ہو اور جوان میں سے کسی شے کے لیے آگے نہ کرے پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو صعلوک کیا ہے (فقیر) ہم نے کہا وہ آدمی جس کا کوئی مال نہ ہو۔ آپ نے فرمایا صعلوک وہ ہے انتہائی صعلوک (فقیر) وہ آدمی جس کا مال تو ہو مگر وہ اس سے کچھ بھی نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کے پاس امانت رکھوانا

۳۳۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو عوف نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے اس کو روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بچے اپنا خزانہ میرے پاس امانت رکھوا دے نہ جلے گا نہ ڈوبے گا نہ ہی چوری ہو گا میں تجھے اس وقت لوٹا دوں گا جب تو اس کا سب سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ یہ روایت مرسل ہے اور ہم نے روایت کی ہے ابن عمر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جس وقت کسی شے کو امانت رکھتا ہے تو اس کی حفاظت بھی کرتا ہے۔

۳۳۴۳:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوزرعہ دمشقی نے ان کو محمد بن عثمان تنوخی نے ان کو ہیثم بن حمید نے ان کو مطعم بن مقدام نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے پھر اس نے مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔

جنت پر استقبال

۳۳۴۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوسعد محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد بن حاتم دوری نے ان کو ابوداؤد جعفری نے ان کو سفیان نے ان کو نہشل نے ان کو ابوغالب نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک لقمان حکیم کہتے تھے بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی شے کو امانت رکھتے ہیں تو اس کی حفاظت بھی کرتے ہیں۔

(۳۳۴۱)......(۱) سقط من (ب) (۲)...... فی (ب) عبداللہ بن محمد الجعفی

اخرجه أحمد (۳۶۷/۵) عن محمد بن جعفر عن شعبة عن عروة بن عبداللہ الجعفی یحدث عن ابن حصبة أو أبی حصبة عن رجل شهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

وفی الدر المنثور (۳۵۵/۱ و ۳۵۶) خصفة بن خصفة

(۳۳۴۲)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... فی (ب) : أوفیکه

(۳۳۴۳)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... فی (أ) : محمد

اخرجه أحمد (۸۷/۲) من طریق قزعة عن ابن عمر

۳۳۴۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن عیسیٰ واسطی نے ان کو عمرو بن عون نے ان کو ہیثم نے ان کو منصور نے اور یونس نے ان کو حسن نے ان کو صعصعہ بن معاویہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر سے ملا اور میں نے کہا آپ کا مال کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ میرا مال میرا عمل ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کیجئے اللہ آپ کے اوپر رحم فرمائے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: دو مسلمان جن کے تین بیٹے فوت ہو جاتے ہیں جو بلوغت کو ابھی نہیں پہنچے ہوتے اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کریں گے اپنے فضل کے ساتھ ان بچوں پر رحمت وشفقت کرتے ہوئے اور جو مسلمان بندہ اپنے مال میں سے دو جوڑے خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ میں جنت کے دربان اس کا استقبال کرتے ہیں ان میں سے ہر ایک اس کو بلاتا ہے اس طرف جو اس سے آگے ہے میں نے کہا کہ یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ اگر آدمی تھے تو دو آدمی اور اگر اونٹ تھا تو دو بڑے اونٹ اور اگر بکری تھی تو دو بڑی بکریاں۔

۳۳۴۶:......ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص صدقہ کرتا ہے کھجور کا کسب طیب سے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے لیتے ہیں اور اسے پالیتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو حتیٰ کہ وہ اجر اس کے لیے ایک پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے یا اس سے بھی بڑا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے اور بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے سعید بن یسار کی حدیث سے اس نے ابوہریرہ سے اور اس میں کچھ اضافہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتے مگر پاکیزہ مال کو۔

مؤمن بروز قیامت اپنے صدقہ کے سایہ تلے ہوگا

۳۳۴۷:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بغدادی نے ان کو یحییٰ بن عثمان بن صالح نے ان کو ابوصالح کاتب لیث نے ان کو ابن لھیعہ اور رشد بن سعد نے ان کو حسن نے ان کو ثوبان نے ان کو عمرو بن حارث نے اور یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابوالخیر نے ان کو عقبہ بن عامر نے ان کو رسول اللہ نے انہوں نے فرمایا بے شک صدقہ البتہ بجھا دے گا اہل قبور کی قبروں کی گرمی کو اور یقینی بات ہے کہ مؤمن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے تلے سایہ حاصل کرے گا۔

۳۳۴۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد حسن بن ابراہیم بن فراس نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوحفص عمر بن احمد جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو عارم نے ان کو ابن مبارک نے ان کو حرملہ بن عمران نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو ابوالخیر نے ان کو عقبہ بن عامر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا ہر مرد اپنے صدقہ کے سائے تلے ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا یا یوں فرمایا تھا کہ یحکم بین الناس۔ اور یزید نے کہا ابوالخیر ایسے تھے کہ کوئی دن ان پر خالی نہیں گزرتا تھا مگر اس میں وہ صدقہ کیا کرتے تھے اگرچہ ایک کیک سے ہو یا ایک پیاز سے۔

اسلام کا ستون اور بلند ترین چوٹی

۳۳۴۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو ابوزید نے ان کو شعبہ نے ان کو حکم نے ان کو عروہ بن نزال نے یا نزال بن عروہ نے وہ حدیث بیان کرتے تھے معاذ بن جبل سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے

(۳۳۴۵)......(۱) فی (أ): مابالک (۲)......فی (أ): ایاھم (۳)......غیر واضح فی (أ)

(۳۳۴۷)......(۱) فی (أ) ابن البغدادی

کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرا دے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تحقیق آپ نے بہت بڑی چیز کا سوال کیا ہے اور البتہ وہ آسان بھی ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔ تم اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرو اور نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ ادا کرو (جو کہ فرض شدہ ہے) کیا میں تجھے اصل امر کی دلالت نہ کروں وہ پس اسلام ہے جو شخص مسلمان ہو گیا وہ محفوظ ہو گیا اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلند ترین چوٹی جہاد ہے اللہ کی راہ میں کیا میں اس کو خیر کے دروازوں پر راہنمائی نہ کروں روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ مٹاتا ہے اور بندے کا رات کے درمیانی حصہ میں قیام کرنا بھی اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

تتجا فی جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفاً و طمعاً و مما رزقنهم ينفقون

اس کے بعد حدیث ذکر کی ہے زبان کی حفاظت کے بارے میں جیسے اس کتاب کے کتاب الصلوٰۃ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

صدقہ خطاؤں اور غضب کو بجھاتا ہے

۳۳۵۰:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو محمد بن ثور نے ان کو معمر نے ان کو عاصم بن ابونجود نے ان کو ابووائل نے ان کو معاذ بن جبل نے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی کریم کے ساتھ تھا رات کے سفر میں دن قریب ہو چکا تھا اور ہم ابھی تک چل رہے تھے حضور نے فرمایا کہ میں تمہیں خیر کے دروازوں کی دلالت کروں۔ فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے صدقہ خطاء کو بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے انسان کی نماز رات کے درمیانی حصہ میں بھی پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

تتجا فی جنوبهم عن المضاجع

ان کی کروٹیں راتوں کو بستروں سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔

۳۳۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن غالب بن حرب نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو عبداللہ بن عیسٰی نے ان کو یونس نے انکو حسن نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ رب کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور ہٹا دیتا ہے دفع کر دیتا ہے بری موت کو۔

صدقہ ظلم اور جہنم سے چھٹکارہ کا سبب ہے

۳۳۵۲:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو ابوالنضر نے ان کو اشجعی نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں اہل علم یہ سمجھتے تھے کہ ظالم آدمی جب صدقہ کرتا ہے تو اس کا ظلم اٹھا دیا جاتا ہے (معاف کر دیا جاتا ہے)۔

۳۳۵۳:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو ابراہیم بن محمد بن عبید شہروزی نے حلوان میں ان کو محمد بن مومل عیسٰی بصری نے ان کو بشر بن عبید نے ان کو ابو یوسف قاضی نے انکو مختار بن فلفل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ کرنے میں جلدی کرو بے شک مصیبت صدقہ کے اوپر سے نہیں گزر سکتی۔

(۳۳۴۹)......(۱) سقط من (ب) (۲)......سقط من (أ)

(۳)...... فی (ب) : الحديث (۴)...... سقط من (ب)

(۳۳۵۰)......(۱) فی الأصل أبو الحسين بن المقرىء

(۳۳۵۳)......(۱) فی (ب) : مؤمل

۳۳۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عوف طائی ان کو ابن مصطفیٰ نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو مختار بن فلفل نے ان کو انس نے پھر اس روایت کو ذکر کیا ہے موقوف روایت کے طور پر۔

۳۳۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالفضل علی بن حسین بن احمد فلکی حافظ نے دامغان میں اور وہ راستے میں ہمارے ساتھ تھے ان کو ابوالحسین بن احمد بن ابراہیم عطار نے ان کو ابوجعفر محمد بن ابراہیم نے ان کو ابوصالح محمد بن زنبور مکی نے ان کو حارث بن عمیر نے ان کو حمید نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: صدقہ کیا کرو اس لئے کہ صدقہ تمہارا جہنم سے چھٹکارا ہے۔

جو صدقہ کر دیا وہ بچ گیا

۳۳۵۶:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن ابوہاشم علوی نے ان کو ابوجعفر بن دحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی سے سنا میرا گمان ہے کہ وہ طلحہ ہیں وہ حدیث بیان کرتے تھے ایک خاتون سے ازواج رسول میں سے کہ اس نے ایک بکری ذبح کی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول ہم نے اس کا صدقہ کر دیا ہے مگر اس کی ایک ران ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تمہارے واسطے ہے ساری مگر اس کی ایک ران۔

۳۳۵۷:......ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے ان کو ابوعمر بن مطر نے ان کو محمد بن عثمان بن ابوسوید بصری نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو اسرائیل نے انکو ابواسحٰق نے ان کو عمرو بن شرحبیل نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ ہماری ایک بکری تھی وہ مرنے لگی تھی سو ہم نے اس کو ذبح کر دیا اور اسے تقسیم بھی کر دیا اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمارے پاس اور پوچھا بکری کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: وہ مرنے لگی تھی اس لئے اس کو ذبح کر کے تقسیم کر دیا۔ ہمارے پاس اس میں سے ایک ران کے سوا کچھ نہیں بچا۔ حضور نے فرمایا کہ پوری بکری تمہارے لئے ہے سوائے ایک ران کے (یعنی جو تقسیم کر دی اس کا اجر تو تمہارے لئے محفوظ ہو گیا وہ تمہاری ہوئی) اور جو باقی ہے وہ نہ جانے کس کی ہو گی؟ اس طرح اس کو روایت کیا ہے ثوری نے ابواسحٰق سے اس نے ابومیسرہ سے اور وہ عمر بن شرحبیل ہیں وہ روایت کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں۔

فصل......کھانا کھلانا اور پانی پلانا

۳۳۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے اور عبدالرحمٰن سلمی نے انہوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ہارون بن سلیمان اصفہانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو سفیان نے ان کو وائل نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا۔ بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کی مزاج پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے محمد بن بشر سے اس نے سفیان سے۔

(۳۳۵۴)......(۱) سقط من (ب)

(۳۳۵۵)......(۱) فی (أ) : القطان (۲)...... فی (أ) : سور

أبو الفضل علی بن الحسین بن أحمد الفلکی له ترجمة فی المنتخب من السیاق

(۳۳۵۶)......(۱) فی (أ) : العباس (۲)...... فی (ب) : کلهالکم

(۳۳۵۷)......(۱) سقط من (أ) (۲)......فی (أ) : الشاة قال

(۳۳۵۸)......(۱) فی (ب) : سفیان عن منصور

۳۳۵۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو عبید بن شریک نے اور احمد بن ابراہیم بن ملحان نے دونوں نے کہا کہ ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن ابوحبیب نے ان کو ابوالخیر نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اسلام کون سا اچھا ہے (یعنی کس طرح کا رویہ ہونا چاہئے؟) فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور تم سلام از خود کرو ہر اس مسلمان پر جس کو تم پہچانتے ہو اور اس پر بھی جس کو تم نہیں جانتے ہو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عمر بن خالد وغیرہ سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قتیبہ سے سب نے لیث بن سعد سے۔

۳۳۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو نعمان بن سعد نے ان کو علی رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایسے کمرے ہیں جن کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے نظر آتا ہے اس دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ یہ کس کے لیے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس شخص کے لئے ہیں جو پاکیزہ گفتگو کرے۔ سلام کو عام کرے کھانا کھلائے اور رات میں نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔

۳۳۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو حسین بن فضل نے ان کو ہوذہ بن خلیفہ نے ان کو عوف بن جمیلہ نے ان کو زرارہ بن اوفی نے ان کو عبداللہ بن سلام نے انہوں نے کہا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ بھاگ کر آپ کے پاس گئے اور کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے ہیں چنانچہ لوگوں میں میں بھی گیا تا کہ میں بھی آپ کی زیارت کروں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سامنے آیا تو میں نے جان لیا کہ ان کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے میں نے پہلا کلام جوان کا سنا وہ یہ تھا اے لوگو سلام کرنے کو عام کرو کھانا کھلایا کرو صلہ رحمی کرو رات کو نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں جنت میں داخل ہو جاؤ سلامتی کے ساتھ۔

اچھی قوم

۳۳۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن علاء زبیری نے ان کو عمرو بن علاء بن حارث زبیری نے ان کو عبداللہ بن سالم زبیری نے وہ محمد بن ولید ہیں ان کو خبر دی ابوعون بن ابوعبداللہ نے ان کو قیس بن حارث عامری نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ صنابحی نے کہا کہ ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں آیا بولا یا رسول اللہ آپ قبیلہ حمیر کو لعنت کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حمیر کو رحم فرمائے پھر اس نے کہا یا رسول اللہ حمیر پر لعنت کیجئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حمیر پر رحم فرمائے۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے تو کہا ہے کہ آپ حمیر پر لعنت کیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی قوم حمیر ہے جن کی زبانوں پر سلام ہے اور جن کے ہاتھوں میں طعام ہے (یعنی سلام زیادہ کرتے ہیں اور لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں)۔

مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال

۳۳۶۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل قاضی نے ان کو علی بن عبداللہ نے ان کو سفیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن منکدر سے وہ کہتے ہیں کہ مغفرت کو لازم کرنے والی چیزوں میں سے ہے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا' اس کو اسی طرح کہا ہے ابن عیینہ نے منکدر کے قول سے اور اس کے غیر نے نبی کریم سے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

(۳۳۶۲)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... في (أ) : الحارث بن العلاء
(۳)......في (أ) سلام (۴)......سقط من (أ)

۳۳۶۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو محمد بن منکدر نے اس نے اس کو مرفوع کیا رسول اللہ تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مغفرت کو واجب کرنے والے امور میں سے ہے بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا۔ عبدالوہاب نے کہا کہ سبغان سے مراد بھوکا ہے یہ روایت مرسل ہے اور تحقیق طلحہ بن عمرو نے اس کو موصول بیان کیا ہے۔

۳۳۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے ان کو حامد بن ابو حامد مقری نے ان کو اسحٰق بن سلیمان رازی نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا طلحہ بن عمرو سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

او اطعام فی یوم ذی مسغبة

یا کھانا کھلانا بھوک کے دن۔

۳۳۶۶:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مغفرت کو واجب کرنے والے اسباب میں سے ایک ہے کھانا کھلانا بھوکے مسلمان کو۔

۳۳۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن محمد داؤد درزاز نے بغداد میں ان کو ابوعمرو عثمان بن احمد دقاق نے ان کو ابوقلابہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو زربی موذن ہشام بن حسان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: افضل صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جگر والے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلاؤ۔

جہنم سے ستر خندق مسافت کی دوری

۳۳۶۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبدالعزیز بن عمران نے ان کو ادریس بن یحییٰ ابوعمرو ساکن حولان نے ان کو رجاء بن عطاء مغافری نے ان کو واہب بن عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلم بھائی کو روٹی کھلائے حتیٰ کہ اس کا پیٹ بھر جائے اور اسے پانی پلائے حتیٰ کہ وہ سیر ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے دور کردے گا ستر خندقوں کی مسافت ہر ایک خندق کی مسافت پانچ سو برس کی ہوگی۔

۳۳۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوطاہر احمد بن عمرو بن سرح نے ان کو ادریس بن یحییٰ نے ان کو ابوالاشیم موذن دمیاط نے اور وہ ایک نیک شیخ تھے وہ روایت کرتے ہیں واہب بن عبداللہ کعبی سے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا علاوہ ازیں وہ رک گئے تھے حدیث بیان کرتے ہوئے سات خندقوں کے لفظ تک۔

جنت کے پھل، لباس اور مشروب

۳۳۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن حسن اور ابوسعید محمد بن موسیٰ نے ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن حازم بن ابوعرزہ غفاری نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو زہیر نے ان کو سعد طائی نے ان کو عطیہ نے ان کو ابوسعید نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو شعبی نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو مؤمن دوسرے مؤمن کو بھوکا ہونے کے

(۳۳۶۵)......(۱) فی (ب) : حدثنا (۲)...... فی (ب) : محمد

(۳۳۶۷)...... (۱) سقط من (ب) (۲) فی (أ) : عبدالوهاب

وقت کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مؤمن دوسرے مؤمن کو بغیر کپڑوں کے ہونے کے وقت کپڑے پہنائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو مؤمن کسی دوسرے مؤمن کو پیاسا ہونے کے وقت پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی ستھری مشروب مہر لگی ہوئی پلائے گا۔

۳۳۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنضر نے ان کو ابوخیثمہ نے ان کو سعد طائی نے ان کو ابن مجاہد نے ان کو عطیہ عوفی نے ان کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے فرمایا جو مؤمن کسی مؤمن کو پانی کا ایک گھونٹ پلائے گا پیاس کے وقت اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی ستھری مہر لگی ہوئی شراب پلائے گا۔ اس کے بعد انہوں نے کھانا کھلانے کا اور کپڑے پہنانے کا ذکر بھی اسی طرح کیا۔ بطور موقوف روایت کے ابوسعید پر اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے اس حدیث سے جو کہ صحیح ہے ابو سعید خدری سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

چوپایوں کا خیال رکھنے پر اجر

۳۳۷۲:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو عبداللہ نے مالک سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو انہوں نے پڑھی مالک کے سامنے انہوں نے مولیٰ ابوبکر سے اس نے ابوصالح سمان سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ایک آدمی ایک راستے پر سفر کر رہا تھا اچانک اس کو شدید پیاس لگی اس کو کنواں مل گیا وہ کنویں کے اندر اتر گیا اور جا کر پانی پی لیا اس کے بعد وہ باہر نکل آیا پھر اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس سے ہانپ رہا ہے اور گیلی مٹی چوس رہا ہے پیاس کی وجہ سے۔ اس نے دل میں سوچا کہ اس کتے کو بھی ایسی ہی پیاس لگی ہے جیسے مجھے لگی ہوئی تھی چنانچہ وہ پھر کنویں میں اتر گیا اور اپنا موزہ یا جوتا پانی کا بھرا اور اس کو اپنے منہ میں تھاما اوپر چڑھا اور یوں باہر آ کر اس کتے کو اس نے پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کرتے ہوئے اس کی مغفرت کر دی لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا چوپایوں میں بھی ہمارے لئے اجر وثواب ہے آپ نے فرمایا جی ہاں ہر تازہ جگر رکھنے والے میں (یعنی ہر جاندار کا خیال کرنے میں) اجر ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن سلمی قعنبی سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا قتیبہ سے اس نے مالک سے۔

۳۳۷۳:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عبداللہ نرسی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن اسحٰق نے زہری سے اس نے عبدالرحمٰن بن مالک جعشم سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے چچا سراقہ بن مالک بن جعشم سے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ اونٹ کے بارے میں جو اس حوض پر آتا ہے جو میں نے اپنے اونٹ کے لئے تیار کیا ہے (وہ اونٹ اس سے پانی پی جائے تو) کیا میرے لئے اس میں اجر ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا جی ہاں! بالکل ہر گرم جگر رکھنے والے (یعنی ہر زندہ شے میں) اجر ہے۔

جنت کے قریب، جہنم سے بعید

۳۳۷۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو ابن رجاء نے ان کو

(۳۳۷۱)...... (۱) سقط من (أ)

(۳۳۷۲)...... (۱) سقط من (أ) (۲)...... سقط من (أ)

(۳۳۷۳) ...... ☆ فی نسخة عبد (۱)...... سقط من (ب)

اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو کدیر ضبی نے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا کہ آپ مجھے ایسا عمل بتایئے کہ وہ مجھے جنت میں داخل کرے اور مجھے جہنم سے دور کردے؟ حضور نے فرمایا کہ بات انصاف کی کرو اور عطیہ دل کھول کر دو۔ اس نے کہا کہ یہ کام تو مشکل ہے میری ہمت نہیں ہے کہ میں ہر لمحے ہی عدل کی بات کروں اور اپنا فاضل مال سارا دے دوں۔ حضور نے فرمایا کھانا کھلاؤ' سلام کو عام کرو۔ اس نے کہا کہ یہ بھی مشکل ہے اللہ کی قسم۔ حضور نے پوچھا کہ تیرے اونٹ ہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے اونٹوں میں سے ایک نر اونٹ کو دیکھو (پانی لادکر) اور پانی کی مشک لو بس تم کبھی کسی ایسے گھرانے کے لوگوں کو پانی پلاؤ جو صرف کبھی کبھی پانی مانگیں شاید تمہارے اس کام کے کرنے سے نہ تمہارا اونٹ ہلاک ہوگا اور نہ ہی تیری مشک پھٹے گی حتیٰ کہ تیرے لئے جنت بھی واجب ہو جائے گی وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہوا واپس چلا گیا پھر وہ بعد میں شہید ہو گیا۔

۳۳۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن غالب نے وہ کہتے ہیں ذکر کیا تھا عفان بن مسلم نے ان کو شعبہ نے ان کو عاصم بن کلیب نے انہوں نے سنا عیاض بن مرثد بن عیاض سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ایک آدمی سے ان میں سے اس نے رسول اللہ سے سوال کیا تھا ایسے عمل کے بارے میں جو جنت میں داخل کرادے؟ آپ نے پوچھا کیا تیرے والدین میں سے کوئی ایک بھی زندہ ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم پانی پلایا کرو اس نے پوچھا کہ کیسے پلاؤں جب لوگ موجود ہوں تو ان کی پانی کی ضرورت پوری کرو اور جب پانی نہ ہو تو لادکر ان تک پہنچاؤ۔

کوئی نیکی حقیر نہیں

۳۳۷۶:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن رقاشی نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے انکو ابوعمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے ابوذر کسی نیکی کو حقیر اور چھوٹا نہ سمجھنا (بلکہ ہر نیکی ضرور کرنا) اگرچہ آپ اپنے بھائی سے ملیں کھلے چہرے کے ساتھ (یعنی مسکراتے چہرے کے ساتھ) اگرچہ آپ اپنے برتن سے دوسرے کے برتن میں پانی انڈیل کر (جو پانی مانگ رہا ہو)

۳۳۷۷:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالعباس اصم نے اس کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان دونوں کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ابوزمیل نے ان کو سماک حنفی نے ان کو مالک بن مرثد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوذر نے وہ اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں پھر اس کے بعد انہوں نے کہا کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر مرفوع کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے اور تیرا اچھے کام کے لئے کہنا اور برے کام سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ شیخ احمد نے کہا کہ قاضی نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے اور بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا بھی صدقہ ہے اور لوگوں کے راستے سے پتھر ہٹانا کانٹا ہٹانا بھی صدقہ ہے اور تیرا کسی آدمی کو راستہ بتانا جو بھٹک رہا ہو صدقہ ہے۔

پانی پلانے کی فضیلت

۳۳۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو محمد بن احمد بن ابوالعوام نے ان کو ان کے والد نے ان کو

(۳۳۷۴)......(۱) سقط من (ب)

(۳۳۷۷)......(۱) سقط من (ب) (۲)...... فی (ب) البیهقی رحمه الله (۳)...... سقط من (ب)

(۳۳۷۸)......(۱) سقط من (ب)

داؤد بن عطا نے ان کو یزید بن عبدالملک بن مغیرہ نوفلی نے ان کو ان کے والد نے ان کو یزید بن خصیفہ نے ان کو یزید بن رومان نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم نے فرمایا کہ پانی پلانے سے بڑے اجر والا کوئی صدقہ نہیں ہے۔

۳۳۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو عبدالصمد نے وہ ابن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو حسن نے اور سعید بن مسیّب نے ان کو سعد بن عبادہ نے انہوں نے رسول اللہ سے پوچھ لیا کہ میری والدہ انتقال کر چکی ہیں کیا میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ حضور نے فرمایا جی ہاں پھر اس نے پوچھا کہ افضل صدقہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ پانی پلانا یا یوں فرمایا تھا کہ پانی پلاؤ (لہٰذا اس نے اپنی ماں کے نام کی سبیل لگوادی) حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ مدینہ میں ام سعد کی سقایہ اور سبیل آج بھی موجود ہے۔ شعبہ نے کہا کہ میں نے قتادہ سے کہا کہ وہ کون ہے جس نے یہ کہا ہے کہ ام سعد کی سبیل ہے قتادہ نے کہا کہ حسن کہتے ہیں۔

۳۳۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن ابوبکر مقدمی نے ان کو موسیٰ بن عبدالعزیز نے ان کو ابوموسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابن عباس سے کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے پوچھا تھا تو آپ نے مجھے فرمایا کہ تم پانی پلاؤ اس کے بعد فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا نہیں (قرآن میں) اہل جہنم کے بارے میں کہ وہ جب فریاد کریں گے تو ان کی فریاد سب کی مانند پانی کے ساتھ پوری کی جائے گی وہ کہیں گے ہمارے اوپر پانی ڈالو اس میں سے کچھ جو تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے۔

۳۳۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ عدل مروزی نے ان کو محمد بن عبدان نے ان کو حاتم بن جراح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن حسن بن شقیق سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن مبارک سے حالانکہ اس سے ایک آدمی نے پوچھا تھا اے ابوعبدالرحمن سات سال سے میرے گھٹنے پر ایک پھوڑا نکلا ہے میں نے ہر قسم کا علاج کرا لیا ہے مگر وہ ٹھیک ہو کر نہیں دیتا اور میں نے تمام حکیموں سے مشورہ کر لیا ہے مگر مجھے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ ابن مبارک نے فرمایا جائیے اور ایسی جگہ تلاش کیجئے جہاں لوگوں کو پانی کی ضرورت ہو وہاں کنواں کھدوائیے میں امید کرتا ہوں کہ جونہی وہ پانی کا چشمہ پھوٹے گا تیرا خون کا بہاؤ رک جائے گا۔ اس آدمی نے کنواں کھدوایا اور وہ تندرست ہو گیا۔

زخم کا علاج

شیخ احمد نے فرمایا:

اسی مفہوم میں ایک حکایت ہمارے شیخ حاکم ابوعبداللہ کے زخم کی بھی مشہور ہے ان کے چہرے پر زخم ہو گیا تھا انہوں نے اس کے قسم قسم کے علاج کیے مگر وہ زخم نہ گیا تقریباً سال بھر تک وہ باقی رہا اسی دوران انہوں نے الاستاذ الامام ابوعثمان صابونی سے التجا کی کہ آپ میرے لئے اپنی جمعہ کی مجلس میں خصوصی دعا فرمائیں انہوں نے ان کے لئے دعا فرمائی اور لوگوں نے کثرت کے ساتھ امین کہی۔ جب اگلا جمعہ آیا تو ایک عورت نے جمعہ کی مجلس میں ایک خط ڈالا اس میں لکھا تھا کہ اس خاتون نے واپس جا کر بڑی عاجزی سے اور بڑی کوشش سے شیخ حاکم ابوعبداللہ کے لئے دعا کی تھی اس رات کو چنانچہ اس نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گویا کہ آپ اس خاتون سے فرما رہے ہیں ابوعبداللہ سے کہہ دو کہ مسلمانوں پر پانی کے بارے میں وسعت کرے چنانچہ وہ رقعہ حاکم ابوعبداللہ کے پاس لایا گیا انہوں نے پانی لانے کا انتظام کیا یا پانی کی سبیل

(۳۳۸۱)......☆ هذا عنوان مكتوب بهامش الأصل

(۱) في (ب) : قال البيهقي رحمه الله

(۲)......في (ب) : في المجلس رقعة

☆...... هكذا في الأصل

(۳)...... في ب (مر)

(۴)...... في (ب) : أحسن

لگوائی اس میں اور ڈالا گیا (پانی میں (اصل مسودے میں یوں ہی لکھا ہے) لوگ پانی لینے میں شروع ہو گئے۔ ادھر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ حضرت شیخ کو شفا ہونا ظاہر ہوگئی اور وہ زخم مٹنا شروع ہو گئے لہٰذا ان کا چہرہ واپس اسی حالت پر آ گیا جیسے پہلے ٹھیک تھا اور اس واقعہ کے کئی سال بعد تک وہ زندہ رہے۔ الحمدللہ

۳۳۸۲:......اور روایت ہے عبداللہ بن مخلد بن خالد سے یہ صاحب ابوعبیدہ ہیں ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو حضرت عبداللہ بن مبارک نے ان کو ہشام نے ابن سیرین سے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی پسند کی چیز کھلائے گا اللہ اس کو جہنم پر حرام کر دے گا۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے تاریخ میں ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو عبداللہ بن محمد بن مخلد بن خالد تمیمی نے پھر اس مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے مگر وہ اس اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

فصل......دودھ والا جانور بطور انعام وصدقہ کے دینا

دودھ بطور عطیہ دینے کے بارے میں جو احادیث آئی ہیں۔

۳۳۸۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نعمت" یہ بہت ہی اچھا ہے اور قعنبی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی اور زیادہ دودھ دینے والی بکری کا عطیہ ہے اور صدقہ ہے جو صبح کو بھی برتن بھر دے اور شام کو بھی برتن بھر دیتی ہے۔ اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے یحیٰی بن بکیر وغیرہ سے اس نے مالک سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ابن عیینہ کی حدیث سے ابوالزناد سے۔

بلندترین خصلت

۳۳۸۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن فضل عسقلانی نے ان کو بشر بن بکیر نے ان کو اوزاعی نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابراہیم بن موسیٰ نے ان کو (عیسیٰ) نے یعنی ابن یونس نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے مسدد نے ان کو عیسیٰ نے۔ یہ مسدد کی حدیث ہے اور یہ اوزاعی سے زیادہ مکمل ہے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابوکبشہ سلولی سے انہوں نے کہا ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ چالیس خصلتیں ہیں ان میں سے بلندترین خصلت دودھ دینے والی بکری کا صدقہ ہے جو بھی بندہ ان خصلتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ عمل کرتا ہے اس کے ثواب کی امید کے ساتھ اور اس کے وعدے کی تصدیق کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو جنت میں داخل کر دے گا اور مسدد کی حدیث میں ہے کہ حسان نے کہا کہ ہم نے شمار کرنا شروع کیا دودھ والی بکری کے صدقہ کے علاوہ مثلاً سلام کا جواب دینا ہے۔ چھینکنے والے کا جواب دینا، راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنا اور اس کی مثل دیگر چیزیں مگر ہم لوگ (چالیس پوری کرنا تو دور کی بات ہے) پندرہ خصلتیں

(۳۳۸۳)......(۱) سقط من (ب)

والحدیث أخرجه البخاری فی الأشربة باب شرب اللبن وفی الهبة باب فضل المنیحة وأخرجه مسلم فی الزکاة باب فضل المنیحة

(۳۳۸۴)......(۱) فی (أ) بکر (۲)...... سقط من (أ) (۳)...... سقط من (ب)

الحدیث أخرجه البخاری (۳/۲۱۷) عن مسدد. به

بھی پوری شمار نہ کر سکے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے۔

۳۳۸۵:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو ابوعبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا طلحہ بن مصرف سے اس حدیث کے بارے میں کوئی بیس مرتبہ سے بھی زیادہ اور اگر میرے سوا کوئی اور ہوتا تو کہتا کہ تیس مرتبہ۔انہوں نے کہا کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے۔ براء بن عا ب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو شخص صدقہ کرے نقدی کا صدقہ یا یوں کہا تھا کہ صدقہ دے ورق کا (درہم دینار روپے نوٹ رقم وغیرہ کا) یا ہدیہ دے زقاق کا (گلی روڈ راستہ) یا دودھ پلائے اس کے لیے اجر ہوگا برابر (نسمہ) غلام آزاد کرنے کہ یا کہا تھا کہ برابر ایک گردن آزاد کرانے کے اور جو شخص لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر دس مرتبہ (پڑھے) تو یہ اس کے لئے ایک نسمہ یا ایک گردن کے برابر شمار ہوگا۔

فصل......اپنی ضرورت سے زائد اور دوسروں کی چیز کو روک لینا مکروہ اور ناپسندیدہ بات ہے، اس بارے میں شرعی حکم

۳۳۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار عبدی نے ان کو عمر بن یونس حنفی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو شداد بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اے آدم کے بیٹے بے شک آپ اگر ضرورت سے زائد چیز خرچ کرنے کے لئے دے دیں گے تو تیرے لیے بہتر ہوگا اور اس کو تم روک لو گے تو تمہارے لئے برا ہوگا اور نفقہ وضرورت خرچ کرنے پر تم پر ملامت نہ ہوگی خرچ کرنے کی ابتداء ان لوگوں پر خرچ کرنے سے کہ جن کی تو عیالداری کرتا ہے سرپرستی کرتا ہے اور (بے جا خرچ کر کے پھر ہاتھ نہ پھیلا کیونکہ) اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے (دینے والا لینے والے سے) اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن بشار نمرہ سے۔

۳۳۸۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالولید نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو ابونضرہ نے ان کو ابوسعید نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں اچانک ایک آدمی اپنی سواری پر سوار ہو کر آیا وہ اس کو دائیں بائیں پھیرنے لگا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس پیٹھ فاضل ہو (یعنی اضافی سواری کا جانور ہو) اس کو چاہئے کہ وہ اس شخص کو دے جس کے پاس سواری کے لئے پشت نہیں ہے (جانور نہیں ہے) اور جس کے پاس اضافی سفرخرچ ہو اس کو چاہئے کہ وہ اس کو دے جس کے پاس خرچ نہیں ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مالوں کی کئی اقسام ذکر فرمائی یہاں تک کہ ہم نے سمجھ لیا کہ ہم میں سے جس کے پاس کوئی بھی اضافی اور ضرورت سے زائد چیز ہو اس میں ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں شیبان سے اس نے ابوالاشہب سے۔

(۳۳۸۵)......أخرجه المصنف من طریق ابی داود الطیالسی (۷۴۰)

(۳۳۸۶)......(۱) فی (أ) (عمرو)

الحدیث أخرجه مسلم (۷۱۸/۲) عن نصر بن علی الجھضمی وزھیر بن حرب وعبد بن حمید عن عمر بن یونس. به.

أخرجه المصنف فی سننه (۱۸۱/۴) من طریق أبی الأشھب.

(۳۳۸۷)......فی الأصل (الحسین)

زبان کی حفاظت

۳۳۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو یوسف بن یعقوب سوسی نے ان کو احمد بن عمر بلقینی نے ان کو یحیٰ بن یحییٰ تمیمی نے ان کو اسماعیل بن عباس نے ان کو مطعم بن مقدام صنعانی نے اور عنبسہ بن سعید کلاعی نے ان کو نصیح عنسی نے ان کو رکب مصری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مبارک بادی ہے اس آدمی کے لئے جو عاجزی کرتا ہے بغیر کسی نقص وعیب ہونے کے اور اپنے آپ کو ذلیل و کمتر سمجھتا ہے بغیر فقر و محتاجی کے اور اس مال کو خرچ کرتا ہے جس کو اس نے جمع کیا ہے بغیر گناہ اور ناجائز ذرائع کے اور رحم کرتا ہے اہل غربت اور ناداروں پر اور میل جول رکھتا ہے اہل علم و اہل فراست کے ساتھ۔ مبارک بادی ہے اس کے لئے جو اپنے نفس اور (بوجہ عاجزی) دل میں حقیر و ذلیل ہے اور جو اپنی کمائی کو پاک رکھتا ہے اور اپنی سیرت کو سنوارتا ہے یا جس کی کمائی پاک ہے سیرت نیک ہے جس کا ظاہر باعزت ہے جس کی خلوت کے شر سے لوگ محفوظ ہیں۔ مبارک بادی ہے اس کے لئے جو اپنے علم کے ساتھ عمل کرتا ہے اور اپنا اضافی مال اللہ واسطے خرچ کر دیتا ہے اور فضول بات کو روک لیتا ہے (یعنی زبان کی حفاظت کرتا ہے)۔

وہ مؤمن نہیں جس کا پڑوسی بھوکا ہو

۳۳۸۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو عبدالملک بن ابوبشیر نے ان کو عبداللہ بن مساور نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے۔ وہ مؤمن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر لیتا ہے اور اس کا پڑوسی اس کے برابر میں بھوکا ہے۔

گنجا سانپ

۳۳۹۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج نے ان کو سمی نے یعنی عبداللہ بن بکر نے ان کو خبر دی بہز بن حکیم نے ان کو ان کے والد نے انکو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ سے وہ فرماتے تھے کہ نہیں آئے گا کوئی آدمی اپنے مولیٰ کے سامنے (باپ کے سامنے) جس سے اس نے اس کی ضرورت سے زائد چیز مانگ لی ہے پھر وہ اس کو دینے سے انکار کر دیتا ہے مگر قیامت کے دن وہ چیز گنجا سانپ بن کر اس کی طرف آئے گی اور جس نے زائد چیز کو منع کیا تھا اس کو پھنکارے گی۔

۳۳۹۱:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے انکو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوقزعہ باہلی نے انکو حکیم بن معاویہ نے ان کو ان کے والد نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں کوئی آقا جو اپنے

(۳۳۸۸)......سقط من (أ)

أخرجه المصنف فی سننه (۱۸۲/۴) من طريق إسماعيل بن عياش. به.

(۳۳۸۹)......أخرجه الحاكم (۱٦۷/۴) من طريق سفيان الثوری وصححه ووافقه الذهبی.

(۳۳۹۰)......(۱) فی الأصل (أحمد) وهو خطأ　　(۲)...... سقط من (أ)

أخرجه المصنف بنفس الإسناد فی سننه (۱۷۹/۴)

(۳۳۹۱)......أبوقزعة الباهلی هو سويد بن حجير

أخرجه أحمد (۵/۳) والطبرانی فی الكبير (۴۲۵/۱۹) من طريق حماد بن سلمة. به.

غلام کے پاس آئے اور غلام سے اس کی ضرورت سے فاضل چیز مانگے وہ اس سے منہ بنالے مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسا سانپ مقرر کریں گے جو اس کو فیصلہ سے قبل روک لے گا۔

اونٹوں کے حق کی ادائیگی

۳۳۹۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے انکو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوعمر اور حفص بن عمر ضریر نے ان کو حارث نے ان کو عمر بن شخیر نمری نے ان کو از ور بن عیاض نے ان کو مروح بن سیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب کے پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین سو اونٹ کا کیا حق ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر دی تھی میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر اونٹ تیس کی تعداد میں ہیں جن کے مالک ان کی زکوٰۃ ایک بعیر (جوان اونٹ) دیتے ہیں چھانٹتے ہیں جوان اونٹ کو اور سائل کو اونٹ دیتے ہیں اور اس کا حق ادا کرتے ہیں مجھ سے یہ پوچھتا ہے سو اونٹوں کا حق۔ اللہ کی قسم ہمارے پاس (جمل) اونٹ (سات سال کا پانچ چھ یا نو سال کا) ہوتا تھا۔ ہم اس پر پانی کی مشق لادتے تھے اور ہمارے پڑوسی بھی پانی اس پر لادتے تھے۔ ہم بھی اس پر لکڑیاں لادتے تھے ہمارے پڑوسی بھی اس پر لکڑیاں لادتے تھے اللہ کی قسم میں سمجھتا ہوں کہ اس میں وہی حق تھا جو ہم نے ادا کر دیا تھا۔ تم اپنے رب سے ڈرو اور ان کی زکوٰۃ ادا کر دو اس کے نر کو چھوڑ دو مادہ کے لئے روک لے تو ان میں سے اچھے نادر و نایاب کو اور ادھار دے دو تم ان میں سے درست اور صحیح سالم کو اور تو اپنے رب سے ڈر۔

۳۳۹۳:......ہمیں خبر دی ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن علی بن معاویہ نیساپوری نے ان کو ابوالولید فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو یزید بن صالح نے ان کو خارجہ نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا تھا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جب تم پیٹ بھر لو تو بھوکے کو یاد کرو اور تم جب غنی ہو جاؤ تو فقراء کو یاد کرو۔

۳۳۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو حفص نے ان کو اشعث بن سوار نے ان کو حسن نے کہ:

وابتغ فیما اتاک اللہ الدار الاٰخرۃ ولا تنسق نصیبک من الدنیا

اللہ نے تجھے جو مال دیا ہے اس کے ذریعہ تو آخرت والے گھر کو طلب کر اور اپنا حصہ دنیا کا بھی مت بھول۔

کہا کہ اس آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ جو تیری ضرورت پوری کر دے اس کو روک لے اور جو تیری ضرورت سے زائد ہو اس کو تو آگے کے لئے بھیج دے۔

۳۳۹۵:......ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد نے ان کو وکیع نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں کہ یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو۔ صحابہ پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں وہ کیا کچھ خرچ کریں۔ فرما دیجئے کہ ضرورت سے زائد سب، ابن عباس نے فرمایا کہ اس سے مراد ہے ما یفضل من اھلک۔ تیرے گھر والوں کی ضرورت سے جو کچھ بچ جائے وہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیں۔

(۳۳۹۲)......(۱) فی (ب) الحسن بن أحمد بن إبراهیم.

(۲)...... فی (أ) روح والصحیح مروح له ترجمة فی الجرح والتعدیل (۸/رقم ۱۹۵۸)

(۳۳۹۳)......(۱) فی الأصل (الحسین)

فصل.....سائل کو خالی لوٹانے کا ناپسند ہونا اللہ کے نام سے جھوٹ بول کر کوئی ہلاک نہیں ہوگا مگر ہلاک ہونے والا بدنصیب

واقعی جو شخص جھوٹی مجبوری ظاہر کر کے اللہ کے نام پر مانگتا ہے وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں بھی ڈالتا ہے۔

۳۳۹۶:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر ابن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو مصعب بن محمد بن شرحبیل نے ان کو حدیث بیان کی ہے یعلیٰ بن ابو یحییٰ نے ان کو فاطمہ بنت حسین نے ان کو حسین بن علی نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا کہ سائل کا حق ہے اگر چہ آئے وہ گھوڑے پر۔

۳۳۹۷:.....ہمیں خبر دی ابوعلی نے ان کو ابن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو زہیر نے انکو شیخ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو دیکھا ان کے پاس فاطمہ بنت حسین سے روایت موجود تھی۔ وہ اپنے والد علی سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مذکورہ حدیث کے مثل۔

سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ

۳۳۹۸:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابوالحسن محمد بن عبدالرحمٰن شروطی نیساپوری سے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو عبدالصمد بن نعمان نے ان کو عبدالملک قرشی نے ان کو یزید بن رومان نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوئی کہ زیادہ تر سوال کرنے والے (یا کثرت کے ساتھ مانگنے والے) جھوٹ بولتے ہیں تو جو بھی ان کو خالی لوٹاتا وہ گناہ سے نہ بچ سکتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ سائل کو خالی نہ لوٹاؤ اگر چہ آدھے کھجور کے ساتھ ہی سہی۔

۳۳۹۹:.....ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو اس نے پڑھی مالک پر اور ہمیں خبر دی ابواحمد مہرجانی نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو محمد بن نجید انصاری نے پھر حارثی نے اس نے اپنی دادی حوا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین کو (کچھ دے کر) لوٹاؤ اگر چہ جلی ہوئی کھر کے ساتھ یعنی بکری کے جلے ہوئے پائے یا ایک جلا ہوا پایا دے کر مطلب خالی نہ لوٹاؤ۔ یہ ابن بکیر کی روایت کے الفاظ ہیں اور قعنبی کی روایت میں ابن نجید سے اس نے اپنی دادی سے ہے اور دوسرے مقام پر فرمایا: مسکینوں کو لوٹاؤ (کچھ نہ کچھ دے کر) اگر چہ جلی ہوئی کھری یعنی جلے ہوئے پائے کے ساتھ۔

۳۴۰۰:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو خلق بن عمر عکبری نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو حفص بن میسرہ عقیلی نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عمر بن معاذ انصاری نے ان کو ان کی دادی حوا نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

(۳۳۹۶).....أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱٦٦٥)

(۳۳۹۷).....أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱٦٦٦)

(۳۳۹۸).....أخرجه ابن عبدالبر في التمهيد (۲۹٦/۵ و ۲۹۷) من طريق الأصم. به

وقال ابن الجوزي في الموضوعات (۱۵٦/۲) فيه عبدالله بن عبدالملك

وسلم سے (کہ مسکین کو خالی نہ لوٹاؤ (بلکہ کچھ دے کر) اگر چہ جلے ہوئے بکری کے پائے کے ساتھ۔

۳۴۰۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن رباح نے انکو ابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اے فاطمہ محمد کی بیٹی اپنے نفس کو آگ سے خرید کر بچالے بے شک میں تیرے لئے اللہ کے آگے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔اے صفیہ بنت عبد المطلب اے صفیہ پھوپھی رسول اللہ کی اپنے نفس کو خرید لیجئے جہنم سے میں تیرے لئے اللہ کے آگے کوئی اختیار نہیں رکھتا۔اے عائشہ بچالو اپنے آپ کو آگ سے اگر چہ نصف دانے کھجور کے ساتھ۔اے عائشہ تیرے پاس سے کوئی سائل خالی نہ جائے اگر چہ بکری کی جلی ہوئی کھری کے ساتھ۔

بنی اسرائیل کے تین شخصوں کا واقعہ

۳۴۰۲:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو بکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے اور ابو الفضل حسن بن یعقوب عدل نے اور ابو بکر بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو شیبان بن فروخ نے ان کو ہمام بن یحیٰی نے ان کو اسحٰق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ نے انکو عبد الرحمٰن بن ابو عمرہ نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل میں سے تین آدمی تھے ایک کوڑھ کا مریض۔دوسرا اندھا اور تیسرا گنجا تھا۔اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو آزمانے کا ارادہ کر لیا تو ایک فرشتہ بھیجا وہ کوڑھ کے مریض کے پاس آیا اور بولا کہ تمہیں کیا چیز سب سے زیادہ اچھی لگتی ہے اس نے جواب دیا کہ میرا رنگ اچھا ہو جائے کھال اچھی ہو جائے لوگ مجھے دیکھ کر نفرت کرتے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ پھر اس فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیر دیا تو وہ ٹھیک ہو گیا وہ بیماری اس سے دور ہو گئی اور اس کو خوب صورت رنگ اور جلد مل گئی پھر فرشتے نے پوچھا کہ اب بتاؤ کہ تمہیں کون سا مال پسند ہے بولا کہ مجھے اونٹ پسند ہے یا گائے کہی تھی اسحٰق راوی کو شک ہے کہ کوڑھی اور گنجے دونوں میں سے ایک نے اونٹ اور دوسرے نے گائے پسند کیے تھے بہر حال اس کو دس ماہ کی گابھن اونٹنی اس فرشتے نے دی اور دعا دے کر چلا گیا کہ اللہ تیرے لئے اس میں برکت دے گا۔

حضور نے فرمایا کہ پھر فرشتہ آیا گنجے کے پاس اور بولا کہ مجھے خوب صورت بال پسند ہیں میرا یہ گنج ختم ہو جائے اس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔چنانچہ اس نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کی تکلیف دور ہو گئی اور اس کو خوب صورت بال مل گئے۔اب پوچھا کہ آپ کو مال کون سا پسند ہے وہ بولا کہ مجھے گائے پسند ہیں چنانچہ اس نے اس کو حمل والی گائے دے دی فرشتے نے دعا دی کہ اللہ تیرے لئے اس میں برکت دے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس آ گیا اور پوچھا کہ تجھے کیا چیز سب سے زیادہ پسند ہے۔وہ بولا کہ اللہ میری بینائی مجھے لوٹا دے جس کے ساتھ میں دیکھ سکوں۔فرمایا کہ اللہ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔پھر اس نے پوچھا کہ کون سا مال آپ کو زیادہ پسند ہے۔اس نے بولا کہ مجھے بکریاں پسند ہیں چنانچہ اس نے اس کو بچے والی بکری دے دی۔بکری نے اور اس کی بیٹی نے دونوں نے بچے دیئے۔حضور نے فرمایا کہ اب تو کوڑھ سے ٹھیک ہونے والے کی ایک وادی اونٹوں سے بھر گئی گنجے کے لئے وادی گائیوں سے بھر گئی اور اندھے کے لئے ایک وادی بکریوں کی بھر گئی۔پھر عرصے بعد وہ فرشتہ کوڑھ والے کے پاس آیا اپنی اسی شکل وصورت میں اور بولا کہ میں مسکین آدمی ہوں سفر میں میرا سامان ختم ہو گیا ہے۔میں اب تو گھر تک بھی نہیں پہنچ سکتا مگر اللہ ہی پہنچائے گا پھر میں تم سے سوال کرتا ہوں اس کے نام پر جس نے تجھے خوب صورت رنگ خوب صورت جلد عطا کی ہے اور جس نے تجھے اونٹوں کا مال دیا ہے مجھے ایک اونٹ دے دے میں اس پر سوار ہو کر اپنا سفر طے کروں گا اور گھر پہنچ جاؤں گا۔اس نے جواب دیا کہ میاں میرے حقوق بہت سارے ہیں (میں نہیں دے سکتا معاف کرو اور چلے جاؤ) اس نے کہا کہ ایسے لگتا

(۳۴۰۱)......(۱) سقط من (أ) (۲)...... سقط من (ب)

ہے کہ شاید میں آپ کو پہچان رہا ہوں کیا آپ پہلے کوڑھی نہیں تھے لوگ تم سے نفرت کرتے تھے اور آپ فقیر تھے پھر اللہ نے تجھے امیر کر دیا تھا اس نے کہا کہ (تم جھوٹ بولتے ہو) میں تو نسل در نسل اس مال کا وارث چلا آ رہا ہوں میں باپ دادا پر دادا سے اسی طرح امیر ہوں اس سائل نے کہا اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تجھے ویسا کر دے جیسے کہ تم پہلے تھے۔

پھر وہ اپنی پہلی شکل وصورت کے ساتھ (سابق گنجے بھائی) کے پاس آیا اس نے اس کو بھی اسی طرح بات کہی جیسے اس نے پہلے والے سے کہی تھی۔ اس نے بھی اس کو اسی طرح کا جواب دیا جس طرح کا پہلے والے نے دیا تھا۔ اب اس سائل نے کہا کہ اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تمہیں ویسا کرے جیسے تم پہلے سے تھے۔ اس کے بعد پھر وہ اندھے کے پاس آیا اپنی سابقہ شکل وصورت کے ساتھ اور بولا کہ میں مسکین آدمی ہوں مسافر ہوں میرا سامان سفر میں ختم ہو گیا ہے اب میں گھر تک بھی نہیں پہنچ سکتا اللہ ہی پہنچائے گا یا تیری کوشش کے ساتھ میں آپ سے اسی اللہ کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تیری بینائی تجھے واپس لوٹا دی۔ مجھے ایک بکری دے میں اس کو بیچ کر سفر خرچ پورا کروں گا اور گھر تک پہنچ جاؤں گا۔ اس نے جواب دیا کہ میں واقعی اندھا تھا اللہ نے میری بینائی لوٹا دی ہے لہٰذا تم جتنی بکریاں چاہو لے جاؤ جو چاہو تم چھوڑ جاؤ بس اللہ کی قسم میں آج تجھے کسی شے کے بارے میں تکلیف نہیں ہونے دوں گا جو کچھ بھی آپ لے لیں گے ان میں سے۔ سائل نے کہا میاں صاحب آپ اپنا مال اپنے پاس سنبھال کر رکھیے مجھے تیرے مال کی قطعاً ضرورت نہیں ہے میں فرشتہ ہوں تم لوگوں کو آزمائش کے لئے بھیجا گیا تھا اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو گیا ہے اور تیرے دوسرے آدمیوں سے اللہ ناراض ہو گیا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں شیبان بن فروخ سے اور اس کو بخاری نے دوسرے طریق سے ہمام سے نقل کیا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کو مسکین کے بارے میں تنبیہ

۳۴۰۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عباس بن حمزہ نے ان کو حسین بن محمد بن یسار نے ان کو یحییٰ بن عبدالملک ابوغنیۃ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید فقیہ نے ان کو ہشام بن بشر نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو یحییٰ بن عبدالملک بن ابوغنیہ نے ان کو حفص بن عمر زبیر نے اور حسین بن ابوالزبیر کی ایک روایت میں انس بن مالک سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا جس نے اللہ کے لئے ان سے بھائی چارہ کر رکھا تھا۔ ایک دن وہ کہنے لگا اے یعقوب وہ آخر کیا چیز ہے جس نے تیری بینائی ختم کر دی ہے اور وہ کیا چیز ہے جس نے تیری پشت کو کمان کر دیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ چیز جس نے میری بینائی ختم کر دی ہے وہ یوسف علیہ السلام پر میرا رونا ہے اور جس چیز نے میری پیٹھ کمان کر دی ہے وہ بنیامین پر میرا غم ہے۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے یعقوب بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ تجھ پر سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تمہیں شرم نہیں آئی کہ تم نے میرے غیر کے آگے میری شکایت کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: اس کے سوا کوئی بات ہی نہیں ہے کہ میں اپنے حزن اور غم کی شکایت صرف اور صرف اللہ کی طرف کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام نے کہا؛ میں جانتا ہوں جو تم شکایت کر رہے ہو اے یعقوب! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر یعقوب علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب کیا آپ بوڑھے ضعیف پر رحم نہیں کریں گے؟ آپ نے میری بینائی لے لی ہے اور میری پیٹھ کمان کر دی ہے لہٰذا میرے دونوں پھول تو مجھے لوٹا دے میں ان کو موت سے پہلے پھر سونگھ سکوں۔ اس کے بعد آپ جو چاہیں میرے ساتھ کرنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ان کے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ تجھ پر سلام کہتے ہیں اور تجھے فرماتے ہیں کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہارا دل خوش ہو جانا چاہئے۔

(۳۴۰۲)..... اخرجه مسلم (۲/۲۲۷۵، ۲۲۷۷)

میری عزت کی قسم ہے کہ اگر وہ دونوں میت بھی ہو چکے ہوتے تو میں ان دونوں کو ضرور اٹھاتا تیرے لئے۔ بس تم مسکینوں کے لئے کھانا تیار کرو۔ بے شک میرے نزدیک میرے محبوب ترین بندے انبیاء علیہم السلام اور مساکین ہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تیری بینائی کیوں لے لی تھی اور تیری پیٹھ کیوں کمان کی کر دی تھی اور یوسف کے بھائیوں کا وہ عمل جو انہوں نے یوسف کے ساتھ کیا تھا کیوں ہوا تھا؟ بے شک تم لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی اور تمہارے پاس ایک مسکین یتیم آ گیا تھا اور وہ روزے دار بھی تھا مگر تم لوگوں نے اس کو اس میں سے کوئی شے بھی نہیں دی تھی (اس لئے یہ سب کچھ ہوا تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کی یہ حالت تھی کہ وہ جب صبح کا ناشتہ کرنے لگتے تو وہ اعلان کرنے والے کو حکم دیتے وہ اعلان کرتا کہ مساکین میں سے جو شخص ناشتہ کرنا چاہتا ہے وہ یعقوب کے ساتھ ناشتہ کرے اور جب وہ روزے دار ہوتے تو اعلان کرواتے کہ جو بھی روزے دار ہو وہ یعقوب کے ساتھ روزہ افطار کرے۔

۳۴۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحٰق نے انکو عمرو بن محمد نے ان کو زافر بن سلیمان نے ان کو یحییٰ بن عبدالملک نے ان کو انس بن مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا جس نے ان سے بھائی چارہ کیا تھا اور اس کے بعد انہوں نے حدیث بیان کی مذکورہ حدیث کی مثل۔

۳۴۰۵:......فرمایا شیخ احمد نے اور اس کو حدیث بیان کیا حسن بن عمرو بن محمد قرشی نے ان کو ان کے والد نے ان کو زافر نے ان کو یحییٰ بن عبدالملک نے ان کو رجاء نے ان کو انس بن مالک نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مذکورہ حدیث)۔

پیداوار کا ایک حصہ مسکینوں کے لئے

۳۴۰۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے ان کو وہب بن کیسان نے ان کو عبید بن عمیر لیثی نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا: ایک آدمی جنگل میں جارہا تھا کہ اس نے اچانک بادلوں میں سے ایک آواز سنی اور ساتھ بادلوں کی زبردست گرج بھی۔ کلام یہ تھی جافلاں آدمی کے باغ کو پانی پلادے۔ آدمی کے نام سے۔ اتنے میں وہ بادل ایک وادی کی طرف آیا اور اس میں جو کچھ پانی تھا وہ اس وادی میں پورا گرا کر چلا گیا۔ اس کے بعد نہر ہوا چھوٹی چھوٹی نالیوں سے ہوتا ہوا۔ ایک بڑی ندی یا کھالے کی طرف پہنچ گیا اس کھالے نے پورا پانی اپنے اندر لے لیا اور وہ آدمی جس نے آواز سنی تھی وہ آدمی ان بادلوں کے ساتھ ساتھ چلاحتیٰ کہ اس آدمی تک پہنچ گیا جو اپنے باغ میں کھڑا ہوا پانی دے رہا تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ اس نے پوچھا کہ تم میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے ان بادلوں میں نام سنا تھا جن کا یہ پانی ہے کہ جافلاں کے باغ کو پانی پلادے تیرے نام کے ساتھ اب تم یہ بتاؤ کہ تم کرتے کیا ہو؟ اس باغ میں جب تم اس کا پھل حاصل کر لیتے ہو اس نے کہا کہ جب تم نے یہ کہہ دیا ہے تو سن لو میں اس کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں ایک تہائی اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے رکھتا ہوں اور ایک تہائی مسکینوں سائلوں اور مسافروں کو تقسیم کرتا ہوں اور ایک تہائی اسی باغ میں دوبارہ خرچ کرتا ہوں۔

۳۴۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالولید نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے ان کو وھب بن ابوکسان نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے

(۳۴۰۳)......(۱) فی الأصل (خشنام)　　(۲)...... فی المستدرک (یامین)　　(۳)...... سقط من (أ)

أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۳۴۸/۲) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

(۳۴۰۶)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود الطيالسي (۱۵۸۷)

(۳۴۰۷)......(۱) سقط من (ب)

فرمایا ایک آدمی جنگل یا کہیں زمین کے میدانی علاقے میں تھا کہ یکا یک اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی جافلاں کے باغ کو پانی دے پھر وہ بادل ایک طرف ہو گیا اس نے اپنا پانی ایک چھوٹی سی جگہ میں یا وادی میں ڈال دیا پھران کئی دراڑوں میں سے ایک دراڑ نے اس پورے پانی کو جمع کرلیا اس آدمی نے پانی کا پیچھا کیا تو دیکھا کہ اچانک ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا ہوا بیلچہ کے ساتھ پانی کو ادھرادھر بدل رہا ہے (آواز سننے اور یہ منظر دیکھنے والے نے) کہا اے اللہ کے بندے تیرا نام کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں نام ہے جو اس نے بادل میں سے سنا تھا پھر اس نے پوچھا اللہ کے بندے تم نے میرا نام کیوں پوچھا؟ اس نے بتایا کہ میں نے یہ نام ایک آواز میں سے سنا تھا جو کہ بادل میں سے آئی تھی وہی بادل تھا جس کا یہ پانی ہے کوئی کہہ رہا تھا کہ فلاں کے باغ کو پانی پلادے تیرا ہی نام تھا اب آپ بتائیے کہ آپ اس میں کیا کرتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ جب تم نے یہ ساری بات بتادی ہے تو سنو میں اس کی آمدنی کو تین تہائی کرتا ہوں اس کی ایک تہائی کا صدقہ کرتا ہوں ایک تہائی خود کھاتا ہوں اور میرا کنبہ بھی اور ایک تہائی بیج کر پھراسی میں لگاتا ہوں۔

قرض حسنہ

۳۴۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے انکو ان کے والد نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عشام سے وہ کہتے ہیں کہ ایک سائل کھڑا ہوا اور بولا۔ پیمانہ کم ہو گیا ہے گھوڑے دبلے ہو گئے ہیں، عطیے کم ہو گئے ہیں چغل خوری وسیع ہو گئی ہے ہمارے اور بنوفلاں کے درمیان۔ بس بیچ کی کوئی راہ کھلی نہیں ہے اور ہم لوگ لینے والے (ضرورت مند) ٹھہریں پس کوئی قرضہ دے گا اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ۔ پس اللہ تعالیٰ اس لئے قرضہ نہیں مانگتے کہ وہ نادار ہے بلکہ اس لیے مانگتے ہیں تا کہ وہ اچھے لوگوں کو آزمائیں (اور اعمال کی جزادیں)۔

عمدگی کے ساتھ سوال کیا جائے

۳۴۰۹:......میں نے سنا ابوعبداللہ حافظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالعباس محمد بن یعقوب سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا شافعی سے وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی عبدالملک بن مروان کے پاس کھڑا ہوا اور سلام کیا پھر کہا اے شخص تجھ پر اللہ رحم کرے ہمارے اوپر تین سال گزر گئے ہیں ایک سال میں تو جانور مر گئے ہیں اور دوسرے سال میں گوشت دبلے ہو گئے اور تیسرے سال ہڈیوں سے لگ گئے ہیں اور تیرے پاس مال ہے اگر وہ اللہ کا ہے تو اللہ کے بندوں کو دے دیجئے اور وہ مال آپ کا ہے تو آپ ہمارے اوپر صدقہ کر دیجئے اس لئے کہ بے شک اللہ صدقہ کرنے والوں کو جزا دیں گے۔ کہتے ہیں کہ مروان نے اس کو دس ہزار درہم دے دیئے اور فرمایا کہ اگر لوگ سوال اچھے طریقے سے کریں جیسے اس نے کیا ہے تو ہم لوگ کسی کو محروم نہ کریں۔

۳۴۱۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن اسد نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے خرچ کر تجھ کو خوش کیا جائے گا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اور ابن نمیر سے اس نے سفیان سے۔

(۳۴۰۸)......أخرجه مسلم (۲۲۸۸/۴)

(۳۴۰۹)......(۱) فی (أ) فاختلصت (۲)...... فی (ب) : یکن

(۳۴۱۰)......أخرجه مسلم (۶۹۰/۲)

۳۴۱۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: صدقہ کرنا کسی مال کو کم نہیں کرتا اور عفو ودرگزر کرنے سے عزت بڑھتی ہے اور جس نے بھی اللہ کے لئے عاجزی کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند کردیں گے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قتیبہ سے اس نے اسماعیل سے۔

سلامتی والے گھر کی طرف دعوت

۳۴۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن حسن بن اسحٰق بزاز نے بغداد میں دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ہے ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحٰق فاکہی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ ابن ابومسرہ نے ان کو بلال بن محبر نے ان کو عباد بن راشد نے ان کو قتادہ نے ان کو خلید بن عبداللہ عصری نے ان کو ابودرداء نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا دن نہیں جس کا سورج چڑھتا ہے مگر ہوتے ہیں اس کے دونوں پہلوؤں میں (صبح وشام) دو فرشتے ایسی آواز لگاتے ہیں جس کو وہ تمام مخلوق سنتی ہے جن کو اللہ نے پیدا کیا ہے ساری کی ساری سوائے انسانوں اور جنوں کے۔ اے لوگو آجاؤ تم سب اپنے رب کی طرف کہ بے شک وہ چیز جو قلیل ہو اور کافی ہو جائے وہ بہتر ہے اس سے جو بہت ہو اور غافل کردے اور نہیں غروب ہوتا سورج مگر اس کے دونوں پہلوؤں کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ اعلان کرتے ہیں ایسا اعلان جس کو ساری مخلوق سنتی ہے سوائے جن وانس کے۔ اے اللہ تو خرچ کرنے والے کو اور دے (جو خرچ کیا ہے اس کا خلیفہ اور بدل عطا کر) اور خرچ نہ کرنے والے روک رکھنے والے کے مال کو ہلاکت دے (جو اللہ واسطے نہ دے اس کا مال ضائع ہو جائے) اور اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں قرآن مجید میں نازل کیا دو فرشتوں کے قول میں۔ اے لوگو آؤ تم لوگ اپنے رب کی طرف (وہ ارشاد) سورۂ یونس میں ہے:

والله يدعو الى دار السلام ويهدى من يشاء الى صراط مستقيم.

اللہ تعالیٰ بلاتا ہے سلامتی والے گھر کی طرف اور جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت دیتا ہے۔

اور اللہ نے دونوں فرشتوں کے قول میں نازل فرمایا:

اللهم اعط منفقا خلفا واعط ممسكا تلفا

اے اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور روکنے والے کا ضائع کردے۔

والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى وما خلق الذكر والانثى.

قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو کر کھل جائے اور قسم ہے اس کی جو اس نے مذکر اور مونث پیدا کئے۔

آپ نے للعسرٰی تک پڑھ لی۔

مال میں کثرت وقلت ہونا

۳۴۱۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سعید بن ابوسعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی

(۳۴۱۱)......(۱) فی (أ) أبو الحسين بن المقرىء (۲)...... زيادة من (ب)

اخرجه مسلم (۴/۲۰۰۱)

(۳۴۱۲)......(۱) فی (أ) إلا وكل بجنبها

صدقہ کرنے کے لئے عطیہ کرنے کا دروازہ کھولتا ہے یا صلہ رحمی کے لئے اللہ تعالیٰ اس کی کثرت کو اور زیادہ کرتا ہے اور جو آدمی روکنے کا دروازہ کھولتا ہے جس سے وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ مال زیادہ ہو جائے اللہ اس کی قلت کو اور زیادہ کر دیتا ہے۔

۳۴۱۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو ابوبکر سدوسی نے ان کو عاصم نے ان کو ابو ہلال نے ان کو عبیداللہ بن بریدہ نے وہ کہتے ہیں کہ کعب نے کہا جس قدر بندہ اپنی رب کے نزدیک عزت وشرف والا ہو جاتا ہے اسی قدر اس پر آزمائش اپنی شدت کے اعتبار سے بڑھ جاتی ہے اور جو آدمی اپنے مال کی زکوۃ دیتا ہے ایسا نہیں ہے کہ اس کا مال کم ہو جائے اور ایسا بھی نہیں ہے کہ زکوۃ نہ دے اور اس کے مال میں اضافہ ہو جائے اور ایسا بھی نہیں کہ کوئی چور چوری کرے اور جس کی چوری ہوئی ہے اس کا رزق بند ہو جائے۔ ایسا بھی نہیں ہوتا یعنی بدستور رزق ملتا رہتا ہے۔

فصل......نفلی صدقہ کرنے کی بابت اختیار ہے

ابوعبداللہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفلی صدقہ کرنے کی کئی شرائط ہیں۔ پہلی شرط تو یہ ہے کہ نفلی صدقہ فاضل مال میں سے ہو۔ بہر حال جس شخص کا مال پورا پورا ہے اس کی ضرورت کے لئے ہے اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے پر صدقہ کرے اور اپنے نفس کو محروم کرے اور اسی طرح اگر اس کا عیال (اور ٹبر ہے) تو اس کے لئے بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے مال کا تو صدقہ کر دے اور اپنے عیال کو یوں ہی چھوڑ دے اور یہ بھی کسی ایک کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنا پورے کا پورا مال صدقہ کر دے اور اپنے آپ کو دوسروں کا محتاج کر دے چنانچہ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ویسألونک ماذاینفقون قل العفو

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ اللہ واسطے کیا کچھ خرچ کریں
آپ فرمادیجئے کہ (اپنی ضرورت سے) زائد مال خرچ کریں۔

گویا کہ نفلی صدقہ کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

(۱)......مال اپنی ضرورت سے زائد ہو۔

(۲)......مال اپنی ضرورت کا نہ ہو۔

(۳)......دوسروں پر صدقہ کر کے خود کو محروم نہ کرے۔

(۴)......اسی طرح اپنے عیال کو چھوڑ کر اپنے مال دوسروں پر صدقہ نہ کرے۔

(۵)......اپنا پورا مال صدقہ نہ کرے۔

(۶)......اپنا مال صدقہ کر کے اپنے آپ کو محتاج نہ کرے۔

زائد مال صدقہ کرنا

۳۴۱۵:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابن ابی لیلیٰ نے ان کو حکم نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس نے اسی مذکورہ آیت کے بارے میں کہ مال عفو سے مراد عیال سے زائد مراد ہے اور ہم

(۳۴۱۳)......(۱) فی الأصل (الحسین) (۲)...... فی الأصل الحسین

(۱)......سقط من ب

پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر چکے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ اے ابن آدم بے شک تو اگر زائد مال (اللہ واسطے) خرچ کر دے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے اور تو اس کو روک کر رکھے تو یہ تیرے لئے برا ہے۔

۳۴۱۶:.....اور ہمیں خبر دی ہے ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو نضر بن محمد نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو شداد نے ان کو ابوامامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم بے شک تو اگر زائد مال کو (اللہ واسطے کسی پر) خرچ کر دے تو یہ تیرے لئے بہتر اور اگر تو اس کو روک لے تو یہ برا ہے تیرے لئے اور تو اپنی ضرورت کے پورے مال کو (اللہ واسطے خرچ نہ کرنے پر) ملامت نہیں کیا جائے گا (پہلے) ابتدا کر (خرچ کرنے کی) ان سے جن کی تو عیالداری کرتا ہے (سرپرستی کرتا ہے) اس لئے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے (یعنی دینے والا لینے والے سے بہتر ہے) اس کو مسلم نے نقل کیا ہے جیسے پہلے گزر چکی ہے۔

۳۴۱۷:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبید نے اور محمد بن ابوبکر نے ان دونوں کو حماد بن زید نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عاصم بن عمر بن قتادہ نے ان کو محمود بن لبید نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ ایک آدمی نبی کریم کے پاس ایک انڈے کے برابر سونا لے کر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ یہ صدقہ ہے اور میں نے اس کے بعد اپنے گھر کے لئے اس میں سے کچھ نہیں چھوڑا کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وہی سونا دے مارا کہ اگر اس کو لگتا تو اس کو تکلیف ہوتی (اسے پھینک دیا) پھر آپ نے فرمایا: تم میں سے ایک آدمی اٹھتا ہے اور اپنے مال سے باہر نکل جاتا ہے اور خالی ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر وہ دوسرے لوگوں پر بوجھ بن جاتا ہے۔

دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے

۳۴۱۸:.....ہمیں خبر دی ابو صالح بن ابو طاہر نے ان کو ان کے دادا نے ان کو احمد بن سلمہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل ابراہیم بن احمد بن سلمہ نے ان کو احمد بن عبدہ ضبی نے اور محمد بن بشار عبدی نے دونوں کو یحییٰ بن سعید نے ان کو عمرو بن عثمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا موسیٰ بن طلحہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ حکیم بن حزام نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افضل صدقہ یا بہتر صدقہ غنی ہونے کے بعد ہے یا غنی رہنے کے بعد ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہر حال بہتر ہے اور خرچ کرنے کی ابتدا اس سے کر جن کی تم نے عیالداری اور ذمہ داری لی ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن بشار سے اور احمد بن عبدہ سے۔

۳۴۱۹:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عاصم نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بہتر صدقہ وہ ہے جو غنا کو باقی رہنے دے (یعنی انسان بے ضرورت رہے کسی کا دست نگر نہ ہو جائے) اس لئے کہ دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے اور خرچ کرنے کی ابتدا ان

(۳۴۱۶)......أخرجه مسلم فی الزكاة والترمذی فی الزهد وقال الترمذی : حسن صحيح

(۳۴۱۷)......(۱) فی الأصل أبوالحسين (۲)...... فی الأصل الحسين

أخرجه أبوداود فی الزكاة من طريق محمد بن إسحاق. به

(۳۴۱۸)......أخرجه مسلم (۲/۷۱۷)

(۳۴۱۹)......(۱) فی الأصل أبوالحسين (۲)...... فی الاصل الحسين

افراد پر سے کیجئے جن کی آپ ذمہ داری لیتے ہیں' تمہاری بیوی کہے گی کہ یا تو مجھ پر خرچ کیجئے یا مجھے طلاق دیجئے اور تمہارا خادم کہے گا یا تو مجھ پر خرچ کیجئے یا مجھے فروخت کر دیجئے اور تمہارا بیٹا کہے گا کہ آپ مجھے کس کے حوالے کریں گے؟

حسب استطاعت صدقہ کرنا

۳۴۲۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن حسین قاضی نے ان کو حارث بن ابواسامہ نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو لیث نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن شاذان نے اور احمد بن سلمہ نے دونوں نے کہا کہ ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے کہ انہوں نے کہا بنو عذرہ کے ایک آدمی نے اپنا غلام حضور کی غیر موجودگی میں آزاد کر دیا (یا ارادہ کرلیا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہنچی تو پوچھا کہ کیا اس کے سوا تیرا اور کوئی مال بھی ہے۔اس نے کہا کہ نہیں ہے۔اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے کون خرید کرتا ہے لہٰذا اس کو نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کے بدلے میں خرید لیا لہٰذا وہ رقم لے کر حضور کے پاس آ گیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ رقم اس آدمی کو دے دی پھر فرمایا اپنے نفس سے ابتدا کرو پہلے اسی پر صدقہ کرو۔اس سے اگر کوئی شے بچ جائے تو وہ تیرے گھر والوں کے لئے ہے اگر گھر والوں سے کوئی شے بچ جائے تو پھر وہ تیرے قرابت داروں کے لئے ہے اگر تیرے قرابت داروں سے کوئی شے بچ جائے تو پھر ایسے کر ایسے کر (یعنی حضور اشارہ کر رہے تھے) تیرے آگے اور دائیں اور بائیں یعنی پھر سب کو دو۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ سے۔

قرابت داروں پر صدقہ کرنا

۳۴۲۱:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دینار ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس کو اپنے نفس پر صدقہ کرو۔اس نے کہا کہ میرے پاس اور بھی ہے فرمایا کہ اس کو صدقہ کر اپنے بچے پر عرض کیا میرے پاس اور بھی ہے فرمایا اس کو صدقہ کر اپنی بیوی پر کہا کہ میرے پاس اور بھی ہے فرمایا اس کو صدقہ کر اپنے خادم پر' کہا میرے پاس اور بھی ہے فرمایا کہ پھر تو خود بہتر دیکھتا ہے۔

۳۴۲۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابواسماء نے ان کو ثوبان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سب سے زیادہ فضیلت والا دینار وہ دینار ہے (روپیہ وہ روپیہ ہے) جس کو آدمی اپنے عیال پر خرچ کرے اس کے بعد وہ دینار (وہ روپیہ) جس کو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے اپنی سواری پر۔اس کے بعد وہ دینار (وہ روپیہ) جس کو وہ خرچ کرے اپنے احباب پر اللہ کی راہ میں۔ابوقلابہ نے کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء عیال سے کی ہے۔ابوقلابہ کہتے ہیں کہ کون سا آدمی بڑے اجر والا ہوسکتا ہے ایسے آدمی سے جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر خرچ کر کے ان کو ہاتھ پھیلانے سے بچائے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ان کو نفع پہنچائے۔اس کو مسلم نے روایت کیا

(۳۴۲۰)......(۱) سقط من (ب)

أخرجه مسلم (۲/۶۹۲)

(۳۴۲۱)......أخرجه أبوداؤد (۱۶۹۱) والنسائی فی الزکاة

(۳۴۲۲)......أخرجه مسلم (۲/۶۹۱) ومابین المعکوفین زیادة من صحیح مسلم

ابو الربیع سے اس نے حماد سے۔ اور ان میں سے یہ بھی ہے کہ وہ (صدقہ کرنے والا) جب صدقہ کرے تو ابتدا اپنے رشتہ داروں سے کرے اور اس میں یہ فرق نہ کرے کہ کون اس کے ساتھ تعلقات جوڑ رہا ہے اور کون توڑ رہا ہے بلکہ اس صاحب قرابت سے شروع کرے جو در پردہ اور اندر سے بغض رکھنے والا ہو۔

۳۴۲۳:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن سختو یہ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن منذر قزاز نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبد الواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو حضرت انس بن مالک نے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون ۔تم لوگ نیکی کے عمدہ معیار کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے اس وقت تک جب تک کہ تم خرچ کرو اس چیز میں سے جس کو تم پسند کرتے ہو۔ ابو طلحہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں دیکھتا ہوں ہمارا رب ہم سے ہمارے مالوں کا سوال کرتا ہے بے شک میں آپ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اپنی زمین بیر جاء اللہ واسطے کر دی ہے رسول اللہ نے فرمایا آپ اس کو اپنی قرابت داروں میں تقسیم کر دیجئے چنانچہ اس نے ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کے درمیان اس کو تقسیم کر دیا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں حماد کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

۳۴۲۴:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو بکر بن عبد اللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو وہب نے ان کو خبر دی ہے عمرو بن حارث نے ان کو بکیر نے کریب سے اس نے میمونہ بنت حارث سے کہ اس نے ایک لڑکی کو آزاد کیا زمانہ رسول میں حضور کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا اگر آپ اپنے عزیزوں کو بطور عطیہ دے دیتے تو تیرا اجر بہت بڑا ہو جاتا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ہارون ایلی سے اس نے ابن وہب سے۔

قرابت داروں پر صدقہ کرنے پر دہرا اجر ہے

۳۴۲۵:......ہمیں خبر دی ابو محمد عبد الرحمٰن بن محمد بن بالو یہ مزکی نے ان کو ابو بکر محمد بن حسن قطان نے ان کو قطعی بن ابراہیم نے ان کو حفص بن عبد اللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے اس کو سلیمان اعمش نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے اور محمد بن نصر جارودی نے اور ابراہیم بن محمد صیدلانی نے اور احمد بن سلمہ اور ابن شیرویہ نے ان کو ان کے والد نے کہا کہ آپ نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ہناد بن سری نے ان کو ابو الاحوص نے ان کو اعمش نے ان کو ابو وائل نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو زینب عبد اللہ بن مسعود کی بیوی نے کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا: ضرور تم صدقہ کرو اے عورتوں کی جماعت اگر چہ تمہارے زیوروں سے بھی ہو۔ فرماتی ہیں کہ میں عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ آپ ہلکے پھلکے خرچ والے آدمی ہیں اور صاحب ہنر بھی ہیں۔ میں تمہارے اوپر بھی خرچ کرتی ہوں اور ان یتیموں پر بھی جو میری گود میں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے آپ ان کے پاس جا کر پوچھئے کہ اگر یہی خرچ کرنا مجھے کافی رہے تو ٹھیک ورنہ میں وہ تم سے ہٹا کر کسی اور پر خرچ کروں۔ کہتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ نے مجھ سے کہا میں نہیں بلکہ آپ خود جایئے کہتی ہیں کہ میں خود چلی گئی اچانک دیکھتی ہوں ایک اور انصاری عورت بھی دروازہ رسول پر پہنچی ہوئی ہے اس کی ضرورت بھی میرے والی تھی یعنی اس کا مسئلہ بھی بعینہ میرے والا ہی تھا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدرتی رعب تھا (چہرے پر خوب وجاہت تھی) کہتی ہیں کہ اتنے میں ہمارے سامنے بلال باہر آئے ہم نے اس سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۳۴۲۳)......أخرجه مسلم (۶۹۴/۲)

(۳۴۲۴)......أخرجه مسلم (۶۹۴/۲)

پاس جایئے اوران کو بتایئے کہ دوعورتیں دروازے پر ہیں اور وہ آپ سے پوچھتی ہیں کہ کیاان کوان کے شوہروں پرصدقہ کرنا کافی رہے گااوران یتیموں پر جوان کی گود میں پرورش پارہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کومت بتاؤ کہ ہم کون ہیں؟ کہتی ہیں کہ حضرت بلال اندر گئے رسول اللہ کے پاس ان سے مسئلہ پوچھاتو رسول اللہ نے فرمایاوہ دونوں عورتیں کون ہیں تو بلال نے بتایا کہ ایک انصاری عورت ہےاور دوسری زینب ہے۔ حضور نے پوچھا کہ دونوں میں سے کون سی زینب ہے؟ اس نے بولا کہ عبداللہ بن مسعود کی بیوی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان دونوں کے لئے دہرااجر ہے ایک قرابت داری کااور دوسرا صدقہ کرنے کا۔ یہ الفاظ ابوالاحوض کی روایت کے ہیں اور ابن طہمان کی روایت اسی مفہوم میں ہےعلاوہ ازیں اس نے کہاہےوہ دونوں عورتیں سوال کرتی ہیں خرچ کرنے کے بارے میں ان کےاپنے شوہروں پراور یتیموں پر جوان کی سرپرستی میں ہیں یہ کفایت کرے گا یہ صدقے کی جگہ ان دونوں کی طرف سے اوراس کوروایت کیاہے مسلم نے حسن بن ربیع سے اس نے ابوالاحوض سے اوراس کو بخاری نے نقل کیاہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۳۴۲۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو بزار نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کوابن عون نے ان کو حفصہ بنت سیرین نے ام رائح سے اس نے سلمان بن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک مسکین پرصدقہ کرنا صرف صدقہ ہےاور رشتہ دار پرصدقہ کرنا دو کام ہیں صدقہ بھی ہےاور صلہ رحمی بھی ہے۔

۳۴۲۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی صنعانی اسحاق بن ابراہیم صنعانی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو ام کلثوم بنت عقبہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ افضل صدقہ درپردہ دشمنی کرنے والے قرابت دار پرصدقہ کرنا ہے۔

۳۴۲۸:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوعثمان سعید بن محمد انجدانی نے ان کو محمد بن کثیر نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن کثیر نے ان کو سفیان نے ان کو اعمش نے اور حسن بن عمرو نے اور فطر نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے سفیان نے کہا ہے کہ اس کو سلیمان بن کریم تک مرفوع نہیں کیااور فطر نے اور حسن نے اس کو مرفوع کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ رشتہ داری کو جوڑنے والا وہ نہیں ہوتا جو صرف احسان کا بدلہ چکادے بلکہ رشتہ داری جوڑ کر رکھنے والا وہ ہوتا ہے کہ جب اس کا رشتہ کٹ جائے تو وہ اس کو جوڑ دے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن کثیر سے۔

چند چیزوں کی وصیت

۳۴۲۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یزید بن عمر بن حیوۃ مدائنی نے ان کو ابومنذر مقری بصری نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو واسع نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے کہ میرے خلیل نے مجھے سات چیزوں کی وصیت کی تھی۔ مجھے حکم فرمایا تھا کہ اس پر نظر رکھوں جو مجھ سے کم تر ہےاوراس کو نہ دیکھوں جو مجھ سے اوپر ہےاور مجھے مسکینوں سے محبت کرنے کا حکم فرمایا تھااوران سے قریب رہنے کااور مجھے حکم دیا تھا کہ میں کسی سے کسی شے کا سوال نہ کروں اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں صلہ رحمی کروں اگر چہ میں

(۳۴۲۵)......أخرجه مسلم (۲/۶۹۴ و ۶۹۵)

(۳۴۲۶)...... أخرجه الحاكم (۱/۴۰۷) بنفس الإسناد

(۳۴۲۷)......أخرجه الحاكم (۱/۴۰۶) بنفس الإسناد وصححه ووافقه الذهبي.

(۳۴۲۷)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۱۶۹۷)

(۳۴۲۹)......أخرجه المصنف في السنن (۱۰/۹۱) بنفس الإسناد

مر بھی جاؤں اور مجھے حکم دیا تھا کہ کثرت کے ساتھ یہ ورد کروں لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ جنت کا خزانہ ہے اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں حق بات کہوں اگر چہ وہ کڑوی ہو اور مجھے حکم دیا کہ میں اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کروں۔

۳۴۳۰:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوالحسن علی بن ابراہیم بن معاویہ نیساپوری نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن مسلم بن وارہ نے ان کو حجاج بن نصیر نے ان کو اسود بن شیبان نے ان کو محمد بن واسع نے ان کو عبداللہ نے ابوعبداللہ نے کہا کہ میرے نزدیک وہ ابن صامت ہیں۔ اس نے ابوذر سے وہ کہتے ہیں مجھے وصیت کی تھی میرے خلیل نے مجھے خیر کے کاموں کی۔ مسکینوں کی محبت اور ان کا قرب اور تیرا اپنے رشتہ کو جوڑنا اگر چہ مر بھی جائے اور حق بات کہنا اگر چہ کڑوی ہو اور کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا کیونکہ یہ ایک خزانہ ہے جنت کے خزانوں میں سے اگر طاقت رکھیں تو لوگوں سے کسی شے کا سوال نہ کریں۔

۳۴۳۱:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن مسلم نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو اسود بن شیبان نے ان کو محمد بن واسع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی پھر حدیث ذکر فرمائی اور عبداللہ بن صامت کا ذکر نہیں کیا۔ اس وصیت میں سے یہ بھی ہے کہ اگر مال قرابت داروں پر خرچ کرنے سے بچ جائے تو وہ پڑوسیوں کا حق بچ گیا ہے اور اگر پڑوسیوں سے بھی بچ جائے تو پھر اس کو مستضعفین پر خرچ کر جو محتاج ہوں اور یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں سے سوال نہیں کرتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لایستطیعون ضربا فی الارض یحسبھم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفھم بسیماھم لایسئلون الناس الحافاً.

صدقات ان لوگوں کے لئے ہیں جو اللہ کی راہ کے لئے رک گئے ہیں جو زمین میں کام کاج کرنے کی طاقت نہیں رکھتے نادان ان کو غنی سمجھتے ہیں ان کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے تم ان کو پہچانو گے ان کی علامتوں سے نہیں سوال کرتے ہیں لوگوں سے چمٹ کر۔

پڑوسیوں پر صدقہ کرنا

۳۴۳۲:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن قاسم بن عبدالرحمٰن عتکی نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو مالک نے ان کو یحییٰ بن سعید نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے ان کو عائشہ صدیقہ نے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں جبرئیل ہمیشہ مجھے وصیت کرتے رہے پڑوسی کے بارے میں یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ یہ اس کو وارث بنا دیں گے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا صحیح میں اسماعیل بن ابواویس سے اور اس کو مسلم نے روایت کیا قتیبہ سے اس نے مالک سے۔

۳۴۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو خبر دی ابو عمران نے کہ اس نے سنا عبداللہ بن صامت سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوذر سے کہ مجھے رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تم سالن میں شوربہ بنانے لگو تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اس کے بعد اپنے پڑوسی کے گھر والوں کا بھی خیال کرو کہ اس میں سے ان کو بھی پہنچاؤ اچھے طریقے سے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے شعبہ کی روایت سے۔

۳۴۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوجعفر محمد بن علی وراق نے ان کو حمدان نے ان کو سعید بن

(۳۴۳۲)......(۱) فی (أ) محمد بن إسحاق بن عبدالرحمن العتکی.

(۳۴۳۳)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۴۵۰)

سلیمان نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو حقیر اور کمتر نہ سمجھے (ہدیہ دینے کے معاملے میں بلکہ صدقہ ہدیہ دو) اگرچہ بکری کی کھری ہی کیوں نہ ہو۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث لیث سے۔

حقیقی مسکین

۳۴۳۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو ابومریم نے ان کو محمد بن جعفر بن ابوکثیر نے ان کو شریک بن عبداللہ بن ابونمر نے ان کو عطاء بن یسار نے اور عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے ان دونوں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک کھجور یا دو کھجور یا ایک لقمہ یا دو لقمے لے کر لوٹ جائے بلکہ درحقیقت مسکین وہ ہے جو (باوجود حاجت مند ہونے کے) سرے سے سوال ہی نہ کرے۔ اگر تم لوگ چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھو۔ **لایسئلون الناس الحافا**۔ کہ وہ لوگ چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابومریم سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا صنعانی سے اس نے ابن ابومریم سے انہوں نے کہا کہ ان میں سے یہ بھی ہے کہ جو کچھ صدقہ کرے اس کو شمار نہ کرے کہ اس کو اپنے دل ہی دل میں لاتا پھرے اور باقاعدہ لکھتا پھرے جیسے اپنی تجارت کا حساب لکھتا ہے۔ (ایسا نہ کرے)۔

صدقات میں شمار کر کے نہ دیا جائے

۳۴۳۶:.....ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے اور ابواحمد مہرجانی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب فراء نے ان کو محاضر نے ان کو ہشام نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو عبداللہ نے یعنی ابن نمیر نے ان کو ہشام نے فاطمہ سے یعنی منذر کی بیٹی نے ان کو اسماء نے کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا تھا تم خرچ کرو اور تھوڑا تھوڑا کر کے دو اور شمار نہ کر اللہ تعالیٰ تیرے لیے خود شمار کر لے گا اور تم اس کو یاد نہ رکھو اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے لئے خود یاد رکھے گا (یعنی دے کر بھول جاؤ) اور محاضر کی روایت میں ہے کہتی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم خرچ کرو اور تھوڑا تھوڑا عطیہ دیتی رہو ایسے ایسے ایسے اور تم شمار نہ کرو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے شمار کر لے گا اور تم یاد بھی نہ رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خود یاد رکھ لے گا۔ اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں ہشام بن عروہ کی حدیث سے۔

۳۴۳۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن سعد نے اور اس کو انہوں نے میرے لئے لکھا ہے اپنے خط اور اپنی تحریر سے۔ ان کو خبر دی ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو ابوکریب نے ان کو ابن ادریس نے ان کو اعمش نے ان کو حکم بن عیینہ نے ان کو عروہ بن زبیر نے میرا خیال ہے کہ عائشہ صدیقہ سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک سائل آیا۔ خادمہ نے اس کو کوئی چیز لے جا کر دینا چاہتی تو میں نے کہا اسے کوئی چیز بھی دو تو مجھے بتا کر دینا چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا: تم مت شمار کرو یا تم مت یاد رکھو اللہ تمہارے لئے خود یاد رکھے گا۔

۳۴۳۸:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ملحان نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو خلاد نے ان کو سعید بن ابوہلال نے ان کو امیہ بن ہند نے ان کو ابوامامہ بن سہل نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دن مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے مہاجروں اور انصار کے کچھ لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے سیدہ عائشہ کے پاس نمائندہ بھیجا کہ ان سے ہماری ملاقات کی اجازت طلب کرے اجازت ملی تو ہم لوگ گئے انہوں نے ہمیں ایک حدیث بیان کی کہ میرے پاس ایک بار ایک سائل آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

(۳۴۳۵).....أخرجه مسلم (۲/۷۲۰)

موجود تھے میں نے اس کے لئے کسی چیز کے دینے کا حکم دیا اس کے بعد میں نے وہ چیز منگوا کر دیکھی اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ چاہتی ہو کہ کوئی بھی چیز جو تیرے سے جائے یا گھر میں آئے وہ تیرے علم کے بغیر نہ ہو۔ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ ٹھہر و یا عائشہ تم نہ شمار کرو یا نہ یاد رکھو آپ کے لئے اللہ تعالیٰ یاد رکھے گا۔ کہتے ہیں کہ ان میں سے یہ بھی ہے کہ تم اپنے صدقے کو چھپاؤ جس قدر استطاعت ہو اس کے بعد اس کو بیان نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان تبد واالصدقات فنعما هی و ان تخفوها و تؤتو ها الفقراء فهو خير لكم ويكفر عنكم من سيئاتكم.

اگر تم لوگ صدقات کو ظاہر کرو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم اس کو چھپاؤ اور فقراء کو دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور تم سے تمہارے گناہ مٹا دے گا۔

سات آدمیوں پر بروز قیامت اللہ تعالیٰ کا سایہ ہوگا

۳۴۳۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے دونوں کو خبر دی ابوالحسین احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو ابوعثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو مالک کے سامنے پڑھی ان کو حبیب بن عبدالرحمٰن نے ان کو حفص بن عاصم نے ان کو ابوسعید خدری نے یا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات اشخاص ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے عرش کے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں رہ کر ہی پرورش پائی ہے عادل (انصاف پرور حاکم بادشاہ) اور وہ جوان جو اللہ کو یاد کرتا ہے اس حال میں کہ اس کا دل ہر چیز سے خالی ہوتا ہے۔ پھر خوفِ الٰہی سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں اور وہ آدمی جس کو کوئی عورت صاحب حسنؤ جمال صاحب حسب ونسب گناہ کی دعوت دیتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور وہ آدمی جو صدقہ کرتا ہے اور اس کو خوب چھپاتا ہے حتیٰ کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جانتا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے اور وہ آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ لٹکا ہوا ہے جس وقت مسجد سے نکلتا ہے (تو باہر اس کا دل نہیں لگتا) یہاں تک کہ واپس مسجد میں آجاتا ہے اور وہ دو آدمی جو باہم محبت کرتے ہیں اللہ کے لئے اسی پر وہ دونوں جمع ہوتے ہیں اور اسی پر وہ جدا ہوتے ہیں۔ اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن عمر نے خبیب سے اس نے حفص سے اس نے ابوہریرہ سے بغیر شک کے اور وہ بخاری ومسلم میں موجود ہے۔ شیخ حلیمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ جب واجب نہ ہو تو سامنے دینے میں دکھاوا اور ریا کاری ہوتی ہے اور اگر کرتے وقت چھپایا جائے تو ریا کاری سے بہت دور ہو جاتا ہے۔

پسندیدہ چیز صدقہ کرنا

۳۴۴۰:...... ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوعلی حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔

لن تنالوا البر حتٰی تنفقفوا مما تحبون

تم ہرگز نیکی کے بلند مقام کو نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ تم خرچ کرو اپنی پسندیدہ چیز

منذاالذی يقرض الله قرضاً حسناً

وہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اچھا قرض۔

(۳۴۳۹)...... أخرجه المصنف من طريق مالك (ص ۹۵۲)

(۳۴۴۰)...... أخرجه المصنف في السنن (۲۸۰/۶)

ابوطلحہ نے کہا یارسول اللہ میرا باغ جو فلاں فلاں جگہ ہے وہ صدقہ ہے اگر میں اس کو چھپا سکتا تو میں اس بات کو ظاہر نہ کرتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے اپنے قرابت داروں میں صدقہ کردو یا تقسیم کردو۔

سخت سے سخت ترین مخلوق

۳۴۴۱:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو عوام بن خوشب نے ان کو سلیمان بن ابوسلیمان نے ان کو انس بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تھا تو وہ ہلنے لگی تھی تو پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ بنا کر اس کے اوپر ڈال دیئے پھر وہ قرار پکڑ گئی فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی کو دیکھ کر حیرت ظاہر کی اور سوال کیا کہ اے رب کیا تیری مخلوقات میں پہاڑوں سے سخت کوئی اور مخلوق بھی ہے؟ فرمایا کہ بالکل ہے وہ لوہا ہے (جو کہ پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے) پھر انہوں نے پوچھا اے رب کیا تیری مخلوق میں لوہے سے زیادہ سخت بھی کوئی شے ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بالکل ہے وہ آگ ہے (جو لوہے کو پگھلا دیتی ہے) پھر انہوں نے پوچھا کہ آگ سے زیادہ سخت کوئی اور مخلوق بھی ہے؟ فرمایا بالکل ہے وہ پانی (جو کہ آگ کو بھی بجھا دیتا ہے) پھر انہوں نے پوچھا کہ اے رب کیا تیری مخلوق میں پانی سے بھی کوئی زیادہ سخت مخلوق ہے؟ فرمایا کہ بالکل ہے اور وہ ہے ہوا (جو کہ پانی کو بھی اڑا کر خشک کردیتی ہے) پھر انہوں نے پوچھا اے رب تیری مخلوق میں ہوا سے زیادہ سخت کوئی اور چیز بھی ہے؟ فرمایا کہ بالکل ہے اور وہ ہے صدقہ جو ابن آدم اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اسے چھپاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے نضر بن شمیل نے اس نے عوام بن حوشب سے۔

صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے

۳۴۴۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اس نے ابوجعفر رزاز سے اس نے احمد بن خلیل سے ان کو خبر دی واقدی نے ان کو اسحٰق بن محمد بن ابوحرملہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا چھپا کردیا ہوا صدقہ رب تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور صلہ رحمی کرنا عمر میں اضافہ کرتا ہے اور اچھائی کرنا (نیکی کا کام) بری موت سے بچاتا ہے۔

احسان جتلا کر صدقات کو باطل نہ کیا جائے

۳۴۴۳:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکیر محمد بن مومل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد بیہقی نے ان کو ہارون بن فضل رازی نے ان کو جریر نے ان کو عمرو بن ثابت نے وہ کہتے ہیں کہ جب علی بن حسین کا انتقال ہوگیا تو لوگوں نے ان کی پیٹھ پر ایک نشان پایا تو اس کے بارے میں پوچھا لوگوں نے بتایا کہ یہ اس سے تھا کہ وہ رات کو بیوہ عورتوں کے گھروں تک آٹے کی بوریاں اور سامان کے تھیلے پیٹھ پر لاد کر پہنچاتے تھے۔

(احمد) بیہقی نے کہا کہ نفلی صدقہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ سائل پر احسان نہ رکھے اور اس کو عار اور شرم دلا کر اس کو ایذا بھی نہ دے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یاایھا الذین اٰمنوا الا تبطلوا صدقٰتکم با لمن والاذی.

اے ایمان والو احسان جتلا کر اور ایذا پہنچا کر اپنے صدقات کو باطل نہ کرو۔

(۳۴۴۱)...... أخرجه الترمذی (۳۳۶۹) وقال غریب.

قول معروف و مغفرة خير من صدقة يتبعها اذى

جس صدقہ کے پیچھے ایذا پہنچائی جائے اس سے اچھی بات کہہ کر معافی مانگ لینا زیادہ بہتر ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ کرنا سائل کو خوش کرتا ہے اور دینے والے کے لئے اجر کو لازم کرتا ہے۔ احسان جتلانا اور تکلیف پہنچانا۔ سائل کو برا لگتا ہے اور دینے والے پر گناہ کو لازم کرتا ہے اگر دونوں میں سے ایک بدلے کے طور پر اجر لے جائے تو صدقہ دینے والا خالی رہ جائے گا ایسے جیسے اس نے صدقہ کیا ہی نہیں تھا اور نہ ہی احسان رکھا اور وہ عود کرے گا اپنے اصل معاملے کی طرف۔ (بیہقی) فرماتے ہیں کہ نیکی ہوتی ہے اپنے دس امثال کے ساتھ (یعنی دس گنا ہوتی ہے) جب اس سے مقصود رضاء الٰہی ہو اور جب بیچ میں احسان جتلانا آجاتا ہے تو وہ عطیہ اللہ کی رضا جوئی سے دینے والے کی رضا جوئی کی طرف پھر جاتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو وہ احسان نہ جتلاتا جب صدقہ اس کی رضا کی طرف پھر گیا تو اس سے اجر دہرا ہونے اور کیے جانے کا حکم اٹھ گیا اور عطیہ دینے والے پر جو سرور اور خوشی کا ورود تھا وہ بھی ختم ہو گیا پہلے اس میں خرابی داخل کرنے کی وجہ سے ثانیاً۔ لہٰذا ہر ایک دونوں میں سے عطا کرنا ہو یا احسان رکھنا ایسے کالعدم ہو گئے جیسے دونوں تھے ہی نہیں۔

۳۴۴۴:......ہمیں خبر دی شیخ ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو علی بن فورک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں خرشہ بن حر سے وہ ابوذر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو ان کی طرف نظر کرم کرے گا اور نہ ان سے کلام کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بدقسمت کون ہیں؟ وہ تو ناکام و نامراد ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ ہے منت نہاں (احسان دہرانے والا) اپنے تہبند کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے اور گھسیٹ کر چلنے والا اور اپنے سودے وسامان کو جھوٹی قسم کے ذریعے بیچنے والا۔ اس کو مسلم نے صحیح میں نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وصیت

۳۴۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو ابوعلی حسین بن فضل بجلی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو فرج بن فضالہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے کہتے ہیں ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام اپنی کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اچانک ان کے پاس ابلیس آ گیا اس نے ایک ایسی ٹوپی اوڑھ رکھی تھی جس پر مختلف رنگ بدل رہے تھے جب ان کے قریب آیا تو اس نے وہ ٹوپی خود ہی اتار لی اور پھر وہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف مخاطب ہو کر ان پر سلام کیا موسیٰ علیہ السلام نے (جواب سلام دینے کے بجائے) اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں ابلیس ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ابلیس تم ہو تو نہ تجھے مرحبا ہو اور نہ تجھے خوش آمدید ہو کون سی غرض تمہیں یہاں لے آئی ہے کیوں آئے ہو؟ بولا میں آپ کو سلام کرنے آیا ہوں اس مرتبے کی وجہ سے جو آپ کو اللہ کے نزدیک حاصل ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ ٹوپی کیسی ہے؟ بولا میں اسی کے ذریعے اولادِ آدم کے دلوں کو اچک لیتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے یہ بتائیے کہ وہ کون سا گناہ ہے کہ جب ابن آدم اس کو کر لیتا ہے تو تم اس پر مسلط ہو کر غالب آجاتے ہو؟ ابلیس نے بتایا کہ جب ابن آدم عجب اور خود پسندی کا شکار ہو جاتا ہے اس کو اپنا نفس اچھا لگتا ہے اور عمل زیادہ کرنے لگتا ہے اور اپنے گناہ کو بھول جاتا ہے میں اس پر مسلط ہو جاتا ہوں اور میں تجھے تین چیزوں

(۳۴۴۳)......(۱) فی (ب) : قال البيهقي رحمه الله

(۳۴۴۴)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۴۶۷)

(۳۴۴۵)......(۱) فی (ب) منه (۲)......فی (أ) فما تخبرني (۳)......زيادة من (ب)

(۴)...... فی (ب) ولايهم (۵)...... فی (ب) قال البيهقي رحمه الله

کی وصیت کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں؟ کہا تم کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت میں اکیلے نہ رہنا' اس لئے کہ جب کوئی آدم کسی غیر محرم عورت کے ساتھ اکیلا ہوتا ہے تو میں خود اس کے ساتھ ہو جاتا ہوں' میرے ساتھی نہیں وہاں ہوتے۔ یہاں تک کہ میں اس کو فتنے میں واقع کر دیتا ہوں اور جب کوئی اللہ کے ساتھ کوئی عہد کر لیتا ہے تو وہاں بھی میں خود اس کے ساتھ ہو جاتا ہوں وہاں میرا کوئی اور ساتھی نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اس بندے کے اور اس کے پورا کرنے کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں اور جو آدمی صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو میں بھیج دیتا ہوں پس قسم اللہ کی جو بھی صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہو لیتا ہوں وہاں میرے ساتھی نہیں ہوتے حتیٰ کہ میں اس بندے اور اس کے ارادے کی تکمیل میں حائل ہو جاتا ہوں۔ اس کے بعد ابلیس واپس لوٹ گیا اور وہ یہ کہہ رہا تھا اے میری ہلاکت اے میری وصیت اے میری بربادی' موسیٰ نے تو وہ بات جان لی ہے جو ابن آدم کو محفوظ کر لے گی۔ (شیخ احمد بیہقی نے فرمایا) کہ جب وہ صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اصل مال کو بچا لے اور منفعت کا صدقہ کر دے۔

منافع اور پیداوار صدقہ کرنے کی فضیلت

۳۴۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن بالویہ مزکی نے ان کو ابوبکر احمد بن یوسف بن خلاد عطار نے بغداد میں ان کو حارث بن محمد بن اسامہ تمیمی نے ان کو اشہل نے ان کو ابن عون نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کو خیبر میں زمین ملی تھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اس کے بارے میں ان سے مشورہ طلب کیا اور بولے یا رسول اللہ مجھے خیبر کی زمین ملی ہے میرے پاس اس سے زیادہ نفیس مال کچھ نہیں آیا آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو اس کی اصل محفوظ رکھو (درخت بھی اور زمین بھی) اور اس کی پیداوار کو صدقہ کر دو۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے اس کی پیداوار صدقہ کر دی اور فرمایا کہ جو اصل زمین ہو (یا درخت کھجور کے) وہ نہ بیچے جائیں اور نہ ہی ہبہ کیے جائیں اور نہ ہی بطور میراث دیئے جائیں (آپ نے پیداوار) صدقہ کر دی فقراء پر قرابت داروں پر (قیدی اور غلاموں کی) گردنیں چھڑانے پر اور اللہ کی راہ میں اور مہمان پر اور فرمایا کہ اس پر بھی کوئی حرج نہیں ہے جو اس کو سنبھالے گا اور اس کا متولی بنے گا کہ وہ اس میں سے کھائے معروف طریقے سے یا اپنے کسی دوست کو بھی کھلائے۔ نہ متمول بنے اس سے (یعنی اس میں سے مال بٹور کر مالدار بننے کی کوشش نہ کرے۔ نافع کہتے ہیں کہ محمد نے کہا کہ اس میں مال بنانے والا نہ ہو اور مجھے اس نے خبر دی ہے جس نے اس کو کتاب میں پڑھا اس میں یوں تھا غیر **متاثل مالا** کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث ابن عون سے اور اس کو روایت کیا ہے عبداللہ عمری سے انہیں نافع سے اس نے ابن عمر سے اور اس میں اضافہ ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے یوں کہا تھا کہ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اس جائیداد کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کروں لہٰذا حضور نے حکم دیا کہ **حبس الاصل وسبل الثمرة** اصل کو بند رکھ محفوظ رکھ اور پھلوں کو تقسیم کر یعنی درخت نہ دے۔

مرنے کے بعد بھی عمل کا جاری رہنا

۳۴۴۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی

(۳۴۴۶)......(۱) فی (أ) وذی

أخرجه مسلم (۱۲۵۵/۳)

(۳۴۴۷)......أخرجه مسلم (۱۲۵۵/۳)

انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل بھی رک جاتا ہے مگر تین (شخصوں کا عمل نہیں رکتا بلکہ جاری رہتا ہے) صدقہ جاریہ سے یا اس علم سے جس کے ساتھ (اس کے مرنے کے بعد بھی) نفع اٹھایا جاتا ہے یا نیک صالح اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن ایوب وغیرہ سے اس نے اسماعیل سے۔

۳۴۴۸:......ہمیں خبر دی امام ابوعثمان اور ابوبکر اسفرائنی نے دونوں نے کہا کہ ان کو محمد بن فضل بن محمد بن اسحٰق بن حزیمہ نے ان کو ان کے دادا نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو محمد بن وہب بن عطیہ نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو مرزوق بن ابوہذیل نے ان کو زہری نے ان کو ابوعبداللہ اعز نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک جو چیز مؤمن کو اس کے عمل اور اس کی نیکیوں میں سے اس کی موت کے بعد ملتی اور پہنچتی رہتی ہے وہ اس کا علم ہے جو اس نے دوسروں کو دیا تھا اور اس کو پھیلایا تھا یا نیک بیٹا جس کو اس نے چھوڑا تھا یا کوئی مسجد جو اس نے بنوائی تھی یا مسافروں کے لئے کوئی گھر اور مسافر خانہ بنوایا تھا یا کوئی قبر کھدوائی تھی اس نے یا کوئی صدقہ کیا تھا اپنے مال میں سے اپنی صحت میں اور اپنی حیات میں وہ اس کو اس کے مرنے کے بعد بھی ملے گا۔

۳۴۴۹:......ہمیں خبر دی عبدالعزیز بن محمد بن شیبان نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو حسین بن سلام سواق نے ان کو ابونعیم نخعی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ہانی نے ان کو محمد بن عبیداللہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات اعمال ایسے ہیں جن کا اجر بندے کے لئے چلتا رہتا ہے حالانکہ وہ اپنی موت کے بعد اپنی قبر میں پڑا ہوتا ہے۔جس شخص نے علم (سیکھا) اور سکھایا یا اس نے نہر کھدوائی یا کنواں کھدوایا یا کھجور لگائی یا مسجد بنوائی یا قرآن مجید کسی کو دیا یا نیک بیٹا چھوڑا وہ اس کے لئے استغفار کرے اس کی موت کے بعد۔محمد بن عبیداللہ غزرمی ضعیف ہے علاوہ ازیں کچھ روایات اس سے پہلے گزری ہیں جو اس کے بعض کی شاہد ہیں اور وہ دونوں صحیح حدیث کے خلاف نہیں ہیں اور تحقیق اس نے کہا ہے اس میں کہ مگر صدقہ جاریہ سے اور یہ جمع کرتی ہے اس کو جس کو وہ لے آئے ہیں زیادت میں سے اور کہا ہے احمد نے نفلی صدقے کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اسی مال سے صدقہ کرے جو اس کو محبوب ہے اور اس کے نزدیک زیادہ نفیس اور عمدہ مال ہے۔

۳۴۵۰:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ابوالحسن سعد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔اس نے ابن اسحٰق عبداللہ بن ابوطلحہ سے کہ اس نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ مدینے کے انصار میں مال دار آدمی تھا اس کے کھجوروں کے باغ تھے اور اس کا سب سے زیادہ پسندیدہ مال بیرحاء تھا اور وہ مسجد کے بالکل سامنے تھا حضور اس میں داخل ہوتے تھے اور اس میں جو صاف ستھرا پانی تھا اس میں سے پیتے تھے۔حضرت انس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ آیات نازل فرمائیں۔

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون

تم اس وقت تک نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ تم اپنی پسندیدہ چیز نہ خرچ کردو۔

تو ابوطلحہ رسول اللہ کے پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون

۳۴۴۸)......أخرجه المصنف من طريق ابن خزيمة (۲۴۹۰)

قال ابن خزيمة : كراه يعني حفره

۳۴۴۹)......أخرجه البزار (۱۴۹ . كشف الأستار) من طريق عبدالرحمن بن هانيء. به وقال الهيثمي في المجمع (۱/۱۶۷)

اور بے شک میرا سب سے پیارا مال میرے نزدیک بیرحاء ہے۔ بے شک وہ صدقہ ہے اللہ کی راہ میں۔ میں امید کرتا ہوں اس کی نیکی کا اور آخرت کے لئے اس کے ذخیرہ بننے کا اللہ کے ہاں آپ کو اس کو جہاں چاہیں استعمال کریں یارسول اللہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو ٹھہرو۔ یہ مال بہت منافع والا ہے۔ رابح فرمایا تھا یا رائح فرمایا تھا۔ قعنبی کو شک ہے میں نے سن لیا ہے تم نے جو کچھ کہا ہے اور بے شک میں یہ رائے دیتا ہوں کہ تم اس کو اپنے قرابت داروں میں تقسیم کردو۔ ابوطلحہ نے کہا کہ ٹھیک ہے یارسول اللہ میں ایسا کر دیتا ہوں لہذا ابوطلحہ نے اس کو اپنے اقارب میں اپنے چچا کی اولاد میں اس کو تقسیم کر دیا۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث مالک سے۔

جنت کے کھجور کے باغات

۳۴۵۱:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر محمد بن یوسف فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے اور صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے ان کو ابونصر عبدالملک بن عبدالعزیز تمار نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ فلاں آدمی کے کھجور کے درخت اور میں باغ لگانا چاہتا ہوں انکے ساتھ آپ اس سے کہہ دیں کہ وہ مجھے دے تاکہ میں انکے ساتھ باغ لگاسکوں نبی کریم نے اسکو فرمایا کہ تم چاہو تو اس کو جنت میں کھجوروں کے بدلے میں دے دو۔ اس نے دینے سے انکار کر دیا پھر ابودحداح اس کے پاس آ گیا اس نے اس سے کہا کہ اپنے کھجور مجھے بیچ دو میرے باغ کے پاس میں ان کو اس میں لگاؤں گا۔ اس نے بیچ دیئے کہتے کہ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا یارسول اللہ بے شک میں نے کھجور باغ سمیت فروخت کر دیئے ہیں وہ جنت کے درخت میرے لئے کر دیجئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے ہی کھجور کے پھل سے لدے ہوئے خوشے ہیں جنت میں ابودحداح کے لئے۔ بار بار آپ فرماتے رہے پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا اور بولا اے ام دحداح باغ سے باہر آ جاؤ میں نے اس کو جنت کی کھجوروں کے بدلے میں بیچ دیا ہے وہ کہنے لگی۔ تم نے تو بہت نفع کما لیا یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا۔

۳۴۵۲:.....ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ابوعبداللہ حسین بن عمر بن برہان الغزال نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے اور ابومحمد سکری نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو خلف بن خلیفہ نے ان کو حمید اعرج نے ان کو عبداللہ بن حارث نے ان کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً۔ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے۔ تو ابودحداح انصاری نے کہا یارسول اللہ اللہ تعالیٰ ہم سے قرض چاہتا ہے حضور نے فرمایا جی ہاں ابودحداح وہ بولے اپنا ہاتھ مجھے دکھایئے یارسول اللہ کہتے ہیں کہ اس نے حضور کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا کہ میں نے اپنا باغ اپنے رب کو قرض دیا ہے۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ اس کے باغ میں کھجوروں کے چھ سو درخت تھے اور ام دحداح اور اس کے عیال اسی میں رہتے تھے کہتے ہیں کہ ابودحداح آئے اور اس کو آواز لگائی تو بولی میں حاضر ہوں باغ سے نکل آؤ میں نے اپنے رب کو یہ باغ قرضے کے طور پر دیا ہے۔

(۳۴۵۰)......أخرجه المصنف من طريق مالك (ص ۹۹۵)

وأخرجه البخاري ومسلم في الزكاة

(۳۴۵۱)......أخرجه ابن حبان (۲۲۷۱. موارد) من طريق أبي نصر التمار. به.

(۳۴۵۲)......أخرجه البزار (۹۴۳. كشف الأستار) من طريق خلف بن خليفة. به

وقال البزار:

لانعلمه عن عبدالله إلا بهذا الإسناد تفرد به خلف عن حميد

وقال الهيثمي (۱۱۳/۳) فيه حميدبن عطاء الأعرج وهو ضعيف

نفلی صدقہ کی شرط

۳۴۵۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد نے ان کو ابن ابو اویس نے ان کو مالک نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے کہ وہ اپنے بیٹوں سے کہتے تھے تم میں سے کوئی بھی اللہ واسطے کوئی ایسی چیز ہدیہ نہ کرے جسکے بارے میں ہدیہ کرتے ہوئے شرم آئے کہ اپنے رب کریم کو کیا دیا بے شک اللہ تعالیٰ تو صرف کریم (سخی اور مہربان) ہی نہیں بلکہ وہ تو سب سے بڑے کریم ہیں اور اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کے لئے اچھی چیز دی جائے امام احمد بیہقی فرماتے ہیں۔ نفلی صدقہ کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ کم کرنے والا ہو یعنی کم چیز صدقہ کرے اور اپنی ضرورت سے زائد چیز کے ساتھ سخاوت کرے۔

۳۴۵۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابوجعفر دینوری اور احمد بن ہیثم بن خالد نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے احمد بن یونس نے ان کو لیث نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو یحییٰ بن جعدہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہتے ہیں کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ حفص نے فرمایا تنگدستی میں بڑی کوشش سے دیا جانے والا اور ابتداء خرچ کی ان سے کیجئے جو آپ کا عیال ہیں۔

مال کا دسواں حصہ صدقہ

۳۴۵۵:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو داؤد حضری نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو حارث نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ تین آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور ایک نے کہا میرے پاس ایک سو اوقیہ چاندی ہے۔ میں نے اس میں سے دس اوقیے صدقہ کیا ہے اور دوسرا بولا میرے پاس ایک سو دینار نقدی ہے میں نے اس میں سے دس دینار صدقہ کیے ہیں اور تیسرا بولا کہ میرے پاس دس دینار ہیں میں نے ان میں سے ایک دینار صدقہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک برابر ہے اجر میں ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کیا ہے۔

۳۴۵۶:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابن ابوالعوام نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابوالاشہب نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عثمان بن عفان سے کہا۔ اے مالدارو تم لوگ پوری خیر لے گئے ہو۔ صدقہ تم لوگ کرتے ہو۔ غلام تم لوگ آزاد کرتے ہو حج تم لوگ کرتے ہو (ہر جگہ) خرچ ہی خرچ کرتے ہو۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ تم لوگ ہم لوگوں پر رشک کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہم لوگ واقعی تم لوگوں پر رشک کرتے ہیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا اللہ کی قسم وہ ایک درہم جس کو ایک آدمی بڑی محنت مشقت کے ساتھ بچا کر خرچ کرتا ہے وہ ان دس ہزار سے زیادہ بہتر ہے جو مال کی ریل پیل سے خرچ کرتا ہے۔ (امام احمد بیہقی فرماتے ہیں) نفلی صدقے کی شرائط میں سے ہے کہ انسان اپنے ہاتھ کی کمائی میں سے خرچ کرے جو کچھ صدقہ کرے اور سائل کے ہاتھ میں رکھے اس کو حقیر اور کم تر نہ سمجھے۔

(۳۴۵۳)......(۱) فی (ب) لکرمه (۲)...... فی (ب) البیهقی رضی الله عنه

(۳۴۵۴)......(۱) فی (أ) أبوحفص (۲)......فی (ب) مجالد

أخرجه المصنف فی السنن (۴/۱۸۰)

(۳۴۵۵)......أخرجه أحمد (۱/۹۶) عن وکیع عن سفیان. به.

(۳۴۵۶)......(۱) فی (ب) قال البیهقی رحمه الله

ہاتھ سے کام کر کے صدقہ کی فضیلت پانا

۳۴۵۷:......اور ہم نے حدیث میں روایت کیا ہے ابوموسیٰ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہر مسلم کے ذمے صدقہ ہے لوگوں نے پوچھا کہ اگر ہر مسلم صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ پائے تو فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اپنے نفس کو فائدہ دے اور صدقہ کرے۔

۳۴۵۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے اعمش سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ ہم لوگ اٹھا کر لاتے تھے کوئی آدمی نصف صاع کا صدقہ کرتا تھا (دوسیر یا دو کلو) لہٰذا یوں کہا جاتا ہے بے شک غنی ہے اس صدقے سے (یعنی اللہ کو اس تھوڑے سے صدقہ کی کیا ضرورت ہے؟) اور کوئی آدمی بہت سارا صدقہ کرتا تو کہا جاتا کہ یہ ریاکار ہے دکھاوا کر رہا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

الذین یلمزون المطوعین من المؤمنین فی الصدقات . والذین لایجدون الا جھدھم فیسخرون منھم سخر اللّٰہ منھم ولھم عذاب الیم

(منافق لوگ) جو طعن کرتے ہیں خوشی سے صدقہ کرنے والے مسلمانوں کے صدقات میں اور جو مسلمان کچھ نہیں پاتے سوائے اپنی محنت کے (تو وہ منافق) ان کا مذاق اڑاتے ہیں ان سے تمسخر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے تمسخر کرے گا اور ان کے لئے عذاب ہے دردناک۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحٰق بن منصور سے اس نے ابوداؤد سے اور اس کو روایت کیا ہے بخاری نے دوسرے طریق سے شعبہ سے اور اس کو روایت کیا ہے غندر نے شعبہ سے اور حدیث میں یوں کہا ہے کہ جب ہم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم ملا تو ہم لوگ اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور صدقہ کرتے تھے پھر صدقہ کیا ابوعقیل نے نصف صاع کو اور ایک انسان اس سے زیادہ لے کر آیا۔

۳۴۵۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو سعید بن ربیع نے اور ہمیں خبر دی ابوصالح بن ابوطاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن بشار عبدی نے ان کو سعید بن ربیع نے ان کو شعبہ نے ان کو سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اپنی پیٹھوں پر لاد کر لاتے تھے ایک آدمی کچھ لے آتا اور اس کو صدقہ کرتا چنانچہ ایک آدمی آدھا صاع لے کر آیا اور صدقہ کیا ایک آدمی بہت سارا سامان لایا۔ لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ غنی ہے اس کے صدقے سے اور اس کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ دکھاوا کرنے والا ہے لہٰذا یہ آیت نازل ہوئی۔ والذین لایجدون الاجھدھم. الایۃ۔ اور جو (مسلمان) کچھ نہیں پاتے اپنی محنت کی کمائی کے سوا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا محمد بن بشار سے۔

نیکی میں کوئی شئی حقیر نہیں

۳۴۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو عثمان بن حکم نے ان کو عامر

(۳۴۵۷)......(۱) فی (ب) فلیعمل

(۳۴۵۸)......أخرجہ البخاری (۲۸۲/۳. فتح)

(۱)......فی (ب) وأخرجہ (۲)......فی (أ) : وأبی خالد عھن شعبۃ

(۳۴۶۰)......(۱) فی (أ) : ح

أخرجہ مسلم (۲۰۲۶/۴)

خزاز نے ان کو ابو عمران جونی نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی میں سے کسی شے کو حقیر نہ سمجھو اگر چہ تم اپنے بھائی سے ملو دمکتے ومسکراتے چہرے کے ساتھ۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو غسان سے اس نے عثمان بن عمر سے۔

۳۴۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور مجھے خبر دی ہے احمد بن سہل بن حمدویہ فقیہ نے بخارا میں ان کو صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے ان کو سعید بن سلمان نے دونوں کولیث بن سعد نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو عبدالرحمٰن بن نجید اخی بنو حارثہ نے کہ ان کی دادی نے ان کو حدیث بیان کی تھی اور وہ ام نجید ہیں اور وہ ان میں سے تھی جنہوں نے رسول اللہ سے بیعت کی تھی وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ اللہ کی قسم مسکین ہمارے دروازے پر ہوتا ہے اور میرے پاس اس کو دینے کے لئے کوئی بھی چیز نہیں ہوتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اگر تم اس کو دینے کے لئے کچھ نہ پاؤ سوائے بکری کے جلے ہوئے پائے کے تو اس کے ہاتھ میں وہ بھی رکھ دو۔ یہ الفاظ ابوعبداللہ کی حدیث کے ہیں اور روذباری کی ایک روایت میں ہے عبدالرحمٰن بن نجید سے اس نے اپنی دادی ام نجید سے۔

۳۴۶۲:......ہمیں خبر دی ابواحمد مہرجانی نے ان کو ابوبکر بن جعفر نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو عمرو بن معاذ اشھلی نے ان کو ان کی دادی نے اس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اے مؤمن عورتیں تم میں سے کوئی ایک بھی معمولی نہ سمجھے (اس بات کو کہ) وہ اپنی پڑوسن کو ہدیہ دے اگر چہ بکری کا جلا ہوا پایا بھی ہو (یعنی بکری کی نلی ہی کیوں نہ ہو)۔

بری موت سے حفاظت

۳۴۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یوسف بن محمد صفار نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو محمد بن عثمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو حارثہ بن نعمان نے ان کی بینائی چلی گئی تھی لہذا اس نے اپنے مصلے سے لے کر اپنے کمرے کے دروازے تک اس نے ایک دھاگا باندھ دیا تھا اور وہاں ایک تھیلا رکھ دیا تھا اس میں کھجوریں تھیں اور چیزیں بھی جو کوئی مسکین ان کو سلام کرتا تو وہ تنے ہوئے دھاگے کو پکڑ کر کمرے کے دروازے تک پہنچتے اور اپنے ہاتھ سے وہ چیز مسکین کو پکڑواتے ان کے گھر والے جب ان سے کہتے کہ ہم یہ کام کرنے کے لئے کافی ہیں تو وہ یہ کہتے کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے کہ مسکین کے ہاتھ میں پکڑوانا بری موت سے حفاظت کرتا ہے۔

ایک رائی کے برابر بھی صدقہ حقیر نہیں

۳۴۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انکو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے انکو ابوعبید نے انکو ابوالمنذر نے ان کو شعبہ نے ان کو خلید بن جعفر نے ان کو ام سلمہ نے یہ کہ مساکین ان سے سوال کرتے تھے اور وہ خادمہ سے کہتی تھیں آپ ان کو ایک ایک کھجور دے

(۳۴۶۱)......أخرجه أبو داود (۱۶۶۷)

(۱)...... فی الأصل و کانت زعمت

(۳۴۶۲)......أخرجه المصنف من طریق مالک (ص ۹۹۶)

(۳۴۶۳)......أخرجه الطبرانی فی الکبیر (۲۲۹/۳. رقم ۳۲۲۸)

قال الهیثمی (۱۱۲/۳) فیه من لم أعرفه

دیجئے۔ ابو عبید نے کہا ہے کہ ام المؤمنین کا یہ کہنا کہ ایدیهم کا مطلب ہے فرقی فیهم کہ آپ ان میں یا بانٹ دیجئے اور یہ اس محاورے سے لیا گیا ہے بددت شئاً تبدیداً۔ میں نے فلاں شے بانٹ دی ہے اور تقسیم کر دی ہے۔

۳۴۶۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستو یہ نے ان کو یعقوب بن سفیان فارسی نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس فارسی نے ان کو ان کے والد نے انکو یحییٰ بن سعید نے اور عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کو عمرہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ کے دروازے پر کوئی سائل آیا۔ انہوں نے اپنی خادمہ سے کہا۔ اس کو کچھ کھانے کے لئے دے دو وہ گئی پھر واپس آئی اور سیدہ سے عرض کرنے لگی کہ مجھے تو کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو میں اس کو کھانے کے لئے دے دوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ دوبارہ جاؤ، تلاش کرو۔ وہ گئی اور اس کو کھجور کا ایک دانہ مل گیا سیدہ نے فرمایا کہ یہی اس کو دے دو بے شک اس میں بہت سے ذروں کی مقداریں ہیں اگر یہ قبول ہو جائے (یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں تو ہر مثقال ذرۃ۔ ایک ذرے کے برابر بھی ضائع نہیں ہوگا یہ تو بہت سارے ذروں کے برابر ہے)

۳۴۶۶:...... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے انکو ابوالحسن طرائفی نے انکو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے اس میں سے جو اس نے پڑھا مالک کے سامنے۔ ان کو خبر پہنچی تھی کہ ایک مسکین نے سیدہ عائشہ زوجۃ الرسول سے کھانا مانگا اور اس کے سامنے انگور پڑے تھے اس نے کسی سے کہا کہ اس میں سے ایک دانہ اٹھاؤ اور اس کو دے کر آؤ۔ وہ اس کی طرف دیکھنے لگا تو بولیں۔ کیا تم حیران ہو رہے ہو اس ایک دانے میں تم کتنے مثقال ذرۃ دیکھتے ہو یعنی کم سے کم صدقہ کو بھی حقیر نہ سمجھو۔

۳۴۶۷:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن ابو بکیر نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو دارمی نے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے پاس ایک سائل آیا۔ ان کے سامنے انگوروں کا ایک تھال بھرا ہوا تھا انہوں نے اس میں سے ایک دانہ اٹھا کر سائل کو پکڑایا تو اس نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ حضرت ابن عوف سے کہا گیا کہ یہ ایک دانہ وہ کیا کرے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو ایک ذرے کی مقدار اور ایک رائی بھی قبول کرتا ہے۔ اس میں تو کئی ذروں کے برابر ہے۔ امام احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ نفلی صدقہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ صدقہ کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ وہ جوڑا جوڑا چیز کا صدقہ کرے۔

جنت کے دروازے

۳۴۶۸:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحٰق بن ابراہیم بن عباد نے ان کو عبدالرزاق نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابو صالح بن ابو طاہر عنبری نے ان کو ان کے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے ان کو احمد بن سلمہ نے انکو اسحٰق بن ابراہیم حنظلی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے مال میں سے دو جوڑے خرچ کرے اللہ کی راہ میں اس کو جنت کے سارے دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی دروازے ہیں جو شخص اہل نماز میں سے ہوگا وہ نماز والے دروازے سے اور جو اہل صیام سے ہوگا وہ باب ریان سے اور اہل صدقہ میں سے ہوگا وہ باب صدقہ میں سے اور جو شخص اہل جہاد میں سے ہوگا وہ باب جہاد سے بلایا جائے گا۔

ابوبکر صدیق نے فرمایا یا رسول اللہ کسی پر کوئی مجبوری نہیں کہ کون کس دروازے سے بلایا جائے کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں سے

(۳۴۶۶)...... أخرجه المصنف من طريق مالك (ص ۹۹۷)

(۳۴۶۸)...... (۱) في (ب) : وثنا

أخرجه مسلم (۲/۷۱۲)

بلایا جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ جی ہاں ہوگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ ہوں گے اور دیگری کی روایت میں ہے کہ ابوبکر نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ کسی کے کوئی پرواہ نہیں کہ کون کہاں سے بلایا جائے گا کیا کوئی ان دروازوں سے بھی بلایا جائے گا؟ حضور نے فرمایا کہ بالکل اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ تم ہوں گے اور باقی سب برابر ہیں۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبد بن حمید سے انہوں نے ابن عبدالرزاق سے۔ (امام احمد بیہقی فرماتے ہیں) کہ نفلی صدقہ کی شرائط میں سے ہے کہ وہ صدقہ اپنی قوت اور صحت کی حالت میں کرے یہ افضل ہے اس سے کہ وہ صدقہ کرے اپنی بیماری میں یا پھر موت کے بعد کیا جائے۔

۳۴۶۹:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حسین بن عمر بن برہان غزال نے آخرین میں بغداد میں اور ان سب نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو عمارہ بن قعقاع نے اس نے ابوزرعہ سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا تھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ انہوں نے کہا کہ دو ہیں یہ کہ آپ صدقہ کریں حالانکہ تندرست ہوں۔ حریص ہو بقاء کی امید رکھتے ہوں اور فقر سے ڈرتے ہوں اور نہ مہلت دے یعنی نہ سستی کر اس وقت تک کہ جب روح حلقوم تک پہنچ جائے پھر تم یوں کہو کہ فلاں کو اتنی دے دو اور فلاں کو اتنی دے دو۔ خبردار وہ تو ہے بھی فلاں کے لئے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا زہیر بن حرب سے اس نے جریر سے۔

۳۴۷۰:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ نے انکو حسن بن سفیان نے ان کو ابو کامل مجدری نے ..... اور ہمیں خبر دی ہے زید بن ابو ہاشم علوی نے کوفے میں ان کو ابو جعفر دحیم نے ان کو محمد بن حسین بن موسیٰ قرار نے ان کو مسدد نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبدالواحد بن زیاد نے انکو عمارہ بن قعقاع نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور مسدد کی روایت میں یوں ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر اسی مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے اشان کا لفظ نہیں کہا اور یہ بھی نہیں کہا الا وقال مسدد حریص۔ بدلے صحیح کے۔ اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے صحیح میں ابو کامل سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے موسیٰ سے اس نے عبدالواحد سے۔

۳۴۷۱:..... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے انکو سلیمان بن بلال نے انکو کثیر بن زید نے مطلب سے کہ بیشک کہا گیا یا رسول اللہ اس سے کیا مراد ہے۔ و اتی المال علی حبہ۔ کہ مال دیا اس کی محبت کے باوجود کہ ہر شخص ہم میں سے مال سے محبت رکھتا ہے تو رسول اللہ نے فرمایا۔ مال آپ جب بھی دیں مگر تیرا نفس تجھ سے باتیں کرتا ہے لمبی عمر کی اور خرچ کرنے کی صورت میں فقیر ہو جانے کی۔

۳۴۷۲:..... اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو شعبہ نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحییٰ نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شعبہ نے ان کو زبیر نے انکو مرہ نے ان کو عبداللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ واتی المال علی حبہ۔ کہ اس نے مال کی محبت کے باوجود مال دیا۔ فرمایا اس کا مطلب ہے کہ تم صدقہ کرو حالانکہ تم تندرست ہو اور حریص ہو۔ غنی ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور تم فقر سے ڈرتے ہو۔ وہب کی ایک روایت میں یوں ہے کہ تم مال دو حالانکہ تم حریص ہو صحیح ہو جینے کی امید رکھتے ہو اور فقر سے ڈرتے

(۳۴۶۹)..... أخرجه مسلم (۲/۷۱۶)

(۳۴۷۰)..... (۱) سقط من (ب)

أخرجه مسلم (۲/۷۱۶)

(۳۴۷۲)..... (۱) في (أ) : قال (۲)..... في (أ) : صحيح (۳)..... في (أ) : سلامة

ہو اور اس کو روایت کیا ہے مسلم نے سلیمان مدائنی سے اس نے محمد بن طلحہ سے اس نے زبیر سے پھر اس نے اس کو مرفوع کیا ہے حالانکہ وہ ضعیف الحدیث ہے۔

۳۴۷۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو احمد بن فضل صائغ عسقلانی نے ان کو آدم بن ابوایاس نے انکو جریر بن عثمان نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو جعفر بن محمد فریابی نے ان کو صفوان بن صالح دمشقی نے ان کو ولید بن مسلم نے انکو جریر بن عثمان نے انکو عبدالرحمٰن بن میسرہ نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو بشر بن حجاش نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ آیت:

فمال الذین کفروا قبلک مهطعین عن الیمین وعن الشمال عزین. ایطمع کل امرء ان یدخل جنة نعیم. کلا انا خلقنهم مما یعلمون

پس کیا ہو گیا ہے کافروں کو کہ ایک آپ کی طرف دوڑے آرہے ہیں دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے ٹولیاں بنا بنا کر۔
کیا طمع رکھتا ہے ہر ایک آدمی ان میں سے کہ وہ داخل کیا جائے گا جنت کے باغ میں؟ ہرگز نہیں۔
بے شک ہم نے ان کو پیدا کیا اس چیز سے جس کو وہ بھی جانتے ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم تھوکا اور راوی کہتے ہیں کہ ابن عبدان کی روایت میں ہے کہ وہ کہتے کہ رسول اللہ نے فرمایا اور انہوں نے اپنی ہتھیلی پر تھوکا اور اس پر اپنی انگلی رکھ لی اور فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم تو مجھے کہاں سے عاجز کرے گا حالانکہ میں نے ہی تجھے پیدا کیا تھا اس (تھوک) کی مثل سے حتیٰ کہ جب میں نے تجھے برابر کر دیا اور تجھے درست کر دیا تو دو ٹھنڈی چیزوں کے درمیان تو چلتا ہے اور زمین میں تجھے گاڑا جانا ہے پھر بھی تو جمع کرتا ہے مال اور منع کرتا ہے تو دینے سے حتیٰ کہ جب جان پہنچ جاتی ہے ہنسلی تک تو کہتا ہے میں صدقہ کرتا ہوں اور کہاں ہوتا ہے اب وقت صدقہ کرنے کا۔ یہ الفاظ حدیث آدم کے ہیں اور ابن عبدان نے آیت کی تلاوت کا ذکر نہیں کیا اور بشر بن حجاشی میری کتاب میں شین کے ساتھ تھا اور لوگوں نے اس میں اختلاف کیا۔ کچھ نے کہا کہ اسی طرح ہے اور کچھ نے کہا کہ بسرسین کے ساتھ ہے نقطوں کے بغیر۔

شیطان کا منہ توڑنا

۳۴۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے اور ابو محمد بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعدان بن نصر نے انکو ابو معاویہ نے ان کو اعمش نے انکو ابن بریدہ نے انکو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں نکالتا کوئی آدمی کسی شے کو صدقہ کے طور پر مگر وہ توڑ دیتا ہے منہ ستر شیطان کا (ابو بشران کی روایت میں نہیں ہے)۔

۳۴۷۵:...... ہمیں خبر دی ابو محمد سکری نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو خبر دی ثوری نے ان کو عمار دہنی نے ان کو راشد حارث نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ نہیں نکلتا کوئی صدقہ حتیٰ کہ ٹوٹ جاتا ہے اس سے منہ ستر شیطان کا ان میں سے ہر ایک منع کرتا ہے صدقہ کرنے سے اسی طرح مروی ہے موقوف۔

(۳۴۷۳)...... (۱) فی (ب) بعسقلان

(۲)...... فی (أ): أحمد بن علی بن عبدان

أخرجه ابن ماجه (۲۷۰۷) وأحمد (۲۱۰/۴) والطبرانی فی الکبیر (۳۲/۲ رقم ۱۱۹۳ و ۱۱۹۴)

(۳۴۷۴)...... أخرجه الأصبهانی فی الترغیب (۱۶۲۴) من طریق سعدان. به.

فصل...... پاک کمائی میں سے صدقہ کرنا

۳۴۷۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو احمد بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو احمد بن ازہر نے ان کو وہب بن جریر نے انکوان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمر سے وہ حدیث بیان کرتے تھے حبیب بن عبدالرحمٰن سے وہ حفص بن عاصم سے وہ ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی آدمی صدقہ کرتا ہے پاکیزہ کمائی میں سے حالانکہ اللہ تعالیٰ بھی پاک چیز کے سوا قبول نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لیتے ہیں پھر وہ اس کو تمہارے لئے ایسے پالتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے اونٹ کے بچے کو پالتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک پھل یا ایک لقمہ البتہ بڑا ہو جاتا ہے احد پہاڑ سے بھی۔ اس کو روایت کیا ہے سعید بن یسار نے ابوہریرہ سے اور وہ اسی طریق سے منقول ہے بخاری ومسلم میں۔

۳۴۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو احمد بن عبدالملک نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے ان کو دراج نے ان کو ابن حجیرہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو تو تم نے وہ حق پورا کر دیا جو اس میں آپ کے اوپر تھا اور جس نے مال حرام جمع کیا پھر اس سے صدقہ کیا اس میں کوئی اجر نہیں ہوگا اور اس کا بوجھ اسی پر ہوگا (یعنی اس کا وبال اسی پر ہوگا)۔

فصل......ایثار کے بارے میں حکم

۳۴۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعمر وادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے انکو خبر دی عبداللہ بن صالح نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے انکو اسامہ نے ان کو فضیل بن غزوان نے ان کو ابوحازم اشجعی نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ مجھے سخت مشقت پہنچی ہے (یعنی سخت بھوک لگی ہے) حضور نے اپنی عورتوں کے پاس کچھ لینے کے لئے بندہ بھیجا مگر ان کے پاس بھی کچھ موجود نہیں تھا رسول اللہ نے فرمایا خبردار کوئی ہے جو اس بندے کو آج رات مہمان رکھ لے اللہ اس پر رحم کرے گا۔ انصار میں سے ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور بولا میں رکھوں گا یارسول اللہ۔ چنانچہ وہ اپنے گھر میں گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ کا مہمان ہے۔ کچھ جمع کر کے نہ رکھنا وہ بولی اللہ کی قسم نہیں ہے میرے پاس مگر کھانا بچوں کا۔ اس نے کہا کہ جب عشا ہو جائے تو بچوں کو سلا دینا اور آ کر دیا (چراغ) بجھا دینا اور آج رات ہم بھی اپنے لپیٹ دیں گے یعنی پٹیاں باندھ لیں گے۔ اس خاتون نے ایسے ہی کیا اس کے بعد اس آدمی نے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور نے فرمایا البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ خوش ہو رہے ہیں فلاں مرد اور فلاں عورت سے اللہ تعالیٰ ہنس رہا ہے۔ اتنے میں اللہ نے آیت نازل فرمائی:

ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة

وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگر چہ وہ خود بھوکے ہوتے ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یعقوب بن ابراہیم سے اور بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اس نے اپنے والد سے اور بعض نے حدیث میں کہا ہے۔ اس کے بعد وہ خاتون ایسے کھڑی ہوئی جیسے کہ وہ اپنا چراغ صحیح کر رہی ہے پھر اس کو اس نے بجھا دیا اور دونوں میاں بیوی مہمان کو یوں دکھلانے لگے جیسے دونوں کھا رہے ہیں حالانکہ دونوں نے بھوکے پیٹ رات گزاری تھی۔ بعض نے کہا کہ یہ ابوطلحہ اور ان

(۳۴۷۶)......(۱) فی (أ) العکبری (۲)......سقط من ب

(۳۴۷۷)......أخرجه المصنف فی السنن (۴/۸۴)

(۳۴۷۸)......أخرجه البخاری (۸/۶۳۱ فتح) عن یعقوب عن إبراهيم

کی بیوی تھے۔

اہل ایثار کے لئے قرآن کی بشارت

۳۴۷۹: ...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن مغیرہ سکری نے ہمدان میں ان کو قاسم بن حکم عرنی نے ان کو عبداللہ بن ولید نے ان کو محرب بن دثار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ اصحاب رسول میں سے ایک شخص کو بکری کی سری ہدیہ کے طور پر دی گئی تو اس نے خود لینے کے بجائے یہ کہا کہ میرا فلاں بھائی جو ہے اس کے اہل وعیال مجھ سے اس کے زیادہ ضرورت مند ہیں کہتے کہ وہ سری ان کے پاس بھیجی گئی مگر انہوں نے بھی اپنے آپ سے اور زیادہ ضرورت مند کی طرف بھیج دی انہوں نے اور آگے الغرض اسی طرح وہ سری سات گھر سے ہوتی ہوئی واپس پہلے کے پاس پہنچ گئی۔ چنانچہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

ویوثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة الخ

وہ لوگ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں مگر وہ خود بھوکے ہوتے ہیں۔

۳۴۸۰: ...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن حسن بن قتیبہ عسقلانی نے ان کو حامد بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ان کے والد نے انکو علی نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سے فرمایا تھا۔ میں تمہیں نہیں دوں گا کہ میں اہل صفہ کو چھوڑ دوں کہ ان کے پیٹ میں بھوک سے بل پڑ رہے ہوں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایثار

۳۴۸۱: ...... ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے اور ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعید بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر بیمار ہو گئے تھے انہوں نے انگور کی خواہش کی جبکہ انگور بھی نئے آئے تھے ان کی زوجہ صفیہ نے ایک درہم بھیجا اور درہم کے بدلے میں ایک گوشہ خرید کیا۔ خرید کرنے والے نمائندے کے پیچھے پیچھے سائل بھی چلا آیا جب وہ دروازے پر آیا اور داخل ہوا تو سائل نے بھی آواز لگا دی حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ اسی سائل کو دے دو لہٰذا گھر والوں نے وہ اسی کو دے دیے پھر دوسرا درہم بھیج کر دوسرا گوشہ منگوایا پھر کوئی سائل چلا آیا اس نے فوراً سائل کی آواز لگا دی حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ اسی کو دے دو گھر والی نے وہ اسی کو بھجوا دیئے اور صفیہ نے سائل کو کہلوا بھیجا کہ اللہ کی قسم اب اگر تم واپس دوبارہ آئے تو پھر تم مجھ سے کبھی بھی خیر کی توقع نہ رکھنا پھر انہوں نے تیسری بار درہم بھیج کر انگور منگوائے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایثار

۳۴۸۲: ...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید قعنبی نے اس میں جو انہوں نے پڑھی مالک کے سامنے کہ ان کو خبر پہنچی تھی سیدہ عائشہ زوجہ رسول سے کہ کسی مسکین نے ان سے سوال کیا تھا حالانکہ وہ خود روزہ دار تھیں اور گھر میں صرف ایک روٹی رکھی ہوئی تھی چنانچہ سیدہ نے اپنی خادمہ سے کہا یہ روٹی سائل کو دے دو۔ خادمہ نے کہا کہ آپ کے لئے اور کوئی نہیں ہے جس کے ساتھ آپ روزہ

(۳۴۷۹)...... أخرجه الحاكم (۲/۴۸۳ و ۴۸۴) بنفس الإسناد وصححه وقال الذهبى : عبيدالله ضعفوه

(۳۴۸۰)...... أخرجه أحمد (۱/۷۹) عن سفيان. به وليس فيه ذكر لفاطمة رضـ

(۳۴۸۲)...... أخرجه مالک (ص ۹۹۷)

افطار کر سکیں۔ سیدہ نے پھر فرمایا کہ یہ سائل کو دے دو کہتے ہیں کہ خادمہ نے وہ سائل کو دے دی خادمہ کا بیان ہے کہ ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ ایک گھرانے سے ہمارے لئے کچھ ہدیہ کیا یا کسی انسان نے جو ہمارے لئے ہدیہ کرتا تھا بکری کا گوشت اور اسی کا بغیر نمک کا سالن چنانچہ سیدہ نے مجھے بلایا اور فرمانے لگی کہ کھاؤ تم بھی اس میں سے یہ زیادہ بہتر ہے تیرا اس روٹی سے۔

پانی پر ایثار کی لازوال مثال

۳۴۸۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن عثمان نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عمرو بن سعید بن ابوحسین نے ان کو ابن سابط نے یا کسی اور نے ان کو ابوجہم بن حذیفہ عدوی نے وہ کہتے ہیں کہ جنگ یرموک کے دن چلا اپنے چچازاد کو میدان جنگ میں تلاش کرنے کے لئے اور میرے پانی کا چھوٹا سا مشکیزہ تھا یا کوئی برتن تھا۔ میں نے سوچا کہ اگر ان میں کچھ سانس ہوئی تو میں اسے پانی پلاؤں گا یا ان کے چہرے پر پانی سے ہاتھ تر کر کے پھیروں گا اچانک میں جب ان پر پہنچا تو وہ آخری سانس لے رہے تھے میں نے کہا کہ میں پانی پلاؤں اس نے اشارے سے کہا کہ ہاں اچانک ایک دوسرے زخمی کی آواز آئی آہ چنانچہ چچازاد نے اشارے سے کہا اس کو پلاؤ میں اس کے پاس پہنچا تو وہ ہشام بن عاص تھے عمرو بن عاص کے بھائی میں ان کے پاس آیا اور کہا پانی پلاؤں انہوں نے کسی اور کی آواز سنی آہ ہشام نے مجھے اشارہ کیا کہ میں وہاں پہنچوں میں پہنچا تو وہ مر چکے تھے پھر میں واپس ہشام کے پاس پہنچا تو وہ بھی مر چکے تھے پھر میں اپنے چچازاد کے پاس پہنچا تو وہ بھی مر چکے تھے۔

۳۴۸۴:......ہمیں خبر دی ہے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن عمری نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو ابویونس قشیری نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے یہ کہ حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابوجہل اور عیاش بن ابی ربیعہ (اصل میں کلمہ غیر واضح ہے) جنگ یرموک کے دن چنانچہ حارث نے پینے کے لئے پانی منگوایا مگر عکرمہ نے ان کی طرف دیکھا تو حارث نے کہا پانی عکرمہ کو دے دو چنانچہ عیاش نے عکرمہ کی طرف دیکھا تو عکرمہ نے کہا کہ اس کو دے دو۔ لہٰذا پانی نہ عباس تک پہنچا اور نہ ہی ان میں سے کسی اور تک حتیٰ کہ سب کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے اس کو نہیں چکھا۔

مرادنگی، ہمت، جرأت

۳۴۸۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالحسن علی احمد بوشنجی نے ان سے پوچھا گیا فتوہ (مردانگی میں غالب آنا) کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک فتوۃ کتاب اللہ کی آیت میں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے۔ آیت یہ ہے **یحبون من هاجر اليهم ولا يجدون فى صدورهم حاجة مما اوتوا ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة** ۔ وہ مسلمان پسند کرتے ہیں اس کو جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے اور وہ اپنے دل کی کوئی خواہش نہ پاتے تھے اس میں جو کچھ ان کو ملا ہے وہ اب بھی دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود بھوکے ہوتے ہیں اور حدیث رسول یہ ہے کہ اس وقت تک کوئی بندہ مؤمن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو کچھ اپنے نفس کے لئے کرتا ہے اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرتا ہے اس کے لئے بھی ناپسند کرے۔ پس جس شخص میں یہ دونوں حالتیں جمع ہو جائیں اس کے لئے فتوۃ ہے (یہی مردانگی ہے، یہی ہمت ہے یہی جرأت ہے۔ مترجم)

۳۴۸۶:......ہمیں خبر دی محمد بن حسین سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن بن مقسم سے وہ کہتے ہیں کہ مر گئے تھے جریری یعنی ابومحمد اس

(۳۴۸۴)......(۱) كلمة غير واضحة

(۳۴۸۶)......(۱) فى (أ) أبوالحسين بن مقسم

سال جس سال ہبیرہ کا واقعہ ہوا تھا کہ وہ پیاسا مر گیا تھا۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ بعض صوفیاء نے اس کی طرف پانی کا پیالہ اٹھایا کہ وہ اسے پیے گا چنانچہ اس نے اپنے اردگرد دیکھا اور اس شخص سے کہا جس نے پیالہ اٹھایا ہوا تھا تیرا برا ہو میں کیسے پیوں اور یہ سارے تو میرے گرد لیٹے متوجہ ہیں ان میں سے جس کو تو چاہے دے دے۔ اگر ایثار کسی وقت صحیح ہو سکتا ہے تو وہ یہی وقت ہے لہٰذا وہ شخص ہبیرہ صوفی بغیر پانی پیے پیاسا انتقال کر گیا۔

قتل پر ایثار

۳۴۸۷:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالواحد بن بکر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن داؤد دراقی سے وہ کہتے ہیں کہ روایت ہے ابوالعباس بن عطاء سے انہوں نے کہا کہ کسی چغل خور نے صوفیاء کے بارے میں خلیفہ کو چغلی لگائی کہ یہاں پر بے دین اور زندیق لوگ رہتے ہیں جو شریعت چھوڑ چکے ہیں چھوڑ دیتے ہیں لہٰذا ابوالحسن ثوری اور ابوحمزہ اور رقام گرفتار کر لئے گئے اور جنید نے آڑ لے لی فقہ کی کیونکہ وہ کلام کرتا تھا ابوثور کے مذہب پر لہٰذا یہ لوگ خلیفہ وقت کے آگے پیش کیے گئے اس نے ان کے قتل کا حکم دے دیا لہٰذا ابوالحسن جلاد کے سامنے پہلے پہلے آ گیا تاکہ وہ اس کو پہلے قتل کر دے۔ جلاد نے اس سے پوچھا تمہیں کیا ہوا تم اپنے احباب میں سے پہلے سامنے آ گئے کیوں؟ اس نے جواب دیا کہ ایثار کرنے کے لئے۔ اس نے پوچھا کہ ایثار کیسا؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے اپنے احباب کو اپنے اوپر ترجیح دی ہے ایک لحظہ زندہ رہنے کے لئے کہ میں پہلے قتل ہو جاؤں اور وہ چند منٹ یا لحظہ بھر اور زندہ رہ لیں۔ جلاد اس ایثار کو دیکھ کر حیران ہو گیا اور اس نے ان کو قتل کرنے سے ہاتھ روک لیا وہ حیران تھا اس ایک سے بھی اور ان سب سے بھی۔ چنانچہ اس نے خلیفہ کو خط لکھا اس نے ان لوگوں کا کیس قاضی القضاۃ کی عدالت میں بھیج دیا۔ وہ اس وقت اسماعیل بن اسحٰق تھے لہٰذا عدالت میں بھی سب سے پہلے ابوالحسین ثوری پیش ہوئے۔ جج نے اس سے دین کے اصول اور فرائض کے بارے میں پوچھا اور طہارت اور نماز کے بارے میں بھی اس نے ان کو صحیح جوابات دیئے اس کے بعد کہا کہ ان اصول و فرائض کے بعد بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو اللہ کی (خصوصی مدد کے ساتھ) کھاتے ہیں اسی کے ساتھ پیتے ہیں۔ اسی کے ساتھ سنتے ہیں' اسی کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں اور اسی کے ساتھ جواب دیتے ہیں۔ قاضی نے جب اس کا کلام سنا تو بہت زیادہ رویا۔ اس کے بعد خلیفہ کے پاس جا کر کہا کہ اگر یہ لوگ زندیق و بے دین ہیں تو پھر پورے روئے زمین پر کوئی موحد نہیں ہے۔

ایک راہب کے ایثار کا واقعہ

۳۴۸۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو عباس دوری نے ان کو داؤد جعفری نے انکو سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اس نے ابوزعراء سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے کہ ایک راہب عبداللہ نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ سال تک عبادت کی تھی لہٰذا ایک عورت آئی اور اس کے عبادت خانے کے پہلو میں رہ گئی۔ وہ اس کی طرف اتر آیا اور چھ راتیں وہ اس کے ساتھ گناہ کرتا رہا پھر اپنے تئیں شرمندہ ہوا پھر بھاگ گیا اور ایک مسجد میں آیا تین دن اس نے اس میں پناہ لی کچھ بھی نہیں کھایا تھا چنانچہ ایک روٹی کہیں سے اس کو پہنچی تو اس نے اس کو توڑ کر آدھی دائیں طرف ایک آدمی کو دی اور آدھی بائیں طرف دوسرے آدمی کو دے دی۔ اللہ نے اس پر ملک الموت کو بھیج دیا اس نے اس کی روح قبض کر لی لہٰذا اس کی ساٹھ سال کی عبادت اس کے پلڑے میں رکھی گئی اور چھ دن گناہ والے دوسرے پلڑے میں رکھے گئے چھ دن والا پلڑا بھاری ہو گیا اس کے بعد اس نے جو روٹی دائیں بائیں والوں کو کھلائی تھی وہ پلڑے میں رکھی گئی تو وہ بھاری ہو گئی چھ دنوں سے بھی۔ اسی طرح کہا ہے ابوداؤد نے اور اسی کی مثل کلام بھی۔

۳۴۸۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو محمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے

ذکر کیا ثور سے اس نے خالد بن معدان سے اس نے ابوذر سے اس نے معاذ بن جبل سے اس نے کہا کہ جو شخص مال حاصل کرلے اور پھر اس کو خرچ کرے حق میں وہ شکر کرنے والوں میں شمار ہوگا اگر اس کو اپنے نفس پر ترجیح دے تو وہ عاجزی کرنے والوں میں ہوگا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کا ایثار

۳۴۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اوران کو ابن جابر نے ان کو اسلمی نے انکو عبداللہ بن عامر نے ان کو بریرہ نے وہ کہتی ہیں کہ وہ سیدہ ام سلمہ زوجہ رسول کے پاس خدمت کرتی تھیں ایک دن ان کے پاس ایک سائل آیا جبکہ انکے گھر میں صرف ایک روٹی پڑی تھی سیدہ نے کہا بریرہ یہ روٹی سائل کو دے دو اس نے کچھ سستی کی اس کے بعد پھر سائل نے آواز لگائی تو سیدہ ام سلمہ نے پھر کہا بریرہ روٹی سائل کو دے دو۔ بریرہ کہتی ہیں کہ میں نے جب دیکھا کہ سیدہ نے ایک روٹی جو محض ایک ہی ہے دینے کا عزم کرلیا ہے تو میں نے وہ روٹی سائل کو دے دی جبکہ ہمارے پاس اس کے سوا کھانے کو کچھ بھی نہیں تھا جب شام ہوئی تو ہم لوگوں نے روزہ تو (پتا نہیں کیسے) کھول لیا سیدہ نے پانی منگویا اور پی لیا اس کے بعد سر رکھا اور لیٹ گئیں۔ پس اچانک ایک انسان دروازے پر اجازت مانگتا ہے۔ سیدہ کہتی ہیں کہ بریرہ تم دیکھو ذرا یہ کون ہے کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا تو کوئی آدمی ہے اس نے ایک تھال اٹھایا ہوا ہے اس میں بھنی ہوئی بکری رکھی ہے اس کے اوپر روٹیاں ہیں جس سے تھال بھرا ہوا ہے۔ بریرہ کہتی ہیں کہ خوشی سے میں یہ بھول گئی کہ میں اس کو کیسے اٹھاؤں یا میں نے اسے کیسے اٹھالیا؟ اتنے میں سیدہ ام سلمہ نے کہا کیا خیال ہے یہ بہتر ہے یا وہ روٹی تیری۔ میں نے کہا کہ بلکہ یہ سیدہ ام سلمہ بولی الحمد للہ۔ یہ اس کے ساتھ ہے جو اللہ نے بھی ذخیرہ کرلیا ہے ہمارے لئے انشاءاللہ۔ بریرہ کہتی ہے کہ البتہ تھی آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان پر ایک چاند آتا پھر دوسرا چاند آتا کہ ان کے گھر میں نہیں جلاتے تھے آگ دیئے کی بھی اور نہ ہی کوئی دوسری۔

تابعین کا ایثار

۳۴۹۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد بن علی علوی نے کوفے میں انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر رحیم نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو منذر نے ثوری سے ان کو ربیع بن خثیم نے کہ انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ کھجور اور گھی کا حلوہ میرے لئے تیار کرو چنانچہ وہ تیار کیا گیا اور انہوں نے ایک آدمی کو بلایا جس کو فالج پڑا ہوا تھا اور پاگل تھا چنانچہ اس کو انہوں نے لقمے بنا بنا کر کھلانا شروع کیا اور اس کا لعاب بہہ رہا تھا جب وہ کھا کر نکل گیا تو گھر والوں نے ان سے کہا کہ ہم نے اتنی تکلیف اور مشکل سے اسے تیار کیا تھا آپ نے اس کو کھلا دیا جس کو یہ بھی پتا نہیں ہے اس نے کیا کھایا۔ ربیع نے کہا کہ لیکن اللہ ضرور جانتا ہے۔

۳۴۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے انکو حمیدی نے انکو سفیان نے ان کو مسعر نے انہوں نے کہا کہ نافع بن جبیر نے مرغی بھونی اتنے میں کوئی سائل آگیا۔ اس نے وہ اسی کو دے دی تو کئی آدمیوں نے ان سے اس بارے میں بات کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہ مرغی طلب کی ہے جو اس سے بہتر ہے۔

۳۴۹۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوجعفر محمد بن سلیمان واعظ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوزکریا یحییٰ بن زکریا مقابری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں کہ میں حیران ہوں اس آدمی سے جو اپنا عمل لوگوں کو دکھاتا ہے حالانکہ وہ اسی جیسی مخلوق ہیں اور میں حیران ہوں اس آدمی سے جس کے پاس مال بچا ہوا ہے اور رب العزۃ اس سے ادھار مانگتا ہے (مگر وہ اس کو نہیں

(۳۴۸۹)......(۱) فی (أ) ویقدرون

(۳۴۹۰)......(۱) سقط من (ب)

دیتا) اور اس آدمی سے حیران ہوں جو اللہ کی مخلوق کی صحبت میں رغبت کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی محبت کی طرف بلاتا ہے اس کے بعد اس نے یہ آیت پڑھی۔ واللہ یدعوالی دارالسلام۔ اللہ تعالیٰ بلاتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف۔

فصل...... معذرت کرنا' جب سائل سوال کرے

۳۴۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو محمد بن یعقوب اصم نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ابوذرعہ دمشقی سے وہ کہتے ہیں موسیٰ بن عبیدہ ربزی اس سے روایت کیا شعبہ اور سفیان نے اور یہ کچھ بھی نہیں ہے اور اس کی احسن احادیث میں سے ایک حدیث ہے وہ وہی ہے جس کو ابن ابواویس سے سلیمان بن بلال نے اس نے موسیٰ بن عبیدہ سے اس نے عبدالحمید بن سہیل زہری سے اس نے ابوسلمہ ابن عبدالرحمٰن سے اس نے شفاء بنت عبداللہ سے وہ کہتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں نے ان سے کچھ مانگا اور کچھ ان سے شکایت کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے معذرت کرنے لگے اور میں ان کو کچھ ملامت کرنے لگی۔ کہتے ہیں کہ شان یہ ہے کہ پھر پہلی نماز کا وقت ہوگیا۔ اتنے میں میری نواسی آگئی اور وہ شرحبیل بن حسنہ کے گھر میں تھی۔ میں نے اس کے شوہر کو گھر میں پایا میں اس کے پیچھے پڑگئی اور میں اس کو ملامت کرنے لگی کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے اور تم یہاں ہو۔ اس نے کہا پھوپھی جان آپ مجھے ملامت نہ کریں میرے پاس دو کپڑے تھے ایک کپڑا مجھ سے رسول اللہ نے ادھار لے لیا تھا۔ میں اپنے دل میں اس سے ناراض ہوئی تو میں نے کہا کہ ان کو کون ملامت کرسکتا ہے یہ ان کا خیال ہے شرحبیل نے کہا کہ دو میں سے ایک کپڑا کرتا تھا۔ ہم نے اس کو گریبان کا پیوند لگا دیا تھا۔

۳۴۹۵:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن علی حراز نے ان کو عامر بن سیار نے ان کو مسور بن صلت نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہر اچھا کام صدقہ ہے جو کچھ اپنے آپ پر خرچ کرے یا اپنے گھر والوں پر وہ سب اس کے لئے صدقہ ہے اور وہ جس کے ساتھ اپنی عزت بچائے وہ صدقہ ہے اور جو کچھ اللہ کے لئے دے وہ صدقہ ہے۔

۳۴۹۶:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو ابوربیع زہرانی نے انکو سلیمان بن داؤد نے ان کو عبدالحمید بن حسن ہلالی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہر اچھا کام صدقہ ہے اور ہر وہ مال جو آدمی خرچ کرے اپنے اہل پر اس کے لئے صدقہ لکھا جائے گا اور وہ جس کے ساتھ اپنی عزت کی حفاظت کرے اس کے لئے صدقہ لکھا جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے؟ وہ چیز جس کے ساتھ اپنی عزت بچائے فرمایا کہ مثال کے طور پر جو کچھ شاعر کو دے اور اس کی زبان سے بچنے کے لئے۔

کاشت کرنے والے کے لئے بشارت

۳۴۹۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابونصر محمد بن علی بن محمد فقیہ شیرازی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوسفیان نے ان کو جابر نے ان کو ام مبشر انصاریہ نے وہ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف

(۳۴۹۵)...... أخرجه المصنف فی السنن (۲۴۲/۱۰)

(۳۴۹۶)...... أخرجه المصنف فی السنن (۲۴۲/۱۰)

وقال المصنف

ورواه غير مسور نحو حديث الهلالي وهذا الحديث يعرف بهما وليسا بالقويين والله أعلم

(۳۴۹۷)...... أخرجه مسلم (۱۱۸۹/۳)

لائے اور میں اپنی کھجوروں میں تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کس کی کھجوریں ہیں؟ میں نے کہا کہ میری ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ان درختوں کو کس نے لگایا تھا کسی مسلمان نے یا کافر نے؟ میں نے کہا کہ مسلمان نے یہ درخت لگائے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بھی کوئی پھل دار درخت لگاتا ہے یا کوئی کھیتی کاشت کرتا ہے پھر اس کے پھل کو انسان کھائے یا پرندہ یا کوئی درندہ مگر اس انسان کے لگانے والے کے لئے یہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس کو مسلم نے نکالا ہے صحیح میں سے کئی طریقوں سے اعمش سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے قتادہ نے اس نے انس سے۔

۳۴۹۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان نے انکو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے انکو عبدالرزاق نے ان کو داؤد بن قیس صنعانی نے ان کو عبداللہ بن وہب بن منبہ نے انکو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے فتح نے وہ کہتے ہیں کہ میں دیباد میں کام کرتا تھا۔ حضرت یعلیٰ بن منبہ یمن کے امیر بن کر آئے ان کے ساتھ بعض اصحاب رسول بھی تھے جو لوگ آئے تھے ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا اور میں کھیت میں پانی لگا رہا تھا۔ ان کے پاس ان کی تھیلی میں اخروٹ تھے وہ پانی کے ایک کھالے پر بیٹھ گیا اور وہ اخروٹ توڑ کر کھا رہا تھا اس نے فتح کی طرف اشارہ کر کے کہا اے فارسی یہاں آؤ اور سمجھو میں قریب آیا تو اس آدمی نے مجھ سے کہا کیا آپ مجھے اس اخروٹ کو کاشت کرنے کی ضمانت دیتے ہیں اس پانی پر۔ فتح نے اس سے کہا کہ مجھے اس سے کیا ملے گا اس آدمی نے کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں دونوں کانوں سے فرما رہے ہے کہ جو شخص کوئی درخت لگائے پھر اس کی حفاظت پر اور اس کی دیکھ بھال پر صبر کرے حتیٰ کہ وہ پھل دینے لگے۔ اس کے جتنے پھل ہوں گے ہر پھل پر اللہ کے ہاں اس کے لئے صدقہ ہوگا۔ فتح نے اس سے کہا آپ نے یہ بات رسول اللہ سے سنی تھی اس نے کہا جی ہاں سنی تھی۔ فتح نے کہا کہ میں اس کا ضامن ہوں اور ذمہ داری لیتا ہوں۔ راوی نے کہا کہ انہیں میں سے دیباد کے اخروٹ مشہور ہیں۔

۳۴۹۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اپنی اصل کتاب سے اس کو ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ صفار اصفہانی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے پھر انہوں نے اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں یعلیٰ بن امیہ کہا وہی یعلیٰ بن منبہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس آیا ان میں سے جو یعلیٰ کے ساتھ آئے تھے جبکہ میں کھیت میں تھا جیسے کہ میں کھیت میں پانی پھیر رہا تھا اور باقی برابر ہیں۔

چرند و پرند کے کھانے پر اجر

۳۵۰۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابو مسلم نے ان کو حجبی نے وہ عبداللہ بن وہاب ہے۔ ان کو عاصم بن سوید بن زید بن ماریہ انصاری نے ان کو عمرو بن عوف امام مسجد قباء نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن یوسف بن حارث نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا جابر بن عبداللہ سالمی نے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے دار بنی عمرو بن عوف میں بدھ کے دن اور آپ نے مالوں میں اپنا حصہ دیکھا جو اس سے قبل نہیں دیکھا تھا اور آپ نے ان لوگوں سے کہا اے انصار کی جماعت انہوں نے کہا لبیک یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ کے اوپر قربان۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جب اترتے ہو اپنی عید کے لئے یعنی جمعہ کے دن تم ٹھہر جایا کرو حتیٰ کہ میری بات سن لیا کرو انصار نے کہا یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان جابر کہتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن آیا انصار حاضر ہوئے اور رسول اللہ نے نماز پڑھائی اور آپ نے ہٹ کر دو رکعت پڑھی اور اس سے پہلے جب آپ جمعہ پڑھاتے تھے تو اپنے گھر میں آ کر دو رکعت

(۳۴۹۸)......أخرجه أحمد (۶۱/۴)

(۳۴۹۹)......أخرجه أحمد (۳۷۴/۵)

پڑھتے تھے حتی اکس دن آپ نے مسجد میں زیادہ پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصاری طرف منہ کر کے ان کے متوجہ ہوئے انصار مسجد میں پلٹ پڑے حضور کے پاس آئے تو حضور نے ان سے فرمایا اے انصار کی جماعت بولے یارسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ کے قربان کیا آپ نے یہ فرمایا ہے کہ تم لوگ جاہلیت میں تھے جب اللہ کی عبادت نہیں کرتے تھے تو تم پورا مال اٹھا کر لے جاتے تھے اور تم اچھے کام کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے حتی کہ اللہ نے جب تمہارے اوپر اسلام کا احسان فرمایا ہے اور تمہارے پاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے ہیں تو اب تم اپنے مالوں کو محفوظ سمجھو جو کچھ ابن آدم کھاتے تھے اس میں اجر ہے اور جو پرندے کھاتے ہیں درندے کھاتے ہیں اس میں اجر ہے جابر کہتے ہیں حضور لوٹے تو کوئی بھی باقی نہ رہا مگر ہر ایک نے اپنے مال میں (صدقہ کرنے) کے تیس تیس دروازے کھول لیے۔

۳۵۰۱:...... ہمیں خبر دی ابوعلی حسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان بغدادی نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد بن نصر نے ان کو محمد بن کثیر نے ان کو اوزاعی نے ان کو حسان بن عطیہ نے انہوں نے فرمایا کہ اہل دمشق نے حضرت ابودرداء کو باغات کے پھلوں کی شکایت کی انہوں نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ان کی دیواریں لمبی لمبی کر دی ہیں ان کے چوکیدار زیادہ کر دیئے ہیں مگر ہلاکت ان میں اوپر سے آ گئی ہے۔

ایک عورت کا واقعہ

۳۵۰۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صنعانی نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے معمر سے ان کو حدیث بیان کی ہے ہمارے ایک شیخ نے کہ ایک عورت بعض ازواج رسول کے پاس آئی اور بولی تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ میرا ہاتھ کھولائے انہوں نے پوچھا کہ تیرے ہاتھ کی کیا حالت ہے بولی کے مرے والد تھے زندہ تھے میرا والد کثیر المال تھا اور کثیر المعروف تھا کثیر الفضل تھا یا یوں کہا کہ کثیر الصدقہ تھا اور اس میں سے میری امی کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور میں نے والدہ کو کبھی کسی کا صدقہ کرتے نہیں دیکھا تھا۔ سوائے اس کے کہ ہم لوگوں نے گائے ذبح کی تھی تو انہوں نے ایک مسکین کو چربی دی تھی اس کے ہاتھ میں اور اس کو کپڑا بھی پہنایا تھا۔ میری امی بھی مر چکی ہیں اور میرے والد بھی میں نے اپنے والد کو ایک نہر پر لوگوں کو پانی پلاتے دیکھا ہے اور میں نے ان سے کہا اے میرے ابا کیا تم نے میری امی کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ نہیں دیکھا کیا وہ مر گئی ہیں؟ میں نے جواب دیا ہاں وہ جا چکی ہیں میں اس کو تلاش کر رہی ہوں پھر اسے میں نے پالیا اس حال میں ہے کہ وہ کھڑی ہوئی ہے مگر بغیر لباس کے ہے اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے مگر وہ خرقہ یا کپڑے کا ٹکڑا اور وہی چربی اس کے ہاتھ میں ہے وہ اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارتی ہے اور اس کے اثر کو چوستی ہے اور کہتی ہے ہائے اس کی پیاس یہ منظر دیکھ کر میں اس سے کہتی ہوں اے امی کیا میں آپ کو پانی نہ پلاؤں؟ وہ کہتی ہیں کہ ہاں پلایئے پھر میں اپنے ابا کے پس جاتی ہوں اور اس کے ہاں سے ایک برتن اٹھاتی ہوں اور میں والدہ کو اس میں سے پلاتی ہوں اتنے میں کوئی میری اس بات سے آگاہ ہو جاتا ہے جو کوئی وہاں کھڑا تھا۔ وہ پوچھتا ہے کہ اس کو کس نے پلا دیا ہے؟ اللہ اس کے ہاتھ کو شل (ناکارہ) کر دے کہتی ہے کہ میں نیند سے بیدار ہوئی ہوں تو میرا ہاتھ شل ہو چکا تھا۔

فصل...... سوال کرنے سے بچنا اور پرہیز کرنا

۳۵۰۳:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو قعنبی نے ان کو مالک نے ابن شہاب نے ان کو عطا بن یزید لیثی نے ان کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے کچھ مانگا آپ نے ان کو دے

(۳۵۰۰)...... (۱) سقط من (ب) (۲)...... سقط من (أ)

(۳)...... غیر واضح فی (أ) (۴)...... غیر واضح فی (أ)

دیا پھر مانگا تو پھر دے دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جو کچھ مال ہوتا ہے میں تم سے ہرگز اس کو ذخیرہ کر کے نہیں رکھتا اور جو شخص سوال کرنے سے پرہیز گاری کرے اللہ تعالیٰ اس کو پرہیز گار بنائے گا اور جو شخص مستغنی ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا اور جو شخص صبر اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا نہیں دیا گیا کوئی شخص کوئی عطیہ کہ وہ زیادہ بہتر ہو اور زیادہ وسعت والا ہو صبر سے۔اس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے حدیث مالک سے۔

استغنی محبوب چیز ہے

۳۵۰۴:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوحمزہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہلال بن حصین سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا اور میں ابوسعید کے گھر میں اترا اس نے مجھے اپنے ساتھ ملا لیا اور اس کی مجلس میں، میں نے اس سے سنا کہ وہ حدیث بیان کرتے ہیں۔فرمانے لگے کہ رسول اللہ کے زمانے میں ایک مرتبہ مجھے بھوک لگی حتیٰ کہ میں نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا میری بیوی نے مجھ سے کہا اگر آپ رسول اللہ کے پاس جاتے اور ان سے کچھ مانگتے دیکھیں کہ فلاں گیا ہے اس نے مانگا ہے تو انہوں نے اس کو دے دیا ہے اور فلاں گیا ہے اس نے مانگا تو اس کو بھی انہوں نے دے دیا میں نے کہا کہ میں ان سے نہیں مانگوں گا حتیٰ کہ میں کوئی چیز نہ پاؤں لہٰذا میں نے تلاش کیا تو مجھے کوئی چیز نہ مل سکی پھر میں حضور کے پاس گیا میں جب گیا تو آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے وہ خطبہ اس قول سے پالیا جو شخص سوال کرنے سے پرہیز کرے اللہ تعالیٰ اس کو بچائے اور پرہیز گار بنائے گا اور جو شخص مستغنی ہونا چاہے اللہ اس کو غنی کر دے گا جو شخص ہم سے مانگے گا یا تو ہم اس کے لیے خرچ کریں گے یا ہم اس کی غم خواری کریں گے اور جو شخص ہم سے مستغنی بنے وہ ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس سے جو ہم سے سوال کرے۔بس میں واپس لوٹ آیا یہ سن کر اس کے بعد میں نے کبھی کسی سے کوئی شے نہیں مانگی لہٰذا اب تو دنیا آ گئی ہے آج کوئی اہل بیت ایسا نہیں ہے انصار میں جو ہم سے مال میں زیادہ ہو۔

۳۵۰۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے آگے انہوں نے نافع سے اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ منبر پر تشریف فرما تھے اور صدقہ کا اور سوال کرنے سے اجتناب کرنے کا ذکر فرما رہے تھے فرمایا اوپر والا ہاتھ (خرچ کرنے دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا قتیبہ سے اس نے مالک سے۔

ہاتھ تین طرح کے ہوتے ہیں

۳۵۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن بن احمد بن بالویہ مزکی نے ان کو محمد بن حسین بن حسن قطان نے ان کو قطن بن ابراہیم نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن طہمان نے ان کو ابراہیم ہجری نے ان کو ابوالاحوص نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے کہ

(۳۵۰۳)......أخرجه المصنف من طريق مالك (ص ۹۹۷)

وأخرجه البخاري في الزكاة باب الاستعفاف في المسألة ومسلم في الزكاة باب فضل التعفف والصبر

(۳۵۰۴)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۲۱۱)

(۳۵۰۵)......أخرجه المصنف في طريق مالك (ص ۹۹۸)

وأخرجه مسلم في الزكاة باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى

انہوں نے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا: ہاتھ تین طرح ہوتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ یہ اوپر والا ہوتا ہے اور دینے والا ہاتھ جو اس کے بعد متصل ہوتا ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے قیامت تک پس سوال کرنے سے اجتناب کر جب تک تم استطاعت رکھتے ہو۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ چیز (یعنی مال) عطا کرے اسے چاہیئے کہ اس کو دیکھ کر اللہ کا شکر کرے اور خرچ کی ابتدا ان سے کرے جن کی وہ سرپرستی کرتا ہے اور تھوڑا اللہ واسطے بھی خرچ کر بچے ہوئے میں سے اور تم پر ملامت نہ کی جائے گی گزارہ کرنے پر اور نہ عاجز ہو تو اپنے نفس پر خرچ کرنے سے۔

۳۵۰۷:..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو ابراہیم ہجری نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے بطور مرفوع روایت کے سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا کہ بچو تم سوال کرنے سے مانگنے سے جس قدر تم استطاعت رکھتے ہو اور اسی طرح روایت کیا ہے اس کو محمد بن دینار نے ابراہیم ہجری سے اور اس کو روایت کیا ہے ابوالزعراء نے ابوالاحوص سے اس نے ان کے والد سے مالک بن نضلہ سے۔

۳۵۰۸:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے انکو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھا مالک پر اس نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ اگر تم میں سے کوئی آدمی اسے لے کر جائے اور لکڑیاں کاٹ کر اپنی پیٹھ پر لاد کر بیچے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی ایسے آدمی کے پاس آئے اللہ نے جس کو فضل دیا ہے یہ اس سے سوال کرے وہ دے اس کو یا منع کرے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے قیس بن حازم کی روایت سے اس نے ابوہریرہ سے۔

سوال کرنے والے کے چہرہ پر بروز قیامت گوشت نہ ہوگا

۳۵۰۹:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن حمدان صیرفی نے مرو میں ان کو ابوالاحوص محمد بن ہیثم قاضی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عبداللہ بن ابوجعفر نے انہوں نے سنا حمزہ بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ایک آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ذرہ بھی نہ ہوگا اور فرمایا کہ بے شک سورج قریب آئے گا حتیٰ کہ پسینہ نصف کان تک ہوگا اسی حال میں ہوں گے کہ وہ سب فریاد کریں گے آدم سے۔ وہ کہیں گے میں تمہارے کام آنے والا نہیں ہوں اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کریں گے اس کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے ابن بکیر سے۔

سوال کرنے والے کے چہرہ پر بدنما داغ

۳۵۱۰:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابوحامد مقری نے اور محمد بن احمد عطار نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنضر نے ان کو اسحٰق بن سعید نے یعنی ابن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد سے اس نے

(۳۵۰۸)...... أخرجه المصنف من طريق مالك (ص ۹۹۸)

(۳۵۰۹)...... أخرجه البخاري (۱۵۳/۲)

(۳۵۱۰)...... أخرجه أحمد (۹۳/۲) عن أبي النضر. به

بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرما رہے تھے مانگنا اور سوال کرنا قیامت کے دن مانگنے والے کے چہرے پر نوچنے کا بدنما داغ ہوگا جو شخص اسے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور آسان ترین مانگنا ہے قرابت دار سے جس سے آپ کسی حاجت میں مانگیں اور اچھا مانگنا وہ مانگنا ہے جو غنی ہونے کے پیچھے ہو اور ابتدا کرو خرچ کرنے کی اس سے جس کی تم عیالداری و سرپرستی کرتے ہو۔

۳۵۱۱: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو شعبہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے انکو زید بن عقبہ نے ان کو سمرہ بن جندب نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اس کے نہیں کہ مانگنا زخمی کرنا ہے جس کے ساتھ آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے یا داغ دار کرتا ہے جو شخص چاہے وہ اسے باقی رکھے اپنے چہرے پر اور جو شخص چاہے اسے چھوڑ دے ہاں مگر یہ کہ سوال کرے انسان صاحبِ قوت واقتدار سے یا ایسے معاملے میں جس میں مانگے بغیر چارہ نہ ہو سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث بیان کی حجاج کو اس نے کہا کہ میں صاحبِ اقتدار ہوں آپ مجھ سے مانگئے۔

نیک آدمیوں کے سامنے حاجت پیش کی جائے

۳۵۱۲: ..... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو جعفر بن ربیعہ نے ان کو بکر بن سوادہ نے ان کو مسلم بن مخشی نے ان کو ابن الفراس نے کہ فراس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ کیا میں مانگا کروں؟ حضور نے فرمایا کہ نہیں اور اگر تم لازمی طور پر مانگنا چاہتے ہو تو پھر نیک لوگوں سے مانگئے۔

۳۵۱۳: ..... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوعمر بن سماک نے ان کو ابوالاحوص محمد بن ہیثم نے ان کو ابوتوبہ ربیع بن نافع نے ان کو یزید بن ربیعہ نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو ابوعثمان نے ان کو ثوبان نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے صدقہ (لینا) حلال ہے جامع مسجد کے امام سے اور صاحب قرابت سے اپنی قرابت داری کے لئے اور کثیر المال تاجر سے۔

۳۵۱۴: ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوبکر محمد بن محمویہ عسکری نے ان کو جعفر بن محمد قلانسی نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو عبید الرحمٰن بن عدی کندی نے انہوں نے سنا ابوامامہ باہلی سے کہ رسول اللہ نے فرمایا اس آدمی کی بابت جو مر گیا ہے اور ایک دینار یا دو دینار چھوڑے ہیں۔ وہ ایک داغ ہے یا دو داغ ہیں۔

۳۵۱۵: ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے انکو اسماعیل بن اسحٰق نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے انکو ابن فضل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کسی میت پر تشریف لے گئے جس پر آپ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ نے پوچھا کہ اس نے کتنا چھوڑا انہوں نے کہا کہ دو دینار یا تین دینار۔ فرمایا کہ اس نے دو یا تین داغ چھوڑے ہیں۔
پھر میں عبداللہ بن قاسم مولیٰ ابوبکر سے ملا میں نے یہ بات ان سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ وہ آدمی تھا جو کثرت سے سوال کرتا تھا۔

۳۵۱۶: ..... ہمیں خبر دی علی بن احمد نے ان کو احمد بن زیاد بن خلیل نے ان کو مسدد نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو عتیبہ نے ان کو یزید بن

(۳۵۱۱)......(۱) فی (ب) عمر و هو خطأ

أخرجه المصنف فی السنن (۱۹۷/۴)

(۳۵۱۲)......أخرجه المصنف فی السنن (۱۹۷/۴)

(۳۵۱۳)......عزاه فی الکنز (۱۶۸۲۱) للمصنف

(۳۵۱۵)......أخرجه أحمد (۴۲۹/۲) من طریق فضیل بن غزوان

(۳۵۱۶)......أخرجه عبدالله بن أحمد بن حنبل (۱۳۸/۱) عن قطن بن نسیر أبوعبادالدراع عن جعفر بن سلیمان بن عتیبة الضریر. به.

اصرم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے علی المرتضیٰ سے سنا کہتے تھے اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا انتقال ہوگیا تھا کہا گیا یا رسول اللہ ایک دینار یا درہم چھوڑ گیا ہے حضور نے فرمایا کہ دو داغ ہیں نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر۔

سوال کرنے والا انگارے اٹھاتا ہے

۳۵۱۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد نے ان کو احمد نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو عباد بن زیاد نے ان کو شریک نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو حبش بن جنادہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہ شخص جو بغیر حاجت کے مانگتا ہے اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جو انگارے اٹھاتا ہے۔

۳۵۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے انکو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو شریک بن ابونمر نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مسکین نہیں ہے جو ایک دو کھجوریں لے کر لوٹ جائے یا ایک دو لقمے لے کر بے شک مسکین وہ ہے جو سوال کرنے سے اجتناب کرے (باوجود ضرورت مند ہونے کے) اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھو:

لایسئلون الناس الحافاً

وہ لوگوں سے چپک کر سوال نہیں کرتے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن ایوب وغیرہ سے اس نے اسماعیل سے۔

۳۵۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف مصری نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوعلی احمد بن ابراہیم بن احمد بن عطیہ بغدادی نے بطور املاء کے ان کو ابوعبداللہ احمد بن محمد بن یحییٰ بن حمزہ نے اور ابوبکر عبدالرحمٰن بن قاسم رواس نے ان کو ابومسہر عبدالاعلیٰ بن مسہر غسانی نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے ان کو ربیعہ بن زید نے ان کو ابوادریس خولانی نے ان کو ابومسلم خولانی نے۔ ان کو حبیب امین نے بہرحال وہ محبوب ہیں میرے نزدیک اور بہرحال وہ امین ہیں میرے نزدیک وہ امین ہیں عوف بن مالک اشجعی نے وہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ کے پاس آٹھ یا نو افراد تھے اور ابن رواس کی حدیث میں ہے کہ سات یا آٹھ تھے یا نو تھے۔ حضور نے فرمایا کیا تم لوگ رسول اللہ کی بیعت نہیں کر لیتے تین بار اس بات کو دہرایا لہٰذا ہم نے اپنے ہاتھ آگے بڑھا دیئے حضور نے ہمیں بیعت کر لیا اب ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق ہم اس کے ساتھ بیعت ہوتے ہیں پس کس بات پر ہم آپ کے ساتھ بیعت کریں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرنا اور تم اس کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرنا اور پانچ نمازوں پر (اور آپ نے چھپایا ایک کلمہ کو خفیہ) اور تم لوگ لوگوں سے کوئی شے نہ مانگنا۔ کہتے ہیں کہ البتہ تحقیق میں نے دیکھے بعض ان افراد میں سے کہ گر جاتا تھا چابک اس کا تو وہ کسی سے یہ نہیں کہتا تھا کہ مجھے اٹھا دو یا پکڑا دو۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے سعید بن عبدالعزیز سے۔

۳۵۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور احمد بن حسن نے دونوں نے فرمایا انکو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو ابن ذئب نے ان کو محمد بن قیس نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن معاویہ نے ان کو ثوبان مولیٰ

(۳۵۱۸)......أخرجه مسلم (۲/۷۱۹)

(۳۵۱۹)......(۱) سقط من (ب)

أخرجه مسلم (۲/۷۲۱)

(۳۵۲۰)......أخرجه النسائي و ابن ماجه في الزكاة من طريق ابن أبي ذئب

رسول اللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو میرے لئے ایک بات قبول کرے میں اس کو جنت کے لئے قبول کروں گا۔ ثوبان نے کہا یا رسول اللہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگنا فرمایا بسا اوقات اس کا سواری پر سے چابک گر جاتا حالانکہ وہ اونٹ پر بیٹھا ہوتا تھا مگر وہ کسی سے یہ نہ کہتا کہ وہ چابک مجھے پکڑا دو حتیٰ کہ خود اترتا اور اس کو اٹھاتا۔

مانگنے کی مذمت پر روایت

۳۵۲۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صنعانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو عاصم بن سلیمان نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو ثوبان نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگے گا میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں رسول اللہ کے غلام ثوبان نے حامی بھر لی کہ میں اس پر عمل کروں گا لہٰذا سب کو یہ بات معلوم ہوگئی تھی کہ ثوبان کسی ایک سے کچھ نہیں مانگتا۔ معمر نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ سیدہ عائشہ فرماتی تھیں ثوبان سے سیکھو کہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگتا۔ بسا اوقات ان سے سواری پر سے عصا یا چابک گر جاتا تو وہ اس کا بھی کسی سے سوال نہیں کرتے تھے کہ وہ مجھے اٹھا دو بلکہ خود سواری سے اتر کر اس کو خود لیتے پھر سوار ہوتے۔

۳۵۲۲:......اور ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سعید بن ابو عمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عثمان بن صفوان بن امیہ جمحی نے ان کو ہشام بن عروۃ نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں خلط ملط ہوتا صدقہ (واجب زکوٰۃ) مال میں مگر اس کو ہلاک کر دیتا ابو عبداللہ نے کہا کہ تفسیر اس کی یہ ہے انسان صدقہ لے لیتا ہے حالانکہ یہ زکوٰۃ ہوتی ہے اور وہ آسودہ حال ہوتا ہے یا غنی ہوتا ہے (غریب و تنگدست نہیں ہوتا) حالانکہ وہ صدقہ زکوٰۃ تو فقراء کے لئے تھی۔

۳۵۲۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، اور ابو سعید نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ مروان بن حکم عامل بناتے تھے صدقہ پر ابو اسید ساعدی کو وہ جب آتے دروازے پر اور اونٹ بٹھاتے اور ان کو ہر چیز دیتے آخری چیز جو ان کو دیتا وہ چابک ہوتا تھا۔ اسے دیتے ہوئے یوں کہتے کہ یہ تمہارے مال میں سے ہے۔ وہ ایک مرتبہ زکوٰۃ کا مال تقسیم کرنے آئے جو سامان تھے وہ پورا تقسیم کر کے چلے گئے۔ گھر میں جا کر جب سوئے تو دیکھتے ہیں کہ ایک سانپ ان کی گردن میں لپیٹ دیا جاتا ہے گھبرا کر اٹھے اور اہلیہ سے (یا نوکرانی سے) پوچھا کہ اے فلانی کیا مال میں سے کوئی شے رہ گئی ہے؟ وہ بولی کہ نہیں۔ فرمانے لگے کیا بات ہے کہ سانپ میری گردن میں لپٹ گیا ہے دیکھئے کچھ رہ گیا ہے اس نے دوبارہ دیکھا تو بولی ہاں ایک رسی رہ گئی ہے جو اونٹ کے پیر میں ہوتی ہے اس کے ساتھ ایک تھیلے کا منہ باندھ دیا گیا تھا چنانچہ انہوں نے وہ واپس کر دیا۔

۳۵۲۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید اسحٰق ربی نے ان کو ابونعیم نے ان کو ابوالعنبس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ قیامت کے دن ضرور ایک قوم آئے گی جن کے چہروں پر گوشت نہیں ہوگا وہ سوال کرنے سے دنیا میں اس کو پرانا اور بوسیدہ کر چکے ہوں گے۔ جو شخص اپنے نفس پر سوال کا دروازہ کھولے۔ حالانکہ وہ اس سے غنی ہو اللہ اس پر فقر محتاجی کا

(۳۵۲۱)......أخرجه أبوداود فی الزكاة من طريق شعبة عن عاصم الأحول. به

(۳۵۲۲)......أخرجه البخاری فی التاريخ (۱/۱/۱۸۰) فی ترجمة محمد بن عثمان الجمحی.

دروازہ کھول دیں گے۔

۳۵۲۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن عبدالملک بن مروان نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو مقسم نے ان کو ابن عباس نے (انہوں نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے) کہ صدقہ کسی مال میں سے ہرگز کوئی شے کم نہیں کرتا اور کوئی بندہ جب صدقہ دینے کے لئے اپنا ہاتھ لمبا کرتا تو وہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے قبل اللہ کے ہاتھ میں پہنچ کر قبول ہو جاتا ہے اور جب کوئی بندہ اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول لیتا ہے حالانکہ اس کو اس کی ضرورت نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

۳۵۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے انکو ثابت بن محمد عابد نے ان کو حارث بن نعمان نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے مانگے بغیر فاقہ کی حالت کے اس پر فاقہ نازل ہو جاتا ہے یا ایسی عیالداری کہ جس کی اس کو طاقت نہیں ہوتی اور قیامت کے دن ایسا چہرہ لے کر آئے گا جس کے اوپر گوشت نہیں ہوگا۔ اور رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے آپ پر بغیر فاقہ کی حالت کے مانگنے کا دروازہ کھول دے اس پر فاقہ اتر پڑتا ہے یا ایسی عیال داری جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اور اللہ تعالیٰ اس پر فاقہ کا دروازہ ایسی جگہ سے کھول دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

استغناء سے متعلق روایات

۳۵۲۷:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید اسماعیل قاضی نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو سلیمان اعمش نے ان کو سعید بن جبیر نے انکو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں سے مستغنی ہو جاؤ اگر چہ مسواک کے چبانے کے ساتھ ہو۔ قاضی نے کہا کہ اسی طرح روایت کیا ہے اس کو عبدالعزیز بن مسلم نے اور تحقیق مخالفت کی ہے اس کی متعدد نے اور روایت کیا ہے اس کو اعمش نے حکم سے ان کو ابن ابولیلیٰ نے۔ شیخ احمد نے کہا اسی طرح پایا ہے اس نے اس کو ابن ابی لیلیٰ سے اور ہمارے نزدیک یہ حدیث اعمش وغیرہ سے حکم سے اور میمون بن شبیب سے نبی کریم سے بطور مرسل روایت کے ہے۔

۳۵۲۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر بن محمد بن حسین قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو وہب بن جریر نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اعمش اور منصور بن زاذان سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حکم بن عیینہ سے اس نے میمون بن ابی شبیب سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے لہٰذا نماز پڑھنے کے لئے سواری سے نیچے اترے جب نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو واپس اپنی سواری کی طرف چلے گئے اس کے پیروں میں رسی ڈالنے کے لئے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کو کافی ہیں مگر آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا چاہئے کہ تم میں سے ہر ایک لوگوں سے مستغنی ہو جائے مسواک کی ڈنڈی کے ساتھ ابوشبیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اپنی سواری کے پیروں میں خود رسی ڈالی۔

۳۵۲۹:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عمر بن قیس نے ان کو

(۳۵۲۷)...... أخرجه الطبراني في الكبير (۱۱/۴۴۴ رقم ۱۲۲۵۷) من طريق حجاج بن منهال وقال الهيثمي في المجمع (۳/۹۴) رواه البزار ورجاله ثقات

عاصم بن عبید اللہ نے ان کو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں طواف کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا دوران طواف آپ کا تسمہ ٹوٹ گیا میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے دے دیں میں اس کو درست کر دوں گا آپ نے فرمایا کہ یہ اثرۃ ہے (یعنی اپنے آپ کو دوسرے پر ترجیح دینا یا اچھی چیز دوسروں کے سوا اپنے لئے منتخب کرنا) اور میں آثرت کو پسند نہیں کرتا۔

۳۵۳۰:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابوخراسانی محمد بن بکیر نے ان کو عمر بن علی مقدمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر مولیٰ ال منظور سے اس نے کہا کہ میں نے سنا عاصم بن عبید اللہ سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس کے مفہوم کے ساتھ اور عمر مولیٰ ال منظور وہی عمر بن قیس ہے۔

مجبوری کے تحت سوال کرنا درست ہے

۳۵۳۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مصری نے مکہ میں ان کو ابوطاہر محمد بن احمد نے انکو موسیٰ بن ہارون نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے انکو سفیان بن عیینہ نے ان کو ایوب بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ سوال کرنا (مانگنا) مجبور اور پریشانی کے لئے جائز ہے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اور ان کے ساتھی نے دوران سفر کھانا مانگا تھا۔

۳۵۳۲:......میں نے سنا ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا احمد بن محمد فراء سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابوبکر بن صابر سے وہ کہتے ہیں کہ فقیر کے حکم میں سے ہے کہ اس کو رغبت نہ ہو اور اس کے بغیر چارہ نہ ہو تو پھر اس کی رغبت اس کی ضرورت اور کفایت سے آگے نہیں بڑھنی چاہیے۔

فقراء کی قسمیں

۳۵۳۳:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مظفر بن سہل خلیلی سے مکہ میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن نصر صائغ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بشر بن حارث سے وہ کہتے ہیں کہ فقراء تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو لوگوں سے سوال نہیں کرتا اور اگر اس کو کچھ دیا جائے تو وہ اس کو بھی نہیں لیتا یہ فقیر فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ دوسرا وہ فقیر ہوتا ہے جو سوال نہیں کرتا اگر اسے کچھ دیا جائے تو لے لیتا ہے۔ یہ ریاض القدس میں ہوگا۔ تیسرا وہ فقیر ہے جو سوال کرے اس کا کفارہ صدقہ کرنا ہے اس کے سوال میں۔

۳۵۳۴:......ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ہمیں شعر سنائے تھے۔ ان کو عبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو شعر سنائے تھے حسین بن عبدالرحمٰن شافعی نے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے۔

میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کھجور کی گٹھلی کو کوٹ کر کھالینا اور کھائی کا نمکین پانی پی (کر گزارہ کر لینا) انسان کے لئے زیادہ عزت کا باعث ہے اس کے حرص کرنے سے اور سڑا ہوا منہ بنانے والوں کے آگے سوال کرنے سے۔

اقسم باللّٰہ لرضخ النوی   وشرب ماء القلیب المالحۃ
اعز للا نسان من حرصہ   ومن سوال الاوجہ الکالحۃ

(۳۵۲۹)......(۱) فی الأصل هذه الأثرة
أخرجه المصنف من طريق الطيالسى (۱۱۴۲)
(۳۵۳۱)......(۱) فى (أ) الحسين   (۲)...... فى (أ) أبو أيوب بكر بن موسى.

سوال کی ذلت

۳۵۳۵:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے انکو ابوالحسن محمودی نے ان کو محمد بن علی حافظ نے ان کو ابوموسیٰ محمد بن مثنی نے ان کو عبداللہ بن بکر بن حبیب سہمی نے ان کو ہمارے بعض اصحاب نے اس نے مرفوع کیا اس کو مطرف بن عبداللہ شخیر کی طرف کہ انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے کہا کہ جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہوا کرے تو اس بارے میں مجھ سے بات نہ کیا کریں بلکہ اسے رقعہ میں لکھ کر میرے پاس بھیج دیا کریں میں پسند نہیں کرتا کہ میں آپ کے چہرے پر سوال کی ذلت دیکھوں عبداللہ بن بکر نے کہا کہ بعض شعراء نے کہا ہے۔

لاتحسبن الموت موت البلى فانما الموت سوال الرجال

كلا هما موت ولكن ذاشد من ذاك لذل السوال

نہ گمان کر موت کو صرف مصیبت کی موت کی...... حقیقت یہ ہے کہ لوگوں سے مانگنا بھی موت ہے

پر دونوں موت ہیں مگر یہ زیادہ سخت ہے اس سے سوال کرنے کی ذلت کی وجہ سے۔ کسی نے یہ بھی کہا ہے:

من عف خف عن الصديق لقاء ه واخ الحوائج وجهه مملول

جس نے سوال سے اجتناب کیا دوست سے اس کی ملاقات ہلکی پھلکی رہتی ہے اور ضرورت مند کا چہرہ بجھا سا ہوتا ہے۔

اسماء الٰہی کی تعظیم

۳۵۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذانی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمار موصلی نے ان کو یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے ان کو سلیمان بن معاذ نے ان کو محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ کے واسطہ کے ذریعہ جنت کے سوا کوئی چیز نہ مانگی جائے (یعنی لوجہ اللہ کے ساتھ سوال کرنا) یا اللہ کی ذات کے ذریعے جنت کے سوا کچھ نہ مانگا جائے۔ امام احمد بیہقی فرماتے ہیں سائل کو چاہئے کہ وہ اسماء الٰہی کی تعظیم کرے ان میں سے کسی اسم کے ساتھ دنیوی اسباب میں سے کوئی چیز نہ مانگے۔ مسئول کو چاہئے (یعنی جس سے مانگا ہے) کہ وہ جس قدر استطاعت ہو منع نہ کرے۔

۳۵۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو احوص بن جواب نے ان کو عمار بن رزاق نے ان کو اعمش نے مجاہد سے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص تم سے اللہ کے نام سے مانگے اس کو دے دو اور جو تم سے اللہ کے نام کے ساتھ پناہ مانگے اس کو پناہ دے دو اور تمہیں جو بلائے اس کی بات مانو جو شخص تمہاری طرف ہدیہ بھیجے اس کو اس کا ہدیہ ضرور دو اگر تم اس کا بدلہ دینے کے لئے کچھ نہ پاؤ تو اس کے حق میں دعا کرو یہاں تک کہ تم دیکھو تم نے اس کا بدلہ اس کو دے دیا ہے۔

مرتبہ کے لحاظ سے بہتر لوگ

۳۵۳۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو سعید بن خالد قرشی نے ان کو عطا بن یسار نے (ح) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عبیداللہ قرشی

(۳۵۳۷)......أخرجه أبوداود (۱٦۷۱) من طريق يعقوب بن إسحاق الحضرمي عن سليمان بن معاذ التيمي. به وسليمان تكلم فيه غير واحد والحديث رواه الخطيب في موضح أوهام الجمع

(۳۵۳۸)......أخرجه الحكام (۱/۲/۴) بنفس الإسناد.

(۳۵۳۹)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲٦۶۱)

کوسعید بن خالد قرشی نے ان کوعطا ابن یسار نے (ح) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن عبید اللہ قرشی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن ابو ذئب نے ان کو سعید بن خالد نے ان کو اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ذوئب نے ان کو عطاء بن یسار نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تشریف لائے اور فرمایا کیا میں تمہیں مرتبے کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر لوگ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا کہ جی ہاں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے اللہ کی راہ میں ہو حتیٰ کہ خود مر جائے یا قتل ہو جائے۔ کیا میں تمہیں خبر دوں اس شخص کے بارے میں جو مرتبے میں اس مذکور کے متصل ہے وہ شخص ہے جو اپنی وادی میں علیحدہ ہو گیا ہے نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کی خوشیوں سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ کیا میں تمہیں خبر دوں اس کے مرتبے کے اعتبار سے جو لوگوں سے بدتر ہے وہ جس سے اللہ کے نام کے ساتھ مانگا جاتا ہے مگر وہ نہیں دیتا۔ یہ الفاظ ابن عبدان کی حدیث کے ہیں اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عاصم بن علی نے ابن ابی ذئب سے اور کہا ہے اسماعیل بن عبدالرحمٰن ابوذئب نے کہ بخاری نے کہا ہے کہ اس کے متابع بیان کیا ہے عثمان بن عمر نے اور اسد بن موسیٰ نے۔ شیخ احمد بیہقی کہتے ہیں کہ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے بکیر بن عبداللہ اشج نے ان کو ان کے والد نے ان کو عطاء بن یسار نے۔

۳۵۴۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابراہیم بن میسرہ نے ان کو یعقوب بن عاصم نے ان کو عبداللہ بن عمر نے اور کہا ہے کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر اس کا مرفوع ہونا۔ فرمایا کہ جس شخص سے اللہ کے نام کے ساتھ مانگا جائے اور وہ دے دے اس کے لئے ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۳۵۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوربیع نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو جبرہ بنت محمد بن ثابت نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا خیر (یعنی مال) کو طلب کر خوب صورت چہروں والوں کے پاس۔ شیخ احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ محمد بن ثابت یہ وہی ابن سباع ہے بخاری نے کہا ہے اور معن کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابوبکر ملیکی روایت کرتے ہیں اپنی بیوی جبرۃ سے۔

۳۵۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد بکر بن محمد بن حمدان صیرفی نے مرو میں ان کو عبدالصمد بن فضل بلخی نے ان کو خالد بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انکو جبرہ بنت محمد بن ثابت بن سباع نے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عاشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال خوب صورت چہرے والوں کے ہاں طلب کرو۔ اس کو بھی روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالعزیز جبرہ نے۔

۳۵۴۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے مرو میں ان کو محمد بن جابر فقیہ نے ان کو ابوانس کثیر بن محمد تمیمی نے ان کو خلف بن خالد بصری نے ان کو ابومحمد نے اس کو سلیم نے وہ ابن مسلم ہیں یعنی خشاب اس نے ابن جریج سے اس نے ابن ابوملیکہ سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے خوب صورت چہرہ دیا ہو اور خوب صورت نام دیا ہو اور اس کو ایسے مقام پر رکھا

(۳۵۴۰)......(۱) فی الکنز (عمر)

(۳۵۴۱)......تاریخ البخاری (۱/۱/۱۵۷)

(۳۵۴۳)......أخرجه الطبرانی فی الصغیر (۱/۲۲۸) من طریق کثیر بن محمد. به

وقال الطبرانی:

لایروی عن ابن عباس إلا بهذا الإسناد تفرد به کثیر ۵۱. وفی إسناده خلف بن خالد البصری اتهمه الدارقطنی بوضع الحدیث وسلیم بن مسلم قال ابن معین جهمی خبیث وقال النسائی متروک الحدیث وقال أحمد لایساوی حدیثه شیئاً

ہو جو اس کے لئے غیر مناسب ہو وہ اللہ کی مخلوق میں سے چنیدہ اور برگزیدہ ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کسی شاعر نے کہا تھا۔

انت شرط النبی اذقال یوما اطلبوا الخیر من حسان الوجوہ

تم شریف زادے اور سردار ہو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا تھا کہ مال کو خوب صورت چہروں والوں سے طلب کرو۔ مگر اس اسناد میں ضعف ہے۔

۳۵۴۴:.....ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے انکو ابو احمد بن عدی نے ان کو فضل بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو یحییٰ بن حبیب ابوعقیل نے انکو خالد بن مخلد عبدی نے انکو سلیم بن مسلم مکی نے پھر اس نے اسی کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اسی کی مثل اور کہا ہے کہ اس کے بعد ابن عباس نے شعر پڑھا کہہ رہے تھے کہ شاعر نے کہا ہے عند شرط النبی۔ صعلوک وہ ہے جو کوئی چیز آگے نہ بھیج سکے۔ (درویش فقیر)

فصل.....جس کو اللہ تعالیٰ بغیر مانگنے کے مال عطا کرے

۳۵۴۵:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سالم بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ نے کہا میں نے عمر بن خطاب سے سنا کہ وہ فرماتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عطا اور بخشش دیتے تھے میں نے کہا آپ یہ عطا مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو دے دیجئے تو رسول اللہ نے فرمایا آپ اس کو لے لیجئے یہ جو مال تیرے پاس آیا ہے، یہ ایسے نہیں آیا کہ آپ اس کے مستحق نہیں ہیں اور نہ ہی آپ اس کے سائل ہیں لہٰذا اسے لے لیجئے اور جو نہ ملے اپنے آپ کو اس کے پیچھے مت لگائیے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے یحییٰ بن بکیر سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دوسرے طریق سے یونس سے۔

۳۵۴۶:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن الولید فحام نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو ہشام بن سعد نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ نے میرے پاس کچھ مال بھیجا تو میں نے اسے واپس کر دیا جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ نے پوچھا کہ میں نے جو مال تیرے پاس بھیجا تھا تم نے اس کو واپس کیوں کر دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے مجھے فرمایا نہیں تھا بے شک تیرے لئے بہتر ہے کہ تم لوگوں سے کوئی شے نہ لو۔ آپ نے فرمایا وہ بات لوگوں سے سوال کرنے کی اور مانگنے کی تھی۔ بہرحال جو چیز تیرے پاس بن مانگے آجائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ ایک رزق ہے جو اللہ نے تجھے اس کا رزق دیا ہے۔

بن مانگے جو چیز مل جائے

۳۵۴۷:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان

(۳۵۴۴):.....أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۳/۱۱۶۷)

وعند ابن عدى:

عند شرط النبى إذا قال يوماً : اطلبوا الخير من حسان الوجوه بدلاً من : شرط النبى :

الصعلوک الذی لم يقدم شيئاً : وفى (ب) (الشیء) بدلاً من (النبى)

وقال ابن عدى:

سليم بن مسلم عامة مايرويه غير محفوظ

(۳۵۴۵)......أخرجه المصنف فى السنن (۶/۱۸۴)

کو سلیمان بن بلال نے ان کو جعفر بن محمد نے ان کو نافع نے کہ مختار بن عبید ثقفی حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس مال بھیجتے تھے اور وہ اس کو قبول کر لیتے تھے اور کہتے تھے میں کسی سے بھی کچھ نہیں مانگتا اور مجھے جو رزق دیتا ہے میں اس کو واپس نہیں کرتا۔

۳۵۴۸:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو دعلج بن احمد سجزی نے بغداد میں ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن عجلان نے ان کو قعقاع بن حکیم نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے خط لکھا حضرت عبداللہ بن عمر کی طرف کہ آپ مجھ سے مانگئے (اپنی کوئی بھی ضرورت اگر ہو) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے۔ میں آپ سے کچھ نہیں مانگوں گا اور نہ ہی اس رزق کو واپس کروں گا اللہ تعالیٰ جو مجھے تیری طرف سے رزق دے گا۔ والسلام۔

۳۵۴۹:......ہمیں خبر دی عبدالخالق بن علی مؤذن نے ان کو ابو احمد بکر بن محمد بن حمدان مروزی نے ان کو موسیٰ بن سہل الوشاء نے ان کو اسحٰق بن یوسف نے ان کو سفیان ثوری نے پھر انہوں نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے عبدالعزیز بن مروزی نے پیغام بھیجا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آپ اپنی ضرورت میرے پاس لکھ بھیجئے۔ حضرت ابن عمر نے اس کی طرف لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... پھر اسی مذکور کو ذکر کیا ہے اور فرمایا کہ میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا اور نہ ہی رزق کو رد کروں گا جو اللہ مجھے تیری طرف سے رزق دے گا...... یہ زیادہ صحیح ہے۔

۳۵۵۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ابو العباس اصم نے کہا ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے انکو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم اسماعیل بن علیہ کے بھائی نے ان کو حفص بن عمر بن ثابت نے ان کو ابو رافع نے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے کہا ہم کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے مگر بن مانگے جو ہمیں کوئی چیز دیتا ہے اس کو قبول کر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق

۳۵۵۱:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن ابو داؤد منادی نے اس کو ابو عبدالرحمٰن مقری نے ان کو سعید بن ابو الاسود نے بکیر سے ان کو بشر بن سعید نے ان کو خالد بن عدی جہنی نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس کے پاس اس کے بھائی کی طرف سے بغیر مانگے کوئی اچھی چیز آئے اور بغیر کسی طمع کے اسے قبول کر لے یقینی بات ہے کہ وہ رزق ہے جو اللہ نے اس کو دیا ہے۔

۳۵۵۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو بشر بن بکیر نے ان کو ابن جابر نے ان کو عثمان بن حیان مولیٰ ابو درداء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ام درداء سے وہ فرماتی تھیں کیا حال ہے تمہارے ایک کا۔ کہتا ہے اے اللہ مجھے رزق دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر دراہم اور دینار کی آسمان سے اس پر بارش نہیں برسائے گا۔ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ بعض تمہارے کو بعض سے رزق دیتا ہے جو شخص کچھ دیا جائے اسے چاہئے کہ وہ اس کو قبول کر لے پھر اگر وہ خود غنی ہو تو وہ چیز کسی حاجت مند کو دے دے اپنے بھائیوں میں سے اور خود فقیر ہے تو اپنی ضرورت پوری کرنے میں مدد لے اس چیز کے ساتھ اور نہ رد کرے اللہ پر اللہ کے اس رزق کو جو اس نے بندے کو رزق دیا ہے۔

۳۵۵۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو ابن جابر نے ان کو ابو سعید نے انکو ابو ہریرہ نے کہ انہوں نے کہا ہمیشہ ایک تمہارا کہتا رہتا ہے اے اللہ مجھے رزق عطا فرما حالانکہ وہ اچھی طرح

(۳۵۵۱)......أخرجه أحمد (۳۲۰/۴ و ۳۲۱) عن عبدالله بن يزيد. به.

جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ...... پھر اس نے بقیہ مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

بغیر طمع کے حاصل شدہ رزق

۳۵۵۴:...... ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو ابو الاشہب نے ان کو عامر احوال نے (ح) اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو حسن بن علی بن متوکل نے ان کو عاصم نے ان کو ابن علی نے ان کو ابو الاشہب عطاری نے ان کو عامر بن عبدالواحد نے ان کو عائذ بن عمرو مزنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اس رزق میں سے جس پر کوئی شے پیش کی جائے بغیر مانگے اور بغیر طمع کے اسے چاہئے کہ وہ اس کے ذریعے اپنے رزق میں وسعت کرلے اگر اس کو پھر اس کی ضرورت نہ ہو تو پھر اس کو اس کی طرف بھیج دے جو اس کا زیادہ حاجت مند ہو۔ اور ابو امامہ کی ایک روایت میں ہے: جس کی طرف کوئی چیز متوجہ کی جائے اس رزق میں سے بغیر مانگے اور بغیر جمع وانتظار کے اسے چاہئے کہ اس کو لے لے اور اس کے ساتھ اپنے رزق میں توسیع کرلے پھر اگر وہ اس سے غنی ہو تو اس کو ایسے شخص کی طرف دے دے جو اس کے لئے اس سے زیادہ حاجت مند ہو۔

۳۵۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ملحان نے ان کو ابن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو ابن الہاد نے ان کو عمرو بن ابو عمر مولیٰ مطلب نے انکو مطلب بن عبداللہ نے کہ عبداللہ بن عامر نے سیدہ عائشہ کے پاس کچھ خرچہ اور کپڑا بھیجا سیدہ نے ان کے نمائندے سے کہا اے بیٹے میں کسی سے کوئی شے قبول نہیں کرتی ہوں۔ جب وہ نکل گیا تو فرمانے لگی اس کو میرے پاس واپس بلاؤ کہتے ہیں کہ اس نے اسے واپس بلایا پھر کہنے لگیں میں نے ایک بات یاد کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہی تھی۔ اے عائشہ جو شخص بغیر مانگے کوئی بخشش دیا جائے اسے قبول کرلے سوائے اس کے نہیں کہ وہ رزق ہے اللہ نے اس کو تیری طرف روانہ کیا ہے۔

۳۵۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو مجبر یربوعی نے ان کو ہلال بن مالک نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا صدقہ کیا کرو اور اپنے بیمار کا علاج کیا کرو صدقہ کے ساتھ بے شک صدقہ دفع کرتا ہے حادثات کو اور بیماریوں کو اور تمہارے اعمال میں اور تمہاری نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے...... یہ روایت اس اسناد کے ساتھ منکر ہے۔

صدقہ کے ذریعہ بیماروں کا علاج

۳۵۵۷:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حسن عمی بصری نے بغداد میں ان کو طالوت بن عباد نے ان کو فضال بن جبیر نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا زکوٰۃ کے ساتھ اپنے مالوں کی حفاظت کرو اور صدقہ کے ساتھ اپنے

(۳۵۵۴)...... (۱) فی (أ) من وجه إلى شیء (۲)...... سقط من (ب)

اخرجه أحمد (۲۵/۵) عن عبدالصمد عن أبی الأشهب. به

(۳۵۵۵)...... (۱) فی (أ) الحسین.

أخرجه أحمد (۷۷/۲) عن منصور بن سلمة و (۲۵۹/۲) عن یونس کلاهما عن لیث. به.

(۳۵۵۷)...... قال الذهبی فی المیزان (۳۴۷/۳)

فضال بن جبیر أبو المهند الغدانی صاحب أبی أمامة

قال ابن عدی أحادیثه غیر محفوظة

بیماروں کا علاج کرو اور مصائب کی موجوں کا سامنا کرو دعا کے ساتھ۔ فضال بن جبیر منکر روایات لانے میں مشہور ہے۔

۳۵۵۸:......ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن فضل بن سمح نے ان کو غیاث بن کلوب کوفی نے ان کو مطرف بن سمرہ بن جندب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: اپنے مالوں کی حفاظت زکوٰۃ کے ساتھ کرو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور مصائب کو رد کرو دعا کے ساتھ۔ غیاث راوی مجہول ہے۔

۳۵۵۹:......ہمیں خبر دی ابوبکر قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو ابوداؤد حضری نے ان کو محمد بن سماک نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ لوگ یہ نظریہ رکھتے تھے کہ بے شک صدقہ ظالم آدمی سے بھی حفاظت کرتا ہے۔

فصل......قرض کی بابت

دو مرتبہ قرضہ ایک صدقہ کے برابر ہے

۳۵۶۰:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے انکو ابواحمد بن عدی نے ان کو علی بن محمد جرجانی نے حلب میں ان کو ہاشم بن قاسم نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو سلیمان بن بشیر نے ان کو قیس بن رومی نے ان کو سلیم بن اذنان نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جس نے دو مرتبہ نقد رقم کا قرضہ دیا وہ ایک مرتبہ صدقہ کرنے کے برابر ہوگا۔ اسی طرح اسی اسناد کے ساتھ یہ مرفوع روایت کے طور پر مروی ہے اور اس کو حکم نے اور ابواسحٰق نے روایت کیا ہے کہ سلیم بن اذنان نخعی کے علقمہ پر ہزار درہم قرض تھے تو ابوعبداللہ نے کہا کہ البتہ اگر میں دو مرتبہ قرض دیتا تو مجھے زیادہ پسند تھا اس بات سے کہ ان کے ساتھ ایک مرتبہ صدقہ کروں اور اس کے سوا بھی کہا گیا ہے اور موقوف روایت زیادہ صحیح ہے۔

۳۵۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد مؤملی نے انکو ابوعثمان بصری نے ان کو حسن بن سفیان مقدمی نے ان کو عمر بن علی نے ان کو سلیمان بن بشیر نے انکو قیس بن آدمی نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان آدمی کو کچھ دراہم قرض دے دو مرتبہ اس کے لئے ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا اجر ہوگا۔

۳۵۶۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن ابوبکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن احمد نے ان کو یحییٰ بن معین نے میں نے ان سے پوچھا تھا اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے انکو ابویعلیٰ نے ان کو یحییٰ بن معین نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھا فضیل بن معاذ پر اور اہوازی کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اسے پڑھا فضیل بن میسرہ پر ابوجریر سے یہ کہ ابراہیم نے اس کو حدیث بیان کی ہے ان کو خبر دی اسود بن یزید نے وہ قرض مانگتے تھے مولیٰ نخع سے وہ تاجر تھے جب کہیں سے اس کی بخشش آتی تو وہ قرض چکا دیتے تھے۔ ایک مرتبہ اس کی بخششیں نکلی تو اسود نے تاجر سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم سے ابھی نہ لیں اس وظیفے پر ہمارے اوپر حقوق زیادہ ہیں تو تاجر نے اسے کہا نہیں میں ابھی لوں گا لہٰذا اسود نے پانچ سو درہم نقد اس کو دے دیئے تاجر نے جب قبضے میں لے لیے تو پھر واپس اسود کو دے دیئے کہ یہ

(۳۵۵۸)......(۱) كلمة غير واضحة

(۳۵۵۹)......(۱) فی (ب) : كان

(۳۵۶۰)......(۱) فی (أ) سليمان

(۳۵۶۲)......(۱) فی الكامل : النجفی

أخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۱۴۷۶/۴)

لے لیجئے تو اسود نے پوچھا۔ میں نے جب تم سے مانگے تو آپ نے انکار کر دیا (پھر آپ نے خود کیوں دے دیا؟) تاجر نے کہا کہ میں نے آپ سے سنا تھا آپ ہمیں حدیث بیان کرتے تھے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی کریم فرماتے تھے جو شخص ایک چیز دو مرتبہ قرض دے اس کے لئے ایسے اجر ہوتا ہے جیسے دو میں سے ایک مرتبہ صدقہ کیا ہو اس چیز کے ساتھ۔

۳۵۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابو محمد بن ابوحامد مقری نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو جعفر بن محمد صائغ نے ان کو حسان بن ربیع بن منصور غسانی نے ان کو جعفر بن میسرہ اشجعی نے ان کو ہلال ابوضیاء نے ربیع بن خثیم سے اس نے ابن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، ہر قرض صدقہ ہوتا ہے۔

قرضہ وصدقہ کی فضیلت

۳۵۶۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے انکو جعفر بن محمد بن مستفاض فریابی نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمن نے ان کو ابن عیاش نے ان کو عقبہ بن حمید نے ان کو قاسم نے ان کو ابوامامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا: ایک آدمی جنت میں داخل ہوا اس نے اس کے دروازے پر دیکھا لکھا ہوا تھا کہ صدقہ اپنے دس امثال کے ساتھ ہے (یعنی دس گنا زیادہ ثواب دیا جائے گا) اور قرض اٹھارہ گنا ہوگا (یعنی اٹھارہ گنا زیادہ دیا جائے گا)۔

۳۵۶۵:......جعفر بن زبیر حنفی نے اس کو روایت کیا ہے قاسم سے اس نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا: ایک آدمی کو جنت کے دروازے کے باہر لے جایا گیا اس نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو یکا یک دیکھا کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ صدقہ اپنے دس امثال کے ساتھ ہے (یعنی دس گنا زیادہ اجر ملے گا) اور قرض اپنے اٹھارہ امثال کے ساتھ ہے (یعنی اس کی ادائیگی اٹھارہ گنا زیادہ کے ساتھ کرائی جائے گی اس لئے کہ قرض دینے والا تیرے پاس نہیں آئے گا مگر وہ محتاج ہے یعنی حاجت مند ہے اور صدقہ بسا اوقات غنی کو دیا گیا ہوتا ہے۔ ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو خبر دی جعفر نے پھر اسی مذکور کو ذکر کیا ہے۔

۳۵۶۶:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے انکو محمد بن محمد بن سلیمان باغندی نے ان کو ہشام بن خالد نے ان کو خالد بن یزید بن ابومالک نے ان کو ان کے والد نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے شب معراج میں جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا تھا کہ صدقہ اپنے دس مثلوں کے ساتھ ہوگا اور قرضہ اٹھارہ کے ساتھ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جبریل امین سے کہا قرض کا کیا حال ہے کیا وہ صدقہ سے افضل ہے؟ جبریل نے جواب دیا: بے شک سائل مانگتا ہے اور اس کے پاس (ہو یا نہ ہو) اور قرض لینے الا ضرورت اور مجبوری کے بغیر قرض نہیں مانگتا۔

(نوٹ:......واضح ہو کہ قلمی نسخے کی پہلی جلد یہاں ختم ہوئی ہے۔ مترجم)

(۳۵۶۳)......أخرجه الطبراني في الصغير (۱/۱۴۳) من طريق غسان بن الربيع. به

وقال الطبراني:

لم يروه عن الربيع إلا هلال أبو الضياء ولا عن هلال إلا جعفر تفرد به غسان

(۳۵۶۴)......أخرجه الطبراني في الكبير (۸/۲۹۷ رقم ۷۹۷۶) من طريق سليمان بن عبدالرحمن. به وقال الهيثمي (۴/۱۲۶) فيه عتبة بن حميد وثقه ابن حبان وغيره وفيه ضعف

(۳۵۶۵)......أخرجه الطيالسي (۱۱۴۱)

(۳۵۶۶)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدي (۳/۸۸۳) وهذا الحديث هو آخر حديث في المجلد الأول من مخطوطة أحمد الثالث والحمدلله الذي بنعمته تتم الصالحات

☆......آخر المجلد الخطوطة (أ)

ایمان کا تیئیسواں شعبہ

باب الصیام (روزوں کا باب)

اللہ تعالیٰ نے اشاد فرمایا:

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

اے اہل ایمان تمہارے اوپر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم متقی بن جاؤ۔

شیخ ابوعبداللہ حلیمی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مفصل کلام میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح فرمادیا ہے کہ روزہ اسباب تقوٰی میں سے ہے۔ اور تقوٰی کی حقیقت مامور بہ اور مندوب الیہ کو کرنا اور مکروہ ومنہی عنہ سے اجتناب کرنا ہے۔ (یعنی وہ کام کرنا جن کا ہمیں حکم ملا ہے اور جن کو کرنے کی ہمیں دعوت دی گئی ہے اور وہ کام نہ کرنا جن سے ہمیں منع کیا گیا ہے یا وہ مکروہ اور ناپسندیدہ کام ہیں پس یہی تقوٰی ہے۔) کیونکہ تقوٰی سے مقصود بندے کا اپنے نفس کو جہنم کی آگ سے بچانا ہے اور وہ اپنے نفس کو مذکورہ چیزوں کے ذریعے بچاتا ہے۔ (یعنی کرنے والے کام کر کے اور نہ کرنے والے کاموں سے گریز کر کے اپنے آپ کو بچاتا ہے اور یہی تقوٰی ہے) اور شیخ نے فرمایا کہ نماز ایمان کے شعبوں میں سے ایک ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشآء والمنکر

بے شک نماز بے حیائی سے اور برے کاموں سے روک دیتی ہے اور الگ کر دیتی ہے۔

بے حیائی اور برائی کے کاموں سے رک جانا ہی درحقیقت تقوٰی ہے۔ اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نماز کو جس کی طرف محبوب بنا دے اور اسے اس کی توفیق دے دے۔ اور وہ عملاً اپنے اعضاء اور جوارح کو اس کے ساتھ جھکا دے وہ انسان اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ بے حیائیوں سے رک جانے والا بن جاتا ہے۔ اور ایمان کے شعبوں میں سے یہی حال روزہ کا بھی ہے۔ اس لیے کہ کھانے اور پینے کی اشیاء کے ساتھ پیٹ بھر کر رکھنا۔ فحشاء اور منکرات پر ابھارنے والے اسباب وامور میں سے سب سے بڑا اور اصل سبب ہے۔ اور عادات میں غور کرنے سے بھی یہ بات سب کو معلوم ہے کہ بھوکا اور پیاسا آدمی اپنے نفس میں شہوات وخواہشات کا اضطراب اور بے چینی نہیں پاتا جو کہ کھانے پینے سے پیٹ بھرنے والا خواہشات کی بے چینی محسوس کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ روزہ سے بھی تقوٰی حاصل ہوتا ہے۔

ایک دوسری وجہ: روزہ بھی نماز کی طرح فواحش سے اور منکرات سے بچاتا ہے اس کی ایک صورت تو وہ ہے جو پر مذکورہ ہوئی ہے اور دوسری وجہ بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ **لعلکم تتقون** کا معنی جب یہ ہوتا ہے کہ تم بچو تو مراد ہوئی کہ تم کفر سے بچو جان بوجھ کر غفلت برتنے سے اور جان بوجھ کر نادان بننے سے نعمت کی قدر اور اس کے شکر سے غفلت ولا پرواہی سے بچو اور یہ اس ہی طرح ہے کہ لوگ جب لمبے زمانے تک دن رات کھانے پینے سے وابستہ رہیں تو وہ بھوک و پیاس کو بھول جاتے ہیں اور ان کی شدت سے غافل و بے خطر ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا وہ بھوکوں اور پیاسوں کی تکلیف اور پریشانی کو بھی بالکل بھول جاتے ہیں خالی یہاں تک بس نہیں بلکہ کھانے پینے کی فراوانی میں رہ کر وہ اللہ کی اس عظیم قدردانی کرنے اور شکر کرنے کو بھی بھول جاتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کر دیئے ہیں۔ تا کہ ایک طرف ان کو خود بھوک و پیاس سے گزار کر خود کو بھوک پیاس یاد دلائی جائے اور دوسرے بھوکے پیاسے لوگوں کی بھوک و پیاس کا احساس دلایا جائے اور دوسرا یہ بھی سمجھایا جائے کہ کھانے پینے اور تمام نعمتوں سے پیٹ بھر لینا محض کھانے پینے کے وسائل واسباب کے موجود ہونے سے نہیں ہوسکتا بلکہ سب کچھ ہونے کو باوصف مولی کی اجازت واطلاق اور اس کی توفیق وتقسیم ارزاق سے ہی ممکن ہوسکتا ہے ورنہ کتنے لوگ ہیں جن کو میسر نہ ہونے کی وجہ سے ان نعمتوں سے محرومی رہتی ہے اور

کتنے لوگ ایسے ہیں کہ خوب فراوانی کے باوجود بھی وہ نہیں کھا پی سکتے کوئی ایسی خطرناک بیماری لگی ہوتی ہے کہ تمام نعمتیں موجود ہیں مگر بندہ محروم ہے۔اور ایک توجیہ یوں ہے کہ تمام نعمتیں موجود ہیں کھانے پینے کی توفیق بھی ہے مگر مولی کی اجازت نہیں ہے بھوک پیاس اور رزق پر ہے۔ جسمانی تقاضا مجبور کر رہا ہے مگر بندہ محض اپنے رب کی ذات کے لیے اور اس کے حکم کی تعمیل کے لیے رکا ہوا ہے۔لہٰذا یہ چیز ان کے لیے عبادت بن جاتی ہے کیونکہ اس رکنے اور ہاتھ روکنے کے دوران انہیں شدید طبعی پہچان اور تقاضے کا سامنا کر کے صبر کرنا ہوتا ہے یہی ایک طرف ان کے لیے عظیم اجر کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف ان ناداروں کی بھوک پیاس کی یاد دہانی جو اس شدت سے تڑپ تڑپ کر جان دے دیتے ہیں تو تیری طرف اس چیز کی عمل پریکٹس کہ سب پیزوں کے ہوتے ہوئے اور سب تقاضوں کے زور پر ہوتے ہوئے جس طرح محض اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت گزاری کے لیے اپنے آپ کو روکا اس طرح پوری زندگی منہیات وممنوعات سے رک کر زندگی کے ہر شعبے میں تقویٰ کا لباس زیب تن کرنا ہے،اور پھر روزہ رکھنے کے بعد جب افطار کرنا ہے اور رکاوٹ ختم کر کے اللہ کی نعمتوں کو استعمال کرتا ہے تو بے ساختہ زبان پر اللہ کا شکر آ جاتا ہے اگر اس طرح انسان اللہ کی ساری نعمتوں کا حق ادا کرتا ہے اور اللہ کا شکر کرتا ہے تو وہ بلاشبہ یہ تقوی کے ابواب میں سے ہے اور یہ نظر سے اس کی جو کچھ کہا گیا ہے امراض کے بارے میں۔تیسری وجہ سے یہ ہے کہ معنی یہ ہوتا کہ تم لوگ بچو بخل کرنے سے اور محتاج لوگوں کے مشقت کے سمجھنے سے اور ان کے بارے میں قصداً تغافل برتنے سے یہ اس لیے ہے کہ بھوک اور پیاس دو ایسے فطری امر ہیں کہ جن پر انسانوں کی تخلیق ہوئی ہے لوگوں میں اغنیاء میں بھی فقراء بھی ہیں ضعفاء بھی ہیں اور صحت مند بھی ہیں۔جب دائمی طور پر اشیاء کھاتے بھی رہیں پیتے بھی رہیں تو وہ بھول جائیں گے جانیں گے بھی نہیں کہ بھوک کیا ہے اور پیاس کیا ہے لہٰذا ان پر ایک خاص مدت تک روزے فرض کر دیے گئے تا آنکہ وہ محسوس کریں کہ تھوڑی سی دیر جب ان سے کھانا پینا مؤخر ہوا ہے تو کیا حالت ہو رہی ہے لیکن یہاں سے یہ جان لیں ان کا کیا حال ہوگا جو بھوک سے نڈھال ہو رہے ہیں دن کے ساتھ رات اور رات کے ساتھ دن جن کے اسی طرح گذر رہے ہیں غربت شدید کی وجہ سے نہ وہ روزے دار ہیں نہ وہ کھانا کھا سکتے ہیں۔اغنیا کی روزے کی وجہ سے ان کی بھوک غرباء اور ضعفاء پر شفقت اور ان پر احسان کرنے کا سبب ہوگی اور اللہ کا شکر کرنے کا باعث ہوگی۔اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ غم خواری اور احسان بھی تقویٰ میں سے ہے۔

اسلام کی بنیاد

۳۵۶۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن یوسف نے ان کو حامد بن ابوحامد نے ان کو اسحاق بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حنظلہ بن ابوسفیان سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عکرمہ بن خالد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں طاؤس سے کہ ایک آدمی نے کہا حضرت عبداللہ بن عمر سے کیا ہم جہاد نہ کریں انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا۔بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حنظلہ کی روایت سے۔

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزوں کے کئی نام رکھے''۔

''روزے کا نام ڈھال ہے''۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تحقیق نام رکھا رسول اللہ نے روزوں کا کئی ناموں کے ساتھ ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ڈھال رکھا ہے۔

روزہ ڈھال ہے

۳۵۶۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر خلدی نے ان کو موسیٰ بن ہارون نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو مغیرہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: الصیام جنۃ۔ روزہ ڈھال ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قعنبی سے اور قتیبہ نے اور بخاری نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اس نے ابوزناد سے۔

۳۵۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوامجد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبداللہ بن منادی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے ان کو قتادہ نے اور حدیث بیان کی جری بن کلیب بن بشیر بن خصاصیہ نے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے اصحاب نے ابوہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ روایت کرتے ہیں اس کو اپنے رب تعالیٰ سے کہ تمہارے رب نے فرمایا ہے:

الصوم جنة يجتن بهاعبدي من النار .

روزہ ڈھال ہے جبکہ بندہ اس کے ذریعے جہنم سے بچاؤ کرتا ہے۔

۳۵۷۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب بن قاضی نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وھب نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ جابر نے اس کو خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ ڈھال ہے بندہ اس کے ذریعے جہنم کی آگ سے بچتا ہے اور وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی خبر دوں گا۔ اور میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ:

الصيام جنة حصينة من النار

روزہ ڈھال ہے جو آگ سے حفاظت کرتا ہے۔

۳۵۷۱:......ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وھب نے ان کو خبر دی ہے ابن لھیعہ نے ان کو یونس مولی ابوھریرہ نے کہ اس نے سنا ابوھریرہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں:

الصيام جنة وحصن حصينة من النار

روزے ڈھال ہیں اور آگ سے حفاظت کرنے والا قلعہ ہیں۔

۳۵۷۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو جریر بن حازم نے ان کو بشار بن ابوسیف نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن نے ان کو غطیف بن حارث نے انہوں نے سنا ابوعبیدہ سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ سے وہ فرماتے ہیں۔ جو شخص خرچ کرے خرچ کرنا اللہ کی راہ میں ضرورت سے زائد مال میں سے ایک نیکی سات سو کے برابر ہے۔ اور جو شخص خرچ کرے اپنے نفس پر یا فرمایا کہ اپنے اہل پر یا مریض کی مزاج پرسی کرے یا تکلیف دہ چیز کو ہٹائے بس ایک نیکی اس کی دس مثالوں کے ساتھ ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے جب تک کہ وہ اس کو خود نہ پھاڑ ڈالے۔ اور وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ آزمائے اور کسی تکلیف میں مبتلا کرے اس کے جسم میں بس اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہے۔ اسی طرح میں نے اس کو پایا ہے اور اس کو روایت کیا ہے ابن وھب وغیرہ نے جریر بن حازم سے اور انہوں نے کہا مروی ہے عیاض بن غطیف سے۔ اور اسی طرح کہا ہے اس کو واصل مولی ابوعیینہ نے بشار سے۔

☆......فی الأصل غضيف

(۳۵۷۲)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۲۷)

۳۵۷۳:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ملحان نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحیٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ابوحبیب نے ان کو سعید بن ابوھند نے یہ کہ مطرف نے بنی عامر بن صعصعہ سے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ عثمان بن ابوالعاص ثقفی نے پینے کے لیے دودھ منگوایا تو مطرف نے کہا کہ میرا روزہ ہے عثمان نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا تھا۔ فرماتے تھے کہ روزہ ڈھال ہے جیسے تمہارے ایک کی قتال کے لیے ڈھال ہوتی ہے۔ اچھے روزے ہر ماہ تین دن کے روزے ہیں۔

روزے کا نام صبر بھی ہے

ان میں سے بعض یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کا نام صبر رکھا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ صبر روشنی ہے۔

۳۵۷۴:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو ابوعثمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوہریرہ کے پاس تھے ایک سفر میں۔ کھانا حاضر ہوا تو ہم نے حضرت ابوہریرہ کو بلانے بھیجا وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ بندہ واپس آیا اس نے بتایا کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا روزہ ہے۔ کھانا کھانے کے لیے لے جایا گیا تو ابوہریرہ بھی آ گئے لوگ کھا کر فارغ ہو رہے تھے ابوہریرہ نے بھی لیا اور کھانے لگے تو سب لوگوں نے اس بندے کو گھورنا شروع کیا جس کو انہوں نے بھیجا تھا ابوہریرہ کے پاس۔ اس نے کہا مجھے کیوں گھورتے ہو اللہ کی قسم انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں روزہ دار ہوں۔ ابوہریرہ نے کہا کہ یہ سچا ہے۔ اس کے بعد ابوہریرہ نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا تھا؛ صبر کے مہینے کا روزہ اور ہر مہینے تین روزے سال بھر کے روزے کے برابر ہیں۔ اب گویا میں اللہ کے ڈبل کرنے کے اعتبار سے تو میں روزہ دار ہوں اور اس کی تخفیف کے اعتبار سے میں روزہ دار نہیں ہوں۔

امام احمد کا قول

امام احمد نے فرمایا اور اس نے روایت کی مثل روایت ابوذر کے اور ہم نے روایت کی ہے ابو مالک اشعری سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا صبر روشنی ہے۔ باقی روزوں کو صبر کا نام دیا گیا ہے وہ اس لیے کہ کلام عرب میں صبر بند کرنے روک رکھنے کو کہتے ہیں اور صائم بھی روزہ دار بھی اپنے نفس کو بہت ساری چیزوں سے روک کر رکھتا ہے اللہ نے جن کے ساتھ اس کے بدن کی بقاوابستہ کر رکھی ہے اور صبر کو ضیاء اور روشنی کا نام اس لیے اس نے دیا ہے کہ شہوات وخواہشات کا جب قلع قمع ہو جاتا ہے تو قلب سے اس کو چھپا دینے والے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں جو سبب نفس پر شہوات کے غلبے کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کے لیے نظر کے مقامات دیکھئے اللہ کی عبادت میں سے انھیں ترجیح دیجیے اور ان کی طرف لپکیے۔ اور دیکھئے نقصان کے مقامات جو لاحق ہیں معاصی سے اور گناہوں سے ان سے علیحدہ رہیے اور اور رک جائیے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دوسری حدیث میں نصف صبر قرار دیا ہے۔

۳۵۷۵:...... ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو حفص بن عمر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو جری نے ان کو ایک آدمی نے بنی سلیم سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا پھر ان کو اپنے ہاتھ میں بند کر لیا مٹھی بنا کر یا اپنے ہاتھ کو مٹھی بنا لیا سلیمی کے ہاتھ کے ساتھ اور فرمایا۔ سبحان اللہ آدھا ترازو ہے۔ اور الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے۔ اور اللہ اکبر بھر دیتا ہے اس خلا کو جو آسمان وزمین کے درمیان ہے۔ اور وضو نصف ایمان ہے اور روزے نصف صبر ہیں شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مذکورہ تحقیق اس بنا پر ہے کہ عبادات کو جمع کرنے والا کچھ چیز کرتا ہے اور کچھ چیزوں سے رک جاتا ہے۔ اور روزہ خواہشات وشہوات کا قلع قمع

(۳۵۷۴)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۵۷۴)

کرتا ہے لہٰذا اس کے ذریعے محارم سے رکنا آسان ہو جاتا ہے اور محارم سے رک جانا آدھا صبر ہے اس لیے کہ وہ شہوات سے صبر کرنا ہے۔ اور باقی رہتا ہے اس کے بعد نصف صبر وہ ہے فعل مامور بہا سے تخلف۔ پس وہ دو صبر ہیں۔ ایک ہے اشیاء سے صبر کرنا اور دوسرا ہے اشیاء پر صبر کرنا اور روزہ دونوں میں سے ایک پر اعانت کرتا ہے لہٰذا اس لیے وہ نصف صبر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کا نام جزا دیا ہوا فرض رکھا ہے اور زکوٰۃ بھی

ان میں سے بعض یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جزا دیا ہوا فرض رکھا ہے اور دوسری حدیث میں اس کو زکوٰۃ کا نام دیا ہے اور ان دونوں مذکورہ ناموں کا معنی و مفہوم اس طرف رجوع کرتا ہے کہ وہ قوت بدن میں کمی کرتا ہے اور اس سے انسان کا جسم تحلیل ہوتا ہے۔ تو گویا روزہ دار ایسا ہوتا ہے جیسے کہ اس نے اپنے جسم میں سے اللہ کی رضا کے لیے کچھ نکال دیا ہوا اور اللہ تعالیٰ اس کو اس کی جزا دے گا۔

۳۵۷۶:......ہمیں خبر دی ابو بکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو مسعودی نے ان کو ابو عمرو شامی نے ان کو عبید بن خشخاش نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں آیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ مسجد میں تھے میں ان کے پاس بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اے ابوذر میں نے کہا کہ میں حاضر ہوں فرمایا کہ کیا آپ نے نماز پڑھی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ اٹھ نماز پڑھ لے۔ کہتے ہیں کہ میں نے نماز پڑھی اس کے بعد آکر بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابوذر آپ نے شیطانوں اور انسانی شیطانوں سے پناہ مانگی ہے؟ میں نے کہا کہ کیا انسانوں کے لیے بھی شیطان ہوتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ ہاں ہوتے ہیں۔ اے ابوذر اس کے بعد مجھے فرمانے لگے۔ کیا میں تجھے رہنمائی نہ کروں ایک خزانے پر جنت کے خزانوں میں سے؟ میں نے عرض کی بالکل کیجیے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں۔ فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ فرمایا کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں نے پوچھا کہ پھر نماز کیا؟ ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ فرمایا وہ رکھی ہوئی چیز ہے۔ جو چاہے اس میں سے کم کرے جو چاہے زیادہ کرے۔ میں نے پوچھا روزہ کیا ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ فرمایا یہ فرض ہے جزا دیا ہوا۔ پھر میں نے پوچھا صدقہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ فرمایا کئی گنا اضافہ کے ساتھ بدلہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس سے بھی زائد ہے۔ میں نے پوچھا ان دونوں میں افضل کونسا ہے؟ فرمایا تنگدست کا تھوڑا سا صدقہ جو فقیر کو آسانی پیدا کرے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ کونسی آیت سب سے بڑے مرتبہ والی اتری ہے آپ کے اوپر؟ آپ نے فرمایا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔ میں نے پوچھا کہ پہلے نبی کون تھے فرمایا آدم علیہ السلام تھے میں نے پوچھا کہ کیا وہ صرف نبی تھے؟ فرمایا کہ وہ نبی تھے جب سے اللہ نے کلام کی تھی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ رسول کتنے گذرے فرمایا کہ تین سو پندرہ ایک بہت بڑی جماعت تھے۔

۳۵۷۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر ابن احمد بن حسن قاضی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے انہوں نے کہا کہ پڑھا تھا انہوں نے عبداللہ بن وہب اور انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی سلیمان بن بلال نے اور قاسم بن عبداللہ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو جمہان نے ان کو ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا پھر آپ نے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ کہا کہ روزہ نصف صبر ہے۔ اور ہر شئی میں زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

۳۵۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوعبدالرحمٰن اور احمد بن حسن قاضی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس نے ان کو ابوعتبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو عمرو بن عیسی اسدی نے ان کو موسی بن عبیدہ نے ان کو زید بن اسلم نے ان کو جمہان نے ان کو ابوہریرہ رضی

(۳۵۷۵)......أخرجه أحمد (۴/۲۶۰) من طريق شعبة. به

(۳۵۷۶)......أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۴۷۸)

اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: پھر اس نے حدیث ذکر کی یہاں تک کہ کہا: صبر نصف روزہ ہے اور ہر شے کے لیے ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ اور روایت کیا ہے حماد بن ولید نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابو حازم نے ان کو سہل بن سعد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

لکل شیءٍ زکوٰۃ وزکوٰۃ الجسد الصوم.

ہر شئی کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کو ابو القاسم طبرانی نے ان کو احمد بن زبیر تستر نے ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو حماد بن ولید نے پھر اس کو ذکر کیا۔ ہمیں خبر دی ابو سعد مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو نعمان بن احمد بن نعیم نے ان کو ابو بشیر نے اور محمد بن منیر طبری نے دونوں نے کہا کہ ان کو حسن بن عرفہ نے ان کو حماد بن ولید نے ان کو سفیان ثوری نے اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابو حازم نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۳۵۷۸:...... یہ مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن سلیمان بن موسی مزکی نے ان کو جنید بن حکیم دقاق نے ان کو حامد بن یحییٰ بلخی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سے پوچھا گیا سائحین کے بارے میں فرمایا ھم الصائمون کہ وہ روزہ دار ہیں اس طرح روایت کیا گیا ہے اس اسناد کے ساتھ بطور موصول روایت کے۔ اور محفوظ ہے وہ ابن عیینہ سے وہ عمرو سے اس نے عبید بن عمیر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور مرسل روایت کے۔

روزہ کے فضائل

۳۵۷۹:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسی نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابو معاویہ نے اعمش سے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ بن عتاب عبدی نے ان کو سعدان نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن عمر عبسی نے ان کو وکیع نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ھریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ابن آدم کا ہر عمل نیک اپنے دس امثال سے لے کر سات سو تک بڑھا کر دی جاتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ سوائے روزے کے بے شک وہ میرے ہی لیے ہے اور میں اس کی خود جزا دوں گا اس نے اپنا کھانا پینا اور اپنی ہر خواہش کو میرے لیے چھوڑ دیا تھا۔ روزے دار کے لیے دو فرحتیں اور سرور ہوتے ہیں ایک تو افطار کے وقت اور دوسرا ہوگا اس کی رب سے ملاقات کے وقت۔ البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں زیادہ پاکیزہ ہے کستوری کی خوشبو سے۔ روزہ ڈھال ہے۔ یہ الفاظ حدیث وکیع کے ہیں اور ابو معاویہ نے کہا کہ اس کی روایت میں یوں ہے ہر نیکی ابن آدم جس کا عمل کرتا ہے وہ دگنی کی جاتی ہے دس گنا تک اور سات سو گونا تک اور فرمایا کہ ایک فرحت ہوگی قیامت کے دن مگر اس نے یہ قول ذکر نہیں کیا کہ روزہ ڈھال ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو بکر ابن ابو شیبہ سے اس نے ابو معاویہ سے اور وکیع سے اور اس کو روایت کیا ہے بخاری نے ابو نعیم سے اس نے اعمش سے۔

۳۵۸۰:...... ہمیں خبر دی ہے اس کی ابو الفوارس حسن بن احمد بن ابو الفوارس شیخ ابو الفتح حافظ ابو علی محمد بن احمد صواف نے ان کو بشر بن موسی نے ان کو ابو نعیم نے ان کو اعمش نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ ﷺ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا اس نے اپنی خواہش اپنا کھانا پینا میرے لیے چھوڑا تھا۔ اور روزہ ڈھال ہے۔ روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں ایک فرحت اس وقت جب وہ روزہ کھولتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا۔ اور اس کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری

☆......فی الأصل عمر

کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۳۵۸۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن ایوب نے اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو معاذ بن مثنیٰ نے دونوں کو اسحٰق بن عمر بن سلیط نے ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے ان کو ضرار بن مرہ نے ان کو ابو صالح نے ان کو ابو ہریرہ اور ابوسعید نے دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا اور روزہ دار کے لیے دو راحتیں ہیں جب افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جس وقت اپنے رب سے ملاقات کرے گا جب خوش ہوگا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک زیادہ پاکیزہ سے کستوری کی خوشبو سے۔ اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں اسحاق بن عمر بن سلیط سے۔

روزہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

۳۵۸۱:...... مکرر ہے۔ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوالعلاء نے ان کو مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا عثمان بن ابوالعاص کے پاس انہوں نے میرے لیے اونٹنی کے دودھ کا کہا میں نے کہا: میں روزہ دار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے۔ الصوم جنۃ من عذاب اللہ۔ کہ روزہ عذاب الٰہی سے ڈھال ہے۔

۳۵۸۲:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ہے ابن لہیعہ نے کہ ابوالزبیر نے ان کو خبر دی ہے کہ جابر بن عبداللہ نے اس کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہمارا رب فرماتا ہے کہ روزے ڈھال ہیں۔ ان کے ساتھ بندہ جہنم سے اپنا بچاؤ کرتا ہے اور وہ محض میرے لیے ہیں اور ان کی جزا میں خود دوں گا۔ شیخ احمد نے فرمایا کہ آپ کا یہ فرمان کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا اس کا مطلب ہے کہ میں ہی جانتا ہوں اپنی جزا کو جو میں دوں گا اور اس کا میں ہی مالک ہوں۔ یہ اس قبیل سے نہیں ہے۔ جس کی میں نے تمہیں خبر دی ہے مثلاً یہ کہ نیکی کا اجر دس گنا ہے وغیرہ۔ یا یہ کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مثال اس ایک دانے جیسی ہے جو سات بالیں اگائے ہر بال اور سٹے میں ایک سو دانے ہوں۔ بلکہ روزے کی جزا ان سب سے بڑی ہے اور میں اس کو خوب جانتا ہوں اس کا معاملہ میرے حوالے ہے یہ اس لیے ہے کہ ہر عمل ابن آدم جس کا عمل کرتا ہے طاعات میں سے وہ بڑھتا ہے گھٹتا نہیں ہے اس کے جسم میں سے کوئی چیز بھی سوائے روزے (کہ اس سے تو بدن کم ہوتا ہے) بلکہ روزہ دار اپنی طرف سے اس کی کے لیے اپنے آپ کو خود پیش کرتا ہے۔ جس سے کبھی تو پاکدامنی آتی ہے اور کبھی ہلاکت تک پہنچاتا ہے اور روزے دار اپنے روزے کے ساتھ رب کی طرف رجوع ہونے کو ترجیح دیتا ہے اور اسی کے حوالے ہوتا ہے۔ سپرد ہے شرح صدر کے ساتھ لہٰذا اس کا صرف اس ذات کے لیے ہوتا ہے۔ اسی اعتبار سے۔ بہر حال رسول اللہ کا یہ فرمان کہ روزہ دار کے لیے دو راحتیں ہیں ایک اس کے افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری اس کی اس کے رب کے ساتھ ملاقات کے وقت ہوگی۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک راحت اس کے افطار کے وقت ہوتی ہے یعنی وہ راحت وخوشی اس کو افطار اصل ثواب پر ہوتی ہے جو اس کے لیے واجب ہو چکا ہے اس کو اللہ جانتا ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا یا یوں خوشی ہوتی ہے کہ اللہ نے اب اس کو افطار کرنے کی اجازت دے دی ہے اور دن بھر کے روزے کے ساتھ رات کو بھی جوڑنے کا حکم یا اجازت نہیں دی ورنہ تو بھوک سے ہلاکت تک نوبت پہنچتی اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ روزے دار کے لیے افطار کے وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ اور قیامت میں خوشی ہوگی اس لیے کہ ثواب اور جزا اس کی طرف پہنچے گا۔ بہر حال منہ کی بدبو کو جو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے وہ اس لیے ہے کہ تا کہ

واضح کر دے کہ وہ اگر چہ طبائع میں تکلیف اور نا گوار چیز ہے تاہم اللہ کے ہاں وہ پسندیدہ ہے مسواک کے ساتھ اس کو ختم کرنا مناسب نہیں ہے۔ جیسے کہ شہید کا خون غسل کے ساتھ اس سے زائل نہیں کیا جاتا، اور روزہ دار صبر کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے جیسے وہ کھانے پینے پر ثواب دیا جاتا ہے واللہ اعلم۔ اور تحقیق نقل کی گئی ہے ابن عیینہ سے حضور کے اس قول کے بارے میں کہ روزہ میرے لیے ہے۔

۳۵۸۲:...... مکرر ہے۔ جیسے ہمیں خبر دی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو الطیب مظفر بن سہل خلیلی نے ان کو اسحٰق بن ایوب بن حسان واسطی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اس آدمی سے جو سوال کر رہا تھا سفیان بن عیینہ سے تو انہوں نے فرمایا اے ابو محمد آپ کیا کہتے ہیں اس روایت کے بارے میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں اپنے رب تعالیٰ سے۔ ہر ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے سوائے روزے کے وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا؟ ابن عیینہ نے جواب دیا کہ یہ تمام احادیث سے زیادہ اجود ہے اور زیادہ احکم ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے حساب لے گا اور بندے کے ذمے جتنے مظالم وزیادتیاں ہوں گی ان سب کی ادائیگی اس کے تمام اعمال سے کرے گا، سارے اعمال ختم ہو جائیں گے صرف روزہ باقی رہے گا (یعنی اس کو اللہ تعالیٰ کسی کی ادائیگی میں نہیں کھپائیں گے بلکہ محفوظ رکھیں گے) پھر اگر اعمال ختم ہو گئے اور مظالم باقی ہوئے تو اللہ تعالیٰ وہ اپنے ذمہ لے لیں گے اور ان کی ادائیگی اپنی طرف سے کر دیں گے۔ اور اس کے روزے کے بدلے اس کو جنت میں داخل کر دیں گے۔ یہ مطلب ہے اس کا کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا۔

روزہ میں دکھاوا نہیں

۳۵۸۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو الحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ ابو عبید نے کہا تحقیق ہم جانتے ہیں کہ نیکی کے سارے اعمال اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور وہی جزا دے گا پس ہم دیکھتے ہیں کہ اس نے روزے کو زیادہ خاص کیا ہے بایں طور کہ وہی متولی وسرپرست بنے اس کی جزا کا اس لیے کہ روزہ نہیں ظاہر ہوتا ابن آدم سے زبان کے ساتھ نہ فعل کے ساتھ لہٰذا اس کو فرشتے لکھ لیا کریں سوائے اس کے نہیں کہ وہ دل کی نیت ہے۔ اور رک جانا ہے کھانے پینے کی حرکت سے۔ لہٰذا وہ فرماتے ہیں کہ میں ہی متولی ہوں اس کی جزا کا اس بنا پر کہ جو میں پسند کروں گا ڈبل کروں گا وہ کسی کتاب پر تحریر نہیں ہوگا وہ دلیل جو اس بات کو بیان کرتی ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے:

لیس فی الصوم ریاء.

روزے میں دکھاوا نہیں ہے۔

ابو عبداللہ نے کہا ہے کہ مجھے اس کے بارے میں حدیث بیان کی ہے لیث سے اس نے عقیل سے اس نے ابن شہاب سے اس نے اسے مرفوع کیا ہے اور کہا کہ یہ اس لیے ہے کہ سارے کے سارے اعمال حرکات کے ساتھ ہوتے ہیں یعنی جسمانی طور پر ظاہر ہو جاتے ہیں سوائے روزے کے خاص طور پر کہ وہ صرف نیت کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ لوگوں سے مخفی رہ جاتی ہے جب روزے کی نیت کر لیتا ہے تو وہاں دکھاوا کہاں سے ہوسکتا ہے؟ حدیث کی یہی توجیہ ہے میرے نزدیک۔ ابو عبید نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے سفیان بن عیینہ سے کہ اس نے فی الصوم کی تفسیر یوں کی ہے۔ اس لیے کہ صوم صبر ہے انسان صبر کرتا ہے کھانے سے پینے سے اور صحبت سے۔ اس کے لیے انہوں نے یہ آیت پڑھی:

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب

یعنی یہ بات ہے کہ صبر کرنے والے اپنا اجر بغیر حساب کے دیئے جائیں گے۔

وہ کہتے ہیں کہ روزے کا ثواب ایسا ہے کہ اس کے لیے کوئی حساب نہیں ہے جو اپنی کثرت سے معلوم ہو سکے۔ ابو عبید نے کہا ہے کہ وہ دلیل

جو سفیان کے قول کی تائید کرتی ہے جو مروی ہے اس قول کی تفسیر میں کہ سائحون سے مراد روزے دار ہیں۔صائم بمنزلہ سائح کے ہوتا ہے۔

۳۵۸۳:......مکرر ہے۔ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان سعید بن محمد بن عبدانی نیساپوری نے نیساپور میں ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے اس کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو ابوغسان نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔اور دارمی کی روایت میں ہے للجنۃ ۔اور یوں کہا ہے کہ:

لایدخله الا الصائمون. بخاری نے ان کو روایت کیا ہے سعید بن ابی مریم سے۔

۳۵۸۴:......ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن علی الغامی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو خالد بن مخلد نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو حدیث بیان کی ہے ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا: بے شک جنت میں ایک دروازہ ہے اسے ریان کہا جاتا ہے قیامت کے دن اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ان کے ساتھ اور کوئی وہاں داخل نہیں ہوگا، کہا جائے گا کہاں ہیں روزہ دار وہ اس سے داخل ہو جائیں جب آخری بندہ ان میں سے داخل ہوگا تو وہ بند کر دیا جائے گا اور پھر وہ کبھی نہیں کھلے گا۔

روزہ دار کے سامنے کھانا

۳۵۸۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عمر مقری بن حمامی سعدان نے ان کو حدیث بیان کی ہے احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن ہلالی نے ان کو عبدالملک بن ابراہیم جدی نے ان کو شعبہ نے ان کو حبیب انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے سنا ایک لونڈی سے جو ہم لوگوں کی تھی اسے لیلی کہا جاتا تھا وہ حدیث بیان کرتی تھی ام عمارہ بنت کعب سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے۔ام عمارہ نے کھانا لاکر ساتھ رکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کھائیے آپ بھی تو وہ بولی میں روزے سے ہوں تو حضور نے فرمایا جب روزہ دار کے سامنے کھایا جائے تو روزے دار پر فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔حتی کہ فارغ ہو جائیں۔یقضوا کے الفاظ تھے۔یہ فقیہ کی روایت کے الفاظ ہیں۔اور مقری کی روایت میں یوں ہے وہ بیان کرتی ہے اپنی دادی ام عمارہ سے جو کعب کی بیوی تھی وہ انصار کے ایک آدمی تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ روزے دار کے سامنے جب کھایا جائے فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں حتی کہ فارغ ہو جائیں۔

روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں

۳۵۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے اپنی اصل کتاب اور ابو صادق محمد بن احمد عطار نے سب نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابوعقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو سلیمان بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ بلال رسول اللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتہ کر رہے تھے حضور نے فرمایا ناشتہ کروائے بلال۔وہ بولے کہ یارسول اللہ میں روزے سے ہوں تو حضور نے فرمایا ہم اپنے رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق بچ گیا ہے جنت میں۔کیا سمجھ گئے ہو تم اے بلال۔فرمایا کہ روزے دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لیے بخشش طلب کرتے ہیں جب تک اس کے پاس کھایا جاتا رہے۔

۳۵۸۷:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلیمان فقیہ نے بغداد میں انہوں نے کہا کہ یہ حدیث پڑھی گئی تھی عبدالملک

(۳۵۸۵)......أخرجه أحمد (۴۳۹/۶) من طریق شعبة. به

بن محمد رقاشی پر اور میں سن رہا تھا ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو شعبہ نے ان کو محمد بن ابو یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابو نصر ہلالی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں رجاء بن حیوۃ سے وہ ابو امامہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کسی عمل کے بارے میں بتائیے۔ روزے کو لازم کر لیجیے اس لیے کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔

اعمال کی قسمیں

۳۵۸۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے اور ابوبکر قاضی نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی عمر بن محمد بن زید عمری نے کہ ان کو زید نے حدیث بیان کی ہے کہتے ہیں کہ میں اس کو نہیں جانتا مگر رسول اللہ سے انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اعمال سات طرح پر ہیں۔ بعض عمل اپنی مثل بعض دو مثل یعنی بھرا اجز بعض عمل دس مثل بعض سات سو مثل بعض عمل واجب کرنے والے ہیں بعض عمل ایسے ہیں کہ ان کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جو عمل ایک مثل والا ہوتا ہے وہ ہے جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔ اور ایک آدمی نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے مگر کرتا نہیں ہے۔ اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے (یہ عمل ایک مثل والا ہے) وہ آدمی جو نیکی کرتا ہے اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں (یہ عمل دس مثل والا ہے) اور وہ آدمی جو فی سبیل اللہ عمل کرتا ہے یہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس کو سات سو گنا ثواب ملتا ہے (یہ سات سو مثل والا عمل ہے) اور وہ آدمی جو اللہ کو ملے یعنی مرتے وقت تک نہ عبادت کرے مگر اس کی اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص اللہ کو اس طرح ملے کہ غیر اللہ کی عبادت بھی کرتا ہو اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ (یہ عمل موجب واجب کرنے والا ہوا) اور وہ عمل عامل جس کا ثواب جانتا ہو بس اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہو وہ روزہ ہے۔ اسی طرح روایت کیا اس کو ابن وہب نے بطور منقطع روایت کے۔

روزہ دار کی فضیلت

۳۵۸۹:......اور اس کو روایت کیا ہے ابن عقیل نے جیسے ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابو عقیل یحییٰ بن متوکل نے ان کو محمد بن زید نے ان کو عبداللہ بن دینار نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال اپنے اجر کے (اپنے اجر کے اعتبار سے) سات قسم ہوتے ہیں۔ دو عمل موجب (واجب کرنے والے) ہیں اور دو عمل اپنی ایک مثل والے ہیں۔ ایک عمل دس امثال والا ہے ایک عمل سات سو مثل والا ہے۔ اور ایک وہ ہے جس کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ واجب کرنے والے وہ ہیں جو اللہ کو ملا صرف اس کی عبادت کرتا ہوا اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو۔ اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو اللہ کو ملا اس کے ساتھ کسی شئی کو شریک کرتا تھا اس کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے (گویا عقیدہ توحید و عمل توحید جنت کو واجب کرتا ہے۔ اور عقیدہ شرک اور عمل شرک جہنم کو واجب کرتا ہے) مترجم: اور جو شخص گناہ کا عمل کرتا ہے اس کی مثل جزا دیا جائیگا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے ذکر کیا کہ جو نیکی کا ارادہ کرے تو اس کی مثل جزا دیا جائے گا۔ مگر میری کتاب سے ساقط ہو گیا ہے۔ فرمایا جو عمل کرے نیکی کا جزا دیا جائیگا دس مثل۔ جو انسان مال اللہ کی راہ میں خرچ کرے دہرا کیا جائے گا اس کے لیے اس کا خرچہ، ایک درہم کے بدلے سات سو درہم اور ایک دینار کے بدلے سات سو دینار۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے روزہ رکھنا اس کا ثواب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۳۵۹۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ

(۳۵۸۷)......أخرجه المصنف من طريق الحاكم (۱/۴۲۱) وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

بن وھب نے ان کو خبر دی ابن لھیعہ نے ان کو زبان بن فائد نے ان کو لھیعہ بن عقبہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے عمر بن ربیعہ نے ان کو سلمہ بن فیض نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دن میں اللہ کی رضا جوئی کے لیے روزہ رکھے اللہ اس کو جہنم سے اتنی دور کر دیں گے مثل اس فاصلے کہ ایک کوا پرواز کرے جبکہ وہ ابھی بچہ ہو حتی کہ وہ بوڑھا ہو کر مر جائے (کہتے ہیں کہ کوے کی بڑی لمبی عمر ہوتی ہے)۔

۳۵۹۱:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن عبدالحمید واسطی نے ان کو زیاد بن یحی نے ان کو سھل بن حماد نے ان کو جریر بن ایوب بجلی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو شعبی نے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ فرماتے تھے۔ جو بھی بندہ صبح کرتا ہے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کے اعضا تسبیح کرتے ہیں۔ اور آسمان دنیا والے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ چھپ جائے سورج حجاب میں پھر اگر وہ ایک رکعت پڑھ لیتا ہے یا دو رکعت تو روشن ہو جاتے ہیں اس کے لیے آسمان نور سے اور حوروں میں سے اس کی ہونے والی بیویاں کہتی ہیں۔ اے اللہ اس کو ہمارے پاس بھیج دے ہم لوگ اس کے دیدار کے مشتاق ہیں اگر وہ بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے۔ اور سبحان اللہ کہتا ہے یا اللہ اکبر کہتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کا ثواب لکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ حجاب میں چھپ جائے۔

۳۵۹۲:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو ابومیسرہ نے محمد بن حسین ہمدانی سے ان کو محمد بن عبید نے ان کو قاسم بن حکم نے اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے۔ ان کو ابوالحسین محمد بن جمیع غسانی نے ان کو محمد بن احمد بن شاہ مرد فارسی نے حلب میں۔ ان کو محمد بن حسان ازرق نے ان کو قاسم بن حکم نے ان کو جریر بن ایوب بجلی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے ان کو ابن اسحٰق نے ان کو مسروق نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور اس کو ذکر کیا ہے اسی کے مفہوم میں بطور مرفوع روایت کے۔

۳۵۹۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسن نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان دونوں کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو حیوۃ بن شریح نے اور لیث بن سعد نے اور جابر بن اسماعیل نے ان کو عقیل بن خالد نے ان کو ابن شہاب نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لیس فی الصیام ریاء.

کہ روزوں میں دکھاوا نہیں ہے۔

اسی طرح روایت کی گئی ہے اس اسناد کے ساتھ منقطع روایت۔ اور اس کو روایت کیا ہے منصور بن عمار نے سھل سے وہ غلام ہیں مغیرہ بن ابوالصلت کے ابن شھاب سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوھریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ روزوں میں کوئی ریاء کاری نہیں ہے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا اس نے میرے لیے اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دیا تھا۔

۳۵۹۴:......ہمیں خبر دی ابواحمد الحسین بن علوشاہ اسد آبادی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن ماسی نے ان کو ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ بصری نے بطور املاء کے سنہ ۲۹۰ میں ان کو ابوعاصم ضحاک بن مخلد نے ان کو حجاج نے وہ ابن ابوعثمان صواف ہے اس نے یحیٰی سے اس نے محمد بن علی سے اس نے ابوھریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا تین دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ روزے دار کی دعا ۔ مسافر کی دعا مظلوم کی دعا ۔

۳۵۹۵:......ہمیں خبر دی ابومنصور مظفر بن احمد بن زیاد علوی نے ان کو ابوجعفر بن رحیم نے ان کو عبداللہ بن یحیٰی غسانی نے ان کو ابوالقاسم نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو عبدالملک بن قدامہ بن ابراہیم بن حاطب جمحی نے ان کو ان کے والد اور عمرو بن حسین سے اس نے عائشہ

(۳۵۹۱)......اخرجه المصنف من طريق ابن عدى (۲/۷/۵۴ و ۵۴۸)

سے قدامہ بن مظعون سے اس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں ایسا آدمی ہوں کہ جنگوں میں چھڑا رہتا یعنی بغیر بیویوں کے رہنا مجھ پر بہت ہی مشکل گذرتا ہے کیا میں خصی ہو جاؤں (یعنی خصے نکلوا دوں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن مظعون تم روزے کو لازم کرلو بے شک یہی خصی ہونا ہے (یعنی خصی ہونے کی ضرورت نہیں پڑے گی وہ مقصد روزے سے حاصل ہو جائے گا)۔

۳۵۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو علی بن عبدالحمید نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف نکلے مسجد میں ان کے اصحاب میں سے کچھ نوجوان بیٹھے تھے آپ نے فرمایا جن کے پاس طاقت ہو یعنی مالی گنجائش ہو وہ ضرور نکاح کرلے ورنہ اس پر روزہ رکھنا لازمی ہے بے شک وہ اس کے لیے پاکدامنی ہے (اور خواہش پر کنٹرول کرنا ہے) اور رگ کو کاٹنے والا ہے۔

ماہِ رمضان کے فضائل

۳۵۹۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحاق فقیہ نے اور ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے دونوں کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو یحیی بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن ابوانس مولی تیمیین نے کہ ان کو والد نے ان کو بیان کی اس نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب رمضان آجاتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں اور بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے اس کو حدیث اسماعیل بن جعفر سے اس نے ابوسہیل نافع بن مالک سے وہ ابن ابوانس چچا ہیں مالک بن انس کے۔

۳۵۹۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوعمرو بن نجید نے ان کو ابوبکر محمد بن اسماعیل بن مہران نے ان کو ابوکریب محمد بن علاء نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیطان اور سرکش جن باندھ دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھلتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ اور ساری رات اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اے خیر کے متلاشی آگے بڑھ اور اے شر کے متلاشی پیچھے ہٹ جا اور اللہ تعالی کے لیے کئی جہنم سے آزاد شدہ لوگ ہوتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ رات بھر جاری رہتا ہے۔

۳۵۹۹:......اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحق نے وہ کہتے ہیں ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالعباس محمد نے بن اسحق ثقفی نے ان کو ابوکریب نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا۔ ہے اس کی اسناد کے ساتھ مذکورہ کی مثل علاوہ ازیں سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا ہے۔ شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں اور سرکش جن۔ اور اس نے بیچ میں واو کو ذکر نہیں کیا اور آخر میں کہا ہے: یہ عمل رات بھر رہتا ہے۔

۳۶۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے اور عارم نے وہی ابن فضل ہے دونوں نے کہا کہ ان کو حماد بن زید نے ان کو ایوب نے ان کو ابوقلابہ نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان کو خوشخبری دیتا ہے۔ تحقیق آچکا ہے تمہارے پاس رمضان برکت والا مہینہ ہے اللہ نے تمہارے اوپر اس کے روزے فرض کردیئے ہیں اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہزار مہینے سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم کیا گیا ہے وہ محروم ہے۔

(۳۵۹۸)......أخرجه المصنف في السنن (۳۰۳/۴) من طريق أبي بكر بن عياش. به

رمضان برکت والا مہینہ ہے

۳۶۰۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو عرفجہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ عقبہ بن فرقد کے پاس تھے وہ ہمیں حدیث بیان کرتے تھے۔ رمضان شریف کے بارے میں اچانک اصحاب نبی میں سے ایک آدمی آ گیا۔ تو عقبہ بن فرقد چپ ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ ہمیں آپ حدیث بیان کیجیے۔ رمضان کے بارے میں آپ نے کیا سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے تھے؟ اس نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: رمضان برکت والا مہینہ ہے اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں اور رات بھر اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اے جنت کے طلب کرنے والے آ جا۔ اے شر کے طالب رک جا۔ امام احمد رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ ماہ رمضان میں شیطان کی تصفید ہونا اور بند کرنا۔ اس کے بارے میں احتمام ہے کہ اس سے مراد اس کے مخصوص ایام مراد ہوں۔ اور شیاطین سے مراد وہ ہوں جو وحی کی آواز سن کر چراتے تھے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ مردۃ الشیاطین۔ سرکش شیطان فرمایا ہے۔ اس لیے کہ ماہ رمضان نزول قرآن کا وقت تھا آسمانی دنیا کی طرف اور نگرانی اور حفاظت واقع ہوئی تھی شہابوں کے ساتھ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وحفظا من كل شيطان مارد.

ہم نے ستارے بنائے ہر سرکش شیطان سے حفاظت کے لیے۔

رمضان شریف میں تصفید کرنا اور جکڑنا حفاظت کے سلسلے میں مبالغہ ہے۔ اور احتمال ہے کہ اس سے مراد رمضان کے دن ہوں۔ اور اس کے بعد بھی۔ اور مطلب یہ ہے کہ شیاطین رمضان میں نہیں اخلاص پاتے لوگوں میں فساد اور خرابی پیدا کرنے کے لیے اس قدر جتنی کہ وہ اس کام کے لیے غیر رمضان میں خلاصی پاتے ہیں۔ اس لیے کہ اکثر مسلمان روزوں میں مصروف ہوتے ہیں اور روزوں میں شہوت خواہشات کا قلع قمع ہوتا ہے تلاوت قرآن اور دیگر تمام عبادات (مگر اسی صورت میں یہ ممکن ہوسکتا ہے جب قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا روزہ رکھا جائے۔ جس طرح دور حاضر میں روزہ رکھا جاتا ہے اور دونوں وقت بے تحاشا پیٹ بھر کر کھایا جاتا ہے اور اللہ کی ہر نعمت کی فراوانی ہوتی ہے اور عام دنوں کے مقابلے میں کم کھانے کی بجائے کئی کئی گنا زیادہ کھایا جائے اور عبادت کم سے کم کی جائے تو نہ اس طرح شہوات کم ہوتی ہیں بلکہ اور زیادہ ہو جاتی ہیں اور نہ ہی روحانی ترقی ہوتی ہے نہ ہی تقویٰ کا معیار بلند ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی حقیقت کو سمجھ کر عمل کی توفیق دے) اور انسان رمضان میں قرآن کی قرأت اور دیگر عام عبادات میں مصروف رہتے ہیں لہٰذا شیطانوں کو کم موقع ملتا ہے فساد پر ابھارنے کا۔

روزہ دار کی پانچ خصلتیں

۳۶۰۲:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ہشام بن ابو ہشام نے ان کو محمد بن محمد بن اسود نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت رمضان کے بارے میں پانچ خصلتیں دی گئی ہے جو کہ ان سے قبل وہ خصلتیں کسی امت کو نہیں ملی تھیں۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ روزے دار کے لیے فرشتے افطار تک استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو آراستہ کرواتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ قریب ہے میرے نیک بندے پائیں ان سے مشقت کو اور تکلیف کو اور تیری طرف لوٹ کریں۔ اور اس میں شیطان

باندھ دیئے جاتے ہیں اور اس قدر خلاصی نہیں پاتے جس قدر وہ غیر رمضان میں خلاصی پاتے ہیں اور آخر رات میں ان کو بخش دیا جاتا ہے۔ کہا گیا یارسول اللہ یہ شب قدر ہوتی ہے؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ عمل کرنے والے کو اس کے اجر کی جزا پوری یوں دی جاتی ہے جب وہ اپنا عمل پورا کر دیتا ہے۔

۳۶۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو سعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء خفاق نے ان کو ہیثم بن حواری نے ان کو زید عمی نے ان کو ابو نضرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہے جو مجھ سے قبل کسی نبی کو نہیں دی گئیں بہر حال ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر کرم سے دیکھ لے اس کو کبھی بھی عذاب نہیں دے گا۔ بہر حال دوسری چیز یہ ہے کہ ان کے منہ کی بو جب وہ شام کرتے ہیں۔ اللہ کے ہاں کستوری سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے۔ بہر حال تیسری چیز تو وہ یہ ہے کہ فرشتے ان کے لیے دن رات استغفار کرتے رہتے ہیں بہر حال چوتھی چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتے ہیں وہ یوں کہتی ہے۔ تیار ہو جا۔ اور آراستہ ہو جا میرے بندوں کے لیے قریب ہے کہ وہ دنیا کی تعب و مشقت سے استراحت پالیں میرے گھر کی طرف اور میرے اکرام کی طرف۔ بہر حال پانچویں چیز یہ ہے کہ جب آخری شب ہوتی ہے تو ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ مجلس میں سے کسی نے پوچھا کہ کیا یہ شب قدر ہوتی ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ نہیں شب قدر نہیں ہوتی بلکہ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ عمل کرنے والے عمل کرتے ہیں پھر جب وہ فارغ ہو جاتے ہیں اپنے اعمال سے تو وہ اپنا اجر پورا پورا پاتے ہیں۔

چھ لاکھ انسانوں کا جہنم سے چھٹکارہ

۳۶۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو ابراہیم بن مضارب نے ان کو جعفر بن محمد حسین نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو مبشر بن عبداللہ بن زرین نے ان کو ابو الاشہب جعفر بن حارث نے ان کو ابو سہل نے حسن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے لیے رمضان کی ہر رات میں چھ لاکھ انسان جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور جب آخر رات ہوتی ہے تو اللہ اتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں جتنے پہلے آزاد ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ روایت مرسل آئی ہے۔

۳۶۰۵:......ہمیں خبر دی ابو الحسن محمد بن یعقوب فقیہ نے طابران میں ان کو ابو علی محمد بن احمد بن حسن صواف نے ان کو احمد بن یحییٰ نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ابن نمیر نے اعمش سے ان کو حسین بن واقد نے ان کو ابو غالب نے ان کو ابو امامہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر افطار کے وقت آگ سے آزاد شدہ لوگ ہوتے ہیں (یعنی اس وقت آزاد کرتا ہے) یہ حدیث غریب ہے روایت ہے اکابر کی اصاغر سے۔ اور یہی روایت ہے اعمش کی حسین بن واقد سے۔

۳۶۰۶:......ہمیں خبر دی ابو عثمان سعید بن محمد بن عبدان نے ان کو ابو بکر محمد بن مومل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو ابو جعفر محمد بن احمد بن عبدالجبار نسوی نے ان کو حمید بن زنجویہ نے ان کو ابو ایوب دمشقی نے ان کو ناشب بن عمرو شیبانی نے وہ پکے آدمی تھے روزہ دار تھے عبادت گذار تھے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی مقاتل ابن حیان نے ان کو ربعی ابن حراش نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے رسول اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ جب رمضان کی پہلی شب ہوتی ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی ایک دروازہ بند نہیں ہوتا۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی نہیں کھولا جاتا۔ پورے مہینے تک۔ اور بند کر دیئے جاتے ہیں سرکش جن اور اعلان کرنے والا آسمان سے اعلان کرتا ہے پوری رات صبح پھوٹنے تک اے خیر کے طالب آگے بڑھو اور اے شر کے طالب رک جاؤ۔ دیکھئے کون بخشش مانگنے والا ہے ہم اس

کو بخشش دیں۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے ہم اس کی توبہ قبول کریں۔ کیا کوئی دعا مانگنے والا ہے، ہم اس کی دعا قبول کرلیں کیا کوئی سائل ہے ہم اس کا سوال اس کو دے دیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر افطار کے وقت ماہ رمضان میں۔ ساٹھ ہزار جہنم سے لوگ آزاد ہوتے ہیں۔ پھر جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے اس دن اس قدر لوگ آزاد کیے جاتے ہیں جتنے پورے مہینے میں آزاد کیے گئے تھے۔ یعنی تیس مرتبہ ساٹھ ساٹھ ہزار۔

۳۶۰۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو ابواحمد زبیری نے ان کو کثیر بن زید نے ان کو عمرو بن تمیم نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوھریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اظلكم شهر كم هذا

تمہارا یہ مہینہ تم پر سایہ کر آیا ہے۔

رسول اللہ کی قسم کے ساتھ نہیں گذرا مسلمانوں پر کوئی مہینہ جو زیادہ بہتر ہو اس سے اور نہ ہی آئے گا۔ میرا خیال ہے کہ کہا تھا کہ منافقوں پر کوئی مہینہ برا نہیں ان کے لیے اس مہینے سے۔ بے شک اللہ تعالیٰ لکھ دیتا ہے اس کے اجر کو اور ثواب کو اس کے داخل ہونے سے قبل۔ اس کے علاوہ دوسروں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ لکھ دیا جاتا ہے اس کا بوجھ بھی اور محرومی بھی اس کے داخل ہونے سے قبل۔ یہ ایسی بات ہے کہ مؤمن اس میں تیار کرتا ہے خرچ قوت کا عبادت میں اور منافق اس میں تیار کرتا ہے اہل ایمان کی برائی اور غیبت کرنا۔ اور ان کی کمزوریوں کا تعاقب کرنا۔ یہ مہینہ مؤمن کے لیے غنیمت ہے اور فاجر و بدکردار پر معصیت ہے یعنی ماہ رمضان۔

صبر کا مہینہ

۳۶۰۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد ضریر یا کاری نے مقام ری میں ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ایاس بن عبدالغفار نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے۔ اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو اسماعیل بن نجید نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے۔ ان کو خبر دی علی بن حجر نے اور ہمیں خبر دی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاھد نے ان کو ابومحمد بن جعفر بن مطر نے ان کو جعفر بن محمد نصر نے ان کو حافظ علی بن حجر نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں میرے سامنے پڑھا محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے ان کو علی بن حجر سعدی نے ان کو حدیث بیان کی ہے یوسف خزیمہ نے ان کو علی بن حجر سعدی نے ان کو حدیث بیان کی ہے یوسف بن زیاد نے ان کو ھمام بن یحییٰ نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو سلمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو تحقیق سایہ کر آیا ہے تمہارے اوپر ایک عظیم مہینہ برکت والا مہینہ وہ مہینہ جس میں ہزار مہینے سے بہتر ایک رات ہے اللہ نے اس مہینے کے روزے فرض کردیئے ہیں اور اس کی راتوں کا قیام نفل بنادیا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کسی خصلت کے ساتھ خیر میں سے، اللہ کا قرب حاصل کرے اس کی مثال ایسے ہے جیسے اس نے رمضان کے علاوہ ستر فرض ادا کیے ہیں وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کردیا جاتا ہے۔ جو شخص اس میں روزہ افطار کرائے گا اس کے گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی اور اس کی گردن جہنم سے آزاد کردی جائے گی اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور روزے دار کا اجر بھی کم نہیں ہوگا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے ہر شخص تو روزہ افطار کرانے کے لیے کچھ نہیں رکھتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی ثواب اللہ تعالیٰ اس کو دے گا جو روزے دار کا روزہ کھلوائے دودھ کے ایک گھونٹ کے ساتھ۔ یا ایک کھجور کے ساتھ۔ یا پانی کے ایک گھونٹ کے ساتھ۔ اور جو شخص روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اللہ اس کو میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ وہ پیاسا نہیں

(۳۶۰۷)......أخرجه المصنف (۴/۳۰۴) من طريق أبي أحمد الزبيري

ہوگا۔حتی کہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔وہ ایسا مہینہ ہے۔جس کا اول رحمت ہے اوسط مغفرت ہے اور اس کا آخر جہنم سے آزادی ہے۔ہمام نے اپنی روایت میں یہ اضافہ فرمایا ہے۔اس مہینہ میں چار کام کثرت کے ساتھ کرو۔ان میں سے دو کاموں کے ساتھ تم اپنے رب کو راضی کرو گے۔اور دو کام تمہاری اہم ضرورت ہیں جس کے بغیر تمہارا گذارہ نہیں ہے۔وہ کام جس کے ساتھ تم اپنے رب کو راضی کرو گے۔وہ یہ ہیں یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور اس سے استغفار بھی کرو۔(یعنی لا الہ الا اللہ کا ذکر اور استغفر اللہ کا ورد کثرت سے کرو) اور وہ دو جو تمہاری ضرورت اور مجبوری نہیں وہ یہ ہیں۔جنت اللہ سے مانگو اور اسی سے جہنم سے پناہ مانگو۔یہ حدیث ہمام کے الفاظ ہیں اور یہ زیادہ مکمل ہے۔

سابقہ گناہوں کی معافی

۳۶۰۹:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد نے ان کو حسن بن محمد بن صباح زعفرانی نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب ملنے کے عزم کے ساتھ رکھے اس کے سابقہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔بخاری نے اس کو روایت کیا ہے علی سے اس نے سفیان سے۔

۳۶۱۰:......ہمیں خبر دی ابو نصر محمد بن احمد بن اسماعیل بن ابراہیم بزار طابرانی نے طابران میں۔ان کو عبداللہ بن احمد بن منصور طوسی سے سنہ ۳۲۶ تین سو چھبیس میں ان کو ابو بکر یوسف بن یعقوب نجاحی نے مکہ میں ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو زہری نے ان کو ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کی حالت میں طلب ثواب کے لیے اس کے پہلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۳۶۱۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حمید نے ان کو سفیان نے ان کو زہری نے ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابو ہریرہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص رمضان کو روزے ایمان کی حالت میں ثواب کے حصول کی نیت کے ساتھ رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے اور اس کو روایت کیا ہے۔یحیی بن ابو کثیر نے ان کو ابو سلمہ نے جیسے اس کو روایت کیا ہے ابن عیینہ نے زہری سے۔

۳۶۱۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر بن اسحاق نے اور جعفر بن محمد نصیر خلدی نے دونوں کو ابو عمرو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔جو شخص شب قدر کی رات کو عبادت کرے ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت کے ساتھ اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔مسلم بن ابراہیم سے۔

۳۶۱۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن موسی نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحی بن ابو طالب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بیان کیا عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو عطاء نے ان کو محمد بن عمرو بن ابو سلمہ نے ان کو ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزے رکھے ماہ رمضان کے اور اس کا قیام وعبادت کی ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت کے ساتھ اس کے گذرے ہوئے گناہ معاف ہو جائیں گے۔اور جس نے شب قدر میں عبادت کی ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ اس

(۳۶۰۸)......عزاه السيوطي إلى ابن خزيمة وقال إن صح الخبر. والمصنف والأصبهاني في الترغيب عن سلمان وقال الحافظ ابن حجر في اطرافه مداره على علي بن زيد بن جدعان وهو ضعيف ويوسف بن زياد الراوي عنه ضعيف جداً وتابعه اياس بن عبدالغفار بن علي بن زيد عند البيهقي في الشعب قال ابن حجر واياس ماعرفته

☆...... هكذا بالأصل

کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۳۶۱۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کا روزہ فرض کر دیا ہے اور اس کی رات کی عبادت سنت قرار دی گئی ہے۔ جو شخص اس کا روزہ رکھے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ اور یقین کے ساتھ۔ اس کے سابقہ گناہ کا کفارہ ہوگا یا لما سلف کہا تھا۔ یا جیسے بھی کہا۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے دیگر نے نصر بن شیبان سے اس نے کہا کہ اپنے والد سے۔ اور وہ اس کے ساتھ متفرد ہے۔

۳۶۱۵:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو نصر بن علی جہضمی نے ان کو نصر بن شیبان نے وہ کہتے ہیں کہ میں ملا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے میں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کیجیے کوئی سی حدیث جو اس کو آپ کے والد نے رسول اللہ سے بیان کی ہو۔ انہوں نے کہا کہ میرے والد نے مجھے حدیث بیان کی تھی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے رمضان کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا یہ وہ مہینہ ہے اللہ نے تمہارے اوپر اس مہینے کے روزے فرض کیے ہیں۔ اور میں نے اس کا قیام یعنی رات کی عبادت کو سنت بنا دیا ہے جو شخص اس کے دن کا روزہ رکھے اور اس کی رات کو عبادت کرے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اس کو اس کی ماں نے آج جنم دیا ہے۔

۳۶۱۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازھر نے ان کو ابن فورک نے ان کو ربیعہ بن عثمان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو اسحاق بن ابواسحٰق نے کہ ابوہریرہ نے حضرت کعب سے کہا تم لوگ رمضان کو اپنے ہاں کیا پاتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہم اس کو گناہوں کو مٹانے والا پاتے ہیں۔ کیا تم نے رسول اللہ سے پوچھا تھا۔ ابوہریرہ نے کہا جی ہاں میں نے سنا تھا آپ فرماتے تھے۔ جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔ میں نہیں جانتا مگر کہا تھا کہ اس کا قیام کرے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ معاف کر دیئے جائیں گے اس کے سارے گناہ۔ کعب الاحبار نے کہا میں تمہیں خبر دوں گا کہ وہ گناہوں کو مٹانے والا ہے۔

۳۶۱۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابوریحان نے ان کو شعیب نے ان کو عبداللہ بن ابوحسین نے ان کو عیسیٰ بن طلحہ نے ان کو عمرو بن مرہ جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے پاس ایک آدمی آیا بنی قضاعہ میں سے اور بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور میں پانچ نمازیں بھی پڑھتا ہوں۔ رمضان کے روزے بھی رکھتا ہوں رات کا قیام بھی کرتا ہوں اور زکوٰۃ بھی دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حالت پر ہو وہ صدیقین میں سے ہوتا ہے اور شہداء میں سے۔

۳۶۱۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو احمد بن ازہر بن رفیع نے ان کو عبدالرحمٰن بن جبلہ نے ان کو عبدالعزیز بن مختار نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو بکیر بن مسمار نے ان کو عبداللہ بن حراش نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے فرماتے تھے۔ جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور رات کو قیام کرے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت کے ساتھ اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۳۶۱۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالولید فقیہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ہارون بن سعید ایلی نے ان کو ابن وہب نے ان کو ابوصخر نے ان کو عمر بن اسحٰق (مولی زائدہ) نے حدیث بیان کی ہے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ

(۳۶۱۵)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود (۲۲۴) وفي مسند الطيالسي (سفيان عن علي) بدلاً من (نصر بن علي) وهو خطأ

(۳۶۱۹)......أخرجه مسلم (۲۰۹/۱) وأخرجه المصنف بنفس الإسناد (۱۸۷/۱۰)

نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک گناہوں کو مٹانے والی چیزیں ہیں ان گناہوں کو جو درمیان میں ہیں جب کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ہارون بن سعید سے۔

تین گناہوں کا کفارہ نہیں

۳۶۲۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو ہیثم نے ان کو عوام بن حوشب نے ان کو عبداللہ بن سائب کندی نے ان کو ابوھریرہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نماز اس نماز تک جو اس سے پہلے تھی کفارہ ہے اور جمعہ سے جمعہ تک جو اس سے پہلے تھا کفارہ ہے اس گناہ کا جو ان دونوں کے درمیان تھا مگر تین گناہوں سے کفارہ نہیں ہوگا۔

(۱)......اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔

(۲)......رسول اللہ کا طریقہ چھوڑ دینا۔

(۳)......بیع توڑنا۔ابو ہریرہ نے فرمایا میں نے جان لیا کہ یہ بات ایک اور وجہ سے ہو جو پیدا ہو گیا ہے۔میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کے ساتھ شرک کرنا تو ہم نے سمجھ لیا ہے یہ بیع توڑنا اور ترک سنت کیا ہوا؟ فرمایا کہ نکث صفقہ یہ ہے کہ تم کسی آدمی کے ساتھ ایسے سیدھے ہاتھ سے بیع کرو پھر اس کی طرف مخالفت کرو۔پھر تم اپنی تلوار کے ساتھ اس کے سامنے آؤ۔بہر حال ترک سنت وہ ہے جماعت سے نکل جانا۔

اہل قبلہ کی بخشش

۳۶۲۱:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن ایوب نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو عمرو بن حمزہ بن اسید نے ان کو خلف بن ربیع نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: سبحان اللہ! تم لوگ عنقریب کس چیز کا استقبال کرنے والے ہو اور وہ چیز تمہارے سامنے آنے والی ہے؟ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں یا رسول اللہ کیا ہوا؟ کوئی وحی اتری ہے یا کوئی دشمن آیا چاہتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر ماہ رمضان (آیا چاہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی پہلی رات میں اہل قبلہ کے ہر فرد کو بخش دیں گے کہ محفل میں ایک آدمی اپنا سر ہلا رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔بس بس۔بخ بخ۔رک رک۔حضور نے ان کو فرمایا شاید تیرا دل تنگ ہو رہا ہے یہ سن کر۔وہ بولا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ یہ بات نہیں ہے۔مگر نہیں خیال کیا تھا منافق کا (کہ کیا منافق اھل قبلہ کی بھی معافی ہو جائے گی؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کافر ہے۔اس میں منافق تو کسی کھاتے میں نہیں ہے۔اسی طرح اس کو روایت کیا ہے اسحاق بن حسن حربی اور کدیمی نے مسلم بن ابراہیم سے۔

جبرائیل امین کی دعا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آمین کہنا

۳۶۲۲:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد بن جعفر قاری نے بغداد میں ان کو عبداللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل تبوذکی نے ان کو ابو یحییٰ صاحب طعام نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بنوایا تو آپ نے اس کی تین سیڑھیاں یا تین درجے رکھے۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلی پر چڑھے تو فرمایا آمین۔اس کے بعد دوسری پر چڑھے تو فرمایا آمین۔جب تیسری پر چڑھے تو فرمایا آمین۔مسلمانوں نے پوچھا یا رسول اللہ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ نے آمین کہی ہے لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔حضور نے فرمایا بے شک جبرائیل علیہ السلام مجھ سے پہلے پہلے درجہ پر چڑھے تھے انہوں نے کہا اے محمد میں نے بولا

میں حاضر ہوں سعادت حاصل کرتا ہوں۔ بولے کہ جس شخص نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پالیا یا دونوں کو مگر اس کی مغفرت نہ ہو سکی اللہ اس کو اپنے رحمت سے دور کردے۔ میں نے سن کر کہا آمین۔ جب دوسرے پر جبرائیل علیہ السلام چڑھے بولے اے محمد میں نے کہا میں حاضر ہوں سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اس نے کہا کہ جس نے ماہ رمضان کو پالیا اور اس کے دن کا روزہ رکھا۔ رات کو قیام کیا پھر وہ مر گیا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی وہ آگ میں داخل ہو گیا۔ اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کردے میں نے کہا آمین۔ جب جبرائیل تیسرے درجے پر چڑھا تو کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس نے کہا میں حاضر ہوں اور سعادت حاصل کرتا ہوں۔ بولے جس کے سامنے تیرا ذکر ہو وہ تجھ پر درود نہ پڑھے وہ ہلاک ہو جائے۔ (تینوں مرتبہ جبرائیل نے کہا کہو آمین۔ لہٰذا میں نے آمین کہی) ابوعبداللہ حافظ نے کہا اور ابو یحیٰ صاحب طعام کا نام محمد بن عیسیٰ عبدی نے اس نے اس کا نام اپنی کنیت کے ساتھ رکھا ہے۔ ابوعقاب سھل بن حماد ایک روایت میں اسی سے۔

۳۶۲۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اس نے کہا ہمیں خبر دی ابوبکر بن اسحٰق فقیہ نے ان کو ابوالمثنی نے ان کو عبداللہ بن اسماء نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یحیٰ بن ایوب نے ان کو عبداللہ بن قریط نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابوسعید خدری نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے حدود کو پہچانا اور تحفظ کیا جس چیز کا تحفظ کرنا چاہئے تھا۔ اس کے سابقہ گناہ کا کفارہ بن جائے گا۔

۳۶۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ نے ان کو عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان آجاتا اپنا قمر بند کس لیتے تھے اور آپ بستر پر آرام کے لیے نہیں آتے تھے حتیٰ کہ رمضان گذر جاتا۔

۳۶۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا یحیٰ بن ابراہیم بن یحیٰ نے دونوں کو ابوالحسین عبدالباقی بن قانع نے ان کو احمد بن علی جرار نے ان کو محمد بن عبدالحمید تمیمی نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قرہ بن خالد نے ان کو عصاء بن ابورباح نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان آجاتا تو آپ کا رنگ بدل جاتا۔ آپ کی نماز زیادہ ہو جاتی اور دعا میں بڑی عاجزی و زاری کرتے تھے۔ اور اللہ سے زیادہ ڈرتے تھے۔ اس کو روایت کیا ہے خلف بن ایوب نے ان کو عوف بن ابوجمیلہ نے ان کو محمد بن سیرین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد مذکورہ حدیث ذکر کی ہے۔

۳۶۲۶:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو عباد بن حمزہ نے ان کو ایوب بن خلف بن ایوب نے انہوں نے مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

اللہ سے مانگنے والا ناکام ونامراد نہیں ہوتا

۳۶۲۷:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابواسحٰق بن محمد بن عثمان دینوری نے مکہ میں ان کو عبداللہ بن محمد ابن وہب دینوری نے ان کو ابوصالح احمد بن منصور نے ان کو عبدالرحمٰن بن قیس ضبی نے ان کو ہلال بن عبدالرحمٰن نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے ان کو سعید بن مسیب نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں اللہ کے ذکر کرنے والے کو بخش دیا جائے گا اور رمضان میں اللہ سے مانگنے والا ناکام ونامراد نہیں ہوگا۔

(۳۶۲۷)......قال الهیثمی فی المجمع (۳/۱۴۳) رواه الطبرانی فی الأوسط وفیه هلال بن عبدالرحمن وهو ضعیف

ہر سائل کی حاجت روائی

۳۶۲۸:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن یزید بن سنا نے ان کو زید بن ابوانیسہ نے ان کو طارق بن عبدالرحمٰن نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بیشک رمضان میں رات کی ایک تہائی گذرنے کے بعد اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے۔ یا آخر تہائی میں۔ خبردار ہوشیار کوئی سائل ہے جو سوال کرے پس عطا کیا جائے گا کیا کوئی بخشش مانگنے والا ہے۔ اس کو بخش دیا جائیگا۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے جو توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔

۳۶۲۹:...... ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاھد نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بن جبیر نسوی نے ان کو محمد بن یاسین بن نضر نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عبدالحمید حمانی نے ان کو ابوبکر ہذلی نے ان کو زہری نے ان کو عبیداللہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان آجاتا تو ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر مانگنے والے کو دیتے تھے۔

۳۶۳۰:...... ہمیں خبر دی ابوالقاسم بن حبیب مفسر نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو ان کے والد نے پھر اسی حدیث کو اس نے ذکر کیا اس طرح کہا اس کو ابوبکر ہذلی نے ان کو زہری نے۔ اور حفاظ حدیث نے ان کو روایت کیا ہے زہری سے۔

رمضان میں صدقہ کی فضیلت

۳۶۳۱:...... جیسے کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو فضل بن محمد بن مسیب نے ان کو ابوثابت محمد بن عبیداللہ مدینی نے ان کو ابراہیم بن سعد نے زہری سے ان کو عبیداللہ بن عبداللہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ سب لوگوں میں سے خیر کے کام میں زیادہ بہتر اور زیادہ اچھے تھے اور رمضان میں تو وہ اور زیادہ بہتر اور زیادہ اچھے ہوجاتے بھلائی کے کاموں میں جب جبرائیل ان کو ملتے تھے۔ اور جبرائیل ان کو رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے۔ یہاں تک کہ رمضان ختم ہوجاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے قرآن پیش کرتے (یعنی پڑھ کر سناتے یعنی جبرائیل کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے) جب جب ملتے تو رسول اللہ چلتی ہوئی ہوا سے زیادہ خیر کے کام میں تیز ہوجاتے تھے۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے ابراہیم بن سعد کی حدیث سے یا دیگر سے اور اس کو روایت کیا ہے صدقہ بن موسیٰ سے ثابت نے اس نے انس سے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یارسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ رمضان میں صدقہ کرنا۔

رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے

۳۶۳۲:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو امام ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن محمد بن حیان نے ان کو نصر بن علی نے ان کو محمد بن ابراہیم بن علاء نے ان کو احمد بن محمد بن اخی سواد القاضی نے ان کو اوزاعی نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت سجائی جاتی رہتی ہے سال سے اگلے سال تک رمضان کے لیے۔ اور بے شک حوریں زینت اختیار کرتی رہتی ہیں۔ اس سال سے اگلے سال تک رمضان کے روزہ داروں کے لیے جب رمضان آجاتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ کردے میرے لیے اس میں جوڑے پس جو شخص اس مہینے میں کسی مسلمان کو چھوٹی تہمت نہ لگائے بہتان باندھ کر اور نشہ نہ پیئے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ بنادیتے ہیں اور جو شخص اس میں کسی مسلمان پر تہمت لگائے یا اس میں شراب نوشی کرے اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے اعمال تباہ کردیتے ہیں بس بچو تم

ضان سے، بے شک وہ اللہ کا مہینہ ہے، تمہارے واسطے گیارہ مہینے ہیں۔ اس میں تم کھاتے پیتے رہتے ہو اور لذتیں اٹھاتے ہو۔ اللہ نے ایک ہینہ اپنے لیے مقرر کیا ہے۔ پس بچو ماہ رمضان میں۔ بے شک وہ اللہ کا مہینہ ہے ابو عبداللہ حافظ نے کہا۔ ہم اس کو نہیں لکھیں گے۔ حدیث اوزاعی سے اس نے عطاء بن ابو رباح سے مگر اس اسناد کے ساتھ۔ اس نے کہا اور اس کی روایت دوسری اسناد کے ساتھ۔ شامیوں کی حدیث سے ہے دائے حدیث اوزاعی کے عطاء سے۔ احمد بیہقی نے کہا اس کی اسناد میں ضعف ہے اور اس طرح اس میں جو اس کے بعد ہے۔

جنت کا رمضان کے لئے آراستہ کیا جانا

۳۶۳۳:...... ہمیں خبر دی ابو العباس احمد بن ابراہیم بن احمد بن نجان ھمدانی نے ھمدان میں ان کو ابو القاسم عبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے ن کو یوسف بن موسیٰ مروزی نے ان کو ایوب بن محمد وزان نے ان کو ولید بن ولید دمشقی نے ان کو ابن ثوبان نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو ابن عمر نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت آراستہ کی جاتی رہتی ہے ماہ رمضان کے لیے سال کے آغاز سے آنے والے سال تک رمایا کہ جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ایک ہوا چلتی ہے جو جنت کے درختوں کے پتوں سے گذرتی ہوئی بڑی بڑی نکھوں والی گوری عورتوں (حوروں) کو لگتی ہے وہ کہتی ہیں اے رب کر دے تو ہمارے واسطے اپنے بندوں میں سے شوہر ہماری آنکھیں ان کے ساتھ ٹھنڈی ہوں اور ہم اپنی آنکھیں ان کے ساتھ ٹھنڈی کریں۔

۳۶۳۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا مزکی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں مجھ پر پڑھا محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے یہ کہ ابو الخطاب یاد بن یحیی حسانی نے ان کو خبر دی ہے کہ کہا ابو اسحاق نے اور میں نے پڑھا ابو العباس رضی اللہ عنہ ازھری کے سامنے میں نے کہا تمہیں حدیث یان کی ہے ابو الخطاب زیاد بن یحیی حسانی نے ان کو سھل بن حماد نے ان کو ابو عقاب نے ان کو جریر بن ایوب بجلی نے شعبی سے اس نے نافع سے ن نے بردہ سے اس نے ابو مسعود غفاری سے اس نے کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دن فرمایا تھا کہ اھل رمضان۔ پھر رمایا اگر لوگ یہ جان لیں کہ کیا ہے رمضان؟ تو میری امت تمنا کرے گی کہ پورا سال رمضان ہو ایک آدمی نے جو خزاعہ میں سے ہے اے اللہ کے بی ہمیں حدیث بیان کیجیے۔ حضور نے فرمایا بے شک جنت البتہ آراستہ کی جاتی ہے ماہ رمضان کے لیے سال کے آغاز سے آئندہ سال تک ھر جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جو جنت کے پتوں کو کھڑکھڑاتی ہے۔ پس بڑی آنکھوں والی حوریں اس کی لرف دیکھ کر کہتی ہیں۔ اے رب مقرر کر دے ہمارے واسطے اپنے بندوں میں سے اس مہینے میں شوہر جن کے ساتھ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری ساتھ ٹھنڈی ہوں۔ فرمایا کہ جو بھی بندہ رمضان کے دن کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بیاہ دیں گے ایک کو حور العین کے ساتھ ایک خیمے میں جو موتی سے بنا ہوگا، جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ حور مقصورات فی الخیام۔ وہ حور ہیں جو خیموں پر رکی ہوئی ہیں۔ ان میں سے ہر عورت پر ستر پوشاکیں ہیں جن میں سے ہر ایک کا رنگ علیحدہ ہے اور وہ ستر رنگ دیئے گئے ہیں۔ خوشبو کا ہر جوڑے کی خوشبو علیحدہ ہے اور ان میں سے ایک عورت کے لیے ستر ہزار نوکرانیاں ہیں اس کی ضرورت کے لیے اور ان ستر ہزار میں سے ہر ایک کے پاس سونے کا پیالہ ہے اس میں کھانے کا رنگ پائے گا وہ انسان ہر لقمے پر الگ لذت جو آخری لقمے کی ہو وہ پہلے کی نہیں تھی۔ ان میں سے ہر عورت کے لیے ستر تخت یا مسہریاں ہوں گی سرخ یاقوت کی بنی ہوئی اور ہر چارپائی پر ستر بستر ہوں گے جن کا اندر والا حصہ موٹے ریشم کا ہوگا ہر بستر

(۳۶۳۲)......عزاه السيوطي إلى المصنف و ابن عساكر.

(۳۶۳۳)......قال السيوطي أخرجه الطبراني وأبونعيم في الحلية والدارقطني في الأفراد والمصنف وتمام وابن عساكر عن ابن عمر وفيه الوليد الدمشقي قال أبوحاتم صدوق قال الدارقطني وغيره متروك.

پر تکیے ہوں گے۔ اور اس کے شوہر کو بھی اسی قدر عطا ہوں گے۔ وہ بھی اس مسہری پر ہوں گے جو یاقوت احمر سے بنی ہوگی جس پر موتی جڑے ہوں گے۔ اس پر دو کنگن ہوں گے سونے کے ہر دن کے لیے ہوں گے جس نے روزہ رکھا تھا رمضان میں سوا ان اعمال کے جن میں سے اس نے نیکیاں کی تھیں۔

امام احمد نے فرمایا اور اس کو روایت کیا ہے ابن خزیمہ نے اپنی کتاب میں دو وجہ سے جریر سے۔ اور حدیث سلم بن قتیبہ سے اس نے جریر سے مگر وہ نافع بن سودہ ہمدانی سے ایک آدمی سے جو بنو عفار میں تھے۔ اس کے بعد کہا کہ وہ دل ہی ہے کہ روایت جریر بن ایوب سے ہے۔ میں نے کہا کہ جریر بن ایوب ضعیف ہے۔ اہل نقل کے نزدیک اور اس کو روایت کیا عبداللہ بن رجاء نے جریر بن ایوب سے مگر یہ کہ انہوں نے نہیں کہا غفاری۔

ہر سجدہ پر پندرہ سو نیکیاں

۳۶۳۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو سہل احمد بن محمد بن ابراہیم مہرانی نے اور ابو زکریا بن ابو اسحاق مزکی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم بغوی نے بغداد میں ان کو حسن بن علیل عنبری نے ان کو ہشام بن یونس لولوی نے ان کو محمد بن مروان سدی نے ان کو داؤد بن ابو ہند نے ان کو ابو نضرہ عبدی نے ان کو عطاء بن ابو رباح نے ان کو ابو سعید خدری نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ رمضان کی آخری رات ہو جاتی ہے۔ اور جو بھی بندہ مؤمن ان راتوں میں سے کسی رات میں عبادت کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں اس کے لیے پندرہ سو نیکیاں ہر سجدے کے بدلے میں اور اس کے لیے جنت میں یاقوت سرخ سے ایک گھر بنایا جاتا ہے جس کے ساتھ بڑے دروازے ہوتے ہیں۔ ہر دروازے پر سونے کا حول ہوتا ہے۔ جو مرصع ہوتا ہے سرخ یاقوت کے ساتھ جب وہ رمضان کا پہلا روزہ رکھتا ہے تو اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ماہ رمضان میں سے مثل اس دن کے اور اس بندے کے لیے ہر روز ستر ہزار استغفار کرتے رہتے ہیں۔ صبح سے سورج غروب ہونے تک اور اس کے لیے ہر ایک سجدے کے بدلے میں جو وہ رمضان میں سجدے کرتا ہے دن میں ہوں یا رات میں ایک درخت ہوتا ہے جس کے سائے تلے پانچ سو سال تک سوار چلتا رہے۔ اور ہم نے روایت کیا ہے احادیث مشہورہ میں جو اس مذکورہ پر دلالت کرتی ہیں یا اس کے کچھ معنی پر۔

دن اور مہینہ کا انتخاب

۳۶۳۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو احمد بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر بن عبدالرحمن مروزی نے مقام رملہ میں ہم نے ان سے لکھا تھا بیت المقدس میں۔ ان کو یعلی بن عبید نے ان کو اسماعیل بن ابو خالد نے ان کو کعب نے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دن رات کی ساعتوں کا انتخاب فرمایا تو ان میں سے پانچ فرض نمازوں کے اوقات بنائے۔ اور دنوں کا انتخاب کیا تو ان میں سے جمعہ کو منتخب فرما دیا اور مہینوں کا انتخاب کیا تو ان میں رمضان کو چن لیا اور راتوں کا انتخاب کیا تو ان میں لیلۃ القدر کو منتخب کر دیا اور زمین کے قطعات کا انتخاب کیا تو ان میں مساجد کو منتخب کر لیا۔

۳۶۳۷:...... ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن ابو عثمان واعظ نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد بن یحیی نے ان کو محمد بن اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو احمد بن ولید عدل نے ان کو خالد بن یزید نے ان کو یزید بن عبدالملک نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عطا بن یسار نے ان کو ابو سعید خدری

نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام مہینوں کا سردار مہینہ رمضان ہے۔اس کی اسناد میں ضعف ہے۔

۳۶۳۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن جعفر بن حمدان نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے سریج بن یونس نے ان کو بن علیہ نے ان کو شعبہ نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو ہبیرہ بن یریم نے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ تمام مہینوں میں سردار مہینہ رمضان ہے اور تمام ایام میں سردار دن جمعہ ہے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

روزہ دار اپنے روزے کو لغو، بے ہودہ باتوں، گالی گلوچ اور ہر اس چیز سے جو روزے کی شان کے منافی ہو پاک رکھے۔

۳۶۳۹:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحاق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھا اس نے ابوالزناد سے اس نے اعرج سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا: روزے ڈھال ہیں جب تم میں سے کوئی آدمی روزہ دار ہو نہ گالی گلوچ کرے اور نہ جہالت کی حرکت کرے اگر کوئی آدمی اس سے لڑے یا گالی گلوچ کرے اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔

۳۶۴۰:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عمرو بن ابو جعفر نے ان کو ابو یعلی نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو سفیان نے ان کو ابوالزناد نے ان کو اعرج نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک آدمی روزہ دار ہو نہ وہ گالی دے نہ جہالت کا کام کرے اور اگر کوئی اس سے لڑے یا اسے کوئی گالی دے اسے چاہیے کہ یوں کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے۔

۳۶۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد مصری نے ان کو مالک بن یحیی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو ابن ابوذئب نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم سیاری نے مرو میں ان کو ابوالموجہ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابن ابوذئب نے ان کو مقبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: جب روزہ دار جھوٹ بولنا نہ چھوڑے اور اس پر عمل کرنا بھی اور جہالت بھی تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی۔ یہ الفاظ احمد بن یونس کی حدیث کے ہیں۔ اور یزید بن ہارون نے نہیں ذکر کیا ہماری روایت میں۔اپنے والد سے اور انہوں نے کہا کہ جو شخص جھوٹ بولنا نہیں چھوڑتا۔الی آخرہ۔اور کہا ہے کہ پس نہیں ہے اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی ضرورت۔ بخاری نے ان کو روایت کیا ہے احمد بن یونس سے۔

۳۶۴۲:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالحسین محمد بن حسین بن قدامہ حندوقی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن یوسف نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن اسکندرانی نے ان کو عمرو بن ابو عمرو نے ان کو سعید بن ابو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت سے رات کو عبادت کرنے والے ایسے ہیں کہ جن کا حصہ محض جاگنا ہے اور بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کا نصیب صرف بھوک پیاس ہے۔(یعنی دونوں کے لیے اجر وثواب کچھ بھی نہیں ہے۔)

۳۶۴۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے اور محمد بن ابوبکر

۳۶۴۰)......أخرجه مسلم (۲/۸۰۶)

۳۶۴۱)......أخرجه المصنف (۴/۲۷۰) من طريق أحمد بن يونس

۳۶۴۲)......أخرجه المصنف من طريق عمرو بن أبي عمرو (۴/۲۷۰)

نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے حماد بن زید نے ان کو واصل مولیٰ ابوعیینہ نے ان کو بشار بن ابوسیف نے ان کو ولید بن عبدالرحمن نے ان کو عیاض بن غطیف نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوعبیدہ بیمار ہو گئے تھے۔ ہم لوگ ان کی مزاج پرسی کے لیے گئے تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔

۳۶۴۴:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یحیی بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عباس ترقفی نے ان کو محمد بن یحیی ازدی نے ان کو داؤد بن محبر نے ان کو خلف بن اعین قرشی نے ان کو ہمام اخی وھب بن منبہ نے ان کو ابوھریرہ نے کہ غیبت کرنا روزے کو پھاڑ دیتا ہے اور استغفار کرنا اس کو پیوند لگا کر جوڑ دیتا ہے۔ جو شخص تم میں سے چاہے کہ وہ کل صبح لے آئے اپنے روزے کو پیوند لگا ہوسلا ہوا اسے چاہیے کہ وہ ضرور کرلے۔ یہ روایت موقوف ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے۔

روزہ نام ہے جھوٹ اور لغو گوئی سے بچنے کا

۳۶۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالفتح ھلال بن محمد بن جعفر حفاد نے ان کو حسین بن یحیی بن عیاش قطنی نے ان کو ابراہیم بن مجشد نے ان کو ھیثم نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے ان کو علی نے کہ وہ خطبہ دیا کرتے تھے جب رمضان آجاتا اور یوں کہتے تھے یہ ماہ مبارک اللہ نے جس کا روزہ فرض کیا مگر اس کا قیام فرض نہیں کیا (تراویح) آدمی کو یہ قول کرنے سے بچنا چاہیے کہ میں روزہ رکھوں گا جب فلاں روزہ رکھے گا۔ اور افطار کروں گا جب فلاں افطار کرے گا۔ خبردار روزہ صرف کھانے پینے سے (رکنا) نہیں ہے بلکہ جھوٹ بولنے باطل کام سے لغو گوئی سے (بھی رکنا لازمی ہے) خبردار رمضان شروع ہونے سے پہلے روزے مت رکھو۔ بلکہ جب رمضان کا چاند دیکھ لو بس روزہ رکھو اور جب چاند (شوال کا) دیکھو تو روزہ رکھنا چھوڑ دو۔ اگر تمہارے سامنے بادل آجائیں تو (تمیں دن کی) گنتی پوری کرلو۔ حضرت علی نے فرمایا: حضور فرماتے تھے: یہ نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد۔ ابوالفتح نے کہا کہ اور ہمیں حدیث بیان کی تھی ھیثم نے مجالد سے اس نے شعبی سے اس نے مسروق سے یہ عمر رضی اللہ عنہ بھی فرمایا کرتے تھے اس کی مثل۔

۳۶۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر قاضی نے اور ابوبکر زکریا بن ابواسحق نے اور ابوعبدالرحمن سلمی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو بیان کی ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے محمد بن عمرو نے ان کو ابن جریج نے ان کو سلمان بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ جابر بن عبداللہ نے کہا۔ جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کانوں کو آنکھوں کو روزہ ہونا چاہیے اور زبان کو جھوٹ سے آنکھ کان کو محارم سے۔ خصوصاً تکلیف دینا چھوڑ دے اور آپ کے اوپر وقار سکینہ ہونا چاہیے۔ روزے کے دن روزے کا اور بغیر روزے کا دن ایک جیسا نہیں ہونا چاہیے۔ ابوعبداللہ نے کہا محمد بن عمرو یافعی ہے۔

۳۶۴۷:......ہمیں خبر دی یعلی حمزہ بن عبدالعزیز نے صیدلانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن منازل نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو ابوعمیس نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوصالح ختمی نے ان کو ان کے بھائی طلیق بن قیس نے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوذر نے فرمایا۔ جب تم روزہ رکھو تو جتنی طاقت ہو اس کی حفاظت کرو۔ طلیق کی عادت تھی کہ جب ان کے روزے کا دن ہوتا تو صرف نماز ہی کے لیے باہر نکلتے تھے۔

(۳۶۴۳)......أخرجه المصنف من طريق بشار بن ابی سیف (۲۷۰/۴)

(۳۶۴۷)......(۱) مابین القوسین زیادة من ب ولیست فی أ

☆......فی نسخة (خالد)

۳۶۴۸:......فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو ھیثم نے ان کو مجالد نے ان کو شعبی نے ان کو علی نے انہوں نے فرمایا: بے شک روزہ کھانے پینے (سے رکنے کا صرف نام نہیں) بلکہ جھوٹ سے اور باطل سے اور بے ہودہ بات سے بھی روزہ ہے۔

۳۶۴۹:......فرماتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو وکیع نے اور محمد بن بشر نے ان کو سعد نے ان کو عمرو بن مرہ نے ان کو ابوالبختری نے کہ ایک عورت عہد رسول میں روزہ رکھتی تھی اپنی زبان میں کوئی شی تھی (یعنی زبان کو نہیں روکتی تھی) کسی نے کہا کہ اس کا روزہ نہیں ہے۔ پھر اس نے زبان کی حفاظت کی حضور نے فرمایا اب روزہ ہے۔

۳۶۵۰:......مذکورہ اسناد کے ساتھ کہا ابوبکر نے ان کو محمد بن فضل نے لیث سے اس نے مجاہد سے اس نے کہا کہ دو خصلتیں ہیں جو ان سے حفاظت کرلے اس کا روزہ اس کے لیے بچ جائے گا۔ غیبت کرنا اور جھوٹ بولنا۔

۳۶۵۱:......اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو وکیع نے ان کو سفیان نے ان کو ھشام نے ان کو حفصہ ابوالعالیہ نے انہوں نے کہا کہ روزے دار عبادۃ میں ہوتا ہے جب تک وہ غیبت نہ کرے۔

۳۶۵۲:......اور اپنی اسناد کے ساتھ کہا ابوبکر نے ان کو کثیر بن ھشام نے ان کو جعفر نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا میمون بن مہران سے وہ کہتے ہیں کہ بے شک آسان ترین روزہ کھانا اور پینا چھوڑ دینا ہے۔

بلا عذر روزہ چھوڑنے پر وعید

۳۶۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن حسن اور محمد بن موسی نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق نے ان کو عفان نے ان کو شیبہ نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ان کو ابوالمطوس نے۔ بہر حال میں نے ان سے نہیں سنا مجھے خبر دی ہے عمارہ بن عمیر نے ان کو ابوالمطوس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا۔ جو شخص بلا عذر رمضان کا روزہ ترک کردے نہیں پورا کرسکتا اس کو سال بھر کا روزہ۔

۳۶۵۴:......اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ان کو محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوذر اور بشر بن عمار نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے شعبہ نے حبیب بن ابوثابت سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے عمارہ بن عمیر سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوالمطوس سے کہا حبیب نے کہ میں نے دیکھا تھا ابوالمطوس کو بیان کرتے اپنے والد سے اس نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دے بغیر رخصت کے جس کی اللہ نے رخصت دی ہو نہیں پورا ہوگا اس سے اگرچہ وہ سال بھر روزہ رکھے۔

۳۶۵۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عثمان بن عمر ضبی نے ان کو مسدد نے ان کو یحیٰ نے ان کو

(۳۶۴۹)......(۱) فی ب ذرب

(۳۶۵۰)......(۱) سقط من أ　　(۲)...... فی ب سلم

(۳۶۵۱)......(۱) فی ب (قال)

(۳۶۵۲)......(۱) زیادۃ من ب

(۳۶۵۳)......(۱) فی ب عمر　　(۲)......فی ب (قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

أخرجه المصنف فی السنن (۲۲۸/۴) من طریق شعبة

(۳۶۵۴)......(۱) فی ب عمر

مھلب نے بن ابوحبیبہ سے ان کو حسن نے ان کو ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک آدمی بھی ایسے نہ کہے کہ میں نے پورا رمضان قیام کیا ہے (رات کی عبادت) اور پورا رمضان روزہ رکھا ہے (راوی کہتا کہ) مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندے کا اپنی تعریف کرنا ناپسند کیا ہے یا یہ مطلب تھا کہ لازمی ہے کہ نیند بھی کی ہو، جاگے بھی ہوں گے تو پورا کیسے ہو؟ اس کا متابع بیان کیا ہے ھمام نے قتادہ سے اس نے حسن سے۔

ماہ رمضان کے آخری عشروں میں عبادت کے لیے سخت جدوجہد کرنا

۳۶۵۶:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان نے ان کو ابویعفور عبدی نے ان کو مسلم نے ان کو مسروق نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ آتا آپ رات بھر عبادت کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور تہہ بند کس لیتے (یعنی سخت کوشش کرتے جدوجہد کرتے) بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں ابن عیینہ کی حدیث سے۔

۳۶۵۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو اسماعیل بن اسحاق نے ان کو عارم بن فضل نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابراہیم بن یزید سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اسود بن یزید سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رمضان کے آخری عشروں میں اتنی کوشش کرتے تھے جس قدر ان کے ماسوا میں نہیں کرتے تھے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا قتیبہ سے اس نے عبدالواحد سے۔

فصل......شب قدر کے بارے میں

۳۶۵۸:......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اناانزلناہ فی لیلۃ القدر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ بے شک ہم نے ہی اتارا ہے (قرآن مجید) کو شب قدر میں۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کا معنی ہے، وہ رات اللہ تعالیٰ نے جس کو مقدر فرمایا ہے اپنی تدبیر میں۔ ان کی زندگی ان کو موت وغیرہ آنے والے سال کی شب قدر تک۔ اسی مجموعے میں داخل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے ایام یہ اس شب میں مقدر کیا گیا تھا وہ جو آپ کا مقام تھا قرآن میں اس کے مثل تک آنے والے سال تک۔ سوائے اس کے نہیں کہ قرآن لیلۃ القدر فرمایا گیا ہے دال کے سکون کے ساتھ اس لیے کہ اس سے مراد لیلۃ القضا یعنی فیصلے کی رات نہیں لی گئی۔ کیونکہ قضاء اور فیصلے کا تعلق مستقبل سے ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے جو چیز مراد لی گئی ہے وہ ہے، اس چیز کی تفصیل جس کے ساتھ قضاء یعنی فیصلہ جاری ہو چکا اور اس کی تحریر ہو۔ تا آنکہ جو چیز فرشتوں کی طرف القاء کی جائے سال میں زہ ایک مقدار ہو ایسی مقدار کے ساتھ جس کو ان کا علم احاطہ کیے ہوئے ہو یعنی ان کو علم کے احاطے میں ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے اس رات کی تعریف میں فرمایا ہے۔ اناانزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ برکت والی رات دی ہوئی ہے اولیاء اللہ کے لیے۔ پس بے شک وہ ہزار مہینے سے بہتر بنائی گئی ہے جب اس کو زندہ کریں گے یعنی اس میں عبادت کریں گے اور اس کی قدر کریں گے جیسے اس کے قدر کرنے کا حق

(۳۶۵۶)......(۱) فی ب الأصبهانی

(۳۶۵۷)......(۱) فی ب أخبرنا (۲)......فی ب غیر واضح فی (أ)

أخرجه مسلم فی الصیام عن قتیبة وأبی کامل عن عبدالواحد بن زیاد. به

ہے۔اور اس کو عبادت کرتے ہوئے گذاریں نماز کے ساتھ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کے ساتھ۔لہو اور لغو سے ہٹ کر۔پھر ارشاد فرمایا:

انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم

بے شک ہم ہیں ڈرانے والے۔اسی رات میں فیصلہ کیا جاتا ہے ہر امر محکم۔

یعنی ہر امر جو بیان کرنے والا ہے صحیح اور درست کو اور حکمت کو۔اور حکمت بمعنی محکم بھی ہے۔اور کہا گیا ہے کہ آیت کا معنی یوں ہے الگ کیا جاتا ہے ہر امر حکیم۔یعنی قرآن کے اجزا تفصیل و وضاحت کرتے ہیں۔اس اعتبار سے یہ فصل اور فرق امر حکیم کا ہوگا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ لیلۃ القدر بوجہ اس تقدیر و اندازے کے ہے جو اس میں قرآن اتارا جاتا ہو آنے والے سال تک فقط۔بہر حال تمام امور جو جاری ہوتے ہیں ملائکہ کے ہاتھ پر اہل زمین کی تدبیر سے۔بقیا وہ شعبان کی پندرھویں شب میں واضح ہوتے ہیں۔

۳۶۵۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن مقرئی نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے منصور سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے اللہ کے اس فرمان میں:

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

ہم نے قرآن کو عزت والی رات میں اتارا ہے۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو یکبارگی نازل کیا تھا لیلۃ القدر میں۔پس تھا یہ علم موقع النجوم کے اور اللہ تعالیٰ اتارتا تھا۔اس کو اپنے رسول پر بعض کا پیچھے بعض کے۔پھر پڑھا اس نے:

وقالوا لولا انزل علیہ القران جملۃ واحدۃ. کذالک لنثبت بہ فؤادک ورتلناہ ترتیلا

(اور کفار) نے کہا محمد پر قرآن یکبارگی کیوں نہیں اتارا گیا۔(فرمادیجیے اس کی حکمت یہ ہے) اس طرح اتارنے کی تاکہ ہم جمادیں اس کے ساتھ تیرے دل کو اور آہستہ آہستہ اتارا ہے ہم نے اس کو۔آہستہ اتارنا۔

فیصلہ والی رات

۳۶۶۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوھاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

فرمایا کہ:

ھی لیلۃ الحکم

یہ حکم اور فیصلے کی رات ہے۔

۳۶۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو حسین بن محمد بن زیاد قبانی نے ان کو ابوعثمان سعید بن یحییٰ بن سعد اموی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عثمان بن حکیم نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ تو البتہ دیکھتا ہے آدمی کو

(۳۶۵۸)......(۱) فی ب (کان)　(۲)......فی ب (مقدراً)　(۳)......لیس فی ب

(۳۶۵۹)......(۱) زیادۃ من (ب)　(۲)...... فی ب وکان　(۳)...... سقط من (۱)

(۴)...... لیست فی (ب)　(۵)......لیست فی أ

عزاہ السیوطی فی الدر (۶/۳۷۰) إلی المصنف

کہ وہ بازاروں میں کاروبار کررہا ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام موتی میں آچکا ہوتا ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

انا انزلناه فی لیلة مبارکة انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم

بے شک ہم نے اس کو اتارا ہے برکت والی رات میں بے شک ہم ہی ڈرانے والے ہیں اسی میں فیصلہ کیا جاتا ہے ہر امر محکم۔ یعنی لیلة القدر میں۔

ابن عباس نے فرمایا کہ پس اس رات میں فیصلہ کیا جاتا ہے امر دینا آئندہ سال اسی رات تک۔

۳۶۶۲:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو عثمان عمرو بن عبداللہ بصری نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو یعلی بن عبید نے ان کو سفیان نے سلمہ بن کھیل سے ان کو ابو مالک سے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

فیھا یفرق کل امر حکیم

اس میں ہر حکمت والے یا ہر امر کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

ابو مالک نے کہا کہ اس سال کے اگلے سال تک سارے کام مراد ہیں۔

۳۶۶۳:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فیصل نے ان کو حسین نے ان کو سعد بن عبیدہ نے ان کو ابو عبدالرحمٰن نے اس قول میں۔

فیھا یفرق کل امر حکیم

ابو عبدالرحمٰن نے کہا کہ سال کے امور کی یعنی اگلے سال لیلة القدر تک امور کی تدبیر کرتا ہے۔ اور انتظام فرماتا ہے۔

۳۶۶۴:...... ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد منصور نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمرو بن مالک نے ان کو ابو الجوزاء نے کہ **فیھا یفرق کل امر حکیم** سے مراد یہ لیلة القدر ہے۔ دیوان اعظم اور سب سے بڑا رجسٹر لایا جاتا ہے جس میں اس رات سے اگلے سال تک تمام معاملات دینا طے ہوتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مغفرت کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

رحمة من ربک

یہ تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے۔

۳۶۶۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس رحمة اللہ علیہ نے ان کو یحیٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو سعید نے ان کو قتادہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ **فیھا یفرق کل امر حکیم** ۔قتادہ نے فرمایا کہ اس سال سے اگلے سال تک کے امور اس رات میں فیصلہ کیے جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبدالوہاب نے ان کو ابو مسعود جریری نے ان کو ابونضرہ نے۔ انہوں نے کہا اس میں فیصلہ کیا جاتا ہے سال بھر کے تمام امور کا اسی رات میں تمام مشکلات تمام آسانیاں اس کی معاشی معاملات اس کی مثل اگلے سال تک۔

۳۶۶۶:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسی نے ان کو ابو العباس رحمة اللہ علیہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ

(۳۶۶۱)......(۱) غیر واضح فی (أ)

أخرجه المصنف من طریق الحاکم (۲/۴۴۸ و ۴۴۹) وصححه الحاکم ووافقه الذهبی

(۳۶۶۳)......(۱) فی (أ) فیدبر

(۳۶۶۶)......(۱) فی ب الشقاء

نے ان کو ابن ابو لیلیٰ نے ان کو منہال نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے اللہ کے اس قول کے بارے میں:

يمحو الله مايشاء و يثبت

مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہے۔

اس کے پاس ہے اصل کتاب فرمایا کہ اتر تا ہے آسمان دنیا کی طرف ماہ رمضان میں پس تدبیر وانتظام فرماتا ہے سال بھر کے معاملات کا جو چاہتا ہے مٹاتا ہے مگر بد بخت ہونا اور سعادت مند ہونا۔ موت اور حیات کے سوا۔

عزت والی رات

۳۶۶۷:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابوالحسین طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر ان کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے اعمال دیکھائے گئے۔ پہلے اس کے یا جو کچھ اللہ چاہے اس میں سے پس گویا کہ قاصر ہو گئے اس کی امت کے اعمال اس سے کہ پہنچ جائیں دیگر امتوں کے اعمال کے برابر لمبی عمر میں تو اللہ نے ان کو لیلۃ القدر عطا فرمائی جو کہ بہتر ہے ہزار مہینے سے۔

۳۶۶۸:......اور ہم نے روایت کی ہے کتاب السنن میں مجاہد سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں ہتھیار اٹھائے تھے ایک ہزار مہینے تک مسلمانوں کو یہ خبر سن کر حیرانی ہوئی (کہ ہم تو ایسا عمل نہیں کر سکتے) لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل فرمائی۔

۳۶۶۹:......ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عمرویہ صفار نے بغداد میں ان کو احمد بن زبیر بن حرب نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو قاسم بن فضل حدانی نے (ح) ابو عبداللہ نے کہا۔ اور مجھے خبر دی ہے ابوالحسن عمری نے ان کو محمد بن اسحٰق امام نے ان کو زید بن احزم ابوطالب طائی نے۔ ان کو ابوداؤد نے ان کو قاسم بن فضل نے ان کو یوسف بن مازن (راوی نے وہ کہتے ہیں ایک آدمی کھڑا ہوا حسن بن علی کے پاس اور کہنے لگا اے مؤمنوں کا منہ کالا کرنے والے (یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کر کے) حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ اس بارے میں مجھے تکلیف نہ پہنچائیں اللہ تعالیٰ ان کے اوپر رحم فرمائے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خواب میں عالم مثال میں) بنوامیہ کو اپنے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا تھا کہ ایک آدمی کے پیچھے دوسرا آدمی باری باری (منبر پر آ رہا ہے جو کہ اشارہ تھا ان کو بار بار حکومت وخلامت پر آنے کا) مگر آپ کو یہ بات اچھی نہ لگی تو (حضور کی تالیف قلب کے لیے) یہ آیت نازل ہوئی۔ انا اعطینک الکوثر۔ بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے۔ کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے اور یہ آیت نازل ہوئی:

انا انزلناه في ليلة القدر . و ما ادراک ما ليلة القدر .ليلة القدر خير من الف شهر

بیشک ہم نے قرآن مجید کو اتارا ہے عزت والی رات میں۔ اور کیا معلوم آپ کو کہ عزت والی رات کیا ہے؟ عزت والی رات ہزار مہینے سے بہتر ہے تو گویا مملکت بنوامیہ آ کر رہے گی (یا بنوامیہ خلافت لے کر رہیں گے) ہم نے اس کا حساب لگایا تو بس وہ نہ کم ہوا نہ زیادہ۔

۳۶۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسلم بن ابراھیم

(۳۶۶۷)......عزاه السيوطي في الدر (۶/ ۳۷۱) إلى الإمام مالک في الموطأ و المصنف في الشعب

(۳۶۶۹)......(۱) في ب وجوه (۲)...... في ب لاتؤذيني

(۳)......في ب تملكه (۴)......زيادة من ب أخرجه الحاكم (۳/ ۱۷۵) من طريق القاسم بن الفضل

(۳۶۷۰)......أخرجه البخاري (۳/ ۳۳)

نے ان کو ھشام دستوائی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوھریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص شب قدر کا قیام کرے (یعنی رات کی عبادت کرے) ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت کے ساتھ اس کے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے مسلم بن ابراھیم سے اور اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دوسرے طریقے سے ھشام سے۔

ماہ رمضان کی راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنا

۳۶۷۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو موسیٰ بن حسن بن عباد اور محمد بن غالب بن حرب نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوحذیفہ نے ان کو عکرمہ بن عمار نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو خبر دی ہے ابوالحسین احمد بن محمد سمرقندی نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو سماک حنفی نے وہ ابوزمیل ہے ان کو حدیث بیان کی ہے مالک بن مرثد نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابوذر سے میں نے کہا کہ کیا آپ نے پوچھا تھا رسول اللہ سے شب قدر کے بارے میں؟ انہوں نے کہا کہ میں اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھتا رہتا تھا کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے شب قدر کے بارے میں خبر دیجیے کیا وہ رمضان میں ہے؟ یا غیر رمضان میں؟ آپ نے فرمایا بلکہ وہ رمضان میں ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کہ شب قدر انبیاء کے ساتھ ہوتی تھی جب تک وہ رہتے تھے جب وہ فوت ہو جاتے تو وہ شب قدر اٹھالی جاتی تھی یا وہ قیامت تک کے لیے ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بلکہ وہ قیامت کے دن تک کے لیے ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ رمضان کے کون سے دن کے بعد یا کون سی رات ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تلاش کرو پہلے عشرے میں اور آخری عشرے میں اور آخری عشروں میں ابوذر کہتے ہیں کہ اس کے بعد حدیث بیان کی رسول اللہ نے میں نے آپ کی غفلت کو اور پوچھا کہ کون سے عشرے میں آپ نے فرمایا اس کو تلاش کرو آخری عشروں میں مجھ سے ایک شئی کے بعد ایک پوچھتے تم اس کے بعد آپ بات کرتے رہے پھر میں نے آپ کی توجہ مبذول کرائی اور کہا یا رسول اللہ میں آپ کو قسم دیتا ہوں آپ مجھے ضرور بتائیں یا یوں کہا کہ کیا آپ مجھے نہیں بتائیں گے کہ شب قدر کس عشرے میں ہے؟ ابوذر کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سخت ناراض ہوئے کہ کبھی اتنا ناراض نہیں ہوئے تھے اور نہ اس کے بعد کبھی ہوئے اور فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو تم لوگوں کو اس پر مطلع کرتا تلاش کروں اس کو آخری سات میں۔

ماہ رمضان کے آخری عشروں کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنا

۳۶۷۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو اسماعیل بن جعفر نے ان کو ابوسہیل نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تحروا ليلة القدر في الوتر من العشر الا واخر من رمضان

لیلۃ القدر کو ماہ رمضان کے آخری عشروں کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۳۶۷۱)......(۱) اخرجه ب (بن)　(۲)...... في (أ) أسألک

(۳)...... زيادة من ب　(۴)...... ليست في ب

(۳۶۷۲)......(۱) في ب الأوسط　(۲)...... ليست في ب

(۳)...... في ب (أسجد من صبيحتها في ماء وطين)

أخرجه المصنف من طريق مالک (ص ۳۱۹)

بخاری نے اس کو روایت کیا قتیبہ سے اس نے اسماعیل بن جعفر سے۔

رمضان کی تیئسویں شب

۳۶۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن اسحاق نے ان کو ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جو انہوں نے پڑھی مالک پر انہوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے ان کو محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابوسعید خدری نے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ماہ رمضان کے وسطی عشروں میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک سال آپ نے اعتکاف کیا۔ یہاں تک کہ جب اکیسویں شب ہوگئی تھی یہ وہی رات تھی جس کی صبح کو آپ اعتکاف سے باہر آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے رہنا چاہے وہ آخری عشرہ کا اعتکاف کرے۔ میں نے وہ رات دیکھی تھی اس کے بعد میں وہ بھلوا دیا گیا۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا تھا کہ میں سجدہ کر رہا ہوں پانی میں اور کیچڑ میں اس کی صبح کو اور شب قدر کو تلاش کرآخری عشرہ میں اور اس کو تلاش کرو ہر طاق رات میں۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ اسی رات کو بارش ہوگئی اور مسجد کھجور کی چھڑیوں اور پتوں کی تھی چھت ٹپکی۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کی دونوں آنکھوں کو دیکھا اور آپ کے ماتھے پر اور ناک پر پانی اور کیچڑ کا نشان واضح تھا۔ اکیسویں شب کی صبح کو۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ابن ابواویس نے اس نے مالک سے اور ایک دوسرے طریقے سے بھی نقل کی ہے۔ یزید بن ہاد سے اور تحقیق اس کی مخالفت کی ہے عبداللہ بن انیس نے پھر اس نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں شب قدر دکھا گیا تھا پھر میں اس کو بھلوا دیا گیا۔ اور میں نے اپنے آپ کو دیکھا تھا اس رات کی صبح کو کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں انیس کہتے ہیں کہ لہٰذا اب ہم تیئسویں شب کو برسائے گئے تھے لہٰذا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا کر پلٹے تو پانی اور گیلی مٹی کا نشان آپ کے ماتھے پر اور ناک پر سامنے تھا وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن انیس کہتے تھے کہ شب قدر تیئسویں شب ہے۔

۳۶۷۴:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوحمزہ نے یعنی انس بن عیاض نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے محمد بن یعقوب شیبانی نے ان کو محمد بن شاذان نے ان کو علی بن خشرم نے ان کو ابوحمزہ نے ان کو ضمرہ نے ضحاک بن عثمان سے ان کو ابونضر مولی عمر بن عبیداللہ نے ان کو بشر بن سعید نے ان کو عبداللہ بن انیس نے پھر اس نے مذکورہ حدیث ذکر کی۔ اور مسلم نے ان کو روایت کیا ہے علی بن حشرم سے۔

۳۶۷۵:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسین طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھی مالک پر ان کو ابوالنضر مولی عمر بن عبیداللہ نے کہ عبداللہ بن انیس جہنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا گھر دور ہے مجھے ایک رات بتادیں جس رات کو آپ کے پاس آجاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے رمضان کی تیئسویں شب کو آجاؤ۔ اس روایت کو مالک بن ابوالنضر نے وصل کیا ہے۔ ابوالنضر سے اس طرح دیگر دو طریقوں سے بھی مروی ہے۔ عبداللہ بن انیس سے اس نے اپنے والد سے بطور موصول روایت کے۔ ان دو میں سے ایک ہی ہے کہ اس نے پوچھا تھا شب قدر کے بارے میں کہ کونسی رات ہے؟ آپ نے فرمایا تیئس میں انہوں نے کہا کہ پھر وہ یہی رات ہے پھر اس نے رجوع کرلیا اور کہا کہ یہ آئندہ شب ہے اس سے ان کی مراد تیئسویں شب تھی اور اس میں دلالت ہے کہ اس کے بارے میں بھی قطعی قول نہیں ہے۔

(۳۶۷۵)......(۱) فی ب (عن ابن عبداللّٰه بن أنيس عن أبيه)

اخرجه مالک (ص ۳۲۰)

۳۶۷۶:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حدیث بیان کی ہے احمد بن عبدہ نے ان کو فضل بن سلیمان نے ان کو بکیر بن یسار نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حمزہ بن عبداللہ بن انیس سے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے والد سے شب قدر کے بارے میں کیا فرمایا تھا اس نے بتایا کہ میرے والد دیہات میں رہتے تھے انہوں نے کہا کہ میں نے کہا تھا یا رسول اللہ مجھے کسی رات کے بارے میں حکم فرمایئے میں اس میں آپ کے پاس آجاؤں (یعنی رات کو عبادت کے لیے) آپ نے فرمایا کہ تیئسویں کو آجاؤ۔ کہتے ہیں جب والد پیچھے مڑے تو حضور نے فرمایا آخری عشروں میں اس کو تلاش کرو۔

شب قدر آخری سات راتوں میں

۳۶۷۷:...... ہمیں خبر دی تھی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھی تھی مالک پر۔ ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اصحاب رسول میں سے کچھ لوگ شب قدر آخری سات راتوں میں دیکھائے گئے تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے بھی تمہارے والا خواب دیکھا ہے جو کہ آخری سات کے بارے میں متفق ہو گیا ہے۔ جو شخص اس کا متلاشی ہے وہ اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ بخاری ومسلم نے اس کو حدیث مالک سے روایت کیا ہے۔

۳۶۷۸:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوالفضل عبدوس بن حسین بن منصور نے ان کو ابوحاتم محمد بن ادریس رازی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے ان کو عبادہ بن صامت نے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اللہ کے نبی تشریف لائے وہ لیلۃ القدر کی خبر دینا چاہتے تھے۔ مسلمانوں میں سے دو آدمی باہم جھگڑ کر رہے تھے۔ وہ فلاں فلاں تھے لہٰذا وہ شب قدر یا اس کی تعیین اٹھالی گئی۔ ممکن ہے کہ یہی تمہارے حق میں بہتر ہو لہٰذا اس کو تلاش کرو انتیس ویں، ستائیسویں اور پچیسویں رات میں۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح ہیں۔ حمید کی حدیث سے۔

لیلۃ القدر آخری عشرے میں

۳۶۷۹:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے ان کو وحید نے انس سے اس نے عبادہ بن صامت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ ارادہ رکھتے تھے کہ اپنے اصحاب کو لیلۃ القدر کے بارے میں خبر دیں گے مگر دو آدمی باہم لڑ رہے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گھر سے نکلا تھا اور میں ارادہ کر رہا تھا کہ تم لوگوں کو لیلۃ القدر کی خبر دوں گا لیکن دو آدمی باہم جھگڑ رہے تھے لہٰذا وہ مجھ سے واپس لے لی گئی۔ اس کو آخری عشرے میں تلاش کرو۔ تیسویں میں (جب سات باقی ہوں) یا اکیسویں میں (جب نو باقی ہوں) پچیسویں میں (جب پانچ باقی ہوں) اور اس مفہوم کے ساتھ اس کو روایت کیا عکرمہ نے ابن عباس سے۔

۳۶۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے

(۳۶۷۶)...... غير واضح في (أ)

(۳۶۷۷)...... أخرجه مالک (ص ۳۲۱)

(۳۶۷۸)...... (۱) ليست في ت

أخرجه مالک (ص ۳۲۰) عن حميد الطويل. به

(۳۶۷۹)...... أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۵۷۶)

ابوالقاسم عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن تاجر اصفہانی مقام رقی میں ان کو ابوحاتم محمد بن عیسیٰ سقندی نے ان کو علی نے وہ ابن عبدالعزیز ہے ان کو معلّی نے ان دونوں کو وہیب نے ان کو ایوب نے۔اور روذ باری کے ایک روایت میں ہے ان کو خبر دی ایوب نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا تلاش کرو اس کو رمضان کے آخر عشرہ میں۔اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں میں۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے اور اس معنی کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے ابو بکرہ نفیع نے اور اس سے زیادہ مکمل (آنے والی امت ہے)۔

۳۶۸۱:.....ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمٰن بن جوشن نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں لیلۃ القدر کا ذکر کیا گیا ابوبکرہ کے نزدیک تو ابوبکرہ نے کہا میں تو اس کو تلاش کرنے والا نہیں ہوں۔مگر آخری عشرہ میں بعد اس حدیث کے جو میں نے رسول اللہ سے سنی تھی کہ آپ فرماتے تھے کہ تلاش کرو اس کو آخری عشرہ میں۔جب نو دن باقی رہ جائیں، سات دن باقی رہ جائیں یا پانچ دن باقی رہ جائیں۔یا تین باقی رہ جائیں۔یا آخری رات۔لہٰذا ابوبکرہ رات کو نماز پڑھتے تھے۔رمضان کی بیسویں کو۔جیسے وہ نماز پڑھتے تھے سارا سال اور جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو سخت کوشش شروع کردیتے تھے۔

امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا یہ احتمال رکھتا ہے کہ ان کی مراد اس قول سے جب نو باقی رہ جائیں۔نویں رات ہے ان میں سے جو باقی رہ جائے مہینے سے بیس کے بعد اور اسی طرح تمام اعداد ہیں۔لہٰذا ہوگا یہ راجع پہلی دو خبروں کی طرف بیچ تلاش کرنے اس کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں۔اور احتمال ہے کہ اس سے مراد بائیسویں شب ہو چوبیسویں شب ہو اسی طرح آخر تک اور اسی طرح آخر تک یہ وہ راستہ ہے جو باقی رہ جائے اس کے بعد مہینے سے عدد مذکورہ اس میں اور اس پر دلالت کرتا ہے جو روایت کیا ہے ابونضرہ نے ابوسعید خدری سے اس میں۔

رمضان کی ستائیسویں شب

۳۶۸۲:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذ باری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن مثنیٰ نے ان کو عبدالاعلی نے ان کو سعید بن ابونضرہ نے وہ حمیدی ہے اس نے حضرت ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: شب قدر کو تلاش کرو رمضان کے آخری عشروں میں اور اس کی تلاش نویں، ساتویں اور پانچویں میں بیس کے بعد (یعنی پچیس، ستائیس اور انتیس میں) اگر تم کہو کہ اے ابوسعید تم لوگ گنتی کو زیادہ جانتے ہو ہم سے اس نے کہا کہ جی ہاں میں نے کہا کہ نویں ساتویں پانچویں؟ سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا کہ جب بیس اور ایک ایک گذر جائے تو اس کے بعد جو ہے وہ نویں ہے جب تیئیس گذر جائیں تو اس کے پیچھے ہوگی وہ ستائیسویں ہوگی اور جب پچیس گذر جائیں۔تو اس کے متصل جو ہو وہ خامسہ ہوگی اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن مثنی سے جو اس سے زیادہ مکمل ہے۔اور میں نے اس کو نقل کیا ہے کتاب السنن میں سند عالی کے ساتھ۔اور اس معنی کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے۔

(۳۶۸۰).....(۱) فی ب الأصبهانی

أخرجه المصنف من طریق أبی داود السجستانی (۱۳۸۱) وأخرجه البخاری (۳/۶۱)

(۳۶۸۱).....(۱) فی ب بملتمسها (۲)..... سقط من (أ) وأثبتناها من ب

(۳)..... سقط من (أ) وأثبتناها من (ب)

أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۸۸۱)

(۳۶۸۲).....(۱) سقط من أ (۲)..... فی ب (وإذا)

أخرجه المصنف من طریق أبی داود السجستانی (۱۳۸۳)

۳۶۸۳:......جیسے ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو وہب نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو ولید بن عبدالرحمٰن نے ان کو جبیر بن نفیر نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے روزہ رکھا تھا۔ رمضان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ نے (اس سال) ہم سب کو کچھ قیام نہ کروایا مہینے میں حتیٰ کہ جب چوبیسویں رات ہوئی (ساتویں) ان میں سے جو باقی رہ گئی تھیں تو حضور نے ہم لوگوں کو نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ رات کی ایک تہائی چلی گئی۔ جب چھبیس ہوگئی۔ یعنی پانچویں ان میں سے جو باقی رہ گئی تھیں پھر ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ قریب تھا کہ چلی گئی آدھی رات۔ میں نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ ہمیں نفل پڑھاتے رہتے بقیہ حصہ رات کا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ جب کوئی آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے۔ حتیٰ کہ ہٹ جاتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ جب ستائیسویں رات ہوئی تو ہمیں نماز نہ پڑھائی جب اٹھائیسویں ہوگئی تو میرا گمان ہے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا لوگ آپ کے پاس اکٹھے ہوگئے تھے تو ہم لوگوں کو نماز پڑھائی حتیٰ کہ قریب تھا کہ ہم سے سحری فوت ہو جائے۔ پھر اے بھتیجے ہمیں بقیہ مہینہ ہمیں نمازیں نہیں پڑھائیں انہوں نے فرمایا کہ الفلاح سحور ہے۔

۳۶۸۴:......احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایات کی بنا پر احتمال ہے کہ پہلی دو خبروں سے مراد شب قدر کی عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں تلاش اس طرح مراد ہو کہ جب اس کو شمار کیا جائے آخری تاریخ سے پھر یہ گنتی تمام اخبار کے مطابق ہوگی اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس سال میں فرمایا ہو جس میں آپ نے جان لیا تھا کہ اس سال شب قدر پہلے عشرے کی طاق راتوں میں ہوگی لہٰذا آپ نے اپنے اصحاب کو ان راتوں میں تلاش کرنے میں ابھارا ہو پھر دوسرے سال آپ نے جان لیا ہو کہ وہ فلاں عشرے کی طاق راتوں میں سے جو گنا گیا ہو آخر سے حالانکہ وہ اس کی جفت راتیں ہوں جب ان کو گنا جائے اول سے لہٰذا آپ نے ان کو ابھارا ہو اور ترغیب دی ہو ان راتوں میں طلب کرنے کی۔

۳۶۸۴:......تحقیق روایت کی گئی ہے ابوقلابہ سے کہ شب قدر گھومتی ہے دس راتوں میں یعنی ایک سال میں ہوتی ہے اکیسویں شب اور دوسرے سال ہوتی ہے اس کے علاوہ کوئی اور رات جس نے یہ قول کیا ہے کہ اس کی فضیلت اب توقف ہے بعد اس کے جو قرآن اترا ہے ملائکہ کے نزول پر اور ملائکہ کا نزول اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوتا ہے اور تحقیق وہ ان راتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ پس جس رات فرشتے اترتے ہیں اس میں عمل دگنا ہو جاتا ہے اس کا جو اس رات کو عمل کرے گا اور تحقیق ابی بن کعب اس طرف گئے ہیں کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔

۳۶۸۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عبدہ بن ابولبابہ اور عاصم بن ابی نجود نے ان کو ذر بن حبیش نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابی بن کعب سے شب قدر کے بارے میں۔ اس نے قسم کھالی کہ اس سے الگ نہیں ہوتی صرف وہ ستائیسوں میں ہوتی ہے میں نے کہا اے ابوالمنذر آپ یہ کیوں کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ایک آیت یا ایک علامت کی بناء پر جو رسول اللہ نے فرمائی تھی کہ بے شک صبح ہوتی ہے اس دن سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی بوقت طلوع اور اس کو مسلم نے تخریج کیا ہے حدیث سفیان سے اور یہ بھی استدلال کے طریق سے ہے اور یہ علامت تحقیق پائی گئی ہے اس رات کی صبح کے علاوہ میں بھی اور تھے نبی کریم انہوں نے خبر دی تھی اس علامت کی اس رات کے بارے میں جس رات میں انہوں نے دیکھا تھا۔

(۳۶۸۳)......(۱) فی ب (رسول اللّٰہ)

أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۳۶۶)

(۳۶۸۴)......(۱) فی ب تحول (۲)...... سقط من أ

(۳۶۵۸)......(۱) فی ب (بم نقول ذلک أبا المنذر) (۲)......فی ب (أو العلامة) (۳)......فی ب علی

شب قدر سات راتوں میں

۳۶۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابن فضیل نے ان کو عاصم بن کلیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس ان کے احباب بیٹھے تھے۔ حضرت عمر نے ان سے پوچھا کیا تم لوگ جانتے ہو رسول اللہ کا کوئی قول شب قدر کے بارے میں کہ اس کو تم تلاش کرو آخری دس راتوں میں طاق راتوں میں۔ تم لوگ کون سی رات دیکھتے ہو اس کو؟ بعض نے کہا کہ اکیسویں شب اور بعض نے کہا کہ تیسری رات بعض نے کہا کہ پانچویں رات بعض نے کہا کہ ساتویں رات۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں خاموش بیٹھا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا کیا ہوا آپ کیوں خاموش بیٹھے ہیں؟ میں نے کہا کہ آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں کلام نہ کروں حتیٰ کہ وہ کلام کرلیں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے آپ کو بات کرنے کے لئے بلوایا تھا۔ ابن عباس بولے میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے کہ وہ سات کو ذکر کرتے ہیں۔ اس نے سات ارکان ذکر کیے ہیں اور زمین میں ان کی مثل اور انسان کو پیدا کیا ہے سات چیزوں سے اور زمین سے اگنے والی چیزیں سات طرح ہیں حضرت عمر نے کہا یہ تو وہ باتیں ہیں جو میں جانتا ہوں وہ بتائیے جو میں نہیں جانتا تیرا یہ کہنا کہ زمین کی انگور یا نبات الارض سات ہیں کہتے ہیں تم نے یہ بات کہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(انا) شققنا الارض شقا فانبتنا فیھا حباً. وعنبا وقضبا وزیتونا ونخلا. وحدائق غلبا. وفاکھة وابا.

بے شک ہم نے زمین کو چیرا ہے ہم نے اس دانے کو اگایا ہے اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغ اور پھل اور بھوسہ (گھاس)۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا؛ حدائق غلب سے مراد باغات ہیں کھجوروں سے اور درختوں سے اور پھل اور ابّاً سے مراد ہے جس کو زمین اگائے اور وہ چیز جو چوپائے اور مویشی کھاتے ہیں جسے لوگ نہیں کھاتے۔ حضرت عمر نے اپنے احباب سے کہا۔ کیا تم لوگ عاجز ہو کہ تم بھی ایسے کہو جیسے یہ لڑکا کہتا ہے جس کے سر کے بال بھی پورے نہیں آئے۔ اللہ کی قسم میں بات کو ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے تم نے کہی ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور یہ بھی انہوں نے بات کہی بطور استدلال کے اور تحقیق روایت کیا ہے عکرمہ نے ابن عباس سے یہی قصہ اس میں اس نے کہا ہے بے شک میں البتہ یہ گمان کرتا ہوں کہ کون سی رات ہے یہ انہوں نے کہا کہ اور کون سی رات ہے یہ؟ ابن عباس نے فرمایا ساتویں جو گزر رہی ہیں یا دسویں جو باقی ہو آخر دس راتوں میں سے۔

حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ نے یہ کہاں سے جانا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ نے سات آسمان بنائے ہیں سات زمین ہیں۔ ہفتہ کے سات دن ہیں اور سال گھومتا ہے سات میں۔ انسان بنا ہے سات سے وہ سجدہ کرتا ہے سات اعضا پر اور طواف کی باریاں سات ہیں رمی کرنے کے لئے جمرے سات ہیں۔

۳۶۸۷:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبیداللہ بن عمر بن علی فقیہ نے الفامی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان نے ان کو ابراہیم بن اسحٰق نے ان کو محمود بن غیلان نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو قتادہ نے ان کو عاصم نے کہ ان دونوں نے سنا عکرمہ سے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے فرمایا حضرت عمر نے اصحاب رسول کو بلایا اور ان سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا وہ سب متفق تھے کہ وہ آخر دس راتوں میں ہے لہٰذا میں نے حضرت عمر سے کہا کہ بے شک میں جانتا ہوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ یہ کون سی رات ہے پھر اسی مذکورہ وضاحت کو ذکر کیا ہے اور اس کے

(۳۶۸۶)......(۱) کذا فی (أ) و (ب) والصحیح (رضی اللہ عنه) (۲)...... لیست فی ب (۳)......فی ب فقال
(۴)......فی ب ثم وھو الصحیح (۵)......فی ب غلباً (۶)......فی ب علمت (۷)......فی ب وخلق
(۳۶۸۷)......(۱) فی أ سلیمان (۲)......فی ب او انی

آخر میں کہا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا البتہ تحقیق آپ نے ایسی بات اور ایسا امر سمجھایا ہے کہ ہم اس کو نہیں سمجھ سکے تھے۔

۳۶۸۸:......ہمیں خبر دی ابو سعد یحییٰ بن احمد بن علی صائغ نے مقام رے میں ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن حسن قاضی جراحی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے ان کو احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد شیبانی نے ان کو معاذ بن ہشام دستوائی نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے قتادہ سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے کہ ایک آدمی آیا نبی کریم کی خدمت میں اور بولا اے اللہ کے نبی میں انتہائی بوڑھا آدمی ہوں مجھ پر رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرنا انتہائی مشکل گزرتا ہے مجھے کسی ایک رات کا حکم فرما دیجئے شاید اللہ مجھے اس رات میں لیلۃ القدر کی توفیق دے دے۔ حضور نے فرمایا کہ تم ساتویں کو لازم پکڑ لو (یعنی بیس کے بعد)۔

۳۶۸۹:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو منصور محمد بن عبداللہ حمشاد سے انہوں نے سنا ابو سعید اعرابی سے وہ کہتے ہیں انہوں نے سنا یحییٰ بن ابو مسرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رمضان کی ستائیسویں کو کعبہ کا طواف کیا تو میں فرشتے دکھلایا گیا جو بیت اللہ کے گرد ہوا میں طواف کر رہے تھے۔

۳۶۹۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابو سہل بن زیاد نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن خالد موذن صنعانی نے ان کو ابو محمد نے اور اس نے تعریف کی ہے ان کے بارے میں خیر کی ان کو خبر دی رباح نے ان کو ابو عبدالرحمٰن نے یعنی عبداللہ بن مبارک نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید نے اوزاعی سے ان کو عبدہ بن ابو لبابہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ستائیسویں رمضان کی شب کو سمندر کے پانی کو چکھا تو وہ میٹھا ہو چکا تھا۔

۳۶۹۱:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو ایوب بن خالد نے وہ کہتے ہیں کہ سمندر میں تھا میں نے تیئیسویں شب کو رمضان میں عبادت کی تو میں نے سمندر کے پانی سے غسل کیا میں نے اس کو میٹھا پایا۔ احمد بیہقی نے کہا کہ ہم نے روایت کی ہے معاویہ بن ابو سفیان سے بطور موقوف اور بطور مرفوع روایت کے وہ ستائیسویں شب ہے اور ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے جو شخص سال بھر شب بیداری کرتا ہے وہ ضرور لیلۃ القدر کو پالے گا پھر ان سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ لیلۃ القدر انیسویں شب میں تلاش کرو بدر کی صبح کو یا اکیسویں یا تیئیسویں میں اور ابن مسعود سے ایک اور طریق سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو سترہویں رمضان کو تلاش کرو اور اکیسوں شب کو اور تیئیسویں کو اور ہم نے یہ تمام روایات کتاب السنن میں ذکر کر دی ہیں۔

شب قدر کی تعین اٹھانے کی حکمت

۳۶۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابو جعفر رزاز نے ان کو احمد بن خلیل نے ان کو ابو نصر مسعودی نے ان کو حوط عبدی نے وہ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم سے پوچھا گیا تھا لیلۃ القدر کے بارے میں انہوں نے کہا کہ انیسویں شب ہے نہیں شک کیا گیا نہ ہی استثنا کیا گیا ہے اور ایک جماعت نے کہا ہے الفرقان یوم التقی الجمعان (یعنی جنگ بدر کی صبح) امام احمد نے فرمایا کہ ہم نے روایت کیا ہے سنت ثانیہ میں نبی کریم

(۳۶۸۸)......(۱) فی أ أبو الحسین

أخرجه المصنف من طریق أحمد (۱/ ۲۴۰)

(۳۶۸۹)......(۱) فی ب غیر واضح فی (أ)

(۳۶۹۰)......(۱) لیست فی ب

(۳۶۹۱)......(۱) سقطت من (أ)

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ لیلۃ القدر درمیانے عشرہ میں تلاش کرتے تھے پھر حضور کے لئے بیان کر دیا گیا کہ وہ آخری دس راتوں میں ہے مگر وہ بھول گئے یا بھلوا دیئے گئے کہ آخری دس راتوں میں سے کون سی ہے؟ شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احادیث اس بات کی دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جانتے تھے متعین طور پر مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں بتانے کی اجازت نہیں تھی اس کے بعد وہ اسے بھول گئے۔ بہر حال بے شک ان کو اس کے بارے میں بتانے کی اجازت اس لئے نہیں تھی تا کہ لوگ اس کے بارے میں اپنے علم پر تکیہ اور سہارا نہ کر لیں بس اسی رات کو جاگ لیں گے اور باقی طاق راتوں کو چھوڑ دیں گے بلکہ پوری طاق راتوں کو جاگیں گے تو ان سب کے ساتھ شب قدر کو بھی پالیں گے اور حضرت عبداللہ لوگوں کے لئے اس قول میں یہ اضافہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جو شخص سال بھر رات کو قیام کرے وہ اس رات کو ضرور پالے گا ابی بن کعب نے سنا تو فرمایا کہ اللہ کی قسم البتہ ابوعبدالرحمٰن جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہی ہے مگر وہ چاہتے تھے کہ لوگوں پر معاملہ اندھا کر دیں تا کہ آسرا نہ کریں۔ شیخ حلیمی نے فرمایا یا حضور اس رات کو بھلوائے گئے تھے تا کہ ایسا نہ ہو کہ دین کے ایک امر کے بارے میں آپ سے پوچھا جائے اور آپ اس کو جانتے ہوں پھر بھی اس کے بارے میں نہ بتلائیں یا اس لئے کہ آپ اعلیٰ اخلاق اور احسن اخلاق کے بارے میں مامور اور اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ آپ کے دل میں اُمت کی شفقت ہے لہٰذا اس کے اوپر یہ امر مشکل گزرے گا کہ لوگ ایک چیز کا پوچھیں جس کا آپ کے پاس علم ہو پھر اس کے بتانے میں بخل کریں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے اس کا علم بھلوا دیا تا کہ لوگ اس کے بارے میں سوال کریں تو آپ علم اور حق میں کتمان کرنے والے نہ ٹھہریں۔ (واللہ اعلم)

شب قدر کی نشانیاں

۳۶۹۳:...... ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زمعہ نے ان کو سلمہ بن بہرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ نے فرمایا لیلۃ القدر کے بارے میں کہ وہ رات ہوتی ہے صاف فیاض نہ زیادہ گرم نہ سرد صبح کو سورج اس کی چمک اس کی کمزور ہوتی ہے سرخ ہوتی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث معاویہ بن یحییٰ میں ہے زہری سے اس نے محمد بن عبادہ بن صامت سے اس نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے قیام کی فضیلت کے بارے میں اس کے بعد فرمایا اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ کشادہ رات ہوتی ہے ٹھنڈی۔ سکون والی نہ زیادہ گرم نہ زیادہ سرد ایسی ہوتی ہے جیسے اس میں چاند کی چاندنی ہے اور اس کا سورج جب طلوع ہوتا ہے تو وہ اپنی چمک کے اعتبار سے معتدل ہوتا ہے اس کی کرنیں منتشر نہیں ہوتیں۔

۳۶۹۴:...... ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابو یوسف نے ان کو اسحٰق بن بہلول نے ان کو اسحٰق بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا معاویہ بن یحییٰ سے اس نے زہری سے پھر اس کو اس نے ذکر کیا ہے مگر دونوں اسنادوں میں ضعف ہے۔

(۳۶۹۲)......(۱) غیر واضح فی (أ) (۲)...... فی ب فی (۳)...... فی ب ودلت
(۴)...... غیر واضح فی (أ) (۵)...... غیر واضح فی (أ) (۶) فی (أ) فیحیوھا
(۷)...... زیادۃ من ب (۸)...... فی ب کیلا (۹)...... فی ب کیلا (۱۰)...... فی ب یخبرن
(۳۶۹۳)......(۱) غیر واضح فی (أ) (۲)...... لیست فی ب (۳)...... لیست فی أ
أخرجه المصنف من طريق الطيالسي (۲۶۸۰)
(۳۶۹۴)......(۱) فی ب الفضیل وھو خطأ (۲)...... سقط من أ

رمضان کی پہلی شب

۳۶۹۵:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین عبدالصمد بن علی بن مکرم بزاز نے بغداد میں ان کو یعقوب بن یوسف قزوینی نے ان کو قاسم بن حکم عرنی نے ان کو ہشام بن ولید نے ان کو حماد بن سلیمان سدوسی بصیری نے وہ ہمارے شیخ تھے جن کی کنیت ابوالحسن تھی انہوں نے ضحاک بن مزاحم سے اس نے عبداللہ بن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک جنت البتہ آراستہ کی جاتی رہتی ہے اور مزین کی جاتی رہتی ہے اس سال سے اگلے سال تک ماہِ رمضان کی دخول کے لئے پھر جب ماہ رمضان کی پہلی شب ہوتی ہے تو عرش الٰہی کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس کا نام مثیر ہ ہے وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو کھڑ کھڑاتی ہے اور دروازوں کے کونڈوں اور کڑوں کو چنانچہ اس سے ایک خوب صورت آواز بجنے کی سنائی دیتی ہے سننے والوں نے اس سے پہلے اتنی خوب صورت آواز کبھی نہیں سنی ہوتی لہٰذا حورالعین سامنے آتی ہیں اور وہ جنت کی اونچائی پر سامنے چڑھ آتی ہیں اور وہ آواز دیتی ہیں کہ کیا ہے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس کا خطبہ کرنے والا اس کا نکاح مانگنے والا اللہ اس کے ساتھ اس کو بیاہ دیں اس کے بعد وہ حوریں کہتی ہیں اے جنت کے دربان رضوان یہ کون سی رات ہے وہ اس کو لبیک کہہ کر جواب دیتا ہے پھر کہتا ہے اے خیرات حسان یہ رمضان کی پہلی شب ہے جنت کے دروازے روزہ داروں کے لئے کھول دیئے گئے ہیں امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ اس نے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رضوان جنت کے دروازے کھول دو اور اے مالک جہنم کے دربان جہنم کے دروازے بند کردو روزہ داروں پر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے۔ اے جبریل تم زمین پر اتر جاؤ سرکش شیطانوں کو باندھ دو اور ان کو طوق پہنا دو اور ان کو سمندر کی موجوں میں پھینک دو کہ امت محمد پر فساد نہ پھیلائیں یعنی میرے حبیب کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔

اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں رمضان کی ہر رات منادی کرنے والا تین بار منادی کرتا ہے کیا ہے کوئی سائل میں اس کو عطا کردوں اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی توبہ قبول کرلوں؟ کیا ہے کوئی معافی مانگنے والا میں اس کو معاف کردوں؟ کون قرض دیتا ہے اس کو جو دیر سے دیتا ہے مگر لے کر کھا نہیں جاتا اور پورا پورا دیتا ہے کمی اور نقصان نہیں دیتا انہوں نے کہا کہ اللہ عزوجل کے لئے رمضان کے ہر دن افطار کے وقت جہنم سے ایک لاکھ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں۔ وہ سب ایسے ہوتے ہیں جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے اور جب شب جمعہ ہوتی ہے اس رات کی ہر ساعت میں ایک لاکھ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں جو سب کے سب اپنے اوپر جہنم واجب کر چکے ہوتے ہیں پھر جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے اس دن اللہ تعالیٰ اتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں جتنی کہ پہلی تاریخ سے آخر مہینے تک لوگ آزاد کیے تھے پھر جب لیلۃ القدر آتی ہے اللہ تعالیٰ جبریل کو حکم دیتے ہیں وہ زمین پر اتر آتے ہیں فرشتوں کے جھرمٹ میں ان کے ساتھ سبز جھنڈا ہوتا ہے اسے وہ کعبے کی چھت پر نصب کرتے ہیں اور اس کے چھ سو پر ہیں دو پر ایسے ہیں جنہیں وہ کھولتے نہیں ہیں صرف اسی رات میں کھولتے ہیں وہ مشرق و مغرب سے تجاوز کر جاتے ہیں جبریل فرشتوں کو پھیلا دیتے ہیں اس رات میں وہ جا کر سلام کرتے ہیں ہر اس بندے پر جو نماز پڑھ رہا ہوتا ہے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اور ہر ذکر کرنے والے پر ان سب کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو جبرائیل آواز لگاتے کہ اے فرشتوں کی جماعتو کوچ کرو کوچ کرو۔ وہ کہتے ہیں اے جبریل اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے حوائج کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے امت محمد کے مؤمنین میں سے۔ جبریل کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر اس رات میں خاص نظر کرم فرمائی ہے اور انہیں معاف کر دیا ہے اور ان کو بخش دیا ہے سوائے چار قسم کے لوگوں کے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ حضور نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں عادی اور دائمی شراب پینے والا' والدین کا نافرمان' قطع رحمی کرنے والا' بغض اور کینہ پرور۔ ہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ مشاحن کیا ہوتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ وہ مصارم ہے یعنی قطع تعلق کرنے والا پھر جس وقت عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو یہ

رات جائزے کی رات کہلاتی ہے پھر جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں زمین پر اترتے ہیں اور وہ گلیوں، سڑکوں راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آواز لگاتے ہیں جس کو تمام مخلوقات سنتی ہے سوائے جن وانس کے وہ کہتے ہیں اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نکلو تم لوگ رب کریم کے پاس جو بہت بڑا عطیہ دیتا ہے اور بڑے بڑے گناہ معاف کرتا ہے۔ جب وہ اپنی عید گاہ میں سامنے آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کیا جزاء ہے اس اجرت پر کام کرنے والے کی جو اپنا کام پورا کر کے آئے حضور نے فرمایا کہ فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے معبود اے ہمارے سردار اس کی جزا یہ ہے کہ آپ اس کو اس کا اجر پورا پورا دے دیں حضور نے فرمایا کہ وہ کہتا ہے کہ میں تمہیں گواہ کرتا ہوں اے میرے فرشتو کہ میں نے ان کے روزوں کا ثواب ماہ رمضان میں اور ان کے راتوں کے قیام وعبادت کا ثواب اپنی رضا اور مغفرت کو بنا دیا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو تم مجھ سے مانگو مجھے میری عزت کی قسم اور مجھے میرے جلال کی قسم تم لوگ آج کے دن جو چیز بھی مجھ سے مانگو گے اپنی اس جماعت کے اندر اپنی آخرت کے لئے مگر میں تمہیں وہ دے دوں گا اور جو بھی مانگو گے اپنی دنیا کے لئے میں تمہارے لئے نظر کرم کروں گا مجھے میری عزت کی قسم ہے میں تمہاری غلطیوں پر ضرور پردہ ڈالوں گا جب تک تم مجھے اپنا نگران سمجھو گے میری عزت کی قسم ہے تمہیں رسوا نہیں کروں گا اور نہ ہی تمہیں شرمندہ کروں گا حدود والوں کے سامنے تم لوگ واپس لوٹ جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے تم لوگوں نے مجھ کو راضی کر دیا ہے اور تم لوگوں سے راضی ہو چکا ہوں فرشتے خوش ہو جاتے ہیں اور خوشی کی خبریں دیتے ہیں سب کو بسبب اس کے جو اللہ تعالیٰ دیتے ہیں اس امت کو جب وہ ماہ رمضان کے روزے ختم کرتے ہیں اور روزوں سے فارغ ہوتے ہیں۔

خطیرۃ القدس

۳۶۹۶:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو محمد عبد اللہ بن اسحٰق خراسانی نے بغداد میں ان کو محمد بن عبید بن ابو ہارون نے ان کو عبید بن اسحٰق نے ان کو سیف بن عمر نے ان کو سعید بن طریف نے ان کو اصبغ نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو رمضان میں قیام کرنے کی ترغیب دی اور میں نے ان کو خبر دی کہ ساتویں آسمان پر ایک خطیرہ (احاطہ ہے) ہے جس کو خطیرۃ القدس کہا جاتا ہے اس میں کچھ لوگ رہتے ہیں ان کو روح کہا جاتا ہے جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو وہ لوگ رب تعالیٰ سے زمین پر اترنے کی اجازت طلب کرتے ہیں (چنانچہ اس کو اجازت دی جاتی ہے اور وہ دورہ پر پھرتے ہیں) جب وہ کسی ایسے آدمی کے پاس سے گزرتے ہیں جو نماز پڑھ رہا ہوتا ہے یا راستے میں وہ ان سے برکت پالیتا ہے حضرت عمر نے ان سے پوچھا اے ابو الحسن آپ لوگوں کو نماز کی ترغیب دیجئے تاکہ ان کو برکت پہنچ جائے لہٰذا میں لوگوں کو قیام اللیل کی یعنی رات کی نماز تہجد کی ترغیب دیتا ہوں۔

۳۶۹۷:......ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن علی بن محمد بن عقبہ شیبانی نے کوفے میں ان کو ان کے والد نے ان کو ابو بکر محمد بن عبید بن اسحٰق عطار نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیف بن عمر نے ان کو سعد بن طریف اسکیف نے ان کو اصبغ بن نباتہ نے وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابو طالب نے کہا میں اللہ کی قسم حضرت عمر کو ترغیب دے رہا تھا قیام کی ماہ رمضان میں پس کہا گیا کہ اللہ کی قسم اے امیر المؤمنین یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو خبر دی تھی کہ ساتویں آسمان میں ایک خطیرہ (ایک مخصوص احاطہ) ہے جس کو خطیرۃ القدس کہا جاتا

(۳۶۹۵)......(۱) سقط من أ　(۲)...... فی ب أحمد.　(۳)......غیر واضح فی (أ)
(۴)......فی ب ویصافحونهم بزیادة الواو　(۵)......فی ب البلاد　(۶)...... لیست فی ب
(۷)...... فی ب إلی مصلاهم　(۸)...... لیست فی (أ)
(۳۶۹۶)......(۱) فی ب بأحد　(۲)......فی ب فتحرص　(۳)...... فی ب تصیبهم

ہے اس میں فرشتے رہتے ہیں ان کو روحانین کہا جاتا ہے جب لیلۃ القدر آتی ہے تو وہ مقدس فرشتے رب تعالیٰ سے دھرتی پر اترنے کی اجازت چاہتے ہیں دنیا کی طرف۔ بس ان کو اجازت دے دی جاتی ہے لہٰذا جب وہ کسی مسجد کے پاس سے گزرتے ہیں جس میں نماز پڑھی جا رہی ہو یا کسی کو وہ راستے میں ملیں وہ ان سب کے لیے دعا کرتے ہیں لہٰذا اس بندے کو ان سے خیر پہنچتی ہے حضرت عمر نے کہا کیا پس ہم لوگوں کو خیر نہیں پہنچاتے ان کو قیام کا حکم دیجئے۔

امام احمد کہتے ہیں یہ ایسی حدیث ہے جس کے ساتھ منفرد ہے عبید بن اسحٰق عطار سیف بن عمر سے وہ اگر صحیح ہوا پنے ماقبل کے ساتھ حدیث مسند سے تو ان دونوں کے بارے میں کئی کئی احادیث ہیں فرشتوں کے نزول کے بارے میں اور لیلۃ القدر میں مسلمانوں کو فرشتوں کے سلام کرنے کے بارے میں اور ان کے لیے ان کے دعا کرنے کے بارے میں اور اللہ کی کتاب میں فرشتوں کے نزول کا بیان ہے اور ان کے سلام کرنے کا اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جس کو اس رات کی برکات پہنچ جائیں اور ان فرشتوں کی دعائیں اور ان کے تسلیمات محض اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ساتھ۔

شب قدر میں فرشتوں کا سلام کرنا

۳۶۹۸:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم بن ابواسحٰق نے ان کو شعبی نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔ من کل امر سلام۔ ہی حتی مطلع الفجر۔ شعبی نے فرمایا کہ لیلۃ القدر میں فرشتوں کا سلام کرنا (مراد ہے) اہل مساجد پر حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جائے۔

سلامتی والی رات

۳۶۹۹:...... اور اس کی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے سعید بن منصور نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو اعمش نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ سلام ہی۔ مجاہد نے کہا کہ یہ سلامتی والی ہے اس میں شیطان کو طاقت نہیں ہوتی کہ وہ اس میں کوئی برائی کا کام کر سکے اور نہ ہی اس میں وہ کوئی تکلیف دے سکتا ہے۔

شب قدر کی دعا

۳۷۰۰:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو کہمس بن حسن نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ آپ خبر دیجئے اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو میں اس میں کیا دعا کروں حضور نے فرمایا تم یوں کہو۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔

اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے اور تو درگزر کو پسند بھی کرتا ہے لہٰذا مجھ کو بھی معاف فرمادے۔

(۳۶۹۷)...... (۱) لیست فی ب   (۲)...... فی ب السادسة   (۳)...... فی ب النزول
(۴)...... لیست فی أ   (۵)...... سقط من أ   (۶)...... فی ب فی
(۳۶۹۹)...... (۱) لیست فی ب
(۳۷۰۰)...... (۱) غیر واضح فی (أ)   (۲)...... زیادة من ب
(۳)...... فی ب ما   (۴)...... زیادة من ب

یزید نے کہا کہ میں نہیں جانتا اس کو مگر آپ نے اس کو کہا تھا تین بار۔

۳۷۰۱:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے اور ابوبکر قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے سب نے کہا کہ ان کو بیان کیا اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو جریری نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو عائشہ ام المؤمنین نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہمیں خبر دیجئے اگر میں لیلۃ القدر کو جان لوں تو میں اس میں کیا دعا کروں۔ اپنے رب سے اور کیا مانگوں تو حضور نے فرمایا کہ تم یہی کہو اے اللہ بے شک تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف کر دے۔

۳۷۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عباس بن ذریع نے ان کو شریح بن ہانی نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہتی ہیں کہ اگر میں پہچان لوں کہ کون سی ہے لیلۃ القدر تو میں اس میں اللہ سے کچھ نہیں مانگوں گی سوائے عافیت کے۔

۳۷۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعد شعبی نے دونوں نے سنا ابوعمر بن ابوجعفر حیری سے انہوں نے سنا ابوعثمان حیدر بن اسماعیل سے کثرت کے ساتھ وہ اپنی مجلس میں کہتے تھے اور غیر مجلس میں بھی۔ ہم تجھ سے تیرے عفو و درگزر کا سوال کرتے ہیں پھر کہتے تھے کہ تیرے درگزر کرنے کا سوال کرتے ہیں اے معاف کرنے والے یا اے درگزر کرنے والے زندگانی میں۔ ہم تیری معافی کا سوال کرتے ہیں وفات میں اور تیری معافی کا قبروں میں اور قبروں سے اٹھتے وقت تیری معافی کا اور اعمال ناموں کے اڑائے جانے کے وقت معافی کا اور قیامت میں تیری معافی کا اور حساب کے مناقشے کے وقت تیری معافی کا اور صراط پر گزرتے وقت تیری معافی کا اور اعمال کے وزن ہونے کے وقت تیری معافی کا اور جمیع حالات میں تیری ہی معافی کا اے معاف کرنے والے تیری معافی کا سوال ہے۔ ابوعمرو کہتے ہیں کہ ابوعثمان نے خواب میں دیکھا ان کی موت کے بعد کچھ ہی دن کے بعد کہ آپ نے اپنے اعمال دنیا میں سے کس عمل کے ساتھ فائدہ اٹھایا۔ اس نے کہا اپنے اسی قول کے ساتھ۔ میں تجھ سے تیری معافی کا سوال کرتا ہوں میں تجھ سے تیری معافی کا سوال کرتا ہوں یہ ابوعبداللہ کے الفاظ ہیں۔

لیلۃ القدر میں عشاء کی نماز

۳۷۰۴:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے مالک کے سامنے پڑھی۔ ان کو یہ خبر پہنچی ہے سعید بن مسیب سے کہ انہوں نے کہا کہ وہ کہتے تھے جو شخص لیلۃ القدر میں عشاء کی نماز میں حاضر ہوا اس نے اس میں سے حصہ پالیا۔

رمضان میں نماز عشاء کی فضیلت

۳۷۰۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد نے وہ ابن اسحٰق ہے ان کو علی بن قادم نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن موہب نے ان کو حسن بن محمد بن علی نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص عشاء کی نماز رمضان میں روزانہ پڑھتا رہے حتیٰ کہ رمضان گزر جائے اس نے گویا پورے رمضان میں قیام کر لیا میرا خیال ہے کہ اس سے مراد لیا تھا جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اور تحقیق اس بارے میں حدیث مرفوع روایت کی گئی ہے نقل کیا ہے اس کو ابن خزیمہ نے اپنی کتاب میں۔

(۳۷۰۳)......(۱) غیر واضح فی (أ)　　(۲)...... فی (أ) بن سعید

(۳۷۰۴)......(۱) فی (أ) أبو الحسین

(۳۷۰۵)......(۱) فی ب وهب وهو خطأ

۳۷۰۶:...... ہمیں خبر دی ہے امام ابوعثمان صابونی نے ان کو ابو طاہر ابن خزیمہ نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عمرو بن علی نے ان کو عبداللہ بن عبدالمجید حنفی نے ان کو فرقد بن حجاج نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عقبہ بن ابوالحسناء یمانی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص عشاء کی نماز رمضان میں با جماعت پڑھے اس نے لیلۃ القدر پالی اور ایک دوسری وجہ سے بھی مروی ہے۔

۳۷۰۷:...... جیسے کہ ہمیں ان کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن داؤد زاہد نے ان کو محمد بن فتح سامری نے ان کو عباس بن ربیع بن ثعلب نے ان کو ان کے والد نے ان کو یحییٰ بن عقبہ نے محمد بن جحادہ سے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مغرب اور عشاء جماعت کے ساتھ پڑھے حتیٰ کہ پورا رمضان گزر جائے تحقیق اس نے پالیا لیلۃ القدر کا وافر حصہ۔

۳۷۰۸:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالطیب محمد بن عبداللہ بن مبارک نے ان کو احمد بن معاذ سلمی نے ان کو سلیمان بن سعد قرشی نے ان کو ابو مطیع نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب رمضان سلامتی سے گزر جائے (اعمال کے اعتبار سے) پورا سال سلامتی کے ساتھ گزرتا ہے اور جب ہفتہ سلامتی کے ساتھ گزر جائے (جمعہ) سارے ایام سلامتی سے گزرتے ہیں۔ امام احمد نے فرمایا کہ یہ روایت ہشام سے صحیح نہیں ہے اور ابو مطیع حکم بن عبداللہ بلخی ضعیف ہے۔ باقی یہ حدیث پہچانی گئی ہے عبدالعزیز بن ربان کی حدیث سے وہ بلخی ہے یعنی ابو خالد قرشی اس نے سفیان سے اور وہ بھی ضعیف ہے بار بار۔

۳۷۰۸:...... مکرر ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدل حافظ نے ان کو علی بن اسحٰق بن زاطیا نے ان کو ابراہیم بن سعید نے ان کو ابو خالد قرشی نے ان کو سفیان ثوری نے پھر اس کو ذکر کیا ہے اور ابواحمد بن عدی نے کہا کہ یہ حدیث ثوری سے باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور ابراہیم بن سعید کہتے ہیں ابو خالد قرشی اس کے ضعف کی وجہ سے اس کا نام نہیں لیتے تھے۔

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی راتیں اور دن

۳۷۰۹:...... ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو عبدوس بن حسین بن منصور نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ میں مدینے میں آیا اور اہل مدینہ کے لئے دو دن مقرر تھے جن میں وہ کھیل کود کرتے تھے جاہلیت میں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان دونوں کا بدل دے دیا ہے جو کہ ان دونوں سے بہتر ایک یوم فطر دوسرا یوم نحر۔

۳۷۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو ربیع بن صبیح نے ان کو حسن نے ان کو حمید طویل نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں حضور مدینے میں تشریف لائے تو ان لوگوں کے کھیل کود کے دو دن مقرر تھے جن میں وہ کھیلتے تھے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے

(۳۷۰۸)...... مکرر. أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۱۹۲۷/۵)

(۳۷۰۹)...... (۱) فی ب العيدين

أخرجه المصنف فی السنن (۲۷۷/۳)

(۳۷۱۰)...... (۱) ليست فی ب

(۲)...... فی ب بيومين

(۳)...... غير واضح فی (أ)

أخرجه الحاكم (۲۹۴/۲) من طريق حماد بن حميد. به.

ان دونوں کے بدلے میں دو دن اور تمہیں دیئے ہیں جو کہ ان دونوں سے بہتر ہیں۔ ایک ہے عید الفطر دوسرا ہے عید الاضحیٰ اور حسن نے اضافہ کیا ہے کہ حضور نے فرمایا یہ بہر حال یوم فطر میں تو نماز ہے اور صدقہ ہے انہوں نے کہا کہ (ایک صاع صدقہ کرنا مراد لیا تھا) بہر حال یوم الاضحیٰ میں نماز ہے اور قربانی ہے یعنی تمہارا جانوروں کا ذبح کرنا۔

پانچ راتوں میں دعا کی قبولیت

۳۷۱۱:...... ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو ربیع نے ان کو شافعی نے ان کو ابراہیم بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ثور بن یزید روایت کرتے ہیں خالد بن معدان سے وہ ابو درداء سے اس نے کہا کہ جو شخص قیام کرے (رات بھر عبادت کرے) عیدین کی دونوں راتوں میں ثواب کی نیت کے ساتھ اس کا دل نہیں مرے گا اس دن جس دن دل مر جائیں گے (دل کی موت اللہ کی یاد سے اور اس کے دل سے غافل ہونا ہے) مترجم۔ امام شافعی نے فرمایا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ کہا جاتا تھا کہ پانچ راتوں میں دعا قبول ہوتی ہے شب جمعہ میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی راتیں۔ رجب کی پہلی رات اور شعبان کی پندرہویں شب۔

۳۷۱۲:...... اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی شافعی نے ان کو ابراہیم بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ کے بعد چنیدہ بعض مشائخ کو دیکھا تھا کہ وہ مسجد نبوی کی چھت پر چڑھ جاتے تھے عید کی رات کو پھر وہ دعا کرتے تھے اور اللہ کا ذکر کرتے تھے حتیٰ کہ رات کا ایک حصہ گزر جاتا۔ شافعی نے کہا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ حضرت ابن عمر شب جمعہ کو عبادت کرتے تھے اور وہ جمعہ کی رات عید کی رات ہے اس لیے کہ اس صبح کو قربانی ہوتی ہے۔

۳۷۱۳:...... اور ان میں سے جس کی مجھے خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے بطور اجازت کے اور اس کو روایت کیا اس سے امام ابو عثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو خبر دی اس نے جس نے سنا تھا ابن یمانی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے والد سے اس نے ابن عمر سے انہوں نے کہا کہ پانچ راتیں ہیں۔ ان میں دعا رد نہیں ہوتی شب جمعہ اور رجب کی پہلی شب اور شعبان کی پندرہویں شب اور عیدین کی دو راتیں۔

۳۷۱۴:...... ہمیں خبر دی عمر بن احمد عبدوی نے ان کو ابو احمد بن اسحٰق حافظ نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے ان کو احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب نے ان کو ان کے چچا نے ان کو عبداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو حضرت عبداللہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے لیے نکلتے تو اونچی آواز سے تکبیر و تہلیل پڑھتے اور حد دین کا راستہ چلتے حتیٰ کہ عید گاہ پہنچتے جب وہ عید سے فارغ ہو جاتے تو دوسرے راستے سے لوٹتے حتیٰ کہ اپنے گھر پہنچ جاتے۔

۳۷۱۵:...... ہمیں خبر دی ابو علی بن شاذان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن صالح ابو صالح کاتب لیث بن سعد جہنی نے ان کو لیث بن سعد بن اسحٰق بن روح نے حسن بن علی سے انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ نے حکم دیا کہ ہم سب سے بہتر کپڑا پہنیں جو ہمیں میسر ہوں اور ہم خوشبو لگائیں بہترین جو ہمیں میسر ہو اور ہم قربانی کریں موٹے تازے جانور کی جو ہمیں میسر ہو اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ سات کی طرف سے۔ یہ حکم دیا کہ ہم زور زور سے تکبیر پڑھیں اور حضور پر سکینہ اور وقار ہوتا تھا۔

(۳۷۱۱)......(۱) فی ب یوم

(۳۷۱۲)......(۱) فی ب تذهب (۲)......فی ب صبیحتها

(۳۷۱۳)......(۱) فی ب وثنا به عنه (۲)......زیادة من ب

(۳۷۱۴)......(۱) زیادة من ب

نماز عید سے قبل صدقہ

۳۷۱۶:......ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال نے ان کو یحییٰ بن ربیع نے ان کو سفیان نے ان کو جعفر بن برقان نے ہمارے پاس عمر بن عبدالعزیز کا خط آیا کہ نماز سے قبل صدقہ کرو۔

قدافلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی

تحقیق کامیاب ہو گیا وہ جن کو تزکیہ حاصل کیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی جیسے تمہارے باپ آدم نے کہا تھا۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین

اے ہمارے رب ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا تھا اور آپ ہمیں معاف نہ کریں اور ہمارے اوپر رحم نہ کریں تو ہم نقصان اٹھائیں گے۔

اور کہا کرو جیسے نوح علیہ السلام نے کہا تھا۔

والا تغفرلی وترحمنی اکن من الخاسرین

اگر آپ مجھے معاف نہ کریں اور مجھ پر رحم نہ کریں تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا۔

اور ایسے کہو جیسے ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا:

والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین

وہ ذات ہے جس سے میں امید کرتا ہوں کہ وہ مجھے بخش دے گا میری غلطی کو قیامت کے دن۔

اور یوں کہو جیسے موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا۔

رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی مغفرۃ انہ ھوالغفور الرحیم

اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا مجھے بخش دے اللہ نے اس کو بخش دیا بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور یوں کہو جیسے کہا تھا مچھلی والے نے۔

لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظالمین.

کوئی معبود نہیں ہے مگر تو ہی ہے تو پاک ہے بے شک میں ہی ہوں ظلم کرنے والوں میں سے۔

میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ اس نے لکھا کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو چاہیے کہ وہ روزہ رکھے مراد لیا کرتے تھے کہ عید کے بعد رکھے۔

عید الفطر پر اللہ تعالیٰ کا فخر فرمانا

۳۷۱۷:......ہمیں خبر دی ابو سعید عبدالملک بن ابو عثمان زاہد نے ان کو ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن رجاء نے ان کو عبداللہ بن سلیمان بن اشعث نے ان کو محمد بن عبدالعزیز بزازدی نے ان کو اشرم بن حوشب نے ان کو محمد بن یونس حارثی نے ان کو قتادہ نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ میں اترتے ہیں جو رحمت کی دعا کرتے ہیں ہر اس بندے پر جو قیام کر رہا ہو یا بیٹھا ہوا عبادت کر رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو جب ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی عید الفطر کا اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ساتھ فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے میرے فرشتو اس اجرت پر کام کرنے والے کا کیا اجر ہے جو اپنا کام پورا کر کے آئے۔ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا معاوضہ اس کو پورا پورا دے دیا جائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندے اور میری بندیاں

(۳۷۱۶)......(۱) فی ب أبوبکم (۲)......فی ب وأراکم

وہ فریضہ پوراپوراادا کر چکے ہیں جوان پر تھا۔اب وہ نکلے ہیں (میدان میں) دعا کے ساتھ آواز بلند کرتے ہیں مجھے میری عزت کی قسم ہے میرے جلال کی قسم ہے میرے کرم کی قسم میری عظمت شان کی قسم ہے مجھے اپنے رفعت مقام کی قسم ہے میں ضروران کی پکاراور فریاد کا جواب دوں گا پھر فرماتا ہے واپس لوٹ جاؤ تحقیق میں نے تم لوگوں کو بخش دیا ہے اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ واپس لوٹتے ہیں تو بخشے ہوئے ہوتے ہیں۔

احمد بیہقی نے فرمایا: اس روایت کے ساتھ محمد بن عبدالعزیز منفرد ہے یہ اصرم بن حوشب ہمدانی سے ہے اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے لیلۃ القدر کے بارے میں طویل حدیث میں اور تحقیق یہ روایت کی گئی ہے کعب الاحبار سے ماہِ رمضان کی فضیلت کے سلسلے میں مروی ہے اور عید کے دن یوم فطر کے دن مسلمانوں کا ظاہر ہونا (جو آنے والی روایت میں مذکور ہے)۔

صاحب روزہ کی کوئی دعا رد نہیں

۳۷۱۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوعبداللہ بن محمد اشعری نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو عبداللہ بن عبدالبصری نے ان کو عبداللہ بن عبدالوہاب نے ان کو موسیٰ بن سعید راسبی نے ان کو ہلال بن عبدالسلام الورانی نے ان کو کعب الاحبار نے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی کہ میں نے اپنے بندوں پر روزے فرض کردیئے ہیں اور وہ ماہِ رمضان کے روزے ہیں۔اے موسیٰ جو شخص قیامت کے دن آئے گا پورا کر کے اور اس کے اعمال نامے میں دس رمضان ہوئے وہ ابدالوں میں سے ہوگا اور جو شخص پورا کر کے قیامت کے دن آیا اور اس کے صحیفہ عمل میں بیس رمضان ہوئے وہ مختبین میں سے ہوگا اور جو شخص قیامت میں آیا اور اس کے صحیفہ اعمال میں تیس رمضان ہوئے وہ شہداء سے افضل ہوگا۔میرے نزدیک ثواب کے اعتبار سے۔اے موسیٰ میں حکم دیتا ہوں فرشتوں کو جو عرش اٹھانے والے ہیں جب رمضان آجائے کہ وہ عبادت سے رک جائیں جب بھی روزہ دار رمضان میں کوئی دعا کریں بس یہ لوگ آمین کہیں اور میں نے اپنی ذات پر لازم کرلیا ہے کہ میں رمضان کا روزہ رکھنے والوں کی کوئی دعا رد نہیں کروں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف ماہ رمضان سے متعلق وحی

۳۷۱۹:......اور اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے کعب الاحبار سے انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی تھی کہ اے موسیٰ بے شک میں رمضان میں الہام کرتا ہوں آسمانوں کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو اور پرندوں کو اور چوپائیوں کو اور بلوں میں رہنے والے موذی جانوروں کو کہ وہ استغفار کریں رمضان کا روزہ رکھنے والوں کے لئے۔اے موسیٰ تین چیزیں طلب کر ان لوگوں سے جو رمضان کا روزہ رکھتے ہیں۔اس کے ساتھ نماز پڑھو ان کے ساتھ کھا پی بے شک میں اپنا عذاب نہیں اتاروں گا اور نہ ہی اپنی ناراضگی اس ٹکرائے زمین پر جس پر تین رمضان کے روزہ رکھنے والے موجود ہوں اے موسیٰ اگر تو مسافر ہوا کرے تو بیٹھ جا اور تو بیمار ہو تو ان کو کہہ وہ تجھ کو سواری دیں اور کہہ دے عورتوں سے اور نا پاکی والی خواتین سے اور چھوٹے بچوں سے کہ وہ تیرے ساتھ نکل کر آیا کریں جس جگہ رمضان کا روزہ رکھنے والے نکل کر آئیں۔رمضان کے اختتام کے وقت بے شک میں اگر اجازت دے دوں اپنے آسمانوں سے اور اپنی زمین سے تو وہ ان روزہ رکھنے والوں کو سلام کریں اور ان سے بات چیت کریں اور ان کو بشارت دیں ان باتوں کی جو میں ان کو خبر دوں۔بے شک میں کہوں گا کہ

(۳۷۱۷)......(۱) سقط من أ

(۳۷۱۸)......(۱) سقط من أ (۲)...... فی ب صحیفته

(۳۷۱۹)......(۱) سقط من أ (۲)...... فی ب أجیزهم

میرے وہ بندے جنہوں نے رمضان کے روزے رکھے ہیں واپس لوٹ جاؤ اپنے گھروں کو تم لوگوں نے مجھ کو راضی کرلیا ہے اور میں نے تمہارا ثواب تمہارے روزوں میں سے یہ بنا دیا ہے کہ میں تمہیں جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہوں اور میں تمہارا حساب آسان کردوں گا اور میں تمہاری لغزش معاف کردوں گا اور تمہیں اپنی طرف سے نفقہ دوں گا اور تمہیں میں کسی کے آگے رسوا نہیں کروں گا مجھے میری عزت کی قسم ہے تم جو بھی چیز مانگتے تھے بعد صیام رمضان کے اور میں اس کو تمہاری آخرت کی ضرورت سمجھتا تھا تو تمہیں وہ ضرور دے سکتا تھا اور جو چیز تم امر دنیا میں سے مانگتے تھے وہ تمہارے لیے محفوظ کر دیتا تھا۔

۳۷۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن محمد نے ان کو احمد بن اسحٰق نے ان کو عبدالسلام بزاز نے ان کو ادہم مولیٰ عمر بن عبدالعزیز نے انہوں نے کہا کہ ہم لوگ عیدین میں عمر بن عبدالعزیز سے کہتے تھے اللہ قبول فرمائے ہم سے اور آپ سے اے امیر المؤمنین وہ ہمیں اس طرح جواب دیتے تھے اور ہمارے اوپر اس سے انکار نہیں کرتے تھے۔

نماز عید الفطر سے قبل کچھ کھانا

۳۷۲۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابی قماش نے ان کو مسلم بن ابراہیم نے ان کو ثواب بن عقبہ نے ان کو ابن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان کے دن عید سے قبل کچھ نہیں کھاتے تھے حتیٰ کہ عید سے واپس آجاتے اور اپنے قربانی کے گوشت میں سے کھاتے تھے اور عید الفطر کے دن نکلنے سے قبل چند کھجوریں کھا لیتے تھے۔

۳۷۲۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو حامد بن محمد ہروی نے ان کو محمد بن احمد بن نضر نے ان کو ابوغسان مالک بن اسماعیل نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو عتبہ بن حمید ضبی نے ان کو عبیداللہ بن ابوبکر بن انس نے کہ میں نے سنا ابن مالک سے وہ کہتے تھے نہیں نکلے رسول اللہ کبھی عید الفطر کے دن حتیٰ کہ آپ نے پہلے کھجوریں کھائیں تین یا پانچ یا سات یا دس سے کم یا زیادہ۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں۔

عیدین کا مجمع

۳۷۲۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد زاہد نے ان کو محمد بن عبدالوحد خزاعی نے ان کو محمد بن ہارون ثقفی نے ان کو احمد بن محمد بن مسروق نے ان کو محمد بن حسین برجلانی نے ان کو ابوالحسین رقی نے ان کو سلمان بن مسلم ختلی نے انہوں نے کہا کہ غزوان رقاشی گزرے اور عید کے دن انہوں نے لوگوں کی طرف دیکھا بعض بعض کو مزاحم ہو رہے تھے دیکھ کر رو پڑے اور کہنے لگے میں نے کوئی شے نہیں دیکھی جو قیامت کے دن کے قیام سے زیادہ مشابہ ہو آج کے اس اجتماع سے پھر اپنے گھر میں جا کر بیمار پڑ گئے۔

۳۷۲۴۔ ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد زاہد نے ان کو ابوالحسین عبدالوہاب بن کلابی نے دمشق میں ان کو ابوالجہم احمد بن حسین نے ان کو مول نے ان کو سیار نے ان کو جعفر نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا شمیط بن عجلان سے وہ کہتے تھے لوگوں کی طرف دیکھ کر ان کی عید کے دن (یہی منظر ہوگا ان کا) ان کے حشر کے دن ان کے مجمع کا (فرق یہ ہے) نہیں نظر آتا آج کے دن جسم پر مگر کپڑے کا ایک چیتھڑا جو کل بوسیدہ ہو جائے گا یا جسم پر گوشت ہے جس کو کل کلاں کو مٹی کھا جائے گی۔

(۳۷۲۲)......(۱) سقط من أ

(۳۷۲۳)......(۱) فی ب سلیمان بن سالم الحلی

(۳۷۲۴)......(۱) فی (أ) الحسین (۲)...... لیست فی أ (۳)......سقطت من أ

عیدین پر شکر گذاری

۳۷۲۵:......ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو منصور بن محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن احمد بن بنانے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہمارے والد نے ان کو ابراہیم بن جنید نے ان کو محمد بن جنید نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا وہیب بن ورد کو ایک دن انہوں نے عید کی نماز پڑھی جب لوگ واپس ہوئے تو لوگ ان کے سامنے گزرتے رہے اور وہ ان کو دیکھتے رہے اس کے بعد وہ واپس لوٹ آئے اس کے بعد وہ کہنے لگے اگر یہ سارے لوگ البتہ اگر صبح کرتے وقت یقین رکھتے تھے کہ ان سے یہ مہینہ قبول ہو جائے گا تو مناسب ہے کہ یہ لوگ صبح سے شکر ادا کرنے میں مشغول ہوں اور اگر دوسری کیفیت ہے تو مناسب تھا کہ وہ صبح کرتے زیادہ مشغول اور زیادہ مشغول ہوتے (یعنی معافی مانگنے میں)۔

۳۷۲۶:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم حرفی نے بغداد میں ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو عبداللہ بن ابودنیا نے ان کو ہارون بن عبداللہ نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے اس نے کہا کہ ایک دن لوگ عید سے واپس لوٹ رہے تھے کہ ان کو وہیب نے دیکھا وہ اس کے قریب کچھ ایسی صورت سے گزر رہے تھے کہ وہ ان کو لحظہ بھر دیکھتے رہے پھر کہنے لگے اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں معاف فرمائے اگر تم لوگوں نے صبح اس یقین کے ساتھ کی ہے اللہ تعالیٰ تم سے یہ مہینہ قبول کرلیں گے تو یہ تمہارے لیے مناسب تھا کہ تم مصروف ہو جاتے (شکر کرنے میں) ان تمام مشاغل سے جن میں تم لگے ہوئے ہو اور یہ دوسری بات کہ تمہیں قبولیت کا کوئی یقین نہیں بلکہ خوف ہے کہ کہیں قبولیت رد نہ ہو جائے تو تمہیں اس غفلت کی بجائے جس میں تم اس وقت ہو اللہ کی طرف رجوع ہونا چاہیے تھا۔

۳۷۲۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالقاسم نے ان کو احمد بن عبداللہ نے ان کو محمد بن عبدالحمید تمیمی نے ان کو سفیان نے اس نے کہا کہ حضرت وہیب نے کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا یوم فطر کے دن تو فرمایا کہ اگر ان سے ان کے روزے قبول ہو گئے ہیں تو یہ شکر کرنے والوں کا فعل نہیں ہے اور اگر یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے روزے قبول نہیں ہوئے تو یہ خوف کرنے والوں کا فعل نہیں ہے۔

۳۷۲۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم نے ان کو احمد بن عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو ابراہیم بن عبدالملک نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو صدقہ بن خالد نے ان کو عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ان کو سلیم بن عامر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن قرظ ازدی سے اور وہ اصحابِ نبی میں سے تھے اور منبر پر تھے اور وہ فرما رہے تھے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن جب کہ انہوں نے لوگوں پر رنگ برنگے کپڑے دیکھے تھے تو انہوں نے کہا: اے افسوس کتنی نعمتیں ہیں جن کو ابھی اس نے پورا نہیں کیا اور کتنی مہربانیاں ہیں جن کو اس نے ظاہر نہیں کیا۔ اللہ کی وہی سنت ہے ذرا بھر بھی نہیں ہٹا اس سے کہ اس نے دیگر قوموں کی طرح ان پر بھی اتنے انعام کیے ہیں جن کا شکر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے سوائے اس کے نہیں کہ نعمت قائم ہوتی ہے اور پائیدار ہوتی ہے منعم علیہ کی طرف سے اپنے منعم کے شکر کرنے سے۔

ماہ رمضان مکہ مکرمہ میں گذارنے والی فضیلت

۳۷۲۹:......ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل

(۳۷۲۵)......(۱) فی ب (محمد تور بن محمد بن إبراهيم) (۲)...... ليست في ب
(۳)...... ليست في ب (۴)...... غير واضح في (أ)
(۳۷۲۶)......(۱) سقطت من أ (۲)...... سقطت من ب
(۳۷۲۸)......(۱) سقط من أ وأثبتناها من ب (۲)...... في ب بشكر

صائغ نے ان کو یحیٰی بن عبدالحمید نے ان کو عبدالرحیم بن زید عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اول سے آخر تک پورا رمضان کا مہینہ مکہ مکرمہ میں پالے اس کے روزے بھی رکھے اور راتوں کو عبادت بھی کرے اس کے لئے سو ہزار رمضان کی عبادت (یعنی ایک لاکھ رمضان) لکھی جائے گی غیر مکے کے لحاظ سے اور اس کے لئے ان میں سے ہر دن مغفرت اور شفاعت ہوگی اور ہر رات میں مغفرت اور شفاعت ہوگی اور ہر دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد فی سبیل میں سواری کرنے کی سعادت لکھی جائے گی اور ہر روز اس کے لیے ایک مستجاب دعا ہوگی۔ اس روایت کے ساتھ عبدالرحیم بن یزید منفرد ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

شوال کے چھ دنوں کے روزے

۳۷۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان دونوں کو اصم نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو محاضر بن مورع نے ان کو سعد بن سعید انصاری نے ان کو عمر بن ثابت انصاری نے انہوں نے سنا ابوایوب انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص رمضان کے روزے رکھ لے اس کے بعد ان کے پیچھے لگائے چھ روزے شوال کے یہ روزے ہوں گے سال بھر کے (ثواب کے اعتبار سے)۔

۳۷۳۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن نمیر نے ان کو سعد بن سعید انصاری نے وہ بھائی تھے یحیٰی بن سعید کے ان کو عمر بن ثابت نے یہ آدمی تھے بنی حارث سے ان کو ابوایوب انصاری نے پھر اس نے ذکر کی مذکورہ روایت کی مثل۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن نمیر سے اس نے اپنے والد سے۔

۳۷۳۲:......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن سلمہ واسطی نے اور ابو یحیٰی بن میسرہ سے دونوں کو حمیدی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم سے اور سعید بن سعید سے ان کو عمر بن ثابت انصاری نے ان کو ابوایوب انصاری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے پیچھے لگائے چھ روزے شوال کے پس گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھ لیے۔

۳۷۳۳:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد نے ان کو ابوسعید نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے پھر اسی کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل اپنی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے الانصاری نہیں کہا دونوں جگہ پر۔

(۳۷۲۹)......(۱) سقط من أ

(۳۷۳۲)......(۱) في ب يحيى بن أبي ميسرة (۲)...... في ب سعد

حديث صحيح

أخرجه مسلم (الصيام ۲۰۴) وأبوداود (۲۴۳۳) والترمذی (۷۵۹) وابن ماجه (۱۷۱۶) وأحمد (۵/۴۱۷، ۴۱۹) والدارمی (۲/۲۱) والطحاوی فی المشكل (۱۱۷، ۱۱۹) والبيهقی (۴/۲۹۲) وابن أبی شيبة والطيالسی (۵۹۴) وابن حبان (۵/۲۵۸. الإحسان) كلهم من طرق عن سعد بن سعيد. به.

وقال الترمذی: حسن صحيح

وتابع سعد بن سعيد عليه كل من صفوان بن سليم مقروناً براوية سعد عن أبی داود والدارمی وتابعه زيد بن أسلم ويحيى بن سعيد وعبدربه

(۳۷۳۳)......(۱) في ب أبو سعد وهو خطأ

۳۷۳۴:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال بزاز نے ان کو احمد بن منصور اور سری بن خزیمہ نے اور ہمیں حدیث بیان کی علوی نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ بن حسن جنائدی قہستانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عبداللہ بن یزید مقری نے ان کو سعید بن ابوایوب نے ان کو عمرو بن جابر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور چھ دن شوال کے گویا کہ اس نے روزے رکھے سال بھر کے۔ یہ بھی روایت ہے ثوبان سے اس نے نبی کریم سے۔

۳۷۳۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن عمرو بزاز نے ان کو محمد عقبہ سدوسی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو یحییٰ بن حارث ذماری نے ان کو ابوالاشعث نے ان کو ابواسماء نے ان کو ثوبان نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے پیچھے چھ روزے رکھے شوال کے گویا کہ اس نے سال بھر کے روزے رکھے اور اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن حمزہ نے ان کو یحییٰ بن حارث نے اس نے سنا ابواسماء سے اس نے ثوبان سے اس نے ابوالاشعث کا ذکر اپنی اسناد میں نہیں کیا۔

شوال کے چھ دن دوماہ کے برابر ہیں

۳۷۳۶:......ہمیں خبر دی احمد بن حسین اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو یحییٰ بن حمزہ نے ان کو یحییٰ بن حارث نے انہوں نے سنا ابواسماء رجبی سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ثوبان مولیٰ رسول اللہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا مہینے کے روزے دس مہینوں کے برابر ہیں (کیونکہ ایک نیکی کا ثواب دس کا ہوتا ہے) اور چھ دن بعد رمضان کے دو ماہ کے برابر ہیں۔ یہ پورا سال بھر ہوا یعنی رمضان اور اس کے بعد چھ دن۔

۳۷۳۷:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابواسماعیل ترمذی نے ان کو ابن ابوالسری نے ان کو بقیہ بن ولید حمصی نے ان کو اسماعیل بن بشر نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ رمضان کے بعد روزہ رکھنے والا بھاگنے والے کے بچا ہوا مال سمیٹنے والے کی طرح ہے۔

اشہر الحرم (عزت والے مہینوں) میں روزے رکھنا

۳۷۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوالسلیل نے اس نے مجیبہ باہلیہ سے اس نے اپنے والد سے یا چچا سے وہ رسول اللہ کے پاس آیا پھر چلا گیا اس کے بعد وہ ایک سال بعد حضور کے پاس آیا۔ اس وقت اس کا حال بدل چکا تھا اور صورت تبدیل ہوگئی تھی اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کون ہیں؟ بولے کہ میں باہلی ہوں جو ایک سال قبل آپ کے پاس حاضر ہوا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ کس چیز نے آپ کو تبدیل کر دیا ہے۔ آپ بڑی خوب صورت شکل صورت والے تھے؟ عرض کیا کہ میں جب سے آپ کو مل کر رخصت ہوا تھا جب سے میں نے دن کا کھانا چھوڑ دیا ہے صرف رات کو کھاتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ آپ نے اپنے نفس کو کیوں عذاب دیا ہے؟ اس کے بعد فرمایا کہ صبر

(۳۷۳۴)......(۱) فی ب عمرو بن جابر بن عبداللہ وهو خطأ

(۳۷۳۵)......(۱) فی (أ) أبو الولید بن مسلم

(۳۷۳۷)......(۱) زیادة من ب (۲)......فی ب بشر (۳)......فی ب عباس

(۳۷۳۸)......(۱) لیست فی ب (۲)......فی ب المحرم

أخرجه المصنف من طریق أبی داود السجستانی (۲۴۲۸)

کے مہینے کے روزے رکھا کر اور صرف ایک دن ہر مہینے میں۔اس نے کہا میرے لیے اور زیادہ کر دیجیے۔ مجھے اس کی طاقت ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم روزہ رکھو محترم مہینے کا پھر چھوڑ دو پھر روزہ رکھو محترم مہینے کا پھر چھوڑ دو پھر روزہ رکھو محترم مہینے کا پھر چھوڑ دو اور آپ نے اپنی تین انگلیوں سے اشارہ کیا پہلے تینوں کو ملایا پھر چھوڑ کر دکھایا کہ ایسے کرو۔

۳۷۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو سعید جریری نے ان کو ابوالسلیل نے ان کو ایک خاتون نے قبیلہ باہلہ سے ان کو کہا جاتا تھا مجیبہ۔ان کو بیان کیا ان کے والد نے یا چچا نے جریری کا شک ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے پاس گیا کسی ضرورت سے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ آپ مجھے نہیں پہچانتے۔اس کے بعد اس نے حدیث ذکر کی۔ مذکور کے مفہوم میں۔علاوہ ازیں انہوں نے کہا اس کے آخر میں کہ تم صبر والے مہینے کے روزے رکھو اور ہر ماہ تین روزے رکھو اور محرم میں رکھو اور باقی نہ رکھو۔

۳۷۴۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو سلونی نے ان کو کعب نے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شہروں کا انتخاب فرمایا۔ پس اللہ کے نزدیک محبوب ترین شہر بلاد الحرام ہے پھر اللہ نے زمانوں میں چناؤ کیا اللہ کے نزدیک پسندیدہ زمانہ اشہر حرم ہیں (محترم مہینے) اور سب مہینوں میں زیادہ محبوب مہینہ ذوالحجہ ہے اور پھر ذوالحجہ میں سے زیادہ پیارا عشرہ اول ہے اس کا' پھر اللہ نے دنوں کا انتخاب فرمایا سب دنوں میں محبوب دن اللہ کے ہاں جمعہ کا دن ہے۔اللہ نے راتوں کا انتخاب فرمایا سب سے زیادہ محبوب رات اللہ کے نزدیک لیلۃ القدر ہے۔اللہ نے ساعات کو چاندنی رات میں سے چنا بس اللہ کے نزدیک محبوب ترین ساعت فرض نمازوں کی ساعات ہیں۔اللہ نے کلام کا انتخاب فرمایا تو اللہ کے ہاں محبوب ترین کلام لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور سبحان اللہ والحمد للہ ہے جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے پس یہ کلمہ اخلاص ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے میں بیس نیکیاں لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس سے اس کے ذریعے بیس گناہ مٹا دیتے ہیں اور جو شخص اللہ اکبر کہے تو یہ اللہ کا جلال ہے اس کے ذریعے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جائیں گی اور بیس گناہ مٹ جائیں گے اور جو شخص کہے سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے یہ کلمہ اپنی مخلوق کو پیدا فرماتے وقت فرمایا تھا جب اپنے عرش پر مستوی ہوئے تھے اس کے عرش نے اس کی تسبیح کی تھی اس کے لیے اس کے بدلے میں بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور جو شخص کہے الحمد للہ تو یہ اللہ کی ثناء ہے اللہ اس کے لیے اس کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھیں گے اور اس کے تیس گناہ معاف فرمائیں گے اور ہم نے اس کو دوسرے طریق سے روایت کیا ہے کعب سے کہ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مہینوں میں سے انتخاب کیا تو ان میں ماہ رمضان کو منتخب فرمایا اور زمین کے حصوں کو چنا تو ان میں سے مساجد کو منتخب فرمایا۔

۳۷۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو ابونعمان نے ان کو معتمر بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے کہا ایک آدمی نے مجھے حدیث بیان کی اپنے والد سے اس نے قیس بن عباد سے کہ انہوں نے اشہر حرم کا ذکر کیا تو فرمایا کہ نہیں ہے ان میں سے مگر دسویں میں اس سے کوئی چیز۔انہوں نے کہا کہ ذکر کیا گیا ہے ذوالحجہ میں دسویں میں قربانی کرنا اور وہی حج اکبر کا دن ہے اور محرم میں دسواں یوم عاشورہ ہے اور رجب میں دسواں دن مٹاتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا جو چاہتا ہے۔انہوں نے کہا کہ میں بھول گیا کہ آپ نے کیا فرمایا تھا ذیقعدہ کے بارے میں۔(ذیقعدہ ذوالحجہ محرم اور رجب یہ اشہر الحرم اور محترم مہینے ہیں)۔

۳۷۴۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان

(۳۷۴۱)......(۱) غیر واضح فی (أ) (۲)...... سقطت من أ

کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو یعقوب بن اسحٰق حضرمی نے ان کو عبیداللہ بن نضر قیسی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے ان کو قیس بن عباد نے وہ کہتے ہیں کہ اشہر الحرام دراصل ہر مہینے کی دسویں تاریخ میں ہے یعنی اس میں کوئی امر ہے ذوالحجہ کا دسواں دن قربانی ہے اور محرم کا دسواں دن عاشورہ ہے اور رجب کا دسواں دن اس میں اللہ جو چاہتے ہیں مٹاتے ہیں جو چاہتے ہیں باقی رکھتے ہیں۔ میں بھول گیا کہ انہوں نے ذیقعدہ کے بارے میں کیا فرمایا تھا۔

ذوالحجہ کے دس ایام کی تخصیص ان میں عمل کرنے کی سخت کوشش کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

والفجر وليال عشر

صبح کی قسم اور دس راتوں کی قسم (یعنی عشرہ ذوالحجہ)

۳۷۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور اجازۃ یہ کہ ابوالحسن علی بن محمد بن عبید قرشی نے کوفے میں ان کو خبر دی ہے حسین بن علی عفان عامری نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عباس بن عقبہ حضرمی نے ان کو خبر دی ہے خیر بن نعیم نے ان کو ابوالزبیر نے جابر سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

والفجر وليال عشر

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔

فرمایا کہ عشر سے مراد عشرا ضحیٰ قربانی کا دسواں دن ہے اور الوتر یوم عرفہ ہے اور شفع یوم نحر ہے اور تاریخ بخاری میں ابونعیم سے مروی ہے ان کو بیان کیا ابوسعید بن عوذ برار نے ان کو محمد بن مرتفع نے ان کو عبداللہ بن زبیر نے انہوں نے کہا کہ دس راتیں دس دن سمیت ہیں آٹھویں اور عرفہ اور نحر اور شفع دو دن میں سے (جو شخص جلدی کرے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص پیچھے رہ جائے اس پر کوئی گناہ نہیں (قرآن) اور وہی وتر ہے۔

۳۷۴۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو خلاد بن یحییٰ نے ان کو سفیان نے ان کو اغر نے ان کو خلیفہ بن حصین بن قیس نے ان کو ابونصر نے ان کو ابن عباس نے قربانی کے بارے میں هل في ذالك قسم لذي حجر۔ ضرور اس میں ایک بھاری قسم ہے اہل عقل کے لئے۔ فرمایا کہ واسطے ذی حجی۔

۳۷۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابراہیم بن عصمہ بن ابراہیم عدل نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو عمر بن حفص بن غیاث نے ان کو ان کے والد نے ان کو اعمش نے ان کو زیاد بن ابواوفیٰ نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا وہ راتیں اللہ نے جن کی قسم کھائی ہے وہ عشرہ اول ذوالحجہ کی راتیں ہیں اور شفع یوم نحر ہے اور وتر یوم عرفہ ہے میں نے اسی طرح پایا ہے اپنی کتاب میں زیاد بن ابواوفی سے۔

۳۷۴۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن بکر نے ان کو ابوبشر بن احمد بن حاضر بروغندی نے ان کو ابوالحسن محمد بن احمد بن زہیر نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو یحییٰ نے ان کو عوف نے ان کو زرارہ بن ابواوفی نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا۔ وہ دس جن کے بارے میں اللہ

(۳۷۴۳)......(۱) غير واضح في (أ) (۲)......في ب خيرة

(۳۷۴۵)......(۱) في ب بن

صححه الحاكم (۲/۵۲۲) ووافقه الذهبي

(۳۷۴۶)......(۱) في (أ) كتاب

نے قسم کھائی ہے وہ ذوالحجہ کی دس راتیں ہیں شفع یوم ذبح ہے اور وتر یوم عرفہ ہے۔

۳۷۴۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن حسین بن یزید قزوینی نے ان کو محمد بن مندہ اصفہانی نے ان کو حسین بن حفص نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو منصور نے کہ ولیال عشر۔ فرمایا عشرہ وہ عشرہ اضحیٰ ہے۔ جس کا اللہ نے وعدہ دیا تھا موسیٰ علیہ السلام کو اور اللہ نے فرمایا کہ ہم نے ان تیس دنوں کی مدت کو اتممنا ھا بعشر: مزید دس دنوں کے ساتھ مکمل کیا تھا۔

۳۷۴۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمر بن بختری نے ان کو احمد بن ولید فحام نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو سفیان بن سعید نے ان کو اعمش نے ان کو مسلم بطین نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسے ایام نہیں ہیں جن میں عمل کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہو ان دس دنوں سے (یعنی عشرہ ذوالحجہ سے) پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اپنے مال کے ساتھ اور اپنی جان کے ساتھ پس ان میں سے کسی شے کے ساتھ واپس نہ آئے (یعنی مال بھی اور جان بھی وہیں کھپا دے)۔

امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اور اسی طرح اس کو روایت کیا اعمش نے اور اسی طریق سے اس کو نقل کیا ہے بخاری نے صحیح میں اور ہم نے اس بارے میں روایت کی ہے مجاہد سے اس نے ابن عباس سے مختصر طور پر سوائے اس کے کہ انہوں نے یہ زیادہ کیا ہے کہ ان ایام میں کثرت کے ساتھ لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھنے کی کثرت کرو اور یہ مذکور ہے کتاب الدعوات کے اندر۔

۳۷۵۰:......ہمیں خبر دی ابوسہل محمد بن نصرویہ مروزی نے ان کو ابوبکر بن حب نے ان کو ابویعقوب اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو عفان بن مسلم نے اور ان سے پوچھا احمد بن حنبل نے اور یحییٰ بن معین سب نے ان کو خبر دی ابوعوانہ نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایام عشر سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی دن افضل نہیں ہے اور نہ ہی کسی دن میں عمل کرنا اللہ کی بارگاہ میں زیادہ محبوب ہے لہٰذا ان ایام میں لا الہ الا اللہ کی اور اللہ اکبر کی اور الحمد للہ کی کثرت کرو۔ حربی نے کہا ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے کہا جب ان کو وہ حدیث بیان ہوئی جس میں یہ کلام اخیر تھا کسی ایک نے اس میں کہا ہے سوائے ابوعوانہ کے یعنی صرف یہ کہ ان میں کثرت کرو انہوں نے کہا کہ محمد بن فضیل کا ذکر بھی ہوا یزید بن ابوزیاد سے اور وہی مذکور ہے کتاب الدعوات میں اور ذکر کیا ہے مسعود بن سعد نے ان کو یزید نے اور انہوں نے جو کہا ہے وہ تحمید ہے تجید کے بدلے میں۔

۳۷۵۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو مسعود بن سعد نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایام عشر سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک عظیم مرتبے والے کوئی ایام نہیں ہیں اور نہ کوئی ایام ہیں جن میں عمل کرنا اللہ کو ان میں عمل سے زیادہ محبوب ہے لہٰذا ان میں کثرت کرو تحمید، تکبیر اور تہلیل کی۔

۳۷۵۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے بطور املاء کے ان کو محمد بن مسلمہ واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو اصبغ بن زید وراق نے ان کو قاسم بن ایوب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۷۴۸)......(۱) فی (أ) الحسن

(۳۷۴۹)......(۱) فی ب قیل

(۳۷۵۰)......(۱) فی ب التمجید بدل التحمید

(۳۷۵۱)......(۱) سقط من (أ) وأثبتناها من ب (۲)......سقط من (أ) وأثبتناها من ب (۳)......فی ب التمجید

نے کہ عشرہ قربانی میں جو شخص خیر کا کوئی عمل کرے اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ پاکیزہ اور زیادہ بڑا اجر کے اعتبار سے کوئی عمل نہیں ہے۔عرض کیا گیا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں مگر وہ آدمی جو اپنے نفس کے ساتھ اور اپنے مال کے ساتھ نکلا مگر ان میں سے کسی شے کے ساتھ واپس نہ آسکا بلکہ سب کچھ قربان کر دیا۔ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر جب ایام عشر میں داخل ہوتے تھے تو سخت کوشش کرتے تھے حتیٰ کہ قریب ہوتے کہ ہلاکت واقع ہو جائے۔

۳۷۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو عباس بن ولید بن مزید نے ان کو خبر دی ہے میرے والد نے ان کو اوزاعی نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ان ایام میں عمل کرنا یعنی ان میں سے ایک میں عمل کرنا جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے جس میں دن میں روزہ رکھا جائے اور رات کو چوکیداری کی جائے مگر یہ کہ وہ شخص حاضر کیا جائے شہادت پر۔ امام اوزاعی نے کہا کہ مجھے اس کے ساتھ حدیث بیان کی ہے ایک آدمی نے قریش سے بنی مخزوم سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

نو ذی الحجہ اور دس محرم کا روزہ

۳۷۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو ہنیدہ بن خالد نے اس نے اپنی بیوی سے انہوں نے بعض ازواج رسول سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے نویں ذوالحجہ کا اور دسویں محرم کا اور ہر ماہ تین دن کا پہلا پیر کا دن مہینے میں سے۔

۳۷۵۵:......ہمیں خبر دی قاضی ابوعمر محمد بن حسین بن محمد بن ہیثم نے ان کو احمد بن محمود بن حرزاد کازرونی نے ان کو موسیٰ بن اسحٰق انصاری نے ان کو خالد بن یزید بن عبدالملک نے صفوان بن سلیم سے اس نے عطاء بن یسار سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مہینوں میں سردار مہینہ رمضان ہے اور حرمت کے اعتبار سے سب سے زیادہ عظمت والا ذوالحجہ ہے۔

۳۷۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواسحٰق بن ابراہیم قاری نے ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے۔

۳۷۵۷:......ہمیں خبر دی ابوسعد بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوعمر بن مطر نے ان کو ابراہیم بن یوسف سنجانی نے دونوں کو محمد بن عبدالرحمٰن عنبری نے ان کو مسعود بن واصل نے ان کو نہاس بن قہشم نے ان کو قتادہ نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ایام دنیا میں سے کوئی ایام ایسے نہیں ہیں جن میں عمل کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہو کہ ان میں اللہ کی عبادت کی جائے عشرہ ذوالحجہ سے۔ان میں روزہ رکھنا سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہوتا ہے۔

۳۷۵۸:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی بن یزید حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن وہب دینوری نے ان کو عباس بن ولید از دی رملی نے ان کو یحییٰ بن عیسیٰ رملی نے ان کو یحییٰ بن ایوب بجلی نے ان کو عدی بن ثابت نے ان کو سعید بن جبیر نے ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عشرۂ ذوالحجہ کے ایام سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی افضل ایام نہیں ہیں اور نہ

(۳۷۵۲)......(۱) فی ب عشر

(۳۷۵۳)......(۱) غیر واضح فی (أ) (۲)......فی ب کقدر (۳)......فی ب یحتضر امرؤ بشهادة

(۳۷۵۴)......(۱) فی ب وخمیس

(۳۷۵۷)......(۱) فی ب سعید (۲)......فی ب الهسنجانی

(۳۷۵۸)......(۱) سقط من أ وأثبتناه من ب (۲)...... سقط من أ وأثبتناه من ب (۳)...... لیس فی ب

ہی انکے سوا کسی ایام میں عمل کرنا اللہ کو زیادہ محبوب ہے لہٰذا ان میں تکبیر تہلیل کی کثرت کرو اور ذکر اللہ کی بے شک یہ ایام تہلیل وتکبیر کے ایام ہیں اور ذکر اللہ کے۔ بے شک ان میں سے کسی ایک دن کا روزہ رکھنا سال بھر کے روزے کے برابر ہے اور ان میں عمل کرنا دہرا کیا جاتا ہے سات سو گنا تک۔

یوم عرفہ کی تخصیص۔یعنی یوم عرفہ کا خصوصی ذکر

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وشاهد ومشهود

قسم ہے شاہد کی اور مشہود کی۔

۳۷۵۹:.....ہم نے ابوہریرہ سے مرفوع اور موقوف روایت کی ہے کہ مشہود سے مراد یوم عرفہ ہے۔

۳۷۶۰:.....ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان دونوں کو اصم نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو موسیٰ بن عبیدہ نے ان کو ایوب بن خالد نے ان کو ابوہریرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک افضل ایام یوم جمعہ ہے اور وہی شاہد ہے اور مشہود یوم عرفہ اور یوم موعود یوم قیامت ہے۔

۳۷۶۱:.....ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن مقری نے ان کو حسن بن اسحٰق نے ان کو سیف بن یعقوب قاضی نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو عبداللہ بن معبد زمانی نے ان کو ابوقتادہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عاشوراء (دسویں محرم) کا روزہ میں اللہ سے ثواب کی امید کرتا ہوں کہ اللہ اس کو اس سے قبل کے سال بھر کے کفارہ ہو جاتا ہے۔اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث حماد بن زید سے۔

۳۷۶۲:.....ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ایوب نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو داؤد بن شابور نے ان کو ابوقزعہ نے ان کو ابوالخلیل نے ان کو ابوحرملہ نے ان کو ابوقتادہ نے وہ اس حدیث کو نبی کریم تک پہنچاتے تھے کہ یوم عرفہ کا روزہ سال بھر کا کفارہ ہے جو اس کے متصل ہے اور یوم عاشورے کا روزہ سال بھر کا کفارہ ہے۔

۳۷۶۳:.....ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو ابوقیس نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہزیل سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں مسروق سے وہ سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ سال بھر میں سے کوئی ایسا دن نہیں ہے جس کا میں روزہ رکھوں اور وہ مجھے یوم عرفہ سے زیادہ محبوب ہو۔

۳۷۶۴:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو اسفاطی نے ان کو سلیمان بن احمد واسطی نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سلیمان بن موسیٰ نے ان کو دلہم بن صالح نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو مسروق نے ان کو سیدہ عائشہ نے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یوم عرفہ کا روزہ ہزار دن کے روزے کی طرح ہے۔

(۳۷۶۲).....(۱) فی (ب) تلیها أخرجه المصنف فی السنن (۲۸۳/۴)

(۳۷۶۳).....(۱) فی ب (فی)

(۳۷۶۴).....دلهم بن صالح ضعيف

وسليمان بن موسى عن دلهم لايتابع عليه. قال ذلک العقيلي ومن طريق سليمان هذا أخرجه العقيلي فی الضعفاء (۱۴۰/۲) به كما أن أبا إسحاق مدلس وقد عنعن ومع هذا فقد حسن المنذري إسناده فی الترغيب (۱۱۲/۲)

عرفہ ایام کو معروف بناتا ہے

۳۷۶۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر محمد بن عبدالواحد زاہد نے ان کو محمد بن عثمان عیسیٰ نے ان کو احمد بن عبداللہ بن بکار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سلیمان بن موسیٰ نے اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے دلھم بن صالح نے ان کو ابواسحٰق نے مسروق سے کہ وہ داخل ہوئے سیدہ عائشہ کے پاس یوم عرفہ کے دن اور انہوں نے پینے کے لیے پانی مانگا تو سیدہ عائشہ نے فرمایا جاریہ اسے شہد کا شربت پلائیے۔ اے مسروق کیا آپ کا روزہ نہیں ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں میں ڈر رہا تھا کہ شاید آج قربانی کا دن ہو سیدہ عائشہ نے فرمایا کہ بات ایسے نہیں ہے یوم عرفہ ایسا دن ہے جو ایام کو معروف بناتا ہے اور یوم نحر ایام کی قربانی کرتا ہے مسروق کیا تم نے سنا نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفہ کے روزے کو ہزار دن کے روزے کے برابر فرماتے تھے۔

۳۷۶۶:.....ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر احمد بن سہل فقیہہ نے ان کو صالح بن محمد حافظ بغدادی نے ان کو محمد بن عمرو بن جبلہ نے ان کو حرمی بن عمارہ نے ان کو ہارون بن موسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسن سے وہ حدیث بیان کرتے تھے انس بن مالک سے انہوں نے فرمایا کہا جاتا تھا ایام عشر میں کہ ہر دن کے بدلے میں ہزار دن ہے اور یوم عرفہ دس ہزار دن یعنی فضیلت میں۔

۳۷۶۷:.....ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسین احمد بن حسین بن یزید قزوینی نے رائے میں ان کو محمد بن مندہ اصفہانی نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو محمد بن ابوحمید نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفہ کے دن اکثر یہ دعا ہوتی تھی:

لاالہ الااللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ قدیر۔

۳۷۶۸:.....ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عباس بن فضل اسفاطی نے ان کو خلیفہ نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے ان کو ایک آدمی نے عبد قیس سے ان کو فضل بن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا جو شخص یوم عرفہ کے دن اپنی زبان کی اپنے کانوں کی اور اپنی نظر کی حفاظت کرلے عرفہ سے عرفہ تک کی بخشش ہوجاتی ہے اور ہم نے اسی مفہوم کو روایت کیا ہے اور وجہ سے جو موصول ہے کتاب الحج میں۔

۳۷۶۹:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو عمارہ بن ذکوان نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ اذکرواللہ فی ایام معدودات۔ اللہ کو یاد کرو چند مخصوص ایام میں فرمایا کہ مراد ہیں دس دن (ایام العشر) اور ایام معلومات (معلوم مخصوص ایام) ایام النحر میں فرماتے ہیں مشرکین حج میں بیٹھتے تھے اور اپنے آباؤ اجداد کے تذکرے کرتے تھے ان کے ایام کو یاد کرتے اور ان کے انساب کو جامع طور پر بیان کرتے تھے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اسلام کا یہ حکم نازل فرمایا اذکرواللّٰہ کذکرکم اباء کم او اشد ذکراً۔ اللہ کو یاد کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو اور اس سے بھی بہت زیادہ یاد کرو۔ میں نے اس کو ایسے ہی پایا ہے مگر وہ غلط ہے اور صحیح وہ ہے (جو نیچے درج ہے)۔

۳۷۷۰:.....ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو

(۳۷۶۵)......(۱) فی ب الإمام

(۳۷۶۶)......(۱) فی ب قال (۲)...... سقط من (أ) (۳)...... لیست فی ب

(۳۷۶۹)......(۱) ......غیر واضح فی (أ) (۲)......فی ب ھکذا

(۳۷۷۰)......☆ فی الأصل (سفیان بن أبی نجیح)

عفان بن مسلم نے ان کو ہشیم نے ان کو ابو بشر نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ ایام معلومات ایام عشر ہیں اور ایام معدودات ایام تشریق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابو نجیح نے ان کو مجاہد نے انہوں نے کہا کہ ایام معلومات دس دن ہیں اور ایام معدودات ایام تشریق ہیں۔

ماہ محرم کا خاص ذکر کرنا......یعنی محرم کا خاص تذکرہ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

والفجر وليال عشر

۳۷۷۱:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو نوح بن قیس حدانی نے ان کو عثمان بن محصن نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے الفجر ولیال عشر کے بارے میں کہ فجر سے مراد محرم ہے سال کی فجر ہے۔

۳۷۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابونضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے اور مسدد نے ان کو خبر دی ابوعوانہ نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے احمد بن سہل بخاری نے ان کو قیس بن انیف نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو ابوبشر نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ ماہ محرم کا ہے اور افضل نماز فرض نماز کے بعد تہجد کی نماز ہے۔ یہ الفاظ حدیث قتیبہ کے ہیں اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں۔

۳۷۷۳:......ہمیں خبر دی ابونصر احمد بن علی بن احمد الفامی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو مسدد نے اور حجبی نے دونوں کو ابوعوانہ نے ان کو ابوبشر نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا ہے اس نے اپنی اسناد کے ساتھ اس کی مثل۔

ماہ رمضان کے بعد افضل روزہ

۳۷۷۴:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے حجبی نے اور مسدد نے ان دونوں کو ابوعوانہ نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو محمد بن منتشر نے ان کو حمید بن عبدالرحمٰن حمیری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ ماہِ رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ اس ماہ کا ہے جس کو تم محرم کے نام سے پکارتے ہو اور افضل نماز فرائض کے بعد وہ جو رات کے پیٹ میں ہے (یعنی تہجد کی نماز) اسی طرح اس کو روایت کیا ہے زائدہ بن قدامہ نے اور جریر بن عبدالحمید نے ان کو عبدالملک نے اور ان دونوں کو نقل کیا ہے مسلم نے صحیح میں۔

۳۷۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے ان کو نعمان بن سعد نے انہوں نے کہا کہ حضرت علی کے پاس کوئی آدمی آیا اور بولا اے امیر المؤمنین مجھے ایک مہینے کے بارے میں خبر دیجئے میں جس میں روزے رکھوں رمضان کے بعد۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک ایسی چیز کے بارے میں پوچھا ہے کہ جس کے بارے میں میں نے کسی کو پوچھتے ہوئے نہیں سنا بار ایک آدمی نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم رمضان کے علاوہ کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو پھر محرم کے روزے رکھو کیونکہ وہ اللہ کا مہینہ ہے اور اس میں ایک ایسا دن ہے

(۳۷۷۲)......أخرجه المصنف (۴/ ۲۹۰ و ۲۹۱) من طريق قتيبة بن سعيد. به

(۱)......غير واضح في (أ)

(۳۷۷۳)......أخرجه المصنف في السنن (۴/ ۲۹۱) بنفس الاسناد

(۳۷۷۵)......(۱) هذه العبارة ليست في ب

جس میں ایک پوری قوم نے توبہ کی تھی اور دوسری قوم کی توبہ قبول ہوئی تھی۔

عاشورے (دسویں محرم) کو ذکر اللہ کے لئے مخصوص کرنا

۳۷۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر اسحٰق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ایوب سختیانی نے ان کو خبر دی عبداللہ بن سعید بن جبیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف جب لائے تو وہاں آباد یہودی یوم عاشورے کا روزہ رکھتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کون سا دن ہے جس کا یہ لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بڑا عظیم دن ہے اللہ نے اسی دن میں موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی تھی اور اسی دن آل فرعون غرق ہوئی تھی۔ اسی دن موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا شکرانے کا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (موافقت کرنے کے لئے) تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں لہٰذا رسول اللہ نے بھی عاشوراء محرم کا روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان بن عیینہ سے۔

۳۷۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد بن زیاد عدل نے ان کو عبداللہ بن شیرویہ نے ان کو اسحٰق نے اور حمید بن مسعدہ نے ان کو بشر بن مفضل نے ان کو خالد بن ذکوان نے ان کو ربیع بنت معوذ عفراء نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کی صبح کو مدینے کے گرد آباد بستیوں میں نمائندہ بھیج کر کہلوایا جس نے اس حال میں صبح کی ہے کہ وہ روزہ رکھ چکا ہے وہ اپنا روزہ پورا کرلے اور جس نے روزہ نہیں رکھا وہ (اب سے روزہ رکھ لے) اور باقی دن روزے سے گزارے۔ حمید نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ہم لوگ اس کے بعد عاشوراء محرم کا روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور ہم لوگ ان کو بھی مسجد میں لے جاتے تھے اور ہم ان کو بہلانے کے لئے اون کے کھلونے بنالیتے تھے جب کھانے کے لیے ان میں سے کوئی بچہ روتا تو ہم اس کو وہ کھلونا (دے کر بہلاتے تھے) یہاں تک کہ افطار کا وقت ہوجاتا۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں بشر بن مفضل کی حدیث سے۔

۳۷۷۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو احمد بن ازہر بن منیع نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے ان کو نافع نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آپ کے سامنے عاشورے کا ذکر ہوا کہ یہ ایک دن تھا اہل جاہلیت جس کا روزہ رکھتے تھے جو شخص (تم میں سے) پسند کرے روزہ رکھنا اسے چاہیے کہ وہ اس دن کا روزہ رکھے اور جو اس کا روزہ نہ رکھنا چاہے وہ چھوڑ دے نہ رکھے۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث لیث سے اور دیگر نے نافع سے روایت کیا ہے۔

۳۷۷۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عبداللہ بن ابویزید نے ان کو ابن عباس نے کہ انہوں نے

(۳۷۷۶)......(۱) فی (أ) السجستانی وهو خطأ

أخرجه المصنف فی السنن (۲۸۶/۴) البخاری (رقم ۲۰۰۴، ۳۳۹۷. فتح) ومسلم (الصیام ۱۲۸) وأحمد (۲۹۱/۱، ۳۱۰) كلهم من طرق كثيرة عن أيوب. به وللحديث طرق أخرى

(۳۷۷۷)......(۱) غير واضح فی (أ)

أخرجه المصنف فی السنن (۲۸۸/۴) من طريق بشر بن المفضل. به

(۳۷۷۸)......أخرجه المصنف فی السنن (۲۸۹/۴)

فرمایا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس دن کے روزے کو تلاش کرتے ہوں اور اس کی دوسرے دن پر فضیلت طلب کرتے ہوں مگر یہی دن یوم عاشورا کو یا ماہ رمضان کو۔اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابن عیینہ کی حدیث سے۔

۳۷۸۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن ابوالدنیا نے ان کو عبدالاعلیٰ بن حماد نے ان کو عبدالجبار بن ورد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن ابوملیکہ سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا عبداللہ بن ابویزید کو کہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کسی دن کو کسی دن پر کوئی فضیلت نہیں ہے روزہ رکھنے میں سوائے ماہ رمضان کے اور یوم عاشورے کے۔

عاشوراء کا روزہ سال کا کفارہ ہے

۳۷۸۱:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق ثوری نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو حرملہ بن ایاس شیبانی نے ان کو ابوقتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورا کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو یہ ارشاد فرمایا کہ وہ سال بھر کا کفارہ بن جاتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: وہ دوسال کا کفارہ بنتا ہے گزرے ہوئے سال اور آئندہ سال کے لئے اسی طرح روایت کیا ہے اس کو یحییٰ قطان نے ثوری سے۔

۳۷۸۲:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن محمد جانی عدل نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو داؤد حفری نے ان کو سفیان نے ان کو منصور نے ان کو ابوالخلیل نے حرملہ شیبانی سے ان کو ابوقتادہ کے غلام نے ان کو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ عاشورے کا روزہ سال بھر کا کفارہ ہے اور عرفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے لیے کفار ہوتا ہے۔اسی طرح روایت کیا ہے اس کو جریر نے منصور سے سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا روایت ہے حرملہ بن ایاس شیبانی سے ان کو ابوقتادہ نے ان کو مولیٰ ابوقتادہ نے ابوقتادہ سے اور سب سے زیادہ صحیح روایت اس میں عبداللہ بن معبد زمانی کی روایت ہے ابوقتادہ سے جیسے گزر چکی ہے۔

شیخ حلیمی کا تمام روایات پر جامع تبصرہ

۳۷۸۳:......شیخ حلیمی رحمۃ اللہ نے فرمایا: فرماتے ہیں ان روایات کے بارے میں کہ پانچ نمازیں کفارہ میں ان گناہوں کے لیے جو ان کے درمیان ہوں گے جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے اور جمعہ سے جمعہ تک وغیرہ۔تحقیق یہ ممکن ہے اور جائز ہے کہ ان اخبار واحادیث کا مطلب اس طرح ہو کہ ہر ایک چیز پانچ نمازیں اس کے بعد جمعہ اس کے بعد رمضان کے روزے اس کے بعد عرفہ کا روزہ اس کے بعد عاشورے کا روزہ ان تمام عبادات وحسنات کا اللہ کے ہاں وہ مقام ہے اور وہ قدر ومنزلت ہے کہ وہ ان کے ذریعے تمام سیئات اور گناہوں کا اثر مٹا دے وہ جس حد تک بھی پہنچے ہوئے ہوں اور جتنی بھی ہوں جب تک کہ کبیرہ گناہ نہ کیے ہوں۔یہ نیکیاں اگر اس مرتبے کی ہوں کہ ان کے ساتھ تکفیر اور کفارہ بنانا واقع ہو سکے ان گناہوں کا جو جو اس کے برابر ہوں (کفارے کے اعتبار سے) اور جو سیئات کہ اس کے مطابق نہ ہوں (کفارے کے لحاظ سے) کہ انہیں مٹا دے (یعنی اگر گناہ سرے سے نہ ہوں تو وہ بدل دے گا اضافے کو ان کے نفسوں کے درجات میں۔اس کی مثال ایسے ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ وضو طہارت اور پاک کرنا ہے یا یہ کہ وضو ناپاکی یا بے وضو ہونے کو اٹھا دیتا ہے یا یوں کہا جاتا ہے کہ عتق اور گردن

(۳۷۸۱)......أخرجه المصنف (۲۸۳/۴)

(۳۷۸۲)......أخرجه المصنف في السنن (۲۸۳/۴)

(۳۷۸۳)......(۱) ب وهو (۲)......في ب أو

آزاد کرنا کفارہ ہے تو یقیناً اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر وہاں وہ چیز موجود ہو جس سے طہارت کی جاتی ہے (یعنی اگر بے وضو ہونا پایا کی ہونا موجود ہو) عتق کفارہ ہے کا مطلب بھی یہی ہے کہ اگر وہاں کوئی ایسی چیز موجود ہو جس کا کفارہ دیا جا سکے (اوپر مذکور عبادات کے بارے میں یہی ہوگا کہ اگر ایسی خطائیں موجود ہوں جن کا کفارہ دیا جا سکتا ہے تو وہ عبادات ان کا کفارہ بن جائیں گی) اور اگر اس کے یعنی عبادت یا عبادات کرنے والے کے اعمال نامے میں ایسی خطائیں اور گناہ موجود نہ ہوں تو یہ تمام عبادات فضل اور نیکی ہوں گی جو اپنے کرنے والے کے لئے ثواب کا موجب ہوں گی۔ شیخ نے اس بارے میں تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔

۳۷۸۴:...... ہمیں خبر دی ہے ابن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن ابو دنیا نے ان کو علی بن جعد نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ابو اسحٰق نے ان کو اسود بن یزید نے وہ کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو ان لوگوں میں سے کوفے میں جو اصحاب رسول تھے کہ انہوں نے حکم دیا ہو عاشورے کے روزے کا۔ حضرت علی ہوں یا ابو موسیٰ ہوں۔

دسویں کے ساتھ نویں کا روزہ

۳۷۸۵:...... ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو النضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو سعید بن ابو مریم مصری نے ان کو یحیٰی بن ایوب نے ان کو اسماعیل بن امیہ نے کہ انہوں نے سنا ابو عطفان بن ظریف مری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ نے عاشورے کا روزہ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ اس دن کی تو یہودی تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا جب اگلا سال آئے گا تو ہم نویں کا روزہ بھی ساتھ رکھیں گے (تا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ موافقت اور رب کی عبادت ہونے کے ساتھ یہودیوں سے مخالفت بھی ہو جائے) پس ابھی تک آنے والا سال یعنی عاشورہ ابھی نہیں آیا تھا کہ رسول اللہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن علی حلوانی سے اس نے ابن ابو مریم سے۔

۳۷۸۶:...... ہمیں خبر دی شیخ طلحہ بن علی صقر نے بغداد میں ان کو ابو بکر محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن عبداللہ دینوری نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو ابن ابو ذئب نے ان کو قاسم بن عباس نے ان کو عبداللہ بن عمیر نے ان کو ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر میں زندہ رہا آنے والے سال تک تو میں نویں محرم کا روزہ بھی رکھوں گا (یعنی یوم عاشورہ کے ڈر سے کہ کہیں وہ فوت نہ ہو جائے)۔

۳۷۸۷:...... ان کو خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو العباس اصم نے ان کو بکار بن قتیبہ قاضی مصر نے ان کو روح بن عبادہ نے اور ابو عامر عقدی نے اور ابو داؤد طیالسی نے ان سب نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابن ابو ذئب نے ان کو قاسم بن عباس نے ان کو عبداللہ بن عمیر نے کہ عقدی نے کہا وہ غلام تھے حضرت ابن عباس کے کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اگر میں آنے والے سال تک زندہ رہا تو میں یوم عاشورا کا روزہ رکھوں گا نویں کے ساتھ۔ یہ الفاظ ہیں حدیث عقدی کے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے حدیث ابن ذئب سے اور ہم نے روایت کی ہے ابن عباس سے کہ انہوں

(۳۷۸۵)......(۱) فی أ عن وهو خطأ (۲)...... فی الأصل المهری

أخرجه المصنف فی السنن (۴/۲۸۷) و مسلم (الصیام ۱۳۳) کلاهما من طریق سعید بن أبی مریم. به

تابعه علیه ابن وهب. أخرجه أبو داود (۲۴۴۵). به

(۳۷۸۶)......(۱) سقطت من أ (۲)......فی ب (بن أبی العباس)

أخرجه المصنف فی السنن (۴/۲۸۷) ومسلم (الصیام ۱۳۴) وابن ماجه (۱۷۳۶) وأحمد (۱/۲۲۵، ۲۳۶، ۲۴۵) کلهم من طرق عن ابن أبی ذئب. به

(۳۷۸۷)......(۱) زیادة لیست فی ب (۲)......فی ب ابن أبی ذئب

نے کہا کہ تم لوگ روزہ رکھو نویں کا اور دسویں کا اور یہود کی مخالفت کرو۔

۳۷۸۸:...... جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکار بن قتیبہ نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی ہے عطاء نے کہ انہوں نے سنا ابن عباس سے کہ وہ فرماتے تھے کہ یہودیوں کی مخالفت کرو اور نویں اور دسویں محرم دونوں کا روزہ رکھو۔

۳۷۸۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو داؤد بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ رسول اللہ نے فرمایا البتہ اگر میں باقی رہا (یعنی زندہ رہا) تو البتہ ضرور حکم دوں گا ایک دن قبل یا ایک دن بعد کے روزے کا یوم عاشورا سے۔ سفیان نے کہا کہ انہوں نے سنا ابن ابولیلیٰ سے۔ یہ حدیث داؤد سے بنوامیہ کے زمانے میں۔

۳۷۹۰:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو علی بن اسماعیل شعیری نے ان کو منصور بن ابومزاحم نے ان کو ہیثم نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو داؤد بن علی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عاشورا [۱] کا روزہ رکھو اور اس میں یہود کی مخالفت کرو اس سے ایک دن پہلے کا روزہ رکھو اور ایک دن بعد کا روزہ رکھو۔

فصل:...... عاشورا کے دن اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت

۳۷۹۱:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن یونس نے ان کو عبداللہ بن ابراہیم غفاری نے ان کو عبداللہ بن ابوبکر بن اخی محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشورے کے دن اپنے اہل پر کشادگی فراخی کرے اللہ تعالیٰ اس کے اہل پر پورا سال کشادگی کریں گے۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور ایک دوسرے طریق سے مروی ہے جیسے ذیل میں ہے۔

۳۷۹۲:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن ابوعلی حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن عبداللہ بزاز نے بغداد میں ان کو جعفر بن محمد بن کدال نے ان کو علی بن مہاجر بصری نے ان کو ہیضم بن شداخ وراق نے ان کو اعمش نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن محمد بن علی بن حنیش تیمی مصری نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو محمد بن احمد بن عاصم جرجانی نے ان کو عمار بن رجاء نے ان کو علی بن البعطالب نے ان کو ہیضم بن شداخ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان [۱] کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عاشورے کے دن اپنے عیال پر وسعت اور فراخی کرے اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال وسعت کریں گے۔ اس روایت میں ہیضم کا اعمش سے تفرد ہے۔

۳۷۹۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین نے ان کو ابوجعفر نے ان کو محمد بن احمد بن عاصم نے ان کو احمد بن یحییٰ بن عیسیٰ نے ان کو عبداللہ بن نافع صائغ مدنی نے ان کو ایوب بن مینا نے اس سے جس نے اس کو حدیث بیان کی تھی اس نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس نے نبی کریم سے اس کی مثل۔

(۳۷۹۰)......(۱) زیادة من ب

(۳۷۹۱)......(۱) فی ب أوسع

(۳۷۹۲)......(۱) سقط من أ و أثبتناه من ب

أخرجه ابن عدی (۵/۱۵۸۴) من طريق عمار بن رجاء. به

۳۷۹۴:......ان کو خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو خالد بن خراش نے ان کو عبید اللہ بن نافع نے ان کو ایوب بن سلیمان بن میناء نے ایک آدمی سے اس نے ابوسعید خدری سے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنے اہل وعیال پر عاشورے کے دن وسعت کرے اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال وسعت کریں گے۔

۳۷۹۵:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن علی نے ان کو حسین بن علی اہوازی نے ان کو ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص عاشورے کے دن اپنے اہل وعیال پر وسعت کرے اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال وسعت کریں گے۔ یہ تمام اسناد اگرچہ ضعیف ہیں مگر یہ جب بعض بعض کے ساتھ ملائی جائیں تو قوت پکڑ جاتی ہیں۔

عاشوراء کے دن اثمد سرمہ لگانے کی فضیلت

۳۷۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد مروزی نے ان کو شاذان نے ان کو جعفر احمر نے ان کو ابراہیم بن محمد بن منتشر نے وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جو شخص اپنے عیال پر عاشورے کے دن وسعت کرے گا وہ لوگ ہمیشہ اپنے رزق کی کشادگی میں رہیں گے سارا سال۔ بہرحال سرمہ لگانا عاشورے کے دن سوائے اس کے نہیں کہ وہ اس میں مروی ہے بار بار ضعیف اسناد کے ساتھ۔

۳۷۹۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے عبدالعزیز بن محمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی ہے علی بن محمد وراق نے ان کو حسین بن بشیر نے ان کو محمد بن صلت نے ان کو جریر نے ان کو ضحاک نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اثمد (سرمہ کا پتھر) کا سرمہ لگائے عاشورے کے دن اس کی آنکھیں کبھی دکھنے نہیں آئیں گی۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے بشر بن حماد بن بشر نیساپوری نے اپنے چچا حسین بن بشر سے میں نے نہیں دیکھا اس کو کسی روایت میں اس کے سوا جویبر سے اور جویبر ضعیف ہے اور ضحاک ابن عباس سے نہیں ملے یعنی ملاقات ثابت نہیں ہے۔

۳۷۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو ابوعبداللہ بن عمرویہ صفار نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو حجاج بن محمد نے ان کو خبر دی

(۳۷۹۴)......(۱) سقط من أ واثبتناه من ب

(۳۷۹۵)......(۱) فی ب أبو أحمد بن عدی وهو خطأ

إسناد ضعيف:

محمد بن ذكوان ضعيف. وقال البخاري : منكر الحديث

أخرجه العقيلي (۶۵/۴) من طريق حجاج بن نصير.

وقال الإلباني : طرقه كلها ضعيفة

قلت : وقال العجلوني في كشف الخفا : وقال الحافظ أبو الفضل العراقي في أماليه : حديث أبي هريرة ورد من طرق صحح بعضها الحافظ أبو الفضل بن ناصر...... قال : وله طريق عن جابر على شرط مسلم أخرجها ابن عبدالبر في الاستذكار من رواية أبي الزبير، وهو أصح طرقه وورد من حديث ابن عمر أخرجه الدارقطني في الأفراد موقوفاً على عمر، وأخرجه ابن عبدالبر بسند جيد، وقال السيوطي في التعقبات بأنه ثابت صحيح، وأخرجه البيهقي في الشعب عن أبي سعيد الخدري وأبي هريرة وابن مسعود وجابر بأسانيد ضعيفه، إذا ضم بعضها إلى بعض تقوت

☆......احتمال تكون الدوري

(۳۷۹۷)......(۱) غير واضح في (أ)

(۳۸۹۸)......(۱) سقط من أ وأثبتناه من ب

لیث بن سعد نے ان کو معاویہ بن صالح نے یہ کہ ابان بن جبلہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے میں ابن شہاب نے سفر میں اس نے عاشورے کا روزہ رکھا تو ان سے کہا گیا کہ آپ سفر میں عاشورے کا روزہ رکھتے ہیں حالانکہ آپ تو رمضان میں روزہ ترک کر لیتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ بے شک رمضان جو ہے اس کی قضا ہے قرآن میں ہے عدۃ من ایام اخر۔ یعنی ان کے سے گنتی ہے دوسرے دنوں کی اور اگر عاشورا فوت ہو جائے تو بس ہو گیا اس کی تلافی نہیں ہے۔

ماہ رجب کا خصوصی ذکر

۳۷۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ دقاق نے ان کو ابوالازہر نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو عثمان بن حکیم نے وہ کہتے ہیں کہ اس نے پوچھا سعید بن جبیر سے رجب کے روزے کے بارے میں کہ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی تھی ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم سمجھتے کہ آپ نہیں چھوڑیں گے بلکہ رکھتے رہے اور جب نہیں رکھتے تھے تو ہم خیال کرتے کہ اب نہیں رکھیں گے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں عثمان بن حکیم کی حدیث سے۔

جنت کی نہر رجب

۳۸۰۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو محمد بن مرزوق نے ان کو منصور بن زید نے ان کو موسیٰ بن عمران نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا انس بن مالک سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک جنت میں ایک نہر ہے اسے رجب کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے جو شخص رجب کا روزہ رکھے اللہ اس کو اسی نہر سے پلائے گا۔

ماہِ رجب کے سات روزے

۳۸۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان نے ان کو احمد بن محمد بن دلان نے ان کو ولید بن شجاع نے ان کو عثمان بن مطر نے ان کو عبدالغفور نے ان کو عبدالعزیز بن سعید نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رجب کے ایک دن کا روزہ رکھے وہ ایسے ہے جیسے اس نے سال بھر کا روزہ رکھا اور جو شخص رجب کے سات روزے رکھے اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند ہو جائیں گے اور جو شخص اس کے آٹھ روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جو شخص اس کے دس روزے رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کریں گے اور جو شخص اس کے پندرہ دن کے روزے رکھے آسمان سے منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ میں نے تجھے معاف کر دیا ہے جو کچھ پہلے ہو چکا۔ اب تو نئے سرے سے اپنے عمل شروع کر۔ میں نے تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے اور جو شخص زیادہ کرے اللہ اس کو اور زیادہ دے گا رجب میں نوح علیہ السلام کو کشتی پر سوار کیا گیا تھا لہٰذا نوح علیہ السلام نے اس کا روزہ رکھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تھا پھر چھ ماہ تک کشتی ان کو لے کر چلتی رہی خاتمہ اس کا اس وقت

(۳۷۹۹)......واخرجه المصنف فی السنن (۲۹۱/۴) من طریق عثمان بن حکیم

(۳۸۰۰)......سقط الحدیث کله من أو أثبتناه من ب

(۳۸۰۱)......(۱) فی (ب) أبوالولید وهو خطأ أخرجه الأصبهانی فی الترغیب (۱۸۲۲) من طریق الولید بن شجاع

ہوا جب محرم کے دس دن گزر چکے تھے۔ امام احمد نے فرمایا کہ میرے نزدیک ایک اور حدیث ہے جو کہ رجب کے ہر دن کے بارے میں ہے لیکن وہ حدیث ضعیف ہے میں نے اس لیے اس کو نقل نہیں کیا۔

جنت کا محل

۳۸۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد بن ابو حامد مقری نے ان دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن سلیمان براسی نے ان کو عبداللہ بن یوسف نے ان کو عامر بن شبل نے انہوں نے سنا ابوقلابہ سے وہ کہتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے جو رجب کے روزے رکھنے والوں کے لئے ہے۔ امام احمد نے فرمایا اگرچہ وہ موقوف ہے ابوقلابہ پر وہ تابعین میں سے ہے اس جیسا آدمی یہ بات نہیں کہتا مگر اطلاع کے بعد جو آئی ہو اس سے جو اس سے اوپر ہے اس سے جس کے پاس وحی آئی ہے۔

۳۸۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن نے ان کو محمد بن حسین سلمی نے ان کو محمد بن عبیداللہ بن قریش نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوزرعہ نے ان کو محمد بن عبداللہ ازدی نے ان کو ابوسہل یوسف بن عطیہ صفار نے ان کو ہشام قردوسی نے ان کو محمد بن سیرین نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے بعد کوئی روزہ نہیں رکھا سوائے رجب کے اور شعبان کے اس کی اسناد ضعیف ہے۔ تحقیق اس بارے میں کئی منکر احادیث بھی مروی ہیں۔ ان کے روایت کرنے میں بہت سے مجہول لوگ ہیں اور ضعیف لوگ ہیں اور میں اظہار برأت کرتا ہوں اللہ کی بارگاہ میں اس کی ذمہ داری لینے سے یہاں پر بعض ان میں پہلے گزر چکی ہیں اور بعض ان میں سے (درج ذیل میں)۔

رجب رحم اور امن کا مہینہ ہے

۳۸۰۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خلف بن محمد کرابیسی نے بخارا میں اور ہمیں خبر دی ہے مکی بن خلف نے ان کو نصر بن حسین نے اور اسحٰق بن حمزہ نے دونوں کو خبر دی ہے عیسیٰ نے وہ نجار ہیں ابن ابوسفیان سے اس نے غالب بن عبیداللہ سے اس نے عطاء سے اس نے عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک رجب اللہ کا مہینہ ہے یہ پکارا جاتا ہے "رحم" کے نام سے۔ جب رجب آتا تو اہل جاہلیت اپنا اسلحہ بے کار کر دیتے اور اسے رکھ دیتے اور لوگ امن کی نیند سوتے (کسی کو کسی سے ڈر نہ ہوتا) راستے پر امن ہو جاتے تھے اور لوگ ایک دوسرے سے نہیں ڈرتے تھے حتیٰ کہ رجب گزر جاتا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جو اس حدیث میں مروی ہے یہ مشہور ہے تواریخ میں اہل علم کے نزدیک کہ حرمت والے مہینوں میں معاملہ اسی مجموعی کیفیت پر تھا باقی اس حدیث میں جو چیز منکر کی ہے وہ ہے اس خدمت کا نبی کریم تک پہنچنا اور مرفوع ہونا اور اس کا نبی کریم سے روایت ہونا اور ابتداء اسلام میں ایسے تھا کہ وہ باہم نہ لڑیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو قتل کرنے کی اجازت دے دی تمام اوقات میں اور حرمت والے مہینوں کی حرمت باقی رہ گئی اجر و ثواب دہرا ہونے میں اور ان میں گناہوں کے دہرا ہونے میں۔ جب اللہ تعالیٰ نے خاص کیا ہے ان مہینوں کو منع کرنے کی زیادتی کے ساتھ ان مہینوں میں ظلم کرنے سے اور ارشاد فرمایا۔

ان عدة الشهور عنداللّٰه اثنا عشر شهرا فی کتاب اللّٰه یوم خلق السمٰوات و الارض فیها اربعة حرم ذالک الدین القیم وفلا تظلموا فیهن انفسکم.

(۳۸۰۲)......(۱) غیر واضح فی (أ) (۲)...... لیست فی ب

أخرجه الأصبهانی فی الترغیب (۱۸۲۱) بتحقیقی من طریق أبی العباس الأصم. به

(۳۸۰۴)......(۱) سقط من أ (۲)...... فی ب ینقضی

(۳)...... لیست فی ب (۴)......فی ب الأشهر الحرم

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ کی ہے اللہ کی کتاب میں جس دن سے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا تھا ان میں سے چار محترم ہیں یہی ہے سیدھا دین تو ان مہینوں میں اپنے نفسوں پر ظلم نہ کرو۔ اسی لئے امام شافعی رحمۃ اللہ نے ایک شخص کی دیت اور خون بہا کو سخت کیا ہے جو بطور خطاء کے قتل کرے اشہر حرم میں اور اس میں اس نے روایت کی ہے ابن عمر سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

چار محترم مہینے

۳۸۰۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عمر ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوبکر فریابی نے ان کو ابو یعلی موصلی نے دونوں کو ابوبکر ابن ابی شیبہ نے ان کو عبدالوہاب نے ان کو ایوب نے ان کو ابن سیرین نے ان کو ابن ابی بکرہ نے ان کو ابوبکرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے شک زمانہ گھومتا ہے مثل اسی اپنی صورت کے جس دن اللہ نے آسمان اور زمین پیدا کیے تھے سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے ان میں چار محترم ہیں تین مہینے مسلسل ہیں ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور رجب مضر کا مہینہ ہے جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے اس کو مسلم نے ابوبکر ابن ابو شیبہ سے روایت کیا ہے اور بخاری نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

۳۸۰۶:...... ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق مزکی نے ان کو ابو الحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

ان عدة الشهور عندالله اثنا عشر شهرا فی کتاب الله یوم خلق السموات والارض منها اربعة حرم ذالک الدین القیم فلاتظلوا فیهن انفسکم.

بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ کی ہے اس دن سے جب سے اللہ آسمان اور زمین تخلیق فرمائے ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہی دین محکم تم (ان کی حرمت ریزی کر کے) ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کیا کرو۔

ابن عباس نے فرمایا؛ مراد ہے کہ ان سب مہینوں میں تم اپنے اوپر زیادتی نہ کرو پھر اس کے بعد مخصوص کیا چار مہینوں کو اور اس کو محترم بنایا اور ان کی حرمتوں کو عظیم قرار دیا اور ان میں گناہ کرنے کو سب سے بڑا گناہ قرار دیا اسی طرح عمل صالح کو ان میں کرنا اور اس کے اجر عظیم بنایا۔

۳۸۰۷:...... ہمیں خبر دی ابو سعید محمد بن موسیٰ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ان کے والد نے ان کو خبر دی زہیر نے ان کو بیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قیس بن ابی حازم سے اور ہم نے رجب کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کو اصم کہتے تھے جاہلیت میں (گونگا) اس کی حرمت کی وجہ سے اور ہمارے دلوں میں اس کی حرمت کی شدت کی وجہ سے۔

۳۸۰۸:...... ہمیں خبر دی ابو الحسن بن بشران نے ان کو ابو عمرو بن سماک نے ان کو خبر دی حنبل بن اسحٰق نے ان کو حسن بن ربیع نے ان کو مہدی بن میمون نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو رجاء عطاردی سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جاہلیت کے دور میں ایسے ہوتے تھے کہ جب کوئی آتا تو کہتا آ گیا ہے نیزوں کو بند کر کر رکھنے والا مہینہ۔ کوئی لوہا اپنے تیر میں نہ چھوڑا جاتا اور نہ کوئی لوہا کسی بھالے میں مگر ہم اس کو نکال

(۳۸۰۵)...... أخرجه المصنف فی السنن (۱۶۵/۵) والبخاری (۳۲۴/۸، ۱۰/۷ فتح) ومسلم (القسامة ۲۹) وأبوداود (۱۹۴۷) وأحمد (۳۷/۵) والطحاوی فی المشکل (۱۳۹/۲) والبغوی فی شرح السنة (۲۱۵/۷) والمصنف فی دلائل النبوة (۴۴۱/۵، ۵۳۹/۶) کلهم من طرق عن أیوب. به

(۳۸۰۶)...... (۱) فی (أ) علی بن طلحة وهو خطأ

(۳۸۰۷)...... (۱) فی ب أو

(۳۸۰۸)...... (۱) فی ب ندع

لیتے تھے اور اسے پھینک دیتے تھے۔

۳۸۰۹:.......اور ہمیں خبر دی ابن بشران نے ان کو ابو عمر نے ان کو حنبل نے ان کو ابو عبداللہ نے ان کو عفان نے ان کو مہدی نے پھر اس نے مذکورہ حدیث روایت کی ہے سوائے اس کے کہ اس نے کہا ہے مگر ہم وہ لو ہا وغیرہ اس سے نکال دیتے تھے اس ماہ کی تعظیم کے لیے۔ اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صلت بن محمد سے اس نے مہدی بن میمون سے جو اس مذکورہ سے زیادہ مکمل ہے مسیلمہ کذاب کے قصے میں۔

۳۸۱۰:.......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابو بکر محمد بن احمد بن ابو خالد اصفہانی عدل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسحٰق بن خزیمہ سے اس نے محمد بن عمرو بن تمام سے ان کو عثمان بن صالح نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو خبر دی ہے عطاء بن ابو رباح نے ان کو ابن عباس نے وہ فرماتے ہیں (دورِ جاہلیت کے چند ان مظلوموں کے واقعات جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں فوری انصاف دے دیا)۔

عبرت کا پہلا واقعہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت عمر کی محفل میں بیٹھے تھے جس دن رجسٹر پیش کیے جا رہے تھے۔ اچانک ان کے پاس ایک اندھا اور لنگڑا آدمی آیا تحقیق تکلیف اٹھا رہا تھا اس کو چلانے والا حضرت عمر نے اس کو دیکھا تو ان کو اس کی حالت عجیب لگی حیران کن لگی کون جانتا اس کو؟ موجود لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ شخص بنو صنعاء بہلہ بریق سے ہے۔ پوچھا بریق کیا ہے؟ اس نے کہا کہ وہ یمن سے ایک آدمی ہے۔ میں کہتا ہوں۔ دیگر راویوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس کا نام عیاض ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا میں اس کو دیکھوں۔ انہوں نے کہا کہ ہاں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور اس کا احوال پوچھا اور بنی صنعاء کا اس نے بتایا کہ بنو صنعاء کے بارہ آدمی وہ اسلام سے قبل جاہلیت میں میرے پڑوس میں آباد ہو گئے پھر انہوں نے میرا مال کھانا شروع کیا اور گالیاں دیتے عزت نفس مجروح کرتے میں نے ان کو روکا (تو وہ باز نہ آئے) اور میں نے ان کو اللہ کی قسم دے کر کہا یعنی اللہ کا واسطہ دے کر اور رشتہ داری کا واسطے دے کر روکا مگر وہ نہ رکے پھر میں نے ان کو مہلت دی حتیٰ کہ جب حرمت والا مہینہ آیا تو میں نے ان کے خلاف اللہ سے بددعا کی۔

میں نے کہا۔ اے اللہ میں تجھ سے جہاد کرنے والے کی طرح (پوری کوشش اور سخت کوشش کرنے والے کی طرح) بددعا کرتا ہوں کہ بنو صنعاء سب کو ہلاک کر دے سوائے ایک آدمی کے اس کے بعد اس ایک آدمی کو اندھا اپاہج کر دے جو کہ بیٹھا رہے اور اس کو میری محتاجی ہو یہ کہ میں اس کو چلاؤں۔

اللهم انی ادعوک دعاء جاهدا اقتل بنی صنعاء الا واحدا

ثم اضرب الرجل فذره قاعدا اعمی اذا ماقیل عنی القائدا

بس سال پورا نہیں ہوا تھا حتیٰ کہ وہ سارے ہلاک ہو گئے۔ ایک باقی رہ گیا اور وہ یہی ہے اس طرح جو آپ کے سامنے ہے جو چلانے والے کا محتاج ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا سبحان اللہ اس واقعہ میں تو عبرت بھی ہے اور حیرانی بھی۔

عبرت کا دوسرا واقعہ

مجلس میں بیٹھے ہوئے ایک اور آدمی نے کہا اے امیر المؤمنین میں بتاؤں ایک واقعہ؟ جو اسی جیسا ہے یا اس سے زیادہ عبرت ناک ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ سنائیے۔ وہ بولے کہ قبیلہ خزاعہ کے کچھ لوگ ایک آدمی کے پڑوس میں آباد ہو گئے جو کہ انہی میں سے تھا۔ ان لوگوں نے اس سے قطع رحمی کر لی اور بری طرح اس کے پڑوس میں رہنے لگے۔ اس نے ان کو اللہ کی قسم دی اور رشتے کا واسطہ دیا مگر انہوں نے اس کو برابر پریشان

کر کے رکھا انہوں نے اس کو مہلت دی حتیٰ کہ جب شہر حرام (عزت والا محترم) مہینہ آیا تو اس نے ان کے خلاف بد دعا کی اور کہا۔ اے اللہ اے پر امن والے اور ہر خوف کرنے والے کے رب اور ہر خاموشی سے پکارنے والے کی پکار سننے والے بے شک خزاعیوں نے میرا حق دینے سے انکار کر دیا ہے اور میرے ساتھ ظلم کیا ہے کم کر دے ان کے دوستوں مددگاروں کو وگرنہ لطف پیدا کر درمیان نر آن کے پھر نواصف کے۔ اکٹھا کر ان کو کسی کاٹنے اور تڑپانے والی مصیبت کے پیٹ میں۔ بس اچانک وہ ایک دراڑ (اور کریک کے) پاس بیٹھے تھے یا کھڈے کے کنارے پر تھے اس میں سے پانی کھینچ رہے تھے۔ کچھ اس کے اندر اترے ہوئے تھے اور کچھ اس کے کنارے پر بیٹھے تھے اچانک وہ کنارہ کنویں کا پھٹ کر ان سمیت جو اوپر بیٹھے تھے اندر ان پر جا گرا جو اندر تھے اور وہ سارے اسی میں دب کر ہلاک ہو گئے (کوئی نکالنے والا تھا نہ کسی نے نکالا) بس آج تک وہی ان کی قبر ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ بھی عبرت وحیرانگی کا موقع ہے۔

عبرت کا تیسرا واقعہ

وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک اور آدمی نے کہا امیر المؤمنین میں بھی اس جیسا یا اس سے زیادہ عبرت والا واقعہ سناؤں؟ حضرت عمر نے اجازت دی تو اس نے کہا بے شک قبیلہ بنو ہذیل کا ایک آدمی اپنے قبیلے کا وارث بنا یہاں تک کہ ان لوگوں میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا بس یہ اکیلا رہ گیا چنانچہ اس نے بہت سارا مال جمع کر لیا اور وہ اپنی قوم کے ایک گروہ کے پاس گیا ان کو بنو مؤمل کہتے تھے ان کو جا کر کہا کہ میں اکیلا رہ گیا ہوں میں تمہارے پاس رہوں گا تا کہ تم لوگ میری حفاظت کیا کرو گے اور تا کہ وہ اس کے مال مویشی کو پانی وغیرہ بھی پلائیں گے ان لوگوں کو اس کے مال پر حسد ہو گیا انہوں نے اس کے مال کو قیمتی سمجھا لہٰذا اس کا مال کھانا شروع کر دیا مال بھی کھاتے اور الٹے اس کی بے عزتی بھی کرتے گالی گلوچ کرتے ان میں رباح نام کا ایک آدمی کوئی شریف النفس تھا وہ ان کو ان کی ناجائز حرکت سے روکتا رہتا تھا وہ کہتا تھا کہ اے بنو مؤمل یہ تمہارا رشتہ دار ہے چچا کی اولاد ہے اس نے تمہارے پڑوس کو چنا ہے سب لوگوں کو چھوڑ کر اس کے ساتھ اچھے پڑوسی کا سلوک کرو انہوں نے اس کی بھی بات نہ مانی حتیٰ کہ جب محترم مہینہ آیا تو اس شخص نے ان سب کے خلاف بد دعا کی۔ اے اللہ تو مجھ سے بنو مؤمل کو مٹا دے اور ان کی گردن پر کوئی پتھر کا ہتھوڑا مار یا ان پر کوئی خطرناک لشکر بھیج سوائے رباح کے کیونکہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

(مصنف) میں کہتا ہوں کہ اس کے علاوہ دیگر روایت میں ہے کہ خاموش پتھر یا لشکر کے (ساتھ تباہ کر ان کو) اچانک وہ اسی روش پر تھے کہ ایک دن وہ پہاڑ کے دامن کی طرف اترے یکا یک ان کے اوپر ایک بھاری چٹان لڑھک کر آن گری پہاڑ کے اوپر سے وہ چٹان اتنی بڑی تھی کہ جس چیز کے ساتھ گزری اس کو پیس دیا حتیٰ کہ وہ جب ان کے گھروں کے اوپر سے گزری تو یکبارگی ان کو پیس دیا مگر وہی بچ گیا جس کے لئے بد دعا نہیں کی تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا سبحان اللہ بے شک اس میں تو کئی کئی عبرتیں تھیں اور حیرانگی ہے۔ اتنے میں ایک اور آدمی بولا امیر المؤمنین میں بھی ایک واقعہ سناتا ہوں جو اسی طرح کا یا اس سے بھی زیادہ عبرت ناک ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی اجازت دے دی۔

عبرت کا چوتھا واقعہ

قبیلہ جہینہ کا ایک آدمی قبیلہ بنو ضمرہ کے لوگوں کے پڑوس میں جا کر رہنے لگا۔ دورِ جاہلیت میں چنانچہ بنو ضمرہ کا ایک سرکش آدمی تھا نام اس کا ریشہ تھا وہ اس آدمی پر بہت زیادتی کرتا تھا کبھی اس کا کوئی اونٹ ذبح کر دیتا کبھی کوئی اور تکلیف دیتا اس نے تنگ آ کر ایک دن اس کی

شکایت اس کی قوم سے کی ان لوگوں نے بجائے اس کو سمجھانے اور روکنے کے اسی مظلوم کی حوصلہ شکنی کی اور بولے کہ میاں ہم اس کی بیک پر اور اس کی پشت پر ہیں۔ہم نے اس کو آزادی دے رکھی ہے دیکھ لے اگر تو اس کو نقصان پہنچائے گا تو کیا ہوگا۔جب اس نے دیکھا کہ وہ باز آنے والا نہیں ہے اس نے اس کو مہلت دی حتیٰ کہ جب حرمت والا مہینہ آیا تو اس نے اس کے خلاف بددعا کی۔کہا ریشہ ال ضمرہ سمیت سچا ہے؟ کیا اللہ کو اس پر قدرت نہیں ہے؟

اصادق ریشة باال ضمرة　　　البس لله علیه قدرة.

کیا وہ نہیں چھوڑے گا نہ اونٹنی کو یا اونٹ کو بری طرح ان کو نیزے مار کر بری طرح زخمی کرے گا۔پس کاٹ دے اس کو آب دار تلوار کے ساتھ نکال دے اس کو وادی سے اے اللہ اگر وہ ہے وادی میں حد سے تجاوز کرتا۔اے اللہ اگر تو آنکھوں کے سامنے اس کی سزا اور موت جو کھا جائے اس کو حتیٰ کہ پہنچ جائے قبر تک۔چنانچہ اللہ نے اس پر ایک گوشت خورے کی بیماری مسلط کر دی حتیٰ کہ وہ ایک سال کے اندر اندر مر گیا۔حضرت عمر نے سن کر فرمایا سبحان اللہ اس میں بھی بڑی عبرت اور حیرت کی بات ہے۔

مذکورہ واقعات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تبصرہ

بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ ان کی جاہلیت کے دور میں ایسے ایسے کرتا تھا ان کے بعض کو بعض کے ساتھ دفع کرتا تھا۔جب اللہ تعالےٰ سلام کو لے آئے ہیں تو اب اللہ تعالیٰ نے سزاؤں کو قیامت تک موخر کر دیا ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اپنی مقدس کتاب میں:

ان یوم الفصل میقاتهم اجمعین

بے شک فیصلے کا دن یعنی قیامت ان کا مقررہ وقت ہے سب کا اور بے شک ان کے وعدے کا وقت قیامت ہے
اور قیامت سب سے زیادہ ہولناک ہے اور سب سے زیادہ کڑوی ہے۔

اور ارشادِ گرامی ہے:

و لو یوخذالله الناس بما کسبوا ماترک علی ظهرها من دابة ولکن یؤخرهم الی اجل مسمی

اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے برے اعمال پر گرفت کرنے لگے تو زمین کی پشت پر کوئی چلنے والا باقی نہ چھوڑے
مگر وہ ان کو ڈھیل دیتا ہے ایک مقررہ وقت تک۔

احمد نے کہا کہ یہ وہ حدیث ہے جس کو روایت کیا ہے ابن اسحٰق بن یسار نے معازی میں۔اس شخص سے جس نے سنا تھا اس کو عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے مگر اس میں بنی ضمرہ کا ذکر نہیں ہے اور یہ روایت پکا کرتی ہے ابن لہیعہ کی روایت کو اور ایک اور طریق سے روایت ہے ابن ہباب بن خراس سے اس نے نصیر بن ابوالاشعث سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے کوئی چیز تقسیم کی تھی چنانچہ انہوں نے ایک بندے کو یکھا جو اندھا تھا پھر آگے اس نے اسی مذکورہ کو روایت کیا ہے۔

بعض دیگر منکر روایات

اور دیگر منکر روایات جو اس باب میں روایت کی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۳۸۱۰......(۱) غیر واضح فی (أ)　　(۲)...... غیر واضح فی (أ)　　(۳)...... سقط من أ وأثبتناها فی ب

(۴)......فی ب الحق　　(۵)...... غیر واضح فی (أ)　　(۶)......سقطت من أو أثبتناها من ب

(۷)......غیر واضح فی (أ)

۳۸۱۱:..... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابونصر رشیق بن عبداللہ رومی نے بطور املاء اپنی کتاب سے طاہران میں ان کو حسین بن ادریس انصاری نے ان کو خالد بن ہیاج نے ان کو ان کے والد نے ان کو سلیمان تیمی نے ان کو ابوعثمان نے ان کو سلمان فارسی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ رجب کے مہینے کا ایک دن اور ایک رات ہے جو شخص اس دن کا روزہ رکھے اور اس رات کو قیام کرے وہ ایسے ہے کہ جیسے اس نے سو سال تک سال بھر کا روزہ رکھا ہے اور وہ ہے جب رجب کی تین راتیں باقی رہ جائیں (یعنی ستائیسویں رات اور دن) اور اس میں اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا کی اور یہ روایت ایک اسناد کے ساتھ مروی ہے جو اس سے زیادہ ضعیف ہے (جیسے آنے والی روایت)۔

ایک رات میں سو سال کی نیکیاں

۳۸۱۲:..... ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوصالح نے ان کو خلف بن محمد نے بخارا میں ان کو مکی بن خلف نے اور اسحٰق بن احمد نے دونوں کو نصر بن حسین نے ان کو عیسیٰ نے وہ غنجار ہیں۔ ان کو محمد بن فضل نے ان کو بان نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آپ نے فرمایا کہ رجب میں ایک ایسی رات ہے جس میں عمل کرنے والے کے لئے سو سال کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور یہ اس وقت ہوتی ہے جب رجب کی تین راتیں باقی رہ جاتی ہیں (یعنی ستائیسویں) جو شخص اس میں بارہ رکعت نماز پڑھے بایں صورت کہ ہر رکعت میں فاتحۃ الکتاب پڑھے اور قرآن کی کوئی سورۃ پڑھے اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھے اور سلام پھیر دے اس کے بعد کہے۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ایک سو مرتبہ اور اللہ سے استغفار کرے ایک سو مرتبہ اور نبی کریم پر صلوٰۃ بھیجے ایک سو مرتبہ اور پھر اپنے لیے دعا مانگے جو چاہے اپنی دنیا اور آخرت کے بارے میں اور صبح کو روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کی پوری دعا قبول کریں گے ہاں مگر یہ ہے کہ گناہ کی دعا کرے تو قبول نہیں ہوگی۔

پسندیدہ مہینہ

۳۸۱۳:..... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خلف بن محمد کرابیسی نے بخارا میں ان کو حفص بن احمد بن نصیر نے ان کو ان کے دادا نصیر بن یحییٰ نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے ان کو نوح بن ابومریم نے ان کو زیدعمی نے ان کو یزید رقاشی نے ان کو انس بن مالک نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ کے پسندیدہ مہینوں میں سے ہے رجب یہ اللہ کا مہینہ ہے جو شخص رجب کے مہینے کی تعظیم کرے اس نے اللہ کے امر کی تعظیم کی اور جس نے اللہ کے امر کی تعظیم کی اللہ اس کو نعمتوں والے باغات میں داخل کریں گے اور اس کے لئے بڑی رضامندی واجب کردیں گے اور شعبان میرا مہینہ ہے جو شخص شعبان کی تعظیم کرے گا اس نے میرے امر کی تعظیم کی اور جو میرے امر کی تعظیم کرے گا میں اس کے لئے آخرت کے لئے پیش اور ذخیرہ ہوں گا قیامت کے دن۔ ماہ رمضان میری امت کا مہینہ ہے جو شخص رمضان کے مہینے کی تعظیم کرے گا اور اس کی حرمت کی تعظیم کرے اور اس کی حرمت ریزی نہ کرے اور اس کے دن کے روزے رکھے اور اس کی راتوں کا قیام کرے اور اپنے اعضاء کی حفاظت کرے وہ رمضان میں سے نکلے گا حالانکہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کو پیشی کے لیے طلب کرے۔

امام احمد نے فرمایا: یہ ایسی اسناد ہے جو منکر ہے کئی بار اور تحقیق روایت کی گئی ہے۔ ان سے حضرت انس سے سوائے اس کے۔ میں نے اس کو ترک کردیا ہے بس میرا دل نفرت کرتا ہے منکر روایات سے جن کو میں منکر خیال کرتا نہیں ہوں بلکہ جن کو میں موضوع جانتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں

(۳۸۱۱)..... (۱) زیادۃ من ب

(۳۸۱۲)..... تبیین العجب (ص ۲۷ و ۲۸) قال الحافظ: إسنادہ مظلم

(۳۸۱۳)..... (۱) فی ب زید وھو خطأ

معاف فرمائے اپنی رحمت کے ساتھ۔

(فائدہ)...... اللہ اکبر جب اتنا بڑا امام ان روایت کو لاتے ہوئے ڈر رہے ہیں تو میرے جیسے پیچید ان کی کیا بساط ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میں کمزور ضعیف موضوع و منکر روایات کا ترجمہ کرتے ہوئے اور عوام الناس تک پہنچانے پر میں اللہ کی بارگاہ میں ہزار بار استغفار کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ بارگاہ ایزدی میں یہ عذر پیش کرتا ہوں کہ یہ محض ان روایات کو بیان کرنے اور بتانے کی حد تک ہے جو کہ محدثین کے اور فقہا کے نزدیک جائز عمل کرنے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو احتیاط و اجتناب کی تلقین کی جاتی ہے کہ وہ قرآن مجید اور سنت صحیح پر عمل کریں۔ (مترجم)

۳۸۱۴:...... ہمیں خبر دی ابوبکر عبداللہ بن سکری نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم یعلی نے مکہ میں ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو داؤد بن عطاء نے ان کو یزید بن عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب نے ان کو سلیمان بن علی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا پورے رجب کے روزوں سے۔ پس اسی طرح روایت کیا ہے اس کو داؤد بن عطاء نے وہ قوی نہیں ہے سوائے اس کے نہیں کہ اس میں روایت ابن عباس سے ہے۔ نبی کریم کے عمل سے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اس باب کے شروع میں لہٰذا عمل کو پھرا گیا ہے انہی کی طرف۔

۳۸۱۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو قواریری نے ان کو زائدہ نے ان کو زیاد نمیری نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب رجب آ جاتا تو یوں دعا کرتے تھے اے اللہ برکت عطا فرما ہمارے لئے رجب میں اور شعبان میں اور ہمیں پہنچا دے رمضان تک اور آپ فرماتے تھے جمعہ کی رات کو روشن رات اور جمعہ کا دن یوم از ہر تر وتازہ دن۔

زیاد نمیری اس کے ساتھ منفرد ہے اور زائدہ بن ابورقاد کے نزدیک۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ زائدہ بن ابورفاد کی روایت زیادہ نمیری سے ہے وہ منکر الحدیث ہے۔

شعبان کا روزہ

۳۸۱۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی مالک نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو خبر دی ابوالنضر فقیہ نے اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اور ابوزکریا بن ابواسحٰق نے دونوں کو کہا احمد بن محمد بن عبدوس نے ان دونوں کو عثمان بن ابوسعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک بن انس رضی اللہ عنہ پر ان کو ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبداللہ نے ان کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو عائشہ ام المؤمنین نے کہ وہ یہ کہتی ہیں رسول اللہ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے کہ اب چھوڑیں گے نہیں پھر چھوڑ دیتے تھے اور کبھی چھوڑے رکھتے تھے ہم سمجھتے کہ اب تو رکھیں گے نہیں مگر پھر رکھنا شروع کر دیتے۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا سوائے رمضان کے اور شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے کے روزے میں نے رکھتے

(۳۸۱۴)......(۱) فی ب زید

(۳۸۱۵)......(۱) فی ب و

(۳۸۱۶)......(۱) فی ب وما رأیته (۲)...... سقط من أ وأثبتناها من ب

أخرجه المصنف فی السنن (۲۹۲/۴) من طریق مالک. به وأخرجه مالک فی الموطأ (۳۰۹/۱) ومن طریقه أخرجه عبدالرزاق (۷۸۶۱) والبخاری (۲۱۳/۴. فتح) ومسلم (الصیام ۱۷۵) وأبوداؤد (۲۴۳۴) والنسائی (۲۰۰/۴) وأحمد (۱۰۷/۶، ۱۵۳، ۲۴۲) عن أبی النضر. به وأخرجه النسائی (۳۳/۴) وأحمد (۱۴۳/۶، ۱۶۵) من طرق عن أبی سلمة عن عائشة به

نہیں دیکھے۔ یہ قعنبی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ بخاری ومسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث مالک سے اور اس کو روایت کیا ہے ابن ابی لبید نے ابوسلمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے رسول اللہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا روزے رکھتے تو ہم سمجھتے کہ اب ختم نہیں کریں گے اور نہیں رکھتے تو ہم سمجھتے کہ اب نہیں رکھیں گے اور ہم نے حضور کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا تقریباً پورا شعبان روزے رکھتے تھے سوائے کم دنوں کے۔

۳۸۱۷:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابن الولید نے پھر اس مذکور کو ذکر کیا ہے روایت کیا ہے اس کو مسلم نے ابوبکر اور عمر سے اور سفیان سے اور ہم نے روایت کیا ہے اس کو محمد بن ابراہیم وغیرہ سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ حضور جس قدر شعبان کے روزے زیادہ رکھتے تھے اس قدر کسی اور مہینے کے نہیں رکھتے تھے۔ تقریباً پورا شعبان روزے رکھتے تھے کم روزے چھوڑتے تھے بلکہ پورا ہی مہینہ روزہ رکھتے تھے۔

۳۸۱۷:......مکرر ہے اور ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ان کو منصور نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ام سلمہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مہینوں کے کبھی روزے نہیں رکھتے تھے اس طور پر کہ دونوں کو جمع کرتے ہوں سوائے شعبان اور رمضان کے۔

۳۸۱۸:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوبکر احمد بن حسن نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو عبداللہ بن ابوقیس نے کہ اس نے سنا سیدہ عائشہ سے وہ کہتی تھیں مہینوں میں محبوب مہینہ رسول اللہ کے نزدیک روزوں کے لیے شعبان تھا اس کے بعد اس کو رمضان سے ملا لیتے تھے۔

شعبان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے روزے رکھتے تھے

۳۸۱۹:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن عبدالملک دقیقی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو صدقہ بن موسیٰ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ کہا گیا یا رسول اللہ کون سا روزہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ شعبان کا روزہ رمضان کی تعظیم کے لئے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا صدقہ کرنا رمضان میں۔

۳۸۲۰:......ہمیں خبر دی ابوصادق محمد بن احمد صیدلانی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زید بن حباب نے ان کو ثابت غفاری نے ان کو مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کو ایک مہینے میں اتنی زیادہ روزے رکھتے دیکھتا ہوں کہ جس قدر روزہ رکھتے، میں آپ کو کسی اور مہینے میں نہیں دیکھتا۔ آپ نے پوچھا کہ کون سا مہینہ ہے؟ میں نے کہا وہ شعبان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شعبان، رجب اور رمضان کے درمیان میں ہے اس لیے لوگ اس سے غافل ہو جاتے ہیں اس میں لوگوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب اوپر کو جائیں میں اس وقت روزہ دار ہوں۔ میں نے پوچھا کہ کیا

(۳۸۱۷)......(۱) فی (أ) أبوموسی (۲)......فی ب یصومه

أخرجه النسائی فی الصوم من طریق محمد بن إبراهیم. به

(۳۸۱۷)......مکرر. رواه الترمذی والنسائی وابن ماجه من طریق سالم بن أبی الجعد. به وقال الترمذی: هذا إسناد صحیح

(۳۸۱۸)......(۱) فی ب و (۲)......فی ب یصومه

أخرجه المصنف فی السنن (۲۹۲/۴) من طریق محمد بن یعقوب. به

(۳۸۱۹)......(۱) فی ب أخبرنا

ہوا میں دیکھتا ہوں کہ آپ پیر اور جمعرات کا روزہ نہیں چھوڑتے؟ آپ نے فرمایا کہ بے شک بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال اوپر کو جائیں تو میں روزہ دار ہوں۔ یہ عبدالخالق کی حدیث کے الفاظ ہیں اس کے ساتھ غفاری کا تفرد ہے اور وہ ابوالغصن ثابت بن قیس ہے اس کو روایت کیا ہے اس سے ابن ابی اویس نے ان کو ابوسعید مقبری نے ان کو اسامہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے تو مسلسل رکھتے جاتے چھوڑتے نہیں تھے اور چھوڑتے تو کئی کئی دن چلاتے روزہ نہیں رکھتے تھے اور ہر ہفتے میں دو دن روزہ رکھتے تھے۔ ان کو چھوڑتے نہیں تھے اگر چہ وہ دونوں ایام ترتیب کے اعتبار سے ان روزوں میں سے ہوں جو آپ روزے رکھ رہے ہوں یا اس ترتیب میں نہ ہوں۔ اکثر روزے جس مہینے کے رکھتے تھے وہ شعبان ہوتا تھا۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ ہر ہفتے دو دن کے روزے رکھتے ہیں اگر چہ وہ آپ کے ترتیب کے روزوں میں سے ہوں یا دونوں نہ ہوں ان میں سے۔ آپ نے کہا کہ وہ کون سے دن میں نے کہا کہ وہ پیر اور جمعرات ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ وہ دو دن ہیں جن میں اعمال رب العالمین کے آگے پیش کیے جاتے ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب پیش کیے جائیں تو میں روزہ دار ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ شعبان میں جتنے روزے رکھتے ہیں اتنے اور کسی مہینے میں نہیں رکھتے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ لوگ اس سے غافل رہتے ہیں رجب اور رمضان کے درمیان اس میں اعمال اٹھائے جاتے ہیں رب العالمین کی طرف میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال جب اٹھائے جائیں تو میں روزہ دار ہوں۔

۳۸۲۱:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحٰق ضبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیاد سری نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو ابوالغصن ثابت بن قیس مولیٰ عقیل نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور اس کو روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو ثابت بن قیس نے ان کو ابوسعید مقبری نے شعبان کے ذکر میں۔

شعبان کی پندرہویں شب کے بارے میں احادیث

۳۸۲۲:...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن احمد بن فراس نے ان کو محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو حسن بن علی بن عبدالرزاق نے ان کو ابن ابی سبرہ نے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو معاویہ بن عبداللہ بن جعفر نے ان کو ان کے والد نے ان کو علی بن ابی طالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت شعبان کی نصف کی شب ہوتی ہے تو تم لوگ اس رات کو قیام کیا کرو اور دن کو روزہ رکھا کرو۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیا ہے کوئی استغفار کرنے والا میں اس کو معاف کر دوں کیا ہے کوئی رزق مانگنے والا پس میں اس کو رزق دے دوں کیا ہے کوئی سائل میں اس کو عطا کر دوں کیا ہے کوئی ایسے؟ ایسے؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

۳۸۲۳:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ اور اس میں ذکر کیا ہے نزول کا لفظ اور سائل کے بجائے کیا ہے کوئی تکلیف میں مبتلا میں اس کو عافیت دے دوں۔ خبر دار ہے کوئی سوا اس کے انہوں نے کہا ہے مروی ہے محمد بن عبداللہ بن جعفر سے ان کو ان کے والد نے لیکن انہوں نے علی حلوانی کا ذکر نہیں کیا۔ کہا ہے ابراہیم بن ابوطالب ابراہیم بن محمد مولیٰ زینب بنت جحش نے۔

۳۸۲۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن حمدان مروزی نے ان کو ابوسعید مکی بن خالد بن فضل سرخسی نے ان کو سعد

(۳۸۲۰)......(۱) زيادة من ب (۲)......سقط من أ وأثبتناه من ب (۳)......في ب ذلک

أخرجه النسائي (۴/۲۰۱ و ۲۰۲) من طريق ثابت بن قيس بنحوه

بن یعقوب طالقانی نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو یعقوب بن قعقاع نے ان کو حجاج نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب شعبان کی نصف کی شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گناہوں کو معاف کرتے ہیں۔ ابو عبداللہ نے کہا ہے کہ سوائے اس کے کہ یہ حدیث محفوظ ہے حجاج بن ارطات سے انہوں نے یحییٰ بن ابو کثیر سے بطور مرسل روایت کے۔

۳۸۲۵:...... جیسے ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحٰق فقیہہ نے ان کو محمد بن رمح نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حجاج بن ارطات نے ان کو یحییٰ ابن ابو کثیر نے وہ کہتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور سیدہ عائشہ ان کو تلاش کرنے نکلی بقیع میں۔ سیدہ نے انہیں دیکھ لیا کہ آپ آسمان کی طرف سر اٹھائے ہوئے تھے۔ حضور نے فرمایا کیا تم ڈر رہی تھیں کہ اللہ اور اللہ کا رسول تم پر ظلم کریں گے۔ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے گمان کیا تھا کہ آپ اپنی بعض بیویوں کے پاس گئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ گناہ معاف کرتے ہیں اور اس حدیث کے کئی شواہد ہیں۔ حدیث عائشہ۔ حدیث ابوبکر صدیق اور حدیث ابوموسیٰ اشعری سے۔ بعض میں مشرک اور کینہ پرور کو بخشش سے مستثنیٰ کیا گیا ہے اور بعض میں مشرک اور ڈاکو اور والدین کے نافرمان کو اور کینہ پرور کو اور تحقیق روایت کیا ہے اس کو مسلمہ واسطی نے ان کو یزید بن ہارون نے بطور موصول روایت کے مثلاً درج ذیل روایت۔

پندرہویں شعبان میں بخشش

۳۸۲۶:...... ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو احمد بن سلمان فقیہہ نے ان کو محمد بن مسلم نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو حجاج نے ان کو یحییٰ بن ابو کثیر نے ان کو عروہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں نہ پایا تو آپ کو تلاش کرنے نکلی پس وہ بقیع میں آسمان کی طرف سر اٹھائے کھڑے تھے۔ فرمانے لگے اے عائشہ کیا تم ڈر گئی تھیں اس سے کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا میرے ساتھ ایسی کوئی بات نہیں تھی مگر میں نے یہ گمان کیا تھا کہ آپ آئے ہیں اپنی بعض عورتوں کے پاس۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اترتے ہیں شعبان کے نصف کی رات کو آسمان دنیا کی طرف پس بخش دیتے ہیں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ کو۔ احمد نے فرمایا کہ اس نزول سے مراد بطور فعل کے رسول اللہ نے اس کا نام رکھا ہے نزول بغیر انتقال وزوال کے یا اس سے ارادہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول فرشتہ کا فرشتوں میں سے اپنے حکم کے ساتھ۔ ہم نے اس مقام کے علاوہ وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

مشرک ونافرمان کی بخشش نہیں

۳۸۲۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے انکو محمد بن اسحٰق نے ان کو خالد بن خراش نے اور اصبغ بن فرج نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عبدالملک بن عبدالملک نے کہ مصعب بن ابی

(۳۸۲۵)......ضعیف: أخرجه الترمذی (۷۳۹) وابن ماجه (۱۳۸۹) وأحمد (۲۳۸/۶) والبغوی فی شرح السنه (۱۲۶/۴) كلهم من طريق يزيد بن هارون به وقال الترمذی: لانعرفه إلا من حديث الحجاج، وسمعت محمداً يضعف هذا الحديث، وقال: يحيى بن ابى كثيرلم يسمع من عروة والحجاج لم يسمع من يحيى

(۳۸۲۷)......(۱) زيادة من ب

ذئب نے اس کو حدیث بیان کی ہے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے اس نے اپنے والد سے اس نے ان کے چچا سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب کو آسمان دنیا کی طرف اتر آتا ہے اور ہر شے کو بخش دیتا ہے مگر مشرک آدمی کو یا اس آدمی کو جس کے دل میں بغض اور کینہ ہو۔

۳۸۲۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر محمد بن یحییٰ وراق نے ان کو جعفر بن احمد حافظ نے ان کو یعقوب بن حمید بن کاسب نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو عبدالملک بن عبدالملک نے اور وہ ابن حمید کی اولاد میں سے ہیں انہوں نے مصعب بن ابوذئب سے اس نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے اس نے اپنے چچا ابوبکر صدیق سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اس نے اسی مذکور کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے ہر نفس کو مگر وہ انسان جس کے دل میں بغض اور کینہ ہو یا وہ مشرک ہو۔

۳۸۲۹:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید نے انکو سعید بن عثمان اھوازی نے ان کو احمد بن عیسیٰ مصری نے ان کو عبداللہ بن وہب نے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں انہوں نے کہا ہے اپنے والد سے اور اپنے چچا سے انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بخش دیتے ہیں ہر مومن کو مگر والدین کے نافرمان کو یا کینہ پرور کو۔

۳۸۳۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو شجاع بن ولید نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو حسن بن حر نے ان کو مکحول نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ جھانکتا ہے اہل زمین کی طرف نصف شعبان میں اور ان کو بخش دیتا ہے مگر دو آدمیوں کو نہیں بخشتے کافر کو یا کینہ پرور کو اس نے اس روایت کے ساتھ مکحول سے آگے تجاوز نہیں کیا اور تحقیق روایت کی گئی ہے مکحول سے اس نے اس سے جو اس کے اوپر ہے بطور مرسل بھی اور بطور موصول بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۸۳۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے انکو عفان نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو حجاج نے مکحول سے اس نے کثیر بن مرہ حضرمی سے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف شعبان کی رات کے بارے میں فرمایا اللہ تعالیٰ مغفرت فرماتے ہیں اہل زمین کی سوائے مشرک کے اور بغض رکھنے والے کے یہ مرسل ہے جید ہے اور دوسرے طریق سے مروی ہے مکحول سے اس نے ابوثعلبہ خشنی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بھی مکحول اور ابوثعلبہ کے درمیان مرسل جید ہے۔

۳۸۳۲:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے انکو ابوحامد بن بلال نے ان کو محمد بن اسماعیل احمش نے ان کو محاربی نے ان کو احوص بن حکیم نے ان کو مہاجر بن حبیب نے ان کو مکحول نے ان کو ابوثعلبہ خشنی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرماتے ہیں جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف جھانکتے ہیں پس مؤمن کو معاف کرتے ہیں اور کافر کو ڈھیل دیتے ہیں اور اہل بغض کو ان کے بغض اور کینے میں ہی چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کو ترک کر دیں۔

۳۸۳۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمران نسوی نیساپوری نے ان کو ابوالولید محمد بن احمد برداانطا کی نے ان کو محمد بن کثیر مصیصی نے ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور اسحٰق بن محمد بن یوسف سوسی نے اور ابوبکر قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یزید بن محمد بن عبدالصمد دمشقی نے ان کو ہشام بن خالد نے انکو ابوجلید نے یعنی عتبہ بن حماد حکمی نے انکو اوزاعی نے ان کو مکحول نے اور ابن ثابت نے یعنی عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے انکو ان کے والد نے ان کو مکحول نے ان کو مالک بن یخامر نے ان کو معاذ بن جبل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں جھانکتے ہیں پس اپنی تمام مخلوق کو معاف کر دیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ ور کے اور مصیصی کی ایک روایت میں

(۱) ۳۸۳......(۲) فی أ الحسین (۲)...... فی ب إلا لمشرک أومشاحن

ہے۔وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اور باقی روایت حسب سابق ہے اور تحقیق ہم نے اس کو روایت کیا ہے کئی طریقوں سے اور اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ حدیث کے لئے کچھ اصل ہے حدیث مکحول سے اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے ابن لھیعہ نے زبیر بن سلیم سے اس نے ضحاک بن عبدالرحمن سے اس نے ان کے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا ابوموسیٰ اشعری سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ سے اس نے ذکر کیا اس کا مفہوم لفظ نزول کے ساتھ۔

۳۸۳۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس نے ان کو خبر دی صنعانی نے ان کو ابوالاسود نے ان کو ابن لھیعہ نے پھر اس نے مذکور کو روایت کیا ہے۔

۳۸۳۵:......ان کو خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور محمد بن احمد بن ازہری ہروی نے انکو حسین بن ادریس نے ان کو ابوعبداللہ بن اخی ابن وہیب نے ان کو ان کے چچا نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علاء بن حارث نے یہ کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپ نے کافی لمبا سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے گمان کرلیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں (ڈرتے ہوئے) اٹھ کر اور آپ کے انگوٹھے کو حرکت دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرکت کی لہٰذا میں واپس آ گئی۔ جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوکر آئے تو فرمانے لگے۔اے عائشہ یا یوں کہا اے حمیرا کیا تم نے یہ گمان کیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے ساتھ دھوکا کیا ہے۔میں نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ لیکن میں نے گمان کیا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے قبض کرلیا ہے بوجہ اس کے لمبے سجدے کے۔حضور نے فرمایا کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتا ہے حضور نے فرمایا کہ یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر جھانکتے ہیں شعبان کی پندرہویں شب میں پس بخشش مانگنے والوں کو بخش دیتے ہیں اور رحم کی درخواست کرنے والوں پر رحم کردیتے ہیں اور کینہ رکھنے والوں کو پیچھے کردیتے ہیں جیسے کہ وہ ہیں۔

ازہری نے کہا حضور یہ تو قد خاس بک۔ یہ اس وقت کسی آدمی سے کہا جاتا ہے جب وہ اپنے ساتھی کے ساتھ عذر کرے دھوکہ کرے اور اس کا حق اس کو نہ دے تو کہتے قد خاس بہ فلاں نے فلاں کے ساتھ دغا کیا دھوکہ کیا۔میں کہتا ہوں کہ یہ مرسل چیز ہے اور احتمال ہے کہ علاء بن حارث نے اس کو مکحول سے لیا ہو واللہ اعلم اور اسی باب میں کئی منکر روایات بھی مروی ہیں۔ان کے راوی مجہول ہیں۔ہم نے کتاب الدعوات میں ان میں سے دو حدیثیں ذکر کی ہیں۔

۳۸۳۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو محمد بن احمد ریاضی نے ان کو جامع بن صبیح رملی نے ان کو مرحوم بن عبدالعزیز نے ان کو داؤد بن عبدالرحمن نے ہشام بن حسان سے اس نے حسن سے۔اس نے عثمان بن ابوالعاص سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے اچانک اعلان ہوتا ہے کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا میں اس کو بخش دوں کیا ہے کوئی سائل میں عطا کروں؟ جو بھی مانگتا ہے اس کو دیا جاتا ہے مگر بدکارہ عورت یا مشرک کے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح کی دعا

۳۸۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عیسیٰ بن حبان مدائنی نے

(۳۸۳۵)......(۱) زیادۃ من ب (۲)......لیست فی ب

(۳۸۳۶)......(۱) سقط من أ (۲)......فی ب نادی

ان کو سلام بن سلیمان نے ان کو خبر دی ہے سلام طویل نے ان کو وہب مکی نے ان کو ابو مریم نے کہ ابو سعید خدری سیدہ عائشہ کے پاس گئے سیدہ عائشہ نے ان سے فرمایا۔ اے ابو سعید مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور میں تمہیں وہ حدیث بیان کروں گی جو میں نے ان کو خود کرتے دیکھا ہے۔ ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ کی عادت تھی کہ وہ جب صبح کی نماز کے لیے نکلتے تو یہ دعا کرتے تھے۔ اللھم۔ الخ۔ اے اللہ میرے کانوں کو نور سے بھر دے میری آنکھوں کو نور سے اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور میرے دائیں جانب نور اور میرے بائیں جانب نور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور بہت بڑا کر دے میرے لیے نور کو اپنی رحمت کے ساتھ اور ایک روایت محمد میں ہے۔ واعظم لی نورا۔

اب سیدہ عائشہ نے بتایا نبی کریم میرے پاس تشریف لائے اور اوپر اوڑھنے کے دونوں کپڑے رکھ دیئے پھر زیادہ دیر نہیں ٹھہرے یہ کہ کھڑے ہو گئے اور وہ کپڑے دوبارہ زیب تن کر لئے۔ مجھے سخت غیرت وغصہ آ گیا کہ (ابھی آئے ہیں پھر جا رہے ہیں) میں نے یہ گمان کیا کہ آپ میری کسیس وکن کے پاس جائیں (حضور باہر نکلے تو) میں بھی آپ کے پیچھے چلی میں نے ان کو بقیع میں بقیع غرقد میں پالیا۔ حضور اہل ایمان کے لیے یعنی مؤمن مردوں اور مؤمنہ عورتوں کے لیے بخشش مانگ رہے تھے اور شہداء کے لیے (یعنی اہل قبور کے لیے دعا مانگنے گئے تھے) میں نے کہا میرے ماں باپ قربان جائیں آپ تو اپنے رب کے کام میں لگے ہیں اور میں دنیا کی حاجت میں ہوں میں واپس لوٹ آئی اور میں اپنے حجرے میں داخل ہوئی اور میری سانس لمبی ہوگئی تھی رسول اللہ میرے پیچھے تشریف لائے آپ نے پوچھا کہ یہ کیسی لمبی سانسیں ہیں اے عائشہ؟ وہ بولی میرے ماں باپ قربان آپ کے اوپر، آپ جیسے ہی میرے پاس تشریف لائے اوپر والے کپڑے اتار کے رکھے پھر آپ بالکل نہیں رکے فوراً کھڑے ہو گئے کپڑے پہن لیے (یعنی سر کا کپڑا اور اوڑھنے کا) مجھے سخت غصہ آ گیا تھا میں نے یہ گمان کر لیا تھا کہ آپ شاید میری کسی سوکن کے پاس چلے گئے ہیں حتیٰ کہ میں نے آپ کو بقیع میں دیکھ لیا آپ کو جو کرنا تھا آپ وہ کر رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ کیا تم ڈرتی ہو یہ کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر ظلم کریں گے؟ (بات یوں نہیں ہے بلکہ) میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور فرمایا تھا کہ یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے اس رات اللہ تعالیٰ کے جہنم سے آزاد کیے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر۔ نہیں نظر کرم فرماتا اللہ تعالیٰ اس رات میں کسی مشرک کی طرف اور نہ کسی کینہ پرور کی طرف، نہ قطع رحمی کرنیوالے کی طرف اور نہ ہی فخر وغرور سے تہہ بند نیچے گھسیٹنے والے کی طرف نہ ہی والدین کے نافرمان کی طرف نہ ہی دائمی شرابی کی طرف۔ اس کے بعد آپ نے وہ دو کپڑے اتار لیے اور مجھ سے کہنے لگے اے عائشہ کیا تم مجھے اس رات کے قیام کی اجازت دو گی؟ میں نے عرض کی بالکل دوں گی۔ میرے ماں باپ قربان جائیں۔ حضور کھڑے ہو گئے (اور نماز پڑھنی شروع کی) آپ نے انتہائی لمبا سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے میں آپ کو تلاش کرنے (یعنی آپ کو دیکھنے کے لیے کہ اتنی دیر کیوں لگا دی) اٹھی اور میں نے اپنا ہاتھ حضور کے قدم مبارک کے نیچے کی طرف یعنی تلوؤں کو لگایا تو حضور نے حرکت کی لہٰذا میں خوش ہوگئی کہ (خیریت ہے) اور میں نے (کان لگایا تو) آپ سجدے میں یہ دعا مانگ رہے تھے۔

اعوذ بعفوک من عقابک واعوذ برضاک من سخطک. واعوذ بک منک جل وجهک

لااحصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک.

میں تیرے عذاب سے تیری معافی کے ساتھ پناہ لیتا ہوں اور تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ لیتا ہوں اور میں تیرے ساتھ تجھ سے پناہ لیتا ہوں تیری ذات جلیل القدر ہے۔ میں تیری حمد وثناء کا احاطہ نہیں کر سکتا آپ نے جیسے اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔

(۳۸۳۷)......(۱) لیست فی ب

ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں حضور نے فرمایا آپ ان کو سیکھ لیجیے اور وہ اوروں کو سکھائیے یہ الفاظ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ میں ان کو سجدے میں دہراتا رہوں۔ یہ اسناد ضعیف ہے اور یہ ایک اور طریق سے بھی مروی ہے۔

شعبان کی پندرہویں شب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

۳۸۳۸:...... جیسا کہ ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور احمد بن ازہری ادیب ہروی نے ہرات میں بطور املاء کے ان کو ابوعلی حسین بن ادریس انصاری نے ان کو ابوعبداللہ بن اخی ابن وہب نے ان کو محمد بن فرج صدفی نے ان کو عمرو بن ہاشم بیروتی نے ان کو ابن ابو کریمہ نے انکو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے فرماتی ہیں کہ دومرتبہ شعبان کی پندرہویں شب کے موقع پر رسول اللہ میرے پاس تھے جب آدھی رات ہوگئی تو میں نے حضور کو گھر سے غائب پایا مجھے وہ غیرت آگئی جو عورتوں کو آجاتی ہے لہٰذا میں نے اپنے آپ کو چادر میں لپیٹا اللہ کی قسم نہ وہ خز کا ریشم تھی نہ قز کا نہ باریک ریشم کی نہ موٹے ریشم کی نہ کپاس نہ کتان کی۔ ان سے پوچھا گیا کہ وہ کس چیز کی تھی اے ام المؤمنین؟ فرماتی ہیں کہ اس کا تانا بالوں کا تھا اور بانا اونٹوں کی پشم کا کہتی ہیں کہ میں نے ان کو تلاش کیا ان کی عورتوں کے کمروں میں پھر میں اپنے کمرے کی طرف لوٹ آئی۔ میں نے دیکھا تو آپ ایسے محسوس ہوئے جیسے گرا ہوا کپڑا بے حرکت ہوتا ہے آپ سجدے میں یہ کہہ رہے تھے اپنے سجدے کی حالت میں۔

میرا وجود اور میرا خیال تیرے لیے سجدے میں جھکا رہا ہے' میرا دل تیرے ساتھ ایمان لے آیا ہے۔ یہ میرے ہاتھ ہیں اور وہ ہے جو کچھ ان کے ذریعے میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اے عظمت والی ذات۔ اے عظیم ذات ہر عظیم سے امیدیں باندھی جاتی ہیں۔ میرا گناہ معاف کردے۔ میرا چہرہ جھک گیا ہے اس ذات کے لیے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس نے اس کو چیر کر اس کے کان بنائے اور آنکھیں بنائیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور پھر سجدے میں چلے گئے اور یوں دعا کرنے لگے میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں تیرے عفوو درگزر کے ساتھ تیرے پکڑ اور سزا سے پناہ لیتا ہوں اور تیرے ساتھ تجھ ہی سے پناہ لیتا ہوں آپ ویسے ہی ہیں جیسے آپ نے اپنی تعریف خود کی ہے۔ میں ویسے کہتا ہوں جیسے میرے بھائی داؤد علیہ السلام نے کہا تھا۔ میں اپنے چہرے کو مٹی میں آلودہ کرتا ہوں اپنے ملک کے لیے اور میرے مالک کا یہ حق ہے کہ اس کا سجدہ کیا جائے اس کے بعد آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور پھر دعا کی اے اللہ مجھے برائی سے صاف ستھرا دل عطا فرما جو نہ ظالم ہو اور نہ بدبخت محروم ہو اس کے بعد آپ جائے نماز سے ہٹے اور میرے ساتھ کمبل میں داخل ہوگئے۔ میری سانس لمبی ہورہی تھی لہٰذا آپ نے پوچھا کہ یہ کیسی سانس ہے اے حمیرا میں نے ان کو وہ بات بتائی آپ نے اپنا ہاتھ میرے گھٹنوں پر پھیرا وہ فرمارہے تھے۔ کیا ہیں یہ دونوں گھٹنے؟ کس چیز کو پالیا ہے دونوں نے اس رات میں یعنی شعبان کی پندرہویں شب اللہ تعالیٰ اس رات میں آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے پس وہ اپنے بندوں کو معاف کرتا ہے سوائے مشرک کے اور کینہ پرور کے۔

۳۸۳۹:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی وراق نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عقیل نے انکو زہری نے ان کو عثمان نے ان کو محمد بن مغیرہ بن اخنس نے وہ کہتے ہیں کہ شعبان سے شعبان تک اجل یعنی موت کے اوقات طے کیے جاتے ہیں اور کہا کہ بے شک ایک آدمی نکاح کررہا ہوتا ہے اور اس کے بچے پیدا ہورہے ہوتے ہیں حالانکہ اس کا نام مرنے والوں کی لسٹ میں آچکا ہوتا ہے۔

۳۸۴۰:......زہری سے مروی ہے ان کو بھی خبر دی ہے عثمان بن محمد بن مغیرہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا دن نہیں ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے مگر وہ کہتا ہے جو شخص کسی چیز کے عمل کی استطاعت رکھتا ہے اسے وہ کر لینا چاہئے کیونکہ میں ہمیشہ تمہارے اوپر لوٹ کر نہیں آؤں گا اور ہر دن آسمان سے دو اعلان کرنے والے اعلان کرتے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ اے خیر کے طالب خوش ہو جا اور دوسرا کہتا ہے اے برائی کے خوگر اب تو رک جا اور ایک کہتا ہے اے اللہ ہر خرچ کرنے والے کو (اس خرچ کیے ہوئے کے پیچھے) اور مال عطا کر اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ مال کو روک رکھنے والے کا انجام مال کو تلف کر دینا بنا دے۔ یہ روایت منقطع ہے اور ہم نے اس کا بعض حصہ موصول روایت کیا ہے۔

بیس مقبول حج و بیس سال مقبول روزوں کا ثواب

۳۸۴۱:......ہمیں خبر دی عبدالخالق ابن مؤذن نے ان کو ابوجعفر محمد بن بسطام قومیسی نے بستی میں اور ہم لوگوں کو خبر دی ہے ابوجعفر احمد بن محمد بن جابر نے ان کو علی احمد بن عبدالکریم نے ان کو خالد خمصی نے ان کو عثمان بن سعید بن کثیر نے ان کو محمد بن مہاجر نے حکم بن عقبہ سے ان کو ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا شعبان کی پندرہویں شب میں۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے چودہ رکعتیں پڑھی تھیں فراغت کے بعد آپ بیٹھ گئے تھے اور انہوں نے چودہ مرتبہ فاتحہ پڑھی اور قل ھو اللہ احد پڑھی چودہ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق پڑھی چودہ مرتبہ اور قل اعوذ برب الناس چودہ مرتبہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ یہ آیت پڑھی۔ لقد جاء کم رسول من انفسکم۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا اس کے بارے میں آپ سے پوچھا۔ حضور نے فرمایا کہ جو شخص یہی عمل کرے جو میں نے کیا ہے اس کے لیے بیس حج مقبول کا ثواب ہوگا اور بیس سال مقبول روزوں کا اور اگر اس دن صبح روزہ رکھے تو اس کے لیے دو سال کے روزے کا ثواب ہوگا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ۔ امام احمد نے کہا کہ زیادہ امکان ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہو اور وہ روایت منکر کی ہے اور ایک روایت میں ہے عثمان بن سعید کے جیسے مجہول ہیں۔ واللہ اعلم۔

۳۸۴۲:......مجھے خبر دی ہے قاضی ابوبکر نے بطور اجازت کے ان کو خبر دی محمد بن احمد ہروی نے ان کو نصیر بن اسحٰق حربی نے ان کو عفان نے ان کو قیس نے ان کو اغر نے ان کو خلیفہ بن حصین نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ عرفہ کے شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر یہ دعا ہوتی تھی۔ اے اللہ حمد تیرے لیے ہی ہے۔ جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور ہم جو کہتے ہیں اس میں سے سب سے بہتر حمد تیرے لئے ہے۔ اے اللہ تیرے لیے ہی ہے میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے اور سینوں کے وسوسوں سے۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس چیز کا جس کو ہوا لاتی ہے اور میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اس شر سے جس کے ساتھ ہوا چلتی ہے۔

ہر ماہ تین روزے رکھنا......پیر، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنا اور داؤد علیہ السلام کا روزہ

۳۸۴۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو شعبہ نے ان کو عباس جریری نے ان کو ابوعثمان نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے چیزوں کی مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں ان کو نہ چھوڑوں حتیٰ کہ میں مر جاؤں۔ نیند سے پہلے وتر ہر مہینے تین دن کے روزے اور چاشت کی دو رکعتیں۔ بخاری ومسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حدیث شعبہ سے۔

(۳۸۴۱)......(۱) فی أ القرشی (۲)......فی ب عتیبه (۳)......فی ب أربع (۴)......فی الأصل اربعة عشره والصواب ماأثبتناه.

(۵)......فی الأصل أربع عشر مرة والصواب ماأثبتناه (۶)......فی به صنیعه

(۳۸۴۲)......(۱) فی ب الریاح

۳۸۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے انکو ابراہیم بن مرزوق نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو حماد بن زید نے (ح) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داستہ نے ان کو ابوداؤد نے انکو سلیمان بن حرب نے اور مسدد نے دونوں کو حماد بن زید نے ان کو غیلان بن جریر نے ان کو عبداللہ بن معبد زمانی نے ان کو ابوقتادہ نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ہم روزے کیسے رکھیں؟ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ناراض ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ کیفیت دیکھی تو کہنے لگے:

رضینا باللّٰہ ربا، و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا، نعوذباللّٰہ من غضب اللّٰہ و من غضب رسولہ.

ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں
ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار یہ الفاظ دہراتے رہے حتیٰ کہ نبی کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تو عرض کیا یارسول اللہ جو زندگی بھر کا روزہ رکھے یا پورا سال رکھے وہ کیسا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ ہی نہ رکھا۔ مسدد نے کہا کہ یا نہ روزہ رکھا ہے نہ ہی افطار کیا ہے یہ غیلان کو شک ہوا ہے پھر انہوں نے سوال کیا یارسول اللہ وہ کیسا ہے جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن رکھے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا اس کی بھی کوئی طاقت رکھتا ہے۔ پھر پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کیسا ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن نہ رکھے؟ حضور نے فرمایا میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت ہوتی تو فیق ہو جائے پھر انہوں نے پوچھا یارسول اللہ وہ کیسا ہے جو ایک دن رکھے اور دوسرے دن نہ رکھے آپ نے فرمایا کہ یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماہ تین دن کے روزے اور رمضان آئندہ رمضان تک یہی سال بھر کا روزہ ہے اور عرفہ کا روزہ میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ وہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد والے کا کفارہ بن جائے گا اور عاشورے کا روزہ میں امید کرتا ہوں کہ گزشتہ ایک سال کا کفارہ بن جائے۔

۳۸۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو مہدی نے ان کو غیلان نے ان کو عبداللہ بن معبد زمانی نے ان کو ابوقتادہ نے اسی حدیث کے ساتھ زیادہ کیا کہ اس نے کہا یارسول اللہ آپ بتائیے پیر اور جمعرات کے روزے کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ میں اسی دن پیدا ہوا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث حماد سے اور مہدی بن میمون سے۔

۳۸۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو جعفر بن ربیعہ نے ان کو ابن فراس نے کہ انہوں نے سنا عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نوح علیہ السلام نے سال بھر کا روزہ رکھا سوائے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے اور روزہ رکھا داؤد علیہ السلام نے آدھے سال کا اور روزہ رکھا ابراہیم علیہ السلام نے ہر ماہ تین روزے۔ یوں سال بھر روزہ بھی رکھا اور سال بھر نہیں بھی رکھا۔

۳۸۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعثمان سعید بن محمد بن محمد بن عبدان نے اور ابوالحسن علی بن محمد سبعی نے سب نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن حسین بن شقیق نے ان کو ابوحمزہ سکری نے ان کو عاصم بن بہدلہ نے ان کو ذر نے ان کو عبداللہ بن مسعود نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ہر ماہ کے تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کے روزے رکھتے اور جمعہ کا روزہ بہت کم کبھی فوت ہوتا تھا۔

۳۸۴۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو قطر بن خلیفہ نے ان کو یحییٰ بن بسام نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا ہے رسول اللہ نے تین روشن دنوں کے روزوں کا تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کا۔ اس کو روایت کیا ہے سعید بن سلیمان نے شریک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دن کے روزے رکھتے تھے پیر شروع مہینے میں اور جمعرات جو اس کے متصل ہے پھر جمعرات جو اس کے متصل ہے۔

۳۸۴۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن علی نے انکو سعید بن سلیمان نے ان کو شریک نے پھر اسی مذکور کو ذکر کیا ہے اور اس کو اعمش نے روایت کیا ہے یحییٰ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوذر سے پھر اس نے مذکور کو ذکر کیا ہے اور کہا گیا ہے موسیٰ بن طلحہ سے اس نے ابن حوتکیہ سے اس نے ابوذر سے اور کہا گیا ہے موسیٰ سے اس نے ابوہریرہ سے اور روایت کیا گیا ہے اسی کو قتادہ بن ملحان قیسی سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۳۸۵۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحق نے انکو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے انکو عاصم بن بھدلہ نے ان کو سواء نے ان کو حفصہ زوجہ نبی کریم نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں تین دن کے روزے رکھتے تھے پیر اور جمعرات کا اور پیر کا دوسرے ہفتے میں سے۔

۳۸۵۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے انکو اسفاطی نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو شریک نے حر بن صباح سے اس نے ابن عمر سے اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے میں سے جمعرات کا اس کے بعد پیر کا جو اس کے متصل ہوتا اس کے بعد جمعرات کا یا پیر کا جو اس کے متصل ہوتا اس کے بعد پیر کا اس کے بعد پیر کا تین دن روزہ رکھتے تھے۔

تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ

۳۸۵۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے انکو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبداللہ بن محمد بن ابودنیا نے ان کو خالد بن حراش نے ان کو ابو تمیلہ یحییٰ بن واضح نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو عبدالملک بن ابوقیس نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ال ابوطلحہ نے ان کو موسیٰ بن طلحہ نے ان کو ابن حوتکیہ نے ان کو عمر بن خطاب نے کہ ایک دیہاتی آدمی حضور کے پاس آیا آپ کی خدمت میں آیا کہ ایک خرگوش ہدیہ دینا چاہتا تھا حضور نے فرمایا یہ کیا ہے؟ بولا یہ ہدیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ میں سے پہلے نہیں کھاتے تھے بلکہ ہدیہ دینے والے سے کہتے وہ پہلے اس میں سے خود کھائے۔ اس بکری کی وجہ سے جو آپ کو ہدیہ کی گئی تھی خیبر میں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہا کہ آپ کھائیے۔ اس شخص نے کہا کہ میرا روزہ ہے۔ کون سا روزہ ہے؟ اس نے بولا ہر ماہ کے تین روزوں میں سے آپ نے فرمایا تم کرو اس کو روشن چمکدار اور تروتازہ دنوں کا تیرہ چودہ اور پندرہ کا اور کہا گیا ہے کہ مروی ہے موسیٰ بن ابوذر سے۔

۳۸۵۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن ابراہیم بن واثق باللہ نے ان کو ابوجعفر محمد بن یونس مزکی نے بطور املا کے ان کو مخلد بن حسین نے ان کو عبیداللہ بن عمرو نے۔ اس نے زید بن ابوانیسہ سے ان کو ابواسحٰق سبیعی نے ان کو جریر بن عبداللہ بجلی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن کے روزے ہر ماہ سال بھر کے روزے ہیں روشن راتوں کے دن تیرہویں چودھویں پندرہویں کی صبح کو۔

(۳۸۴۹)......(۱) فی ب العبسی وھو خطأ

(۳۸۵۱)......(۱) فی (أ) یونس (۲)......فی (أ) الحارث

أخرجه النسائی فی الصیام من طریق سعید بن سلیمان عن شریک

(۳۸۴۲)......عزاه السیوطی فی جمع الجوامع إلی المصنف و ابن جریر

ہر ماہ تین روزے

۳۸۵۴:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو زہیر بن حرب نے ان کو محمد بن فضیل نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے ان کو ھنیدہ خزاعی نے ان کو ان کی والدہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہ کے پاس گئی میں نے ان سے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیتے تھے کہ میں ہر ماہ تین دن کے روزے رکھوں پہلا ان کا پیر اور جمعرات ہو۔

۳۸۵۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابونصر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالوارث نے ان کو یزید بن معاذہ نے وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے کہا کیا حضور ہر ماہ تین دن کا روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں میں نے کہا کہ مہینے کے کون سے حصے میں سے؟ سیدہ نے فرمایا۔ نہیں پرواہ کرتے تھے مہینے کے کون سے بھی ہوں۔

امام احمد نے کہا۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے شیبان سے اس نے عبدالوارث سے اور اس میں دلیل ہے اس پر کہ آپ گھومتے تھے جمیع ان تمام میں جو ہم نے ذکر کیا ہے پس ہر وہ شخص جو اس کو دیکھے گا وہ بھی کرے گا کسی ایک قسم کو ان اقسام میں سے یا اس کے ساتھ امر کرے گا جس کی خبر دی ہے ان سے۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب کچھ محفوظ کیا تھا لہذا وہ بولی نہیں پرواہ کرتے تھے کہ مہینے کون سے حصے میں روزہ رکھ رہے ہیں۔

مہینہ کے تین روزے سال بھر کے روزوں کے مساوی ہیں

۳۸۵۶:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو رزاق بن قیس نے ان کو ایک آدمی نے بنی تمیم میں سے اس نے کہا کہ ہم لوگ حضرت معاویہ کے دروازے پر تھے اور ہمارے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے ذکر کیا وہ روزے سے ہیں جب ہم اندر گئے اور دستر خوان بچھائے گئے تو حضرت ابوذر نے کھانا شروع کر دیا کہتے کہ میں نے (سوالیہ نظروں سے) ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا اے احمر کیا ہوا تجھے تم چاہتے ہو کہ تم مجھے باتوں میں لگا کر میرا کھانا تم کھا جاؤ؟ اس آدمی نے کہا کیا آپ نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ کا روزہ ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ پھر کہا کہ کیا آپ نے قرآن پڑھا ہے اس نے کہا کہ جی ہاں پڑھا ہے۔

پھر انہوں نے کہا کہ شاید تم نے اس میں سے مفرد کو پڑھا ہے مضاعف کو نہیں **فمن جآء با لحسنة فله عشر امثالها**. جو شخص نیکی کر کے لے آئے اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔ پھر کہا کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ نے فرمایا کہ صبر یعنی رمضان کے مہینہ کا روزہ اور ہر مہینے تین روزے میرا خیال ہے یوں کہا تھا کہ یہ سال بھر کے روزے ہیں۔ اس میں شک نہیں ہے کہ یہ سینے کا کھوٹ دور کر دیتا ہے۔ میں نے کہا وغلة الصدر کیا ہے کہا کہ شیطانی وسوسے۔

(۳۸۵۴)...... أخرجه المصنف من طريق أبی داود (۲۴۵۲)

(۳۸۵۵)......أخرجه المصنف فی السنن (۲۹۵/۴) ومسلم (الصيام ۱۹۴) وأبو داود (۲۴۵۳) والترمذی (۷۶۳) وابن ماجه (۱۷۰۹) كلهم من طريق عبدالوارث. به

وتابعه عليه شعبة

أخرجه أحمد (۱۴۵/۶. ۱۴۶) قال : حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن يزيد بن الرشک عن معاذة عن عائشة فذكره.

(۳۸۵۶)......(۱) عندالطيالسی : يا أحمد (۲)......زيادة من مسند الطيالسی

أخرجه المصنف من طريق الطيالسی (۴۷۲)

اس بارے میں ہم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن شقیق سے اس نے ابوذر سے اور ہم نے روایت کی ثابت سے اس نے ابوعثمان سے اس نے ابوہریرہ سے۔ اور ہم نے روایت کیا ہے ابوالعلاء بن شخیر سے اس نے اعرابی سے وہ جوان کے پاس آیا تھا مربد میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ صبر کے مہینے کا روزہ اور ہر مہینے تین روزے یہ سال بھر کا روزہ ہے اور یہ سینے کی کدورت کو دور کر دیتا ہے (یا سینے کے مرض کو دور کر دیتا ہے) (بغض، کینہ، حسد، دل کی تاریکی۔)

۳۸۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو سعید حریری نے ان کو ابوالعلاء نے پھر مذکورہ کو ذکر کیا ہے۔

۳۸۵۸:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو عباس دوری نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو عوف نے ان کو یزید بن عبداللہ بن شخیر نے ان کو خبر دی ایک آدمی نے بنوعکل سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: رمضان کے مہینے کا روزہ اور ہر ماہ کے تین روزے دور کرتے ہیں سینے کی کدورت کو وغریاوہر کہا تھا۔

پیر اور جمعرات کا روزہ

۳۸۵۹:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو ابن رجاء نے ان کو حرب بن شداد نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو عمر بن ابوالحکم نے ان کو مولیٰ قدامہ بن مظعون نے انہوں نے دیکھا تھا مولیٰ اسامہ بن زید کو اس نے ان کو حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید سفر میں بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا بات ہے آپ بوڑھے کمزور ہو گئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے میں نے کہا تھا یا رسول اللہ کیا بات ہے آپ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے اعمال پیر اور جمعرات کو پیش ہوتے ہیں۔ اور ہم نے عرض اعمال کے بارے میں یعنی اللہ کے آگے۔ ہر جمعرات اور پیر کے دن۔ ابوہریرہ سے اور نبی کریم نے روایت کی ہے۔

۳۸۶۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن عمر رزاز نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو مسلم بن ابومریم نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے انہوں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر جمعرات اور ہر پیر کو پیش کئے جاتے ہیں پس ان دونوں دنوں میں اس بندے کی بخشش کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں کرتا ہوتا۔ سوائے اس بندے کے جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی کدورت یا رنجش ہو۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں کو چھوڑ دیتا ہے اپنے حال پر۔ ابوعثمان نے کہا کہ ارک۔ یہ یمن کی لغت میں ایک کلمہ ہے۔ (ان کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتا ہے) یہاں تک کہ وہ دونوں صلح کرلیں۔ یعنی دونوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دیتا ہے حتیٰ کہ دونوں باہم صلح کرلیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ابن ابوعمر سے اس نے سفیان سے اور انہوں نے کہا ہے کہ حدیث میں ایک بار مرفوع کیا ہے۔ اسے اسی طرح حمیدی نے کہا ہے۔

۳۸۶۱:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو حاجب بن احمد نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل بن

(۳۸۵۹)......(۱) فی ب الشهر (۲)......مابین المعکوفتین زیادة من ب

(۳۸۶۰)......(۱) فی (أ) ذلک (۲)...... فی ب أترک

أخرجه مسلم (۱۹۸۷/۴) وعند مسلم (أركو) بدلاً من (أرك)

ابوصالح نے ان کوان کے والد نے ان کوابوہریرہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیر اور جمعرات کوآسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پس ہراس عبد کو بخش دیا جاتا ہے جواللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو۔مگروہ آدمی کہ اس کے اوراس کے بھائی کے درمیان کوئی رنجش ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مہلت دوان کوحتیٰ کہ یہ باہم صلح کرلیں۔

اس کومسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں زہیر بن حرب سے اس نے جریر سے اور تحقیق وارد ہوئی ہے جمعہ کی فضیلت میں جوکہ حدیث درج ذیل ہے۔

جمعہ کا روزہ

۳۸۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کوحسین بن حسن بن ایوب طوسی نے ان کوابوخالد عقیلی نے ان کواحمد بن ابوبکر زہری نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے صفوان بن سلیم سے اس نے ایک آدمی سے جو کہ بنی جشم میں سے تھے اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جوشخص جمعہ کے دن کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ رکھ دیں گے اس کے لئے دس دن ان کی گنتی ایام آخرت سے۔ایام دنیاان کے مشابہ نہیں ہوں گے۔سعید بن منصور نے عبدالعزیز سے اس کا متابع بیان کیا ہے۔

۳۸۶۳:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کواحمد بن عبید نے ان کوابن ملحان نے ان کو یحییٰ نے ان کولیث نے ان کوعیسیٰ بن موسیٰ بن ایاس نے ان کوابن بکیر نے ان کوصفوان بن سلیم نے ان کوایک آدمی نے قبیلہ اشجع سے اس نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جوشخص جمعہ کے دن کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کوآخرت کے دس دنوں کا اجر دیں گے ایام دنیا جن کے مشابہ نہیں ہوں گے۔

۳۸۶۴:......ہمیں خبر دی ابن عبدان نے ان کواحمد بن عبید نے ان کوابن ابی قماش نے ان کوعبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے ان کوابن لہیعہ نے ان کواعرج نے ان کوابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا جوشخص جمعہ کے دن روزہ رکھے اور بیمار کی مزاج پرسی کرے اور کچھ صدقہ بھی کرے تحقیق اس نے واجب کرلیا۔

۳۸۶۵:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد مالینی نے ان کوابواحمد بن عدی نے ان کومحمد بن احمد بن موسیٰ مصیصی نے ان کو یوسف بن سعید نے ان کوعمرو بن حمزہ بصری نے ان کوخلیل بن مرہ نے ان کواسماعیل نے ان کوابراہیم نے ان کوعطاء بن ابورباح نے ان کوجابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جوشخص صبح کرے جمعہ کے دن درآنحالیکہ روزہ دار ہو: اور طبع پرسی کرے مریض کی اور کھلائے مسکین کواور جنازے کوکندھادے نہیں پیچھے لگیں گےاس کے گناہ چالیس سال کے۔

یہ پہلی اسناد کوپکا کرتی ہے لیکن دونوں ضعیف ہیں امام احمد نے کہا: اور ہم نے تحقیق ذکر کیا ہے کتاب الصلوٰۃ میں یوم جمعہ کی فضیلت کواور ہم نے ان دونوں کوروایت کیا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہت قلیل تھا کہ حضور کا جمعہ کے دن روزہ فوت ہوتا اور ہم نے کتاب السنن میں روایت کی ہے اکیلے جمعہ کے روزے کی ممانعت یہاں تک کہ روزہ رکھے اس سے ایک دن قبل یا بعد کا بھی۔جیسے ذیل کی روایت۔

(۳۸۶۱)......(۱) مابین المعکوفتین زیادة من ب

(۲)......مابین المعکوفتین زیادة من ب

أخرجه مسلم (۴/۱۹۸۷)

رواه أبو الشيخ والمصنف (كنز ۲۴۱۷۲)

(۳۸۶۳)......☆ في الأصل (محمد)

۳۸۶۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو ابن نمیر نے ان کو اعمش نے آپ کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ نہ روزہ رکھو جمعہ کے دن کا مگر ایک دن اس سے پہلے یا بعد کا بھی۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث اعمش سے۔

۳۸۶۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اصم نے ان کو بحر بن بصر بن سابق نے ان کو ابن وہب نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو ابوبشر نے ان کو عامر بن لدین اشعری نے کہ انہوں نے پوچھا تھا ابوہریرہ سے یوم جمعہ کے روزوں کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے اس مسئلہ کو جاننے والے سے ہی پوچھا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا فرماتے تھے کہ بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے۔ لہٰذا اپنے یوم عید کو یوم روزہ نہ بناؤ لیکن اس کو یوم ذکر بناؤ ہاں مگر یہ کہ ملا لو تم اس کو دیگر ایام روزہ کے ساتھ (تو ٹھیک ہے۔)

شیخ حلیمی کا قول:

شیخ فرماتے ہیں عرض اعمال کی بابت۔ احتمال ہے کہ بنی آدم کے اعمال پر مامور فرشتے باری باری آتے ہوں لہٰذا ان کے ساتھ وہ جاتا ہوا ایک فریق پیر سے جمعرات تک پھر وہ اوپر چلے جاتے ہوں اور رہ جاتا ہوا ایک فریق جمعرات سے پیر تک پھر وہ اوپر چلا ے جاتے ہوں اور جب بھی دو میں سے ایک گروہ اوپر کو جاتا ہو وہ جا کر وہاں پڑھے جو اس نے لکھا تھا اپنی جگہ پر جو کہ آسمانوں میں ہے۔ لہٰذا یہی چیز صورۃ پیش کرنا ہو۔ اور اسی پڑھنے کو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی عبادت قرار دیا ہو (یعنی بندوں کی عبادت وغیرہ کو بیان کرنا۔)

ورنہ تو فی نفسہ اللہ تعالیٰ کو تو کوئی ضرورت نہیں ہے فرشتوں کی طرف سے اعمال کو پیش کرنے کی اور ان کے لکھنے کی کیونکہ وہ بندوں کے اعمال کو فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔

امام احمد کا قول:

امام احمد نے فرمایا کہ یہ اس میں سے سب سے زیادہ صحیح توجیہ ہے جو کچھ اس بارے میں کہا گیا ہے۔

اور زیادہ مناسب یہ توجیہ ہے کہ بندوں کے اعمال پر رات کو فرشتوں کو مقرر کرنا اور دن کو مقرر کرنا درحقیقت یہی ان کی عبادت ہے جس کو وہ عبادت کے طور پر سرانجام دیتے ہوں۔ اور اعمال پیش کرنے سے مراد ان کا اپنی ڈیوٹی پوری کر کے اس سے فارغ ہونا مراد ہو پھر کبھی کبھی اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ظاہر کر دیتے ہوں وہ جو کچھ کرنا چاہتے ہوں۔ کہ جس کے اعمال پیش کئے ہیں ان کے ساتھ کیا ہوگا۔ تو پھر مطلب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ان بندوں کی بخشش کرنے کا فرشتوں سے اظہار کرتا ہیں۔ واللہ اعلم۔

شوال کے روزے اور بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھنا

۳۸۶۸:......ہمیں خبر دی سعید ابومنصور ظفر بن محمد بن احمد بن زیادہ علوی نے اس میں جو میں نے ان کے سامنے پڑھا ہے ان کی اصل کتاب سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے ان کو فضل بن دکین نے اور عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو مسلم بن عبیداللہ قرشی نے کہ ان کے والد نے ان کو خبر دی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم

☆......في الأصل (بن) والصحيح (عن) وانظر الجرح والتعديل (۶/۳۲۷ ترجمة رقم ۱۸۲۲)

(۳۸۶۷)......(۱) في ب تخلطوه بأيام (۲)......مابين المعكوفتين سقط من أو ألبتناه من ب

(۳)......سقط من (۴)......في ب وهو

سے پوچھا گیا تھا روزے کے بارے میں۔

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں پورا سال روزے رکھوں تو آپ اس سے خاموش ہو گئے پھر دوسری بار پوچھا تو خاموش ہو گئے آپ نے تیسری بار ان سے پوچھا تو یوں کہا اے اللہ کے نبی میں پورا سال روزہ رکھوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا کہ روزے کے بارے میں سائل کون ہے؟ انہوں نے کہا میں ہوں اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے گھر کے افراد کا تجھ پر حق ہے صرف رمضان کے روزے رکھ اور اس کے جو اس کے متصل ہے (یعنی شوال کے) اور ہر بدھ اور جمعرات کا۔ تو ایسا کرنے سے تم سال کے روزہ رکھنے والے ہوں گے۔

اسی طرح کہا ان دونوں کے بارے میں مسلم بن عبید اللہ نے اور کہا گیا ہے دونوں میں سے ایک کے بارے میں عبد اللہ بن مسلم۔

۳۸۶۹:...... ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ان کو ابو بکر بن داسہ نے ان کو ابو درداء نے ان کو محمد بن عثمان عجلی نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبید اللہ بن مسلم قرشی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا۔ یا حضور سے پوچھا گیا پورے سال روزے کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ تیرے گھر والوں کا تجھ پر حق ہے تم رمضان کے روزے رکھو اور شوال کے اور ہر بدھ اور جمعرات کے جب آپ اس طرح کریں گے تو آپ سال بھر کا روزہ رکھ لیں گے۔

۳۸۷۰:...... ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو عمر بن سماک نے ان کو حارث بن ابو اسامہ نے ان کو ابو النعمان آدم نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو ہلال بن خباب نے ان کو عکرمہ بن خالد نے ان کو عروف نے عرفاء قریش میں سے۔ ان کو ان کے والد نے اس نے سنا رسول اللہ کے منہ سے حضور نے فرمایا۔ جو شخص روزہ رکھے رمضان کا اور شوال کا اور بدھ، جمعرات کا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اور ہم نے روایت کیا ہے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے کے بارے میں۔ دیگر وجوہات جو کہ ضعیف ہیں۔ ہم نے ان میں سے بعض کو کتاب السنن میں ذکر کیا ہے۔

۳۸۷۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو الفضل محمد بن ابراہیم بن فضل مزکی نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن رافع نے ان کو عبد اللہ بن واقد نے ان کو خبر دی ایوب بن نھیک مولیٰ سعد بن ابی وقاص نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عمر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ:

جو شخص روزہ رکھے بدھ، جمعرات، جمعہ کا اور قلیل یا کثیر صدقہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا اور وہ گناہوں میں سے ایسے نکل جائے گا جیسے آج اس کو اس کی ماں نے جنم دیا ہو۔

ایوب بن نھیک نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے کہ وہ مستحب سمجھتے تھے یا پسند کرتے تھے کہ بدھ اور جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھیں۔ اور وہ خبر دیتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان ایام کے روزے کا حکم

(۳۸۶۹)...... أخرجه المصنف من طريق ابى داود (۲۴۳۲) وقال أبو داود: وافقه زيد العكلي وخالفه أبو نعيم قال مسلم بن عبيد الله.

(۳۸۷۰)...... أخرجه النسائي في الكبرى في الصيام عن أبي داود الحراني عن عارم. به وسقط من إسناد النسائي: عكرمة بن خالد وتعقبه ابن حجر في النكت الظراف (۷/۲۲۱) بأن أحمد أخرجه (۳/۴۱۶ و ۴/۷۸) عن عفان وغيره عن ثابت عن هلال عن عكرمة من خالد عن عريف من عرفاء قريش

(۳۸۷۱)...... (۱) في ب عقيل وهو خطأ (۲)...... في ب ذنبه

أخرجه المصنف في السنن (۴/۲۹۵) وضعفه

☆...... في السنن: (لله) بدلاً من (فيه)

دیتے تھے۔اور یہ بھی کہ صدقہ کرے کم ہو یا زیادہ بے شک اس میں بڑی فضیلت ہے۔

۳۸۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعمر محمد بن حسین نے ان کو احمد بن محمود بن خرزاد کازرونی نے اہواز میں وہ کہتے ہیں کہ ابوسعید عبداللہ بن حسن حرانی پر حدیث پڑھی گئی جب کہ میں وہاں موجود تھا انہوں نے کہا کہ تمہیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن عبداللہ بابلتی نے ان کو ایوب بن نہیک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن قیس مدنی سے ان کو ابوحازم نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص روزہ رکھے بدھ، جمعرات اور جمعے کا پھر جمعہ کے دن کوئی صدقہ کرے کم ہو یا زیادہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کردے گا۔حتیٰ کہ وہ ایسے ہو جائے گا جیسے کہ اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہو پاک گناہوں سے۔

۳۸۷۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر قاضی نے اور ابومحمد بن یوسف نے بطور املا کے اور ابوصادق عطار نے ان سب سے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس نے ان کو ابوعقبہ نے ان کو بقیہ نے ان کو ابوبکر عنسی نے ان کو ابوقبیل نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے اللہ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت اور زمرد کا محل تیار کریں گے اور اسکے لئے آگ سے چھٹکارا لکھ دیں گے۔

ابوبکر عنسی مجہول ہے۔ایسی حدیث لائی ہے جن کے متابع نہیں ملتیں۔

۳۸۷۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حمویہ نے ان کو ان کے والد نے اور ان کو احمد بن حفص نے ان ہشام بن زبیر شیبانی نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد نے ان کو کثیر بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی مسجد الاحزاب میں پیر کے دن اور منگل اور بدھ کے اندر لہٰذا بدھ کے روز دو نمازوں کے درمیان یعنی ظہر اور عصر کے درمیان دعا قبول ہوئی تھی۔لہٰذا ہم نے آپ کے چہرے پر محسوس کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے جب بھی کوئی مشکل معاملہ پیش آیا۔میں بدھ کے روز عصر اور ظہر کے درمیان اس ساعات میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے لہٰذا میں قبولیت محسوس کرلیتا ہوں۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے سفیان بن حمزہ نے کثیر بن کرید سے مگر انہوں نے کہا ہے کہ مسجد الفتح میں دعا کی تھی۔

صوم فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ یعنی جہاد میں روزہ رکھنا)

۳۸۷۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف سوس نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو علی بن عاصم نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو نعمان بن ابوعیاش نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص اللہ کی راہ میں ہوتے ہوئے روزہ رکھے گا ایک دن کا اللہ اس دن کی برکت سے اس کے چہرے کو ستر سال کی مسافت جہنم سے دور

(۳۸۷۳)......(۱) مابین المعکوفین سقط من أو أثبتناه من ب

(۳۸۷۴)......(۱) فی ب عبدالحمید وھو خطأ

(۳۸۷۵)......أخرجه البخاری (فی الجھاد باب ۳۶) ومسلم فی الصوم (۱۳۱/۲،۱،۳) والنسائی (۱۷۳/۴، ۱۷۴) والترمذی (۱۶۲۲) وابن ماجه (۱۷۱۷) وأحمد (۸۳/۳) کلھم من طرق عن سھیل بن أبی صالح. به

وتابع سھیل بن أبی صالح علیه سمعی

أخرجه أحمد (۵۹/۳) والنسائی (۱۷۴/۴) کلاھما من طریق سفیان عن سمی عن النعمان. به

وللحدیث طرق ومتابعات أخری کثیرة

کردیں گے۔

۳۸۷۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوالنضر فقیہ نے ان کو ابواسحٰق ابراہیم بن اسماعیل عنبری نے ان کو محمد بن اصم نے ان کو لیث نے ان کو یزید بن ھاد نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو نعمان بن ابوعیاش نے ان کو ابوسعید خدری نے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا:

جو بھی بندہ ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھے اللہ اس ایک دن کے سبب اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال کی مسافت دور کردیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے محمد بن اصم سے۔

عبادت کرنے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنا

ہم نے اس بارے میں کتاب السنن میں کئی احادیث ذکر کی ہیں۔

۳۸۷۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد احمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو خبر دی علی بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابوالیمان نے ان کو خبر دی شعیب نے ان کو زہری نے ان کو سعید بن مسیّب نے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے یہ کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کہتا ہوں کہ میں جب تک زندہ رہوں گا ضرور روزہ رکھوں گا اور راتوں کا قیام بھی ضرور کروں گا چنانچہ میں نے اس سے کہا تحقیق آپ نے کہا ہے، میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بے شک آپ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے کبھی روزہ رکھیئے اور کبھی چھوڑ دیجئے۔ اور نماز بھی پڑھئے اور نیند بھی کیجئے۔ اور مہینے میں تین دن روزہ رکھئے بے شک نیکی دس گنا ہوتی ہے یہی مثال سال بھر کے روزے کی ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو اور یہ روزہ ہے داؤد علیہ السلام کا یہ سب سے زیادہ اعتدال والا روزہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا مجھے اس سے افضل کی طاقت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا کہ اس سے کوئی افضل نہیں ہے۔

اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوالیمان سے۔

۳۸۷۸:.....ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن غالب خوارزمی حافظ نے بغداد میں ان کو ابوالعباس محمد بن احمد نیشاپوری نے ابوعمر بن حمدان کے بھائی نے ان کو حسین بن محمد نے ان کو حامد بن عمر ثقفی نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو حصین نے ان کو مجاہد نے یہ کہ عبیداللہ بن عمرو نے ان کو حدیث بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ میں عہد رسول میں سخت کوشش اور مشقت کرتا تھا۔ اور میں جوان آدمی تھا میرے باپ نے ایک مسلمان عورت کے ساتھ میری شادی کر دی ایک دن وہ ہم سے ملنے آئے تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم اپنے خاوند کو کیسا پاتی ہو؟ اس نے کہا کہ وہ بہت اچھے آدمی ہیں رات کو سوتے نہیں دن کو روزہ چھوڑتے نہیں۔ کہتے ہیں کہ میرے والد مجھ پر ناراض ہوئے اور کہا کہ تیری بیوی ایک مسلمان عورت ہے۔ تم نے اس کو لاتعلق چھوڑ رکھا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں والد کی بات کی طرف توجہ نہیں دیتا تھا بوجہ اپنی جوانی کی طاقت کے حتیٰ کہ انہوں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو حضور نے مجھ سے فرمایا میں نیند بھی کرتا ہوں اور میں روزہ بھی رکھتا ہو، اور روزہ چھوڑ بھی دیتا ہوں لہٰذا تم ہر مہینے تین روزہ رکھا کرو وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ بار بار مجھے کہتے رہے۔ پھر فرمایا اچھا پھر تم داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو اور پورا مہینہ میں ایک قرآن مجید کی تلاوت کرو۔

(۳۸۷۶) ..... (۱) فی ب بن یزید

وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پندرہ دن میں ختم کر کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تم ہر ہفتے ایک ختم کرو۔ حتیٰ کہ تین دن تک بات جا پہنچی۔ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر عمل کی ایک تیزی اور حد ہوتی ہے انتہا ہوئی ہے اور ہر حد کی ایک کمزوری اور فترہ اور رک جانا ہوتا ہے جس کی فترہ رک جانا اور کمزوری میری سنت کے مطابق ہے اس نے ہدایت پالی ہے اور جو شخص اس سے ہٹ کر ہے وہ ہلاک ہو گیا ہے میں۔ نے ان کی بات سنی وہ فرما رہے تھے کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور کمزور ہو گیا ہوں اور میں طاقت نہیں رکھتا کہ میں چھوڑ دوں اس کو جہاں تک میں پہنچا تھا۔

۳۸۷۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر محمد بن محمد بن عمرو رزاز نے ان کو ابوعبداللہ حسین بن حسن غصائری نے ان کو محمد بن عمرو بن بختری نے ان کو سعدان بن نصر بزار نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو اسود بن شیبان نے ان کو ابوالفضل بن ابوعقرب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا روزے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ مہینے میں ایک دن روزہ رکھو وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بھی زیادہ طاقت ہے۔ مجھے بھی زیادہ طاقت ہے۔ پھر فرمایا کہ دو دن روزہ رکھو مہینے میں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور مجھے زیادہ کی اجازت دیجئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینے میں تین دن روزہ رکھئے۔

ہمیشگی والا عمل پسندیدہ

۳۸۸۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن حسن شرقی نے ان کو عبداللہ بن ہاشم نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو سفیان نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ام سلمہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل دائمی عمل تھا اگرچہ وہ کم بھی ہو۔

دین آسان ہے

۳۸۸۱:......ہمیں خبر دی ابوالحسین مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو محمد بن ابوبکر نے ان کو معن بن محمد نے ان کو سعید بن ابوسعید نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ کہ دین آسان ہے۔ کوئی شخص دین پر غالب نہیں آئے گا۔ یا ہرگز دین پر غالب آنے کی کوشش نہیں کرے گا مگر دین اس سے غالب رہے گا پس سیدھے اور صحیح چلو اور میانہ روی اختیار کرو، اور خوش رہو اور مدد طلب کرو (نیک اعمال کے لئے) صبح وشام کے ساتھ اور تھوڑا سا رات کے اندھیرے سے بھی۔ یا (کچھ حصہ رات کے آخری حصے سے بھی) ایسے پایا ہے میں نے اس کو اور میں گمان کرتا ہوں کہ ساقط ہو گیا ہے عمر بن علی بن محمد بن ابوبکر اور معن بن محمد۔

اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبدالسلام بن مطر سے اس نے عمر بن علی سے۔

(۳۸۷۹)......(۱) سقط من ب (۲)...... مابین المعکوفتین سقط من أ و أثبتناه من ب

(۳۸۸۰)......(۱) فی (أ) أبو الحسین

(۳۸۸۱)......(۱) فی ب یسیر

أخرجه البخاری (۱/۹۳ فتح) والنسائی (۸/۱۲۱. ۱۲۲) کلاهما من طریق معن بن محمد. به

دین میں شدت اختیار نہ کی جائے

۳۸۸۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمر عثمان بن احمد سماک نے ان کو حسین بن ابومعشر نے ان کو وکیع بن جراح نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمٰن بن جوشق نے ان کو ان کے والد نے ان کو بریدہ اسلمی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: لازم پکڑو تم میانہ روی کی سیرت کو بے شک جو شخص شدت اختیار کرے گا اس دین پر وہ اس سے غالب آجائے گا۔(یا آسان طرز زندگی اختیار کرو۔)

۳۸۸۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو انس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو عیینہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ان کے والد نے ان کو بریدہ نے وہ کہتے ہیں میں ایک دن پیدل چلتے ہوئے نکلا تو میں نے رسول اللہ کو دیکھا میں نے ان کے بارے میں گمان کیا کہ وہ کسی ضرورت کا ارادہ رکھتے ہیں لہٰذا میں ان کے سامنے آیا حتیٰ کہ انہوں نے مجھے دیکھ لیا اور میری طرف اشارہ کیا تو میں آپ کے پاس آگیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم لوگ ساتھ ساتھ چلنے لگے پس یکایک ہمارے سامنے ایک آدمی ہمارے آگے نماز پڑھ رہا تھا جو کثرت کے ساتھ رکوع اور سجود کر رہا تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا آپ اس کو دیکھتے ہیں دیکھاوا کرنے والا؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور فرمانے لگے لازم پکڑو تم لوگ میانہ روی کی سیرت کو بے شک حقیقت ہے کہ جو شخص اس دین پر سختی سے کام لے گا دین اس پر غالب آجائے گا۔

۳۸۸۴:......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوشریح نے انہوں نے سنا سہل بن ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نفسوں پر شدت اور سختی نہ کرو بے شک تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا تھا ان کے اپنے نفسوں پر سختی کرنے کی وجہ سے عنقریب پاؤ گے تم ان کے بقایا لوگوں کو گرجا گھروں میں اور راہبوں کی کوٹھیوں میں۔

۳۸۸۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین علی بن محمد بن مصری نے ان کو عبداللہ بن ابومریم نے ان کو علی بن معبد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا بے شک یہ دین مضبوط ہے۔ یا فراخی ہے، اس میں داخل ہوئے نرمی کے ساتھ اور اللہ کے بندوں کو زبردستی نہ کرو مجبور نہ کر اس کے بندوں کی طرف بے شک کمزور بچہ نہیں طے کر سکتا سفر کو۔ اور نہیں سبقت کرتا پچھلے پاؤں چلنے سے۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابوعقیل یحییٰ بن متوکل نے محمد بن سوقہ سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے جابر سے اور اس کو روایت کیا ہے ابو معاویہ نے محمد بن سوقہ سے اس نے محمد بن منکدر سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً وہی صحیح ہے اور کہا گیا ہے سوائے اس کے۔

۳۸۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن مؤمل بن حسن بن عیسیٰ نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو ابوصالح نے ان کو لیث نے ان کو ابن عجلان نے ان کو مولیٰ عمر بن عبدالعزیز نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فرمایا کہ بے شک یہ دین ٹھوس اور مضبوط ہے اس میں نرمی کے ساتھ داخل ہوئیے۔ اور اپنے رب کی عبادت کو اپنے نفس کی طرف ناپسند نہ کیجئے۔ (بغض اور ناپسندیدگی نہ کیجئے) اس لئے کہ معذور نہیں طے کرتا سفر کو نہ ہی مدد کرنا باقی رکھتا ہے۔ عمل کیجئے اس آدمی کے عمل کرنے کی طرح جو گمان کرے کہ تم

(۳۸۸۲)......(۱) فی ب یشاد

(۳۸۸۳)......أخرجه المصنف من طريق أبي داود الطيالسي (۸۰۹)

(۳۸۸۵)......(۱) غیر واضح فی (أ)

کبھی نہیں مرو گے اور ڈر یئے ایسا ڈرنا کہ آپ کو یہ خطرہ ہو کہ جیسے صبح کو آپ فوت ہو جائیں گے۔

علم اور عمل

۳۸۸۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو جعفر بن احمد بن عاصم نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو مروان نے ان کو حکم بن ابو خالد نے ان کو زید بن رفیع نے ان کو معبد جہنی نے ان کو بعض اصحاب رضی اللہ عنھم نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

علم افضل ہے عمل سے اور اعمال میں بہتر عمل ان کا درمیانہ عمل ہے اور اللہ کا دین شدت وسختی کرنے والے اور غلو کرنے والے کے درمیان ہے (یعنی نہ تو شدت ہو نہ ہی دین میں غلو کیا جائے یعنی بلاوجہ کا مبالغہ) اور ایک نیکی دو برائیوں کے درمیان ہے۔

اس کو انسان نہیں پا سکتا مگر اللہ کی مہربانی کے ساتھ اور بدترین طریقہ شدت پسندی ہے۔(یا لالچ وحرص ہے۔)

نیکی دو برائیوں کے درمیان ہے

۳۸۸۸:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابو عبید نے ان کو ابن علیہ نے ان کو اسحٰق بن سوید نے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مطرف نے عبادت کی۔لہٰذا مطرف نے اس سے کہا اے عبداللہ! علم افضل ہے عمل سے۔اور نیکی دو برائیوں کے درمیان دائر ہے۔اور خیر الامور درمیانے امر ہیں اور بدترین سیرت شدت وانتہاء پسندی ہے۔

ابو عبید نے کہا کہ سرکار کا یہ کہنا کہ نیکی دو بدیوں کے درمیان ہے۔گویا کہ انہوں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ عمل میں غلو اور زیادتی کرنا برائی اور گناہ ہے۔اور اسی طرح اس میں کوتاہی کرنا مقررہ حد سے کمی کرنا بھی غلطی اور گناہ۔اور نیکی غلو اور تقصیر کی درمیانی کیفیت کا نام ہے۔اور وہ ہے میانہ روی۔جیسے ایک دوسری حدیث میں آیا ہے قرآن پڑھنے والے کی فضیلت کے بارے میں کہ وہ نہ اس میں خالی ہو نہ جافی ہو نہ غلو کرے نہ کوتاہی کرے۔اس میں غلو سے گہرائی میں اترنا ہے۔اور اس سے جفا تقصیر و کوتاہی کرنا ہے اور یہ دونوں کام سیئہ اور غلطی ہیں۔

ابو عبید نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن مبارک نے ان کو جریری نے ان کو ابوالعلاء نے کہ تمیم داری نے کہا اپنے گناہ سے اپنے نفس کے لئے بولے لیں اور اپنے نفس سے کچھ اپنے دین کے لئے۔یہاں تک تیرا معاملہ درست اور سیدھا ہو جائے گا ایسی عبادت پر جس کی آپ کو طاقت ہو گی۔ابو عبید نے کہا اسماعیل بن علیہ اس کو بیان کرتے تھے جریری سے وہ ایک آدمی سے وہ تمیم داری سے اس نے ابوالعلاء کا ذکر نہیں کیا ہے۔

رخصت پر عمل

۳۸۸۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن ہثیم نے ان کو ہارون بن معروف نے ان کو ابن دراوردی نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو حرب بن قیس نے ان کو ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتیں بھی اداء کی جائیں (یعنی رخصت پر رخصت ہی کی جائے) جیسے وہ یہ پسند کرتے ہیں کہ اس کی عزیمتیں اداء کی جائیں (جیسے احکام ادا کئے جائیں۔)

اسی طرح کہا ہے موسیٰ بن عقبہ سے۔

(۳۸۸۷)......(۱) سقط من أو أثبتناه من ب

(۳۸۸۸)......(۱) فی ب فإنه (۲)...... فی ب دینک

۳۸۹۰:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن ابومعروف فقیہ نے ان کو ابوسہل اسفرائنی نے ان کو احمد بن حسین حذاء نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو عمارۃ بن عزیہ نے ان کو حرب بن قیس نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بے شک اللہ پسند کرتے ہیں کہ اس کی رخصتیں بروئے کار لائی جائیں جیسے وہ یہ نہیں پسند کرتے کہ اس کی نافرمانی کی جائے۔

فصل:......ایام تشریق میں روزہ کی ممانعت

جو شخص روزے کو چلانے میں حرج نہیں سمجھتا جب وہ اپنے نفس پر نہ خوف کرے کمزوری کا۔ اور روزہ نہ رکھے ان ایام میں جن کے روزے سے منع کیا گیا ہے۔ اور وہ یوم فطر اور یوم اضحیٰ۔ اور تین دن ایام تشریق کے۔

۳۸۹۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن رجاء ادیب نے ان کو عیسیٰ بن منصور قاضی نے بطور املاء کے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ایوب نے ان کو خبر دی ہے ابوالولید نے ان کو ضحاک بن یسار یشکری نے ان کو ابوتمیمہ ہجیمی نے ان کو ابوموسیٰ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سال بھر کا روزہ رکھے اس پر جہنم تنگ ہو جائے گی اور اس کی تمام انگلیاں قبض ہو جائیں گی۔

امام احمد نے فرمایا: اس کو روایت کیا ہے قتادہ نے ابوتمیمہ سے اس نے ابوموسیٰ سے بطور موقوف روایت کے اور یہ قول کہ اس پر جہنم تنگ ہو جائے گی۔ کا مطلب ہے کہ اس سے جہنم تنگ ہو جائے گی حتیٰ کہ وہ اس میں داخل نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

جنت کا بالا خانہ

۳۸۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو ابن معانق نے یا ابومعانق نے ان کو ابومالک اشعری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت میں ایک بالا خانہ ہے جس کا اندر باہر سے اور باہر اس کا اندر سے نظر آتا ہے اللہ نے اس کو اس انسان کے لئے تیار کیا ہے جو بات نرم کرے، کھانا کھلائے۔ لگاتار روزے رکھے۔ راتوں کو نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔

روزہ کے مثل کوئی شئی نہیں

۳۸۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فصل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو اسحاق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو مہدی بن میمون نے ان کو محمد بن عبداللہ بن ابویعقوب نے ان کو رجاء بن حیوۃ نے ان کو ابوامامہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی کسی ایسے کام کا حکم دیجئے جو میں آپ سے سیکھ لوں جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے۔ آپ نے فرمایا روزے کو لازم پکڑ لو بے شک اس کے مثل کوئی شئی نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ تھا ابوامامہ اور اس کی بیوی اور اس کا خادم ہر وقت روزے سے ملتے تھے۔ جب ان کے گھر میں آگ یا دھواں نظر آجاتا تو لوگ سمجھ لیتے کہ آج ان کے ہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

(۳۸۹۱)......أخرجه المصنف (۴/۳۰۰) وأحمد (۴/۴۱۴) وابن خزيمة (۲۱۵۴، ۲۱۵۵) كلهم من طريق

☆......كتبت لذا

أبي تميمة الهجمي عنه. به

وقال ابن خزيمة: لم يسند هذا الخبر عن قتادة غير ابن أبي عدى. قلت: قد أسنده عنده شعبة كما في سنن البيهقي الكبرى ومسند أحمد، وبهذا زالت شبهة تدليس قتادة عندهم فإنه قد عنعن

(۳۸۹۳)......(۱) زيادة من ب

۳۸۹۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو احمد بن عیسیٰ نے ان کو ابن وہب نے ان کو عمرو بن حارث نے ان کو سعید نے ان کو خدیج بن صوفی نے کہ انہوں نے سنا تھا ابن حمام سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ایک آدمی نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک دن ہم لوگ مسجد رسول میں بیٹھے تھے ایک نوجوان سے ہم نے کہا جو ہمارے ساتھ بیٹھے تھے تم جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر یہ پوچھو کہ جہاد کے برابر کیا چیز ہے؟ وہ نوجوان حضور کے پاس گیا اور ان سے اس نے پوچھا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ کوئی بھی چیز اس کے برابر نہیں ہے۔ پھر ہم نے اس کو دوسری بار بھیجا پھر بھی آپ نے اسی طرح کا جواب دیا۔ پھر ہم لوگوں نے کہا کہ اب رسول اللہ سے تین بار جواب ہو جائے گا۔ آپ اگر فرمائیں گے کہ جہاد کے برابر کوئی شئی نہیں ہے تو پوچھو کہ اس سے قریب قریب کیا چیز ہے؟ پھر وہ گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جوابدیا تو اس نے پوچھا اس کے قریب کیا چیز ہے؟ اے اللہ کے رسول! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاکیزہ بات کرنا روزہ ہمیشہ رکھنا ہر سال حج کرنا اس کے بعد کوئی شئی اس کے قریب نہیں ہے۔

اور ہم نے روایت کی ہے عمر سے اور ابن عمر سے اور ابوطلحہ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا روزے کو چلانے کے بارے میں اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے سعید بن مسیّب سے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ شغف

۳۸۹۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو ان کے دادا نے ان کو عبدہ بن سلیمان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک آدمی سے اس نے پوچھا ابن مبارک سے اس آدمی کے بارے میں جو ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن نہ رکھے۔ انہوں نے کہا وہ نصف عمر ضائع کرتا ہے۔ کیا اس نصف کا روزہ نہیں رکھے گا تو ضائع نہیں کرے گا؟

۳۸۹۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو حبیب بن شہید نے ان کو ابن ابی ملیکہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر مسلسل سات دن روزے رکھتے تھے پھر جب آٹھواں دن آتا تو وہ دہرے ہوتے یعنی ہم سب سے زیادہ قوی ہوتے تھے۔

مسلسل روزے سے نہی کے باوجود عبداللہ بن زبیر کا یہ عمل اس توجیہ پر محمول ہوگا کہ اس نے صوم وصال کی نہی رسول اللہ سے نہیں سنی ہوگی یا سنی تو ہوگی مگر اس نے اس کو محمول کیا ہوگا اس بات پر کہ حضور نے اس سے منع کیا تھا اس کو اپنی امت پر باقی رکھنے کے لئے تحریم کرنے کے لئے نہیں۔ جیسے منع کیا تھا صوم الدھر سے اسی طرح منع ہے تحریم کے لئے نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۸۹۷:......ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے ان کو عبیدہ بن حمید نے ان کو اعمش نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ نبی کریم ملاتے تھے سحر سے سحر تک لہٰذا آپ کے بعض اصحاب نے بھی آپ کو دیکھ کر ایسے ہی کیا تو آپ نے اس کو منع کر دیا اس نے پوچھا کہ یارسول اللہ آپ تو اس پر عمل کرتے ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ تم میرے جیسے نہیں ہو میں ہوتا ہوں اپنے رب کے پاس وہ مجھے کھلاتا ہے پلاتا ہے لہٰذا اعمال کی اتنی تکلیف کرو جس کی تم طاقت رکھو۔

(۳۸۹۴)......(۱) فی ب أكدر

(۳۸۹۶)......(۱) فی ب محمد بن عبداللہ

فصل :......روزہ دار کس چیز کے ساتھ روزہ کھولے اور روزہ افطار کرتے وقت کیا پڑھے

۳۸۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن داؤد رزاز نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو محمد بن عبدک فرار نے ان کو عبداللہ بن بکر سہمی نے ان کو ہشام بن حسان نے ان کو حفصہ بنت سیرین نے ایک خاتون سے جسے رباب کہا جاتا تھا۔ بنی ضبہ میں سے تھی ان کو سلمان بن عمار ضبی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی آدمی افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور کے ساتھ افطار کرے اگر وہ کھجور نہ پائے تو پھر پانی کے ساتھ بے شک پانی پاک ہے۔

۳۸۹۹:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو محمد بن جعفر بغدادی نے ان کو قاسم بن غصن نے ان کو سعید بن ابی عروبہ نے ان کو قتادہ نے ان کو انس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا رسول اللہ نے روزے سے ہونے کی حالت میں مغرب کی نماز پڑھائی ہو بلکہ نماز سے پہلے روزہ افطار کر لیتے تھے اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ کے ساتھ۔

۳۹۰۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو حضرمی نے بطین نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز پڑھنے سے قبل تازہ کھجوروں کے ساتھ افطار کر لیتے تھے۔ اگر تازہ کھجور نہ ہوتی پھر خشک کھجور کے ساتھ اگر خشک کھجور بھی نہ ہوتیں تو پھر پانی کے چلو یا ایک دو گھونٹ پی لیتے تھے۔

۳۹۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ نے یعنی احمد بن حنبل نے اس کو عبدالرزاق نے ان کو ان کے والد نے ان کو وہب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی جب روزہ مسلسل رکھتا ہے تو اس کی نظر اپنی جگہ سے گھومنے اور بھٹکنے لگتی ہے اور جب میٹھی چیز کے ساتھ افطار کرتا ہے تو اپنی جگہ پر لوٹ آتی ہے۔

۳۹۰۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ نے ان کو خبر دی یزید بن ہیثم نے ان کو ابراہیم بن ابواللیث نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ ان کو خبر دی ہے۔ اشجعی نے ان کو سفیان نے ان کو حصین بن عبدالرحمٰن نے ان کو ایک آدمی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تھے تو پھر یہ دعا کرتے:

الحمدللہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت

تمام شکر اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری مدد فرمائی تو میں نے روزہ رکھا پھر مجھے اس نے رزق دیا تو میں نے افطار کیا۔

۳۹۰۲:......مکرر ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو ہشیم نے ان کو حصین نے معاذ بن زہرہ سے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تھے تو کہتے تھے:

اللھم لک صمت وعلٰی رزقک افطرت

اے اللہ میں نے روزہ رکھا تیرے لئے اور تیرے ہی رزق کے ساتھ افطار کیا۔

اور ہم نے روایت کی ہے حضرت ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار کرتے تھے تو یوں کہتے تھے:

(۳۹۰۲)......مکرر. أخرجه االمصنف فی السنن (۲۳۹/۴)

ذھب الظما و ابتلت العروق و ثبت الاجران شآء اللّٰہ

پیاس بجھ گئی ہے اور رگیں تر ہو گئی ہیں اور اجر پکا ہو گیا ہے انشاء اللہ۔

۳۹۰۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو حسن بن علی بن بحر بن بری نے ان کو محمد بن یزید بن خنیس نے انہوں نے کہا کہ عبدالعزیز بن ابوداؤد نے کہا کہ نافع نے کہا ہے کہ ابن عمر نے فرمایا کہا جاتا تھا بے شک ہر مؤمن کے لئے ایک دعا قبول ہوتی ہے۔اس کے افطار کے وقت پھر یا تو وہ اس کو جلدی دنیا میں دے دی جاتی ہے۔یا اس کے لئے آخرت کا ذخیرہ کر دی جاتی ہے۔

نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر افطار کے وقت یوں کہتے تھے:

یاواسع المغفرة اغفرلی

اے وسیع بخشش والے مجھے بھی بخش دے۔

۳۹۰۴:......ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن اسحٰق بن ایوب فقیہ نے ان کو عبید بن عبدالواحد نے ان کو ہشام بن عمار نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو اسحٰق بن عبداللہ نے ان کو عبیداللہ بن ابوملیکہ نے کہ اس نے اس کو سنا تھا وہ حدیث بیان کرتے تھے عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: بے شک روزہ دار کے لئے اس کے افطار کے وقت دعا ہوتی ہے جو رد نہیں کی جاتی۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا۔عبداللہ سے وہ اپنے افطار کرتے وقت کہتے تھے اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شیئی ان تغفرلی. اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری ایسی رحمت کا جو ہر شئی سے وسیع ہے کہ مجھے بخش دے۔

۳۹۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد بن عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن دباس نے مکہ میں ان کو محمد بن علی بن زید مکی نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو ولید بن مسلم نے پھر اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ میں نے سنا ہے۔(میں نے سنا ہے، میں نے سنا ہے) اور کہا ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے اور آخر میں اس نے یہ زیادہ کیا ہے۔ذنوبی۔بخش دے میرے گناہوں کو۔ اور اسحٰق وہ عبیداللہ مدنی ہے اور اس سے روایت کرتے ہیں ولید بن مسلم اور یعقوب بن محمد شجانی دونوں نے اس کو ثابت نہیں کیا اور دونوں نے کہا ہے کہ اسحاق بن عبداللہ۔اور تحقیق (باقی ذیل میں۔)

۳۹۰۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو احمد بن علی خزاز نے ان کو عیسیٰ بن مساور لؤلوی نے ان کو ولید نے ان کو اسحٰق بن عبیداللہ مدنی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا پھر مذکورہ کو ذکر کیا۔مگر آخر میں اس نے ذنوبی میرے گناہوں کو۔کا ذکر نہیں کیا۔

افطار کے وقت ایک مقبول دعا

۳۹۰۷:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو ابومحمد ملیکی نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ افطار

(۳۹۰۳)......(۱) فی ب (برید) وھو خطأ والصحیح یزید.

أخرجه ابن عدی (۲۲۸۲/۲) من طریق محمد بن یزید بن خنیس. به

(۳۹۰۴)......(۱) زیادة من ب (۲)......فی ب لدعوة

(۳۹۰۵)......(۱) فی ب بدر وھو خطأ (۲)......زیادة من ب (۳)......فی أوشیخانی أخرجه الحاکم (۴۲۲/۱)

(۳۹۰۶)......(۱) فی (أ) مشاور

(۳۹۰۷)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۲۲۹۲)

کے وقت روزہ دار کی ایک دعا قبول ہوتی ہے لہذا حضرت عبداللہ بن عمرو جب افطار کرتے تھے تو اپنے گھر والوں کو بلاتے تھے اور بیٹیوں کو اور دعا کرتے تھے۔

۳۹۰۸:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو عبدالملک بن محمد نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو شعبہ نے اور ہشام نے اور حماد بن سلمہ نے ان کو عبدالعزیز بن صہیب نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا

سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں آدم سے اس نے شعبہ سے۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے عبدالعزیز سے۔

۳۹۰۹:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسین بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عمرو بن مرزوق نے ان کو عمران نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ہیں جو شخص ان کی طاقت دیا گیا وہ روزے کی طاقت دیا گیا۔ جو شخص پینے سے قبل کھائے اور سحری کرے۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

احمد نے کہا دوسرے طریق سے روایت کی گئی ہے اس سے بطور مرفوع روایت جیسے (ذیل کی روایت۔)

سحری کھانا مستحب ہے

۳۹۱۰:۔۔۔۔۔ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن اسحٰق بن ابراہیم عدل نے ان کو محمد بن حجاج بن عیسیٰ یعنی وراق نیساپوری نے ان کو قعنبی نے ان کو مسلمہ بن وردان نے ان کو انس بن مالک نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کو لاغر و کمزور دیکھا تو پوچھا کہ کیا ہوا میں آپ کو کمزور کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اس آدمی نے کہا کہ میں نے شام کی ہے کہ میں روزے سے ہوں لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سحری کرے اور کھائے کھانا پینے سے پہلے اور کچھ خوشبو بھی لگائے وہ روزے پر پوری پوری طاقت رکھے گا۔

سلمہ بن وردان غیر قوی ہے باقی اس کے سارے راوی ثقہ ہیں اور دوسرے طریق سے مروی ہے جیسے (ذیل کی روایت۔)

۳۹۱۱:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو جعفر بن محمد بن سوار نے ان کو جعفر بن محمد بن نوح نے ان کو محمد بن عیسیٰ طباع نے ان کو شعیب بن محمد حریری نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم مسجد میں داخل ہوئے اور ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ انتہائی کمزور ہو رہا ہے پوچھا کہ تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟

لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ روزہ دار ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ روزے پر قوی ہوا سے چاہئے کہ وہ سحری کرے اور دوپہر کے وقت تھوڑا سا آرام کرے اور خوشبو استعمال کرے اور پانی کے ساتھ افطار نہ کرے۔

افطار میں تاخیر نہ کی جائے

۳۹۱۲:۔۔۔۔۔ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے ان کو اسماعیل بن احمد جرجانی نے ان کو محمد بن حسین بن قتیبہ نے ان کو محمد بن یزید مستملی نے ان کو مبشر بن اسماعیل نے ان کو اوزاعی نے ان کو یحییٰ بن ابوکثیر نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو شخص ارادہ رکھتا ہے کہ وہ روزے پر قدرت رکھے۔ اس کے بعد انہوں نے وہی مذکور باتیں ذکر کی ہیں۔

(۳۹۱۰)۔۔۔۔۔الطلح هو الإعياء (النهاية ۳/۱۳۱)

(۲۹۱۱)۔۔۔۔۔☆۔۔۔۔۔غير واضح في الأصل ويحتمل (الجزری)

☆☆۔۔۔۔۔سقطت هذه الكلمة من كنز العمال و معناها إما أن يقل من الطعام أو معناها القيلولة بعد الظهر

۳۹۱۳:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید قعنبی نے ان میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے اس کو ابوحازم بن دینار نے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا:

لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ افطار کو جلدی کرتے رہیں گے۔

۳۹۱۴:......اور اسی مذکورہ اسناد کے ساتھ اس میں جو اس نے پڑھی مالک پر عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی سے اس نے سعید بن مسیّب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار جلدی کرتے رہیں گے اور نہ مؤخر کریں گے اس کو جیسے اہل مشرق تاخیر کرتے ہیں۔

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مالک نے ابن حرملہ سے بطور مرسل روایت کے۔

۳۹۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحاق بن محمد بن یوسف سوسی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن حسین بن ابوالحنین نے ان کو عبدالعزیز بن محمد بن زکریا بن میمون ازدی نے ان کو عبدالرحمٰن بن ابوالزناد نے ان کو عبدالرحمٰن بن حرملہ نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اور اہل مشرق کی طرح اس کو مؤخر نہیں کریں گے۔اور روایت کیا گیا ہے دوسری وجہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

۳۹۱۶:......جیسے ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبیداللہ منادی نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے۔بے شک یہود و نصارٰی اس کو مؤخر کرتے ہیں۔

فصل:......روزوں کی بابت اخبار اور حکایات

۳۹۱۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوبکر بن سلمان بن حسن فقیہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن سلمان نے ان کو صالح بن زیاد سوسی نے رقہ میں وہ افضل ترین آدمی تھے میں نے جن کو دیکھا۔ہمیں خبر دی ابوعثمان سکری صاحب حمزہ زیات نے ان کو عبدالرحمٰن بن مغراء نے ان کو عمران بن مسلم نے ان کو سوید بن غفلہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین علی بن ابوطالب کے پاس گیا۔اسی محل میں اور آپ کے سامنے منجمد دودھ تھا اور ان کے ہاتھ میں روٹی تھی کبھی اسے اپنے ہاتھ سے توڑتے تو کبھی اپنے گھٹنوں پر انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا پھر فرمانے لگے آگے آیئے اور کھایئے میں نے کہا کہ میں روزے سے ہوں پھر انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا تھا وہ کہتے تھے کہ جس کو اس کا روزہ کھانے پینے سے روک دے جس کو اس کی بھوک تقاضا کر رہی ہو۔اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور اس کو جنت کا مشروب پلائے گا۔

۳۹۲۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن موسیٰ بن عمران فقیہ نے ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے ان کو محمد بن سہل بن عسکر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم نے ان کو علقمہ نے ان کو عبداللہ نے کہ انہوں نے کوئی مشروب منگوایا وہ لایا گیا تو فرمایا کہ لوگوں کو دے دو۔سب نے کہا کہ ہمارا تو روزہ ہے انہوں نے فرمایا لیکن میں روزہ دار نہیں ہوں لہٰذا انہوں نے وہ لے کر پی لیا۔ پھر کہنے لگے:

(۳۹۱۶)......(۱) فی ب ماعجلوا.

أخرجه البيهقي (۲۳۷/۴) وأبو داود (۲۳۵۳) وابن ماجة (۱۶۹۸)

يخافون يوماً تتقلب فيه القلوب والابصار

ڈرتے ہیں اس دن سے جس دن دل اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔

۳۹۲۱:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابوحامد مقری نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بکار بن قتیبہ نے ان کو روح بن عبادہ نے ان کو ہشام نے ان کو واصل مولیٰ ابوعیینہ نے ان کو لقیط نے ان کو ابو بردہ نے ان کو ابوموسیٰ نے کہ بے شک وہ لوگ سمندر کی موجوں میں گھرے ہوئے تھے کہ اچانک انہوں نے اعلان کرنے والے کا اعلان سنا اے کشتی والو کیا میں تمہیں اس فیصلے کی خبر دوں جو اللہ نے اپنے اوپر فیصلہ فرمایا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی ہاں۔تو اس نے کہا بے شک جو شخص اپنے نفس کو اللہ کے لئے پیاسا رکھے گا دنیا میں سخت گرمی کے دن لازم ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکو خوب سیراب کرے گا کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ ایسے ہی تھے کہ ہم لوگ سخت گرمی کے دن بھی روزے کے سوا ان سے نہیں مل سکتے تھے (جب بھی جاؤ وہ روزے سے ہوتے۔)

۳۹۲۲:......ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحر بن نصر نے ان کو ابن وہب نے ان کو جریر بن حازم نے انہوں نے سنا واصل مولیٰ ابوعیینہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابو بردہ سے وہ ابوموسیٰ اشعری سے وہ کہتے ہیں اچانک ہم لوگ جہاد کے سفر میں سمندر میں تھے کہ اچانک اعلان کرنے والے کے اعلان کی آواز آئی اے کشتی والو رکو ہم تمہیں خبر دیں گے۔ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہوا ہمارے واسطے پاکیزہ ہے اور بادبان ہمارے واسطے اٹھا ہوا ہے اور کشتی چل رہی ہے ہمیں لے کر سمندر کی موج میں۔اس نے کہا کیا میں تمہیں خبر دوں اس فیصلے کی اس نے جو اپنے نفس پر لازم کر رکھا ہے۔کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ جی ہاں بتائیے۔اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس پر فیصلہ کر دیا ہے کہ جو بندہ اپنے نفس کو اللہ کے لئے پیاسا رکھے گا ایک دن بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ پر بے شک حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو خوب پیٹ بھر کر پلائے۔

۳۹۲۳:......اور اسی اسناد کے ساتھ اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن وہب نے ان کو خبر دی ابونافع معافری نے ان کو اسحاق بن اسید نے ان کو ابوبکر ھذلی نے ان کو ابواسحٰق ھمدانی نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک نبی کی طرف وحی کی تھی یہ کہ آپ اپنی قوم کو خبر دے دیجئے کہ جو بھی بندہ ایک دن کا روزہ رکھتا ہے میری رضا طلب کرنے کے لئے میں اس کے جسم کو صحیح رکھتا ہوں اور اس کے اجر عظیم بناتا ہوں۔

۳۹۲۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسین اسحاق بن احمد کاذی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن احمد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک شیخ سے وہ کہتے تھے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے۔اے لوگو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں میں تمہارے اوپر شفیق ہوں کہ قبروں کی وحشت کے لئے رات کے اندھیروں میں نماز پڑھو۔اور قیامت کے دن کی گرمی کے لئے دنیا میں روزہ رکھو اور مشکل دن کے خوف سے صدقہ کرو اے لوگو میں تمہارا خیر خواہ ہوں تمہارا شفیق ہوں۔

۳۹۲۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سہل نے ان کو ابراہیم بن معقل نے ان کو حرملہ نے ان کو ابن وہب نے ان کو مالک نے کہ عامر بن عبدقیس ویرانے کے پاس سے گذرتے تو بار بار آواز لگاتے اے ویرانے کہاں ہلاک ہو گئے ہیں؟ اے ویران وتباہ شدہ آباد ہو جاؤ عامر (آباد کرنے والا) نشانات پر کھڑا ہے۔

(۳۹۲۲)......(۱) فی ب نادی منادی.

(۳۹۲۳)......(۱) زيادة من ب (۲)......زيادة من ب (۳)......ليس في ب

(۳۹۲۵)......(۱) فی ب فقدت

ایک مرتبہ وہ شام میں تھے تو ان کے پاس ایک شیر آیا اور ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ اس نے صبح کر دی۔ان سے ایک راہب نے بات کی اور کہا کہ اس نے کہا کیا خبر ہے اسنے جواب دیا معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نکالا تھا اس جگہ پر۔

راھب نے اس سے کہا کہ بے شک کچھ لوگ ہیں تو ان سے برا ہے بوجہ اختیار کے۔اور معاویہ نے اس سے کہا تھا کہ تم کیسے ہو جب سے یہاں آئے ہو؟ ان شہروں میں۔انہوں نے جواب دیا کہ میں خیریت سے ہوں مگر میں یہاں بیٹھا ہوں یہاں پر تین دن سے میں عراق میں تھا تو اذان سنتا تھا لہٰذا میں سحری کے لئے اٹھ جاتا تھا اور یہاں ناقوس سننے کو ملتے ہیں۔اور میں عراق میں تھا تو روزہ رکھتا تھا، مجھے گرمی اور سخت پیاس پہنچتی تھی اور یہ ٹھنڈی زمین ہے اور میں وہاں پر ایسے لوگوں کے پاس بیٹھتا تھا۔جو کلام کو چھانٹے اور صاف کرتے ہیں جیسے کھجور چھانٹ کر صاف کی جاتی ہے میں ان لوگوں کو یہاں نہیں پاتا ہوں۔

۳۹۲۶:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوالفضل سلمی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عمران بن جعفر نے ان کو ھدبہ بن عبدالوہاب نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو عبدالجبار بن یزید بن جابر نے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جہاد کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عطاء خراسانی ہوتے تھے اور وہ سب بیداری کرتے تھے نماز پڑھنے کے لئے جب آدھی رات ہو جاتی تو وہ اپنے خیمے سے آواز لگاتے اے یزید بن جابر اے عبدالرحمٰن بن زید بن جابر اے ہشام بن غاز اٹھ جاؤ وضو کرو پس نماز پڑھو اس رات کا قیام کرنا اسی دن کا روزہ رکھنا۔آسان ترین ہے لوہے کی بیڑیوں سے اور ڈامر کے لباس سے۔ڈرو پھر ڈرو پھر ڈرو۔بچو پھر بچو۔اس اعلان کے بعد وہ اپنی نماز میں مشغول ہو جاتے تھے۔

بروز قیامت روزہ داروں کے لئے دستر خوان بچھائے جائیں گے

۳۹۲۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو خضر بن ابان نے ان کو سیار نے ان کو جعفر بن سلیمان نے ان کو ثابت نے ان کو عبداللہ بن رباح نے وہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن دستر خوان بچھائے جائیں گے روزہ داروں کے لئے۔وہ کھائیں گے حالانکہ لوگ حساب وکتاب میں ہوں گے۔

۳۹۲۸:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن ابواسحاق نے ان کو ابوالعباس معقلی نے ان کو بحر بن نصر نے وہ کہتے ہیں کہ پڑھا گیا ابن وہب پر۔تجھے خبر دی ہے عبداللہ قتبانی نے ان کو یزید بن قودر نے ان کو کعب الاحبار نے کہ وہ کہتے تھے قیامت کے دن اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ہر کھیتی کرنے والا اپنی کھیتی دیا جاتا ہے (جو کچھ وہ کاشت کرتا ہے) یعنی ہر عمل کرنے والے کو اس کا پورا اجر دیا جاتا ہے۔اور اہل قرآن اور اہل صیام زیادہ دے جاتے ہیں۔یہ لوگ اپنے بغیر حساب وکتاب کے دیئے جاتے ہیں۔

۳۹۲۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو حنش بن حارث نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا اسود بن یزید کو۔حالانکہ روزہ رکھنے سے اس کی ایک آنکھ ضائع ہو چکی تھی۔

۳۹۳۰:......اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابونعیم نے ان کو حنش نے ان کو رباح نخعی نے انہوں نے کہا کہ حضرت اسود سفر میں روزہ رکھتے تھے حتیٰ کہ پیاس کی وجہ سے ان کا رنگ بدل جاتا گرمی کے دن میں حالانکہ ہم ایک دوسرے کو بار بار پانی پلاتے رہتے تھے رمضان میں سواری سے فارغ ہونے سے قبل۔

(۳۹۲۶)......(۱) زيادة من ب

(۳۹۳۰)......(۱) زيادة من ب (۲) ...... في ب أحدنا

(۳۹۳۱)......(۱) في ب لما

۳۹۳۱:......اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے ابونعیم نے ان کو حنش نے ان کو علی بن مدرک نے ان کو علقمہ نے وہ کہتے تھے اسود سے۔ کیا سزا دیتے رہتے ہیں آپ اس جسم کو وہ کہتے تھے کہ میں آرام ملنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

جہنم پر سے گذرنے والا ہر شخص پیاسا ہوگا

۳۹۳۲:......ہمیں خبر دی ابومنصور طاہر بن عباس بن منصور بن عمار مروزی نے جو کہ مکہ میں مقیم تھے ان کو ابواحمد حسین بن علی تمیمی نے ان کو ابوالحسن علی بن مبارک نے مسروری نے ان کو سری بن عاصم نے ان کو محمد بن صبیح بن سماک ابوالعباس نے ان کو ھثیم بن حماز نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا یزید رقاشی پر اور وہ گرمی کے دن رو رہے تھے۔

حالانکہ ان کا نفس چالیس سال سے پیاسا تھا مجھے انہوں نے کہا کہ اندر آجائیے، آجائیے ہم مل کر ٹھنڈے پانی پر روئیں اس دن جو گرم ہوگا مجھے حدیث بیان کی تھی انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہر وہ شخص جو جہنم پر سے گذرے گا وہ پیاسا ہوگا۔

۳۹۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن خضر شافعی نے ان کو علی بن محمد طوسی نے ان کو سہل بن اسلم نیساپوری نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو ہشام نے ان کو قتادہ نے یہ کہ عامر بن قیس کو جب موت کا وقت آپہنچا تو وہ رونے لگے پوچھا گیا کیوں رہے ہو؟ فرمایا نہ موت کے ڈر سے رو رہا ہوں اور نہ ہی دنیا کے حرص میں رو رہا ہوں بلکہ میں تو سخت گرمیوں کے اوقات کی پیاسوں کو یاد کر کے رو رہا ہوں گرمیوں میں راتوں کے قیام کے باوجود۔

۳۹۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو حسین بن صفوان نے ان کو عبداللہ بن محمد قرشی نے ان کو محمد بن حسین نے ان کو شعیب بن محرر نے ان کو صالح مری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا یزید رقاشی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ عامر بن عبداللہ کی جب موت کا وقت آیا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کہ کس چیز نے ان کو رولایا ہے تو وہ بولے کہ یہ موت سعی کرنے والوں کی انتہاء ہے (یعنی اب سعی کرنے کا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔) اناللہ وانا الیہ راجعون قسم باخدا میں موت سے گھبرا کر نہیں رو رہا ہوں لیکن میں تو رو رہا ہوں دن کی گرمی اور رات کی سردی پر اور بے شک میں اللہ سے مدد مانگتا ہوں اسی کے آگے اپنی اس ہلاکت اور موت پر۔

۳۹۳۵:......اور اپنی اسناد کے ساتھ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن حسین نے ان کو عبیداللہ بن محمد بن تیمی نے ان کو ہمارے بعض شیوخ نے کہ ایک آدمی کو غالباً عامی کی جب وفات کا وقت آیا تو شدید گھبرائے اور بہت بہت روئے اس بارے میں جب ان کو صبر دلایا گیا تو بولے کہ میں اس بات پر رو رہا ہوں کہ روزہ دار روزہ رکھیں گے مگر میں ان میں نہیں ہوں گا، اور نمازی نمازیں پڑھیں گے مگر میں ان میں بھی نہیں ہوگا۔ ذکر کرنے والے اللہ کو یاد کریں گے مگر میں ان میں نہیں ہوں گا (یہ سارے اعمال صالحہ مجھ سے چھوٹ جائیں گے) میں اس لئے رو رہا ہوں۔ اسی بات نے مجھے رلا دیا ہے۔

حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات

۳۹۳۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوعثمان بصری نے ان کو ابواحمد محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن عثام

(۳۹۳۲)......(۱) فی ب السروری (۲)......زیادة من أ

(۳۹۳۳)......(۱) فی (أ) علی وھو خطأ والصحیح مکی بن إبراھیم وھو أبو السکن

(۳۹۳۴)......(۱) فی أشعیب بن محمد

(۳۹۳۵)......(۱) فی (أ) علیه

سے وہ کہتے ہیں کہ ام منصور بن معتمر نے کہا جب منصور رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو گیا میرا بیٹا رمضان کا روزہ رکھتا تھا اور رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرتا نہ اس نے کبھی کھایا اور نہ ہی وہ کبھی سویا حتیٰ کہ رمضان کے روزے بھی رکھے اور راتوں کو قیام بھی کیا، اس کو روایت کیا اس کے ماسوا نے محمد بن عبدالوہاب سے اور اس نے کہا کہ حدیث میں آیا ہے۔

رمضان کا روزہ رکھتے تھے اور رمضان میں قیام بھی کرتے تھے اور سونے کے لئے پہلو بھی نہیں رکھتے تھے حتیٰ کہ رمضان گذر جاتا۔

روزہ دار کی نیند عبادت ہے

۳۹۳۷:......ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن علی بن حسین کاشانی ہروی نے جب ہمارے پاس آئے تھے۔ ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عباس عصمی نے بطور املاء کے۔ ان کو ابوعلی احمد بن محمد بن علی بن رزین نے اس میں جوان کے لئے منتخب کیا گیا۔ ان کے لئے ابوالفضل شہید نے یہ کہ ادریس بن موسیٰ نے ان کو حدیث بیان کی ہے ان کو سہیل بن حاقان نے ان کو خلف بن یحییٰ عبدی نے ان کو عبسہ بن عبدالواحد قرشی نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبداللہ بن ابواوفی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ دار کی نیند عبادت ہے۔ اور اس کی خاموشی تسبیح کرنا ہے۔ اور اس کا عمل دگنا ہے، اور اس کی دعا مقبول ہے اور اس کا گناہ معاف ہے۔

۳۹۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے بطور املاء کے ان کو احمد بن مہران بن خالد اصفہانی نے ان کو فضل بن جبیر نے ان کو سلیمان بن عمرو نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو احمد بن ہیثم شعرانی نے ان کو شریح بن یونس نے ان کو سلیمان بن عمرو نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبداللہ بن ابواوفی نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ دار کی نیند عبادت ہے اس کی خاموشی اس کی تسبیح ہے اس کی دعا مقبول اس کا عمل بھی مقبول ہے۔

ابن عبدان کی حدیث کے الفاظ ہیں اور ابوعبداللہ کی روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اس کا عمل دہرا ہے اس کی دعا مستجاب ہے یہاں تک کہ وہ شام کرے یا وہ صبح کرے۔

۳۹۳۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو علی بن محمد بن علاء نے ان کو نخو یہ بن مازیار نے ان کو معروف بن حسان نے ان کو زیاد اعلم نے ان کو عبدالملک بن عمیر نے ان کو عبداللہ بن ابواوفیٰ اسلمی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ روزہ دار کی نیند عبادت ہے اس کی چپ تسبیح ہے اس کی دعا قبول ہے اس کا عمل ڈبل ہے۔

معروف بن حسان ضعیف ہے۔ سلیمان بن عمرو نخعی اس سے زیادہ ضعیف ہے۔

مؤمن کی موسم بہار

۳۹۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق صنعانی نے ان کو ابوالاسود نے ان کو ابن لھیعہ نے ان کو دراج ابوالسمح نے ان کو ابوالہیثم نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

شتا مؤمن کی موسم بہار ہے اس کے دن چھوٹے ہوتے ہیں تو وہ اس کے روزے رکھتا ہے اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں تو وہ ان کا قیام کرتا ہے۔

(۳۹۳۷)......(۱) فی ب الکاشی (۲)...... سقط من ا

(۳۹۳۹)......(۱) فی ب سحنون

ٹھنڈی غنیمت

۳۹۴۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحٰق نے ان کو عامر بن مسعود قرشی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

کہ سردیوں میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے بہر حال اس کا دن چھوٹا ہوتا ہے اور اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں۔

یعقوب کہتے ہیں کہ عامر کو صحبت حاصل نہیں ہے۔

۳۹۴۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن علی نے ان کو ابوعروبہ نے ان کو عبدالوہاب بن ضحاک نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو زہیر بن محمد نے ان کو ابن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: سردیوں میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔

۳۹۴۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عامری نے ان کو ابوخولہ خولانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن اخی امام نے ان کو ولید بن مسلم نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو انس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردی میں روزہ رکھنا ٹھنڈی غنیمت ہے۔

ابواحمد نے کہا کہ اس کو نہیں روایت کیا قتادہ سے سوائے سعید کے اور سعید سے سوا ولید کے اور تحقیق اسی کے ساتھ حدیث بیان کی ہے ولید سے یعقوب بن صہیب نے بھی۔

۳۹۴۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوزکریا عنبری نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا علی بن عثام نے اسی طرح کہا ہے۔ تحقیق تھا ابوالجوزاء ملا لیتا تھا درمیان سات دن کے۔ اور ابن ابونعیم مہینہ میں ایک مرتبہ افطار کرتا تھا اور تیمی بھی مہینہ میں ایک مرتبہ افطار کرتا تھا۔ ایک دفعہ انگور کا ایک دانہ ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ یہی کھانے کی چیز ہے جو مہینے بھر میں چکھی ہے۔

۳۹۴۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو یزید بن مہران کوفی نے ان کو ابوبکر نے اعمش سے ان کو ابراہیم تیمی نے وہ کہتے ہیں کہ بسا اوقات میں مہینہ بھر بھی ٹھہرا رہا کچھ بھی نہیں چکھا۔ اگر مجھے گھر والے مجبور کرتے ہیں تو میں ایک دانہ انگور کا کھا لیتا ہوں۔ میں اس کا درد پیٹ میں محسوس کرتا ہوں میں ان میں سے حوائج کے لحاظ سے آسان تر ہوں۔

۳۹۴۶:......انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یزید نے ان کو ابوبکر نے مغیرہ سے اس نے کہا تھا کہ ابن ابونعیم پندرہ دن تک ملا کر روزہ رکھتا تھا کوئی چیز نہیں کھاتا تھا لہٰذا اس کی ایسی طبع پرسی کی جاتی جیسے کہ مریض کی کی جاتی ہے۔

۳۹۴۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن اسماعیل واعظ نے ان کو ابوسعید نے محمد بن یوسف جوسقی نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو سعیر بن خمس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی کہ روح بن زنباع نے ایک دیہاتی کو بلایا کھانے پر اس نے کہا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا پھر روح نے اسے کہا۔ روزہ وہ بھی آج کے دن جیسا میں اعرابی نے کہا کہ میں اپنے دنوں کو کیوں چھوڑ دوں کہ وہ باطل اور بے کار چلے جائیں۔ تو روح نے ان سے کہا اے اعرابی اگر آپ اپنے دنوں کے بارے میں یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ بے کار چلے جائیں گے۔ تو روح ان کی حفاظت کرتا ہے۔

(۳۹۴۳)......(۱) مابین القوسین سقط من أ وأثبتناه من ب

(۳۹۴۵)......(۱) فی ب وجعها

(۳۹۵۷)......(۱) فی (أ) مسعر بن الخمس وهو خطأ

روح بن زنباع له ترجمة فی الجرح (۳/۴۹۴)

ایک روزہ دار چرواہے کا واقعہ

۳۹۴۸:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو سعید بن سالم نے وہ قداح نہیں ہے۔اس نے کہا کہ روح بن زنباع مکہ اور مدینہ کے درمیان سخت سردی کے دن ایک منزل پر اترے اور ان کا ناشتہ قریب لایا گیا اتنے میں پہاڑ کے اوپر سے ایک چرواہا ان کے پاس اتر آیا انہوں نے اس ناشتے کی طرف بلایا۔ چرواہے نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔روح نے اس سے کہا اس قدر سخت گرمی میں بھی تم روزہ رکھتے ہو۔کہتے ہیں کہ چرواہے نے کہا کہ کیا میں اپنی زندگی کے قیمتی دنوں کو یونہی بیکار چھوڑ دوں۔ کہتے ہیں کہ روح نے بے ساختہ وہاں شعر کہا۔اے چرواہے تیرے دنوں کے بارے میں تیرا یہ خیال ہے۔جب کہ روح بن زنباع تو ان سے غافل ہے۔

۳۹۴۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ہیثم دوری نے ان کو عبداللہ بن خالد بن یزید لولوی نے ان کو غندر نے ان کو شعبہ نے ان کو حسن بن صالح نے ان کو عبدالعزیز بن رفیع نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں:

کلوا و اشربوا هنیأ بما اسلفتم فی الایام الخالیة.

کھاؤ پیو اچھا پچتا بسبب اس کے جو تم نے آگے بھیجا تھا گذرے ہوئے ایام میں۔

انہوں نے کہا کہ اس سے مراد روزہ ہے۔

۳۹۵۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ بن صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو احمد بن ابراہیم نے ان کو یحییٰ بن معین نے ان کو معمر بن عیسیٰ نے ان کو مالک نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حسین بن رستم اپنی ایک قوم پر گئے اور وہ روزہ دار تھے ان لوگوں نے کہا کہ روزہ چھوڑ دو بولے کہ میں نے اللہ سے وعدہ کر رکھا ہے اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کے ساتھ وعدہ خلافی کروں۔

۳۹۵۱:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر نے ان کو بعض اہل علم نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے بعض اہل علم نے انہوں نے کہا کہ ایک قوم نے ایک آدمی کو کھانے پر بلایا اس نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں۔ان لوگوں نے کہا کہ آج روزہ کھول لو۔اور کل صبح رکھ لینا۔وہ بولے کہ میری زندگی کی صبح کا کون ضامن ہے؟

فصل:......اس شخص کے بارے میں جو روزے دار کا روزہ افطار کروائے

۳۹۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسین بن علی بن عفان نے ان کو حسین جعفی نے ان کو زائدہ نے ان کو عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء بن زید بن خالد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص روزے دار کا روزہ افطار کروائے اس کے لئے روزہ دار کے برابر اجر ہوگا اور یہ امر روزہ دار میں سے بھی کسی شئی کی کمی نہیں کرے گا۔اور جو شخص جہاد میں جانے والے کی تیاری میں مدد کرے یا اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر میں نائب بن جائے یعنی ان کی کفالت کرے اس کے لئے بھی جہاد کرنے والے کے برابر اجر ہوگا اور یہ امر مجاہد کے اجر میں سے کسی شئی کو کم نہیں کرے گا۔

۳۹۵۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوزکریا بن ابواسحاق نے اور ابوبکر احمد بن حسین نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حمید بن عیاش رملی نے ان کو مؤمل نے ان کو سفیان نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو زید بن خالد جہنی نے

(۳۹۴۸)......(۱) فی (أ) إذا دع (۲)......فی ب فانشأ

(۳۹۵۰)......(۱) لیست فی ب

ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں جو شخص روزے دار کا روزہ کھلوائے یا مجاہد کو جہاد کے لئے تیاری کروائے ان کے لئے روزے دار کے اور مجاہد کے برابر اجر ہوگا۔

۳۹۵۴:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو ابوالازہر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابن جریج نے ان کو صالح مولیٰ تو أمہ نے انہوں نے سنا ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص روزے دار کا روزہ کھلوائے اور اس کو کھانا کھلائے اور اس کو پانی پلائے اس کو روزہ دار کے برابر اجر ملے گا۔

۳۹۵۵:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالواحد بن محمد بن اسحاق مقری ابن نجار نے کوفہ میں ان کو ابوالحسن علی بن حسن بن شقیق نے ان کو ابوجعفر احمد بن عیسیٰ بن ہارون عجلی قطان نے ان کو محمد بن سلیمان بن حبیب مصیص لوین نے ان کو حکیم بن حزام نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن زید بن جدعان سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے اس نے سلمان فارسی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا؛

جو شخص رمضان میں روزے دار کا روزہ کھلوائے پاک کمائی میں سے اس پر فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں رمضان کی تمام راتیں اور جبرائیل اس سے مصافحہ کرتا ہے عیدالفطر کی رات اور جس کے ساتھ جبرائیل مصافحہ کرلے اس کے آنسو زیادہ ہوجاتے ہیں اور دل چمک جاتا ہے ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول آپ بتائیے بھلا وہ شخص جس کے پاس یہ کچھ نہ ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص اس کو روٹی کا ایک لقمہ یا کہا تھا کہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھلا دے یہ شک حکیم کا ہے پھر اس نے سوال کیا اب بتائیے جو ایک لقمہ نہ کھلا سکے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کھانا (یعنی کوئی بھی کھانے کی چیز غلہ وغیرہ) اس شخص نے کہا بتائیے بھلا جس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ اس نے کہا کہ پھر دودھ کا ایک گھونٹ۔ اس نے کہا بتائیے اگر اس کے پاس یہ بھی نہ ہو تو فرمایا کہ پھر پانی کا گھونٹ۔

۳۹۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی سعیدہ بنت حفص بن مہتدی نے اپنی اصل کتاب سے بخارا میں ان کو ابوعلی صالح بن محمد بن حبیب بغدادی نے ان کو عبیداللہ بن عمر جشمی نے ''ح'' ان کو خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن ابراہیم بن میمون نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے عبیداللہ بن عمر جشمی نے ان کو حکیم بن حزام نے ان کو ابوعمیر نے ان کو علی بن زید بن جدعان نے پھر اس کو ذکر کیا اس کی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا۔ چمک جاتا ہے اس کا دل اور اس کے آنسو زیادہ ہوجاتے ہیں۔

اور پہلے پہلے فرمایا طعام کی ایک مٹھی ان سے اس آدمی نے کہا بتائیے جس کے پاس یہ نہ ہو؟ فرمایا پھر ایک لقمہ روٹی کا پھر اس کے بعد ذکر کیا دودھ کا گھونٹ اور پانی کا گھونٹ اس روایت کے ساتھ حکیم بن حزام اکیلا ہے متفرد ہے اسی طرح۔

اور ہم نے اس کو روایت کیا ہے ایک الگ طریق سے علی بن زید سے اس کے کچھ مفہوم میں۔

طویل حدیث میں جس کو یوسف بن زیاد نے روایت کیا ہے۔ ہمام سے اس نے اس نے علی بن زید سے۔ واللہ اعلم۔

روزہ دار مرد وعورت کے لئے تحفہ

۳۹۵۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبدالباقی بن قانع نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو معافی بن سلیمان

(۳۹۵۵)......(۱) فی (أ) البجلی (۲)...... فی ب القدر

(۳۹۵۶)......(۱) فی ب المهدی (۲)...... فی (أ) الحسنی ویأتی برقم (۷۵۱٤) الجشمی (۳)......لیس فی أ

(۴)......غیر واضح فی (أ) (۵)...... سقط من أ (٦)...... فی ب الرجل

نے ان کو محمد بن سلمہ نے ان کو عبیدہ بن حسان نے ان کو علاء نے ان کو ابوجہم نے ان دونوں نے کہا کہ حسن بن علی صبح کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس ایک آدمی آیا اور حضرت حسن کو اور ان کے ہم نشینوں کو کھانے کی دعوت دی حضرت حسن نے اس کی دعوت قبول کرنے سے گریز کیا۔ اس نے دوبارہ دعوت دی تو حضرت حسن نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا۔ اٹھو (اور چلو دعوت میں) پہلی بار میں نے اس کی اجابت نہیں کی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمار ہے تھے:

جو شخص صبح کی نماز پڑھے اس کے بعد اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اس کے بعد وہ دو رکعت یا چار رکعت پڑھ لے اس کے چمڑے کو آگ نہیں چھوئے گی۔ (یہ بتاتے ہوئے) حضرت حسن نے اپنی جلد کو پکڑ کر کھینچا۔ معلوم ہوا کہ جس نے ان کو کھانے کے لئے بلایا تھا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر تھے۔ جب اس نے کھانا آگے رکھ دیا تو حضرت حسن نے فرمایا: میرا تو روزہ ہے۔ ابن زبیر نے کہا کہ تحفہ دے دو ان کو (کوئی تحفہ) چنانچہ عالیہ نافی خوشبو لائی گائی اور انگیٹھی لائی گئی اور خوشبو پھر خوشبو کی دھونی دی گئی۔

۳۹۵۸:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوجعفر رزاز نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو سعد بن طریف نے ان کو عبید بن مامون بن زرارہ نے اسی طرح کہا تھا ابومعاویہ نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

روزے دار کے لئے تحفہ تیل اور خوشبودان ہوتا ہے۔

۳۹۵۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو ابوالربیع زہرانی نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو سعد بن طریف نے ان کو عمیر بن مامون بن زرارہ نے ان کو حسن بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزے دار کا تحفہ تیل اور خوشبو ہوتا ہے۔

۳۹۶۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو تمتام نے ان کو محمد بن عقبہ نے ان کو ہبیرہ بن حدیر بن اسود نے ان کو سعد حداء نے ان کو عمیر بن ماموں ابن زرارہ نے ان کو حسن بن علی نے انہوں نے کہا کہ اس نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ روزہ دار کے لئے تحفہ یعنی جو ملنے آئے۔ کہ اس کی داڑھی کو تیل لگایا جائے اور اس کے کپڑوں کو عود کی دھونی دی جائے۔ یعنی خوشبو لگائی جائے۔ روزہ دار عورت کے لئے تحفہ جو ملنے آئے کہ اس کے سر میں کنگھی کی جائے اور اس کے کپڑوں کو خوشبو لگائی جائے، سعد بن طریف کے علاوہ باقی راوی اس سے زیادہ ثقہ ہیں واللہ اعلم۔

(۳۹۵۷)......(۱) سقطت من الأصل وأثبتناها من ب

(۳۹۵۸)......(۱) سقط من (أ)

☆......الصحیح عمیر

(۳۹۵۹)......سعد بن طریف رمی بالوضع

(۳۹۶۰)......(۱) فی (أ) سعید وهو خطأ

ایمان کا چوبیسواں شعبہ

باب الاعتکاف

(۱)......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وعهدنا الیٰ ابراهيم و اسماعيل ان طهرا بيتى للطائفين والعاكفين والركع السجود.

ہم نے حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام سے عہد لیا کہ وہ دونوں میرے گھر (بیت اللہ) کو طواف کرنے اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک کریں۔

(۲)......**ولا تباشروهن وانتم عاكفون فى المساجد.**

نہ قربت کرو تم اپنی عورتوں سے جب تم اعتکاف بیٹھو مسجدوں میں۔

۳۹۶۱:......ہمیں حدیث بیان کی ابوسعد عبدالملک بن ابوعثمان زاہد نے ان کو ابوالولید حسان بن قرشی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید بوشنجی نے ان کو یوسف بن عدی نے ان کو ابوبکر بن عیاش نے ''ح''۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے اور ہناد بن سری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوبکر بن ابوحصین نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں دس دن اعتکاف بیٹھتے تھے۔ اور زاہد کی روایت میں ہے آپ اعتکاف کرتے تھے ہر رمضان میں دس دن کا جب آنے والا سال آیا جس میں آپ کا انتقال ہوا انہوں نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف

۳۹۶۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ نے ان کو لیث نے ان کو عقیل نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو سیدہ عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھتے تھے رمضان کے آخری عشروں میں۔ یہاں تک کہ اللہ نے ان کو وفات دے دی۔ اس کے بعد ان کی بیوی نے اعتکاف کیا آپ کے بعد۔ اور معتکف کے لئے سنت اور طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی اعتکاف گاہ سے (مسجد سے) نہ نکلے مگر اس حاجت کے لئے جس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اور نہ طبع پرسی کرے مریض کی اور نہ ہاتھ لگائے بیوی کو اور نہ مباشرت کرے اس سے اور اعتکاف نہیں ہوسکتا مگر اس مسجد میں جس میں با جماعت نماز ہوتی ہو اور معتکف کے لئے سنت ہے کہ وہ روزہ رکھے۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے حدیث لیث سے سوائے اس لفظ کے کہ **السنة فى المعتكف** ہے آخر تک تحقیق کہا گیا ہے کہ یہ کہ عروہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۶۳:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو احمد بن ازہر بن منیع نے اپنی اصل کتاب سے ان کو خبر دی یزید بن ابوالحکیم نے ان کو سفیان نے ان کو حدیث بیان کی ہے عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے

(۳۹۶۱)......(۱) ليست فى ب

(۳۹۶۲)......(۲) فى ب فيمن اعتكف (۲)...... زيادة زمن ب

ہیں کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ میں نے (اسلام سے قبل) نذر مانی تھی کہ میں مسجد الحرام میں اعتکاف بیٹھوں گا جب میں مسلمان ہوگیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس بارے میں۔ حضور نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنی منت پوری کروں۔ اس کو بخاری ومسلم نے نقل کیا ہے عبداللہ بن عمر کی حدیث سے۔

۳۹۶۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے خلف بن محمد بخاری نے ان کو سہیل بن شاذویہ نے ان کو اسحق بن حمزہ نے ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے ان کو عبیدہ بن بلال عمی بخاری نے ان کو فرقد سنجی نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معتکف کے بارے میں کہ وہ گناہوں سے رکا ہوا ہے اور اس کے لئے اجر بھی ہے مثل اجر تمام نیکیاں کرنے والے کے اور تحقیق روایت کیا ہے اس کو ابوزرعہ رازی نے بھی محمد بن امیہ سے اس نے عیسیٰ بن موسیٰ غنجار سے اور وہ متفرد ہے اس اسناد کے ساتھ اور اس میں ضعف ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۰ سال کے اعتکاف کا ثواب

۳۹۶۵:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو حسین بن ادریس ہروی نے ان کو احمد بن خالد خلال بغدادی نے ان کو حسن بن بشر نے وہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے والد کی کتاب لائے مگر اس نے اس روایت کو ان سے سنا نہیں تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے عبدالعزیز بن ابورداء نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے کہ وہ مسجد رسول اللہ میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اس نے سلام کیا پھر وہ بیٹھ گیا حضرت ابن عباس نے اس سے پوچھا کہ اے فلانے میں تجھے گھٹا ہوا اور غمگین دیکھ رہا ہوں اس نے جواب دیا جی ہاں اے ابن عباس چچا ئے رسول کے بیٹے۔ فلاں آدمی کا مجھ پر قرض ہے اس قبر والے کی (رسول اللہ کی) عزت کی قسم میں اس کو ادا نہیں کرسکتا۔ حضرت ابن عباس نے کہا کیا میں اس سے تیرے بارے میں بات کروں اس نے کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو ضرور کریں۔ کہتے ہیں حضرت ابن عباس نے جوتے پہنے اور مسجد سے نکل گئے اس آدمی نے کہا کہ کیا آپ اعتکاف بھول کر باہر آ گئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں (بھولا نہیں ہوں)۔

بلکہ میں نے اس قبر والے سے سنا تھا اور کچھ زیادہ عرصہ بھی اس کو نہیں گذرا ہے اور ابن عباس کی آنکھوں سے آنسو جھلک پڑے کہ حضور فرمارہے تھے۔ جو شخص چلے اپنے کسی بھائی کی کسی حاجت میں اور اس میں کامیابی کرنے یہ بہتر ہوگا بیس سال کے اعتکاف سے اور جو شخص ایک دن اعتکاف کرے اللہ کی رضا جوئی کے لئے اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان تین خندقیں بنادے گا۔

جن کا فاصلہ مشرق ومغرب کے برابر ہوگا۔

اعتکاف پر حج وعمرہ کا ثواب

۳۹۶۶:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ہیاج نے ان کو عنبسہ بن عبدالرحمٰن بن سعید بن عاص نے ان کو محمد بن زاذان نے ان کو علی بن حسین نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص رمضان میں دس دن کا اعتکاف کرے اس کا ثواب ایسے ہوگا جیسے اس نے دو حج یا عمرے کئے ہوں۔

(۳۹۶۵)......(۱) لیست فی أ

(۳۹۶۶)......(۱) لیست فی ب

اس کی اسناد ضعیف ہے اور جو اس سے پہلے مذکور ہے اس میں ضعف ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۶۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوبکر قاضی نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صنائی نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو ہیاج بن بسطام نے ان کو عنبسہ بن عبدالرحمن بن عنبسہ بن سعید بن عاص نے ان کو محمد بن سلیم نے ان کو علی بن حسین نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص رمضان میں دس دن اعتکاف میں بیٹھے دو حج، دو عمرہ ہیں (یعنی اس کا اجر مثل دو حج اور دو عمرے کرنے کے ہے۔)

ایسے ہی کہا ہے محمد بن سلیم نے۔ اور درست جو ہے وہ محمد بن زاذان نے وہ راوی متروک ہے۔

بخاری نے کہا ہے کہ اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔

۳۹۶۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد سکری نے بغدادی میں ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو جعفر بن محمد ازہر نے ان کو مفضل بن غسان نے انہوں نے کہا کہ یحییٰ بن معین نے کہا ہمیں خبر دی ہے علی بن حسن بن شقیق نے ان کو سعید بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے پہنچا ہے حسین سے انہوں نے کہا اعتکاف بیٹھنے والے کے لئے ہر روز ایک حج ہوتا ہے یہ وہی قول ہے جو حسن بصری سے مروی ہے اور میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے محمد بن زاذان کی روایت سے۔ اور حسن اس کو نہیں کہتے مگر کسی پہچانے والے سے جس نے ان کو پہچانی ہے۔

۳۹۶۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو زکریا بن یحییٰ بن صبیح نے ان کو زیاد بن سکن نے وہ کہتے ہیں کہ زبید یامی، انہوں نے وعدہ لے رکھا تھا ایک جماعت سے کہ جب نیروز کا دن ہو یا مہر جان کا وہ لوگ اپنی اپنی مساجد میں اعتکاف بیٹھا کریں۔ پھر انہوں نے دعا کی بے شک یہ لوگ تحقیق اعتکاف بیٹھے تھے اپنے کفر کے باوجود اور ہم اعتکاف بیٹھیں گے ایمان پر لہٰذا اللہ تو ہمیں معاف فرما۔

(ایرانیوں کی عیدوں کے دن۔)

۳۹۷۰:...... ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو عبداللہ بن علی ابن جارود نے ان کو محمد بن کیسان نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عثمان بن عطاء نے ان کو ان کے والد نے اس نے کہا کہ بے شک اعتکاف بیٹھنے والے کی مثال احرام باندھنے والے جیسی ہے جو اپنے آپ کو رحمٰن کے آگے پھینک دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ کی قسم نہیں ہٹوں گا یہاں سے یہاں تک کہ تو مجھ پر رحم کر دے۔ کتاب الصوم اور اعتکاف پر ختم ہوا۔

(۳۹۶۸)......(۱) فی (أ) الحسین (۲)...... لیست فی ب

(۳۹۶۹)......زبید الأیامی له ترجمة فی الحلیة

ایمان کا پچیسواں شعبہ

باب مناسک (احکامات حج) میں

(۱)......اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرماتے ہیں:

واذبوأنا لا براھیم مکان البیت الا تشرکوا بی شیئاًوطھر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود واذن فی الناس بالحج یأتوک رجالًا وعلیٰ کل ضامر یاتین من کل فج عمیق.

جب جگہ مقرر کردی ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے بیت اللہ کی (تو حکم دیا ہم نے کہ) شریک نہ ٹھہرانا میرے ساتھ کسی چیز کو اور پاک رکھنا میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لئے۔ اور اعلان کر (لوگوں میں حج) کا وہ آئیں تیرے پاس پیدل اور کمزور اونٹوں پر آئیں گے وہ تمام دور دراز ستون سے۔

(۲)......اور ارشاد ہے۔

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً.

اللہ کی رضا کے لئے لازم ہے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا اس شخص کے ذمے جو اس کی طرف راستہ پانے کی طاقت رکھے۔

(۳) اور ارشاد ہے۔

واتموا الحج والعمرۃ للہ.

پورا کرو حج اور عمرے کو اللہ کے لئے۔

۳۹۷۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوالحسن طرفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو معاویہ بن صالح نے ان کو علی بن ابوطلحہ نے ان کو ابن عباس نے کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں۔

ومن کفر فان اللہ غنی عن العٰلمین.

جو شخص کفر کرے بے شک اللہ بے پرواہ ہے جہان والوں سے۔

ابن عباس کہتے کہ جو شخص کفر کرے حج کے ساتھ (یعنی حج کا انکار کرے) یعنی نہ تو حج کرنے کو نیکی سمجھے نہ اس کے ترک کرنے کو گناہ سمجھے۔

شیخ احمد نے کہا ہے کہ ہم نے روایت کیا ہے اسی کا مفہوم مجاہد سے بھی اور ہم نے روایت کیا ہے ایک دوسرے طریق سے مجاہد سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

ومن یتبغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ.

جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے ہرگز وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔

مجاہد کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو تمام اہل ملل نے کہا کہ ہم تو مسلمان ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا۔

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً.

لوگوں پر اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے۔

یعنی سب لوگوں پر پس مسلمانوں نے حج کئے اور مشرکوں نے اس کو ترک کر دیا اور ہم نے روایت کیا ہے عکرمہ سے انہوں نے کہا کہ ومن کفر۔ جس نے کفر کیا یعنی اہل ملل میں سے:

فان اللہ غنی عن العلمین

بے شک اللہ بے پرواہ ہے جہان والوں سے۔

شیخ حلیمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ احتمال ہے کہ ومن کفر کا معنی یہ ہو کہ جو شخص کفار والا فعل کرے یعنی کفار کی طرح جو شخص بیٹھ گیا اور حج نہ کیا بے شک اللہ غنی ہے جہان والوں سے۔

اسلام کی بنیاد

۳۹۷۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب بن یوسف حافظ نے ان کو یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن یونس نے ان کو عاصم بن محمد یعنی ابن زید نے انہوں نے سنا اپنے والد سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عمر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد رکھی ہے پانچ چیزوں سے یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا۔ اور زکوٰۃ ادا کرنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کا روزہ رکھنا۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے عاصم بن محمد سے۔

۳۹۷۳:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبیداللہ نے ان کو مناوی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو معتمر بن سلیمان نے ان کو امیہ نے ان کو یحییٰ بن یعمر نے ان کو ابن عمر نے انہوں نے سنا عمر بن خطاب سے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک آدمی آیا اور آکر کہنے لگا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کیا ہے؟ حضور نے جواب دیا یہ کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ تم نماز قائم کرو اور یہ کہ تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم بیت اللہ کا حج کرو اور تم عمرہ کرو اور جنابت و ناپاکی سے غسل کرو اور وضو کو پورا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے پوچھا کہ اگر میں یہ سارے کام کروں تو میں مسلمان ہوں؟ حضور نے فرمایا جی ہاں۔ اس سائل نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا ہے اور حدیث ذکر کی ہے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں یونس بن محمد کی حدیث سے۔

وللہ علی الناس حج البیت الخ کی تفسیر

۳۹۷۴:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابراہیم خوذی نے ان کو محمد بن عباد بن جعفر مخزومی نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا اس آیت کے بارے میں ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلاً آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد زاد اور راحلہ ہے یعنی سواری کا انتظام ہو اور سفر کے اخراجات کا انتظام ہو۔ پھر آپ سے پوچھا گیا کیا حج کرنے والا کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ بال بکھرے غبار آلود نڈھال ہوگا۔

پوچھا گیا کہ کون سا حج افضل ہے فرمایا کہ (عج اور ثج)۔

(۳۹۷۱)......(۱) فی ب وترکه (۲)......سقطت هذه العبارة من أو أثبتناها من ب

(۳۹۷۲)......أخرجه مسلم (۱/۴۵)

(۳۹۷۳)......(۱) فی أعبدالله (۲)......سقطت من أ

(۳۹۷۴)......(۱) فی (أ) الأشعث

أخرجه الترمذی وقال لانعرفه إلا من قبل إبراهيم الخوزی وقد تكلم بعض أهل العلم فيه من قبل حفظه

اور اسی اسناد کے ساتھ برابر ہے۔ ابن عمر سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

ومن كفر بالله واليوم الأخر

جو شخص کفر کرے اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ۔

۳۹۷۵:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن مزکی نے اور عبدالرحمٰن سلمی نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالقاسم علی بن مؤمل بن حسن ماسرجسی نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو یحییٰ بن ضریس رازی نے ان کو محمد بن صباح نے ان کو سعید بن عبدالرحمٰن جمحی نے ان کو عبیداللہ بن عمر نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ تم کسی شئی کو شریک نہ کرو۔ اور تم نماز قائم کرو، اور تم زکوٰۃ ادا کرو، اور تم رمضان کے روزے رکھو، تم حج و عمرہ کرو، اور تم دین کی بات سنو اور اطاعت کرو (یا اپنے امید کی بات) چھپ کر ہو یا ظاہر ہو تم اسی کو لازم پکڑو۔

شیخ احمد نے کہا اس کی مخالفت کی ہے محمد بن بشر نے پس روایت کیا ہے انس نے اس کو عبیداللہ سے اس نے یونس بن عبید سے اس نے جس سے کہا کہ ایک اعرابی حضرت عمر کے پاس آیا اس نے ان سے دین کے بارے میں پوچھا پھر محمد بن بشر نے اس کو بطور موقوف روایت کے ذکر کیا ہے۔

دین کی تعلیم

۳۹۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا علی بن عیسیٰ سے انہوں نے سنا حسین بن محمد بن زیاد القبانی سے ان کو خبر دی محمد بن رافع نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو عبیداللہ بن عمر عمری نے ان کو یونس بن عبید نے ان کو حسن نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی حضرت عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے دین کے بارے میں بتائیے یا کہا اے امیر المؤمنین مجھے دین سکھائیے انہوں نے اس کو بتایا کہ تم شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اور تم نماز قائم کرو۔ زکاۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو ظاہر اور پوشیدہ ہر حال میں (ان باتوں کی مخالفت و نافرمانی سے بچو) اور ہر اس چیز سے جس سے حیا کی جاتی ہے۔ اور جب تم اللہ سے ملو تو کہنا مجھے عمر بن خطاب انہیں چیزوں کا حکم دیا تھا۔ اور کہا تھا اے اللہ کے بندے پکڑلو اسی کو جب تم اللہ سے ملو تو اس وقت کہہ دینا جو ظاہر باہر تیرے لئے۔ القبانی نے کہا ہے کہ میں نے محمد بن یحییٰ سے کہا کہ کون سی روایت محفوظ ہے؟ حدیث یونس حسن سے اس نے عمر سے۔ یا یہ روایت جو نافع سے ابن عمر سے ہے انہوں نے کہا کہ محمد بن یحییٰ حدیث حسن زیادہ مناسب ہے۔

۳۹۷۷:......اور ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو جنیدی نے وہ کہتے ہیں کہ بخاری نے کہا کہ یہ اپنے مرسل ہونے کے باوجود زیادہ صحیح ہے یعنی حدیث حسن عمر سے مرسلاً۔ کیونکہ حسن نے حضرت عمر کو نہیں پایا اور اور یہ زیادہ صحیح ہے سعید بن عبدالرحمٰن جمعی کی حدیث سے۔

تارک حج کے لئے وعید

۳۹۷۸:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم علی بن حسن بن علی طہمانی نے ان کو احمد بن عبدوس طرائفی نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو مسلم بن

(۳۹۷۵)......(۱) ليس في ب (۲)......قطت من أ (۳)...... ليست في ب

(۳۹۷۶)......(۱) في ب يستحيا

(۳۹۷۷)......(۱) غير واضح في (أ)

ابراہیم نے ان کو ہلال بن عبداللہ نے ان کو ابواسحاق نے ان کو حارث نے ان کو علی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص سفر کے خرچ کا مالک ہو اور سواری پر قادر ہو جس کے ساتھ وہ بیت اللہ تک پہنچ سکے لیکن وہ اس کے باوجود حج نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے ذمے کچھ نہیں ہے کہ وہ بندہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمادیا ہے:

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلاً

لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لازم ہے بیت اللہ کا حج کرنا ہر اس شخص کے لئے جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے۔

متفرد ہے اس روایت میں ہلال ابو ہاشم مولیٰ ربیعہ بن عمرو ابواسحاق سے۔

۳۹۷۹:......ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن عمر بن حفص تاجر نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو یزید بن ہارون نے ان کو شریک نے ان کو لیث نے ان کو عبدالرحمٰن بن سابط نے ان کو ابوامامہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا جس شخص کو حج کرنے سے (یہ چیزیں مانع نہ ہوں) کو ظاہری ضرورت یا روکنے والی بیماری یا ظالم بادشاہ (پھر بھی وہ) حج نہ کرے اسے چاہئے کہ پھر وہ مرجائے اگر چاہے تو یہودی ہو کر چاہے تو نصرانی ہو کر۔

شیخ فرماتے ہیں کہ یہ روایت اگر صحیح ہے۔ تو اس سے یہ ارادہ کیا ہے اور مراد لیا ہے کہ جب اس نے حج نہیں کیا اور اس نے فرض ہونے کے باوجود اس کے ترک کرنے کو گناہ بھی نہیں سمجھا اور نہ اس پر عمل کرنے کو نیکی سمجھا۔

۳۹۸۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابو اعمش نے ان کو ابن حلحلہ نے ان کو محمد بن عطاء نے انہوں نے کہا کہ علی بن عباس کی خالہ میمونہ جمعہ کے بعد مسجد سے نکلی تو دروازے پر سائل آ کر کھڑا ہو گیا اور بولا:

السلام عليكم اهل البيت ورحمة الله وبركاته، وصلاته، ومغفرته،

اے اہل بیت تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اس کی برکت اس کی صلوٰۃ اور اس کی مغفرت ہو۔

ابن عباس نے کہا اللہ کے بندو سلام کرنے میں وہاں تک رک جایا کرو جہاں تک اللہ نے فرمایا ہے ورحمة الله وبركاته، اس کے بعد ابن عباس نے فرمایا کہ مجھے دنیا سے کسی چیز کے رہ جانے اور فوت ہو جانے کا کوئی افسوس نہیں ہے سوائے اس ایک خواہش کے کہ مجھے بڑھاپا آ گیا ہے مگر میں پیدل چل کر حج نہیں کر سکا میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ سن رکھا ہے وہ فرماتے ہیں۔ یاتوک رجالاً وعلیٰ کل ضامر۔ پیدل چل کر تیرے پاس آئیں اور ہر دبلے اونٹ پر۔

۳۹۸۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو محمد بن حسن خثعمی نے ان کو علی بن سعید کندی نے ان کو عیسیٰ بن سوادہ نے ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے ان کو زاذان نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس بیمار ہو گئے اور انہوں نے اپنے بیٹے کو بلایا اور سب کو جمع کر لیا پھر فرمایا کہ میں نے سنا تھا کہ رسول اللہ فرمار ہے تھے۔

جو شخص پیدل چل کر مکے سے حج کرے پھر مکے واپس لوٹ آئے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم کے بدلے میں سات سو نیکی لکھیں گے حرم کی نیکیوں کی مثل۔ پوچھا گیا کہ حسنات الحرم حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ فرمایا کہ ہر ایک نیکی کے بدلے میں ایک لاکھ نیکی۔ اس روایت میں عیسیٰ بن سوادہ متفرد ہے۔

(۳۹۸۰)......(۱) سقط من أ (۲)......في ب حجلة (۳)......زيادة غير موجودة في ب

(۴)...... سقطت من أو أثبتناها من ب (۵)......في ب من الدنيا فاتني

حدیث کعبہ اور مسجد الحرام اور سارا حرم

۳۹۸۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو اعمش نے ان کو ابراہیم تیمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوذر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کون سی مسجد سب سے پہلے زمین پر قائم کی گئی تھی؟ فرمایا کہ مسجد الحرام۔ میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون سی؟ فرمایا کہ مسجد الاقصیٰ۔ کہتے ہیں کہ میں نے پھر سوال کیا کہ دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے؟ فرمایا کہ چالیس سال۔ جہاں نماز کا وقت ہو جائے پس نماز پڑھ لے وہی جگہ مسجد ہے۔ اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے ابو کریب وغیرہ سے اس نے ابومعاویہ سے۔ اور اس کو بخاری نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے اعمش سے۔

۳۹۸۳:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو احمد بن عبدالجبار عطاری نے ان کو ان کے والد نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں کہ بیت اللہ زمین سے کوئی ہزار سال قبل پیدا کیا گیا اس کے بعد زمین اسی سے بچھائی گئی۔

۳۹۸۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو طاہر محمد بن حسن محمد آبادی نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو سلیمان بن عبدالرحمٰن نے ان کو عبدالرحمٰن بن علی بن عجلان قرشی دمشقی نے جو کہ ثقہ راوی ہیں۔ ان کو عبدالملک بن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

پہلا ٹکڑا جو زمین میں رکھا گیا وہ بیت اللہ کی جگہ تھی پھر اسی سے کھینچ کر زمین دراز کی گئی تھی۔ اور بے شک پہلا پہاڑ اللہ تعالیٰ نے جس کو روئے زمین پر رکھا تھا وہ جبل ابوقبیس تھا اس کے بعد سارے پہاڑ اسی سے کھینچ کر دراز کئے گئے تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی دعا اور اللہ کی طرف سے اجابت

۳۹۸۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوذر بن ابوالحسین بن ابوالقاسم واعظ نے اور ابوالحسین علی بن محمد بن علی مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو عبدالمنعم بن ادریس نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا وھب بن منبہ نے وہ کہتے ہیں کہ وھب بن منبہ نے ذکر کیا تھا۔ کہ آدم علیہ السلام جب زمین پر اتارے گئے تو ان کو اس میں وحشت ہونے لگی کیونکہ انہوں نے اتنی بڑی اور فراخ و وسیع زمین پر اپنے آپ کو اکیلا پایا اپنے سوا کسی ایک کو بھی نہ پایا۔ تو اس نے عرض کیا اے رب کیا تیرے اس زمین کو آباد کرنے والا کوئی نہیں ہے جو اس پر تیری تسبیح کرے اور تیری قدوسیت بیان کرے، کیا میرے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں عنقریب اس میں تیری اولاد میں سے وہ لوگ پیدا کروں گا جو میری حمد کے ساتھ تسبیح کریں گے اور میرا التقدس اور پاکیزگی بیان کریں گے۔ اور میں بہت جلدی اس میں ایسے گھر بناؤں گا جو صرف میرے ہی ذکر کے لئے اونچے کئے جائیں گے ان کے اندر میری مخلوق میری تسبیح کرے گی اور بہت جلد میں اس میں ایسے گھر بناؤں گا جنہیں میں اپنی ذات کے لئے چن لوں گا اور انہیں خالص کر لوں گا اپنی عزت دینے کے ساتھ ایک ایسا گھر جسے میں پوری زمین پر ہونے والے میرے گھروں پر میں اس کو ترجیح دوں گا اور اپنے نام کے ساتھ اس کا نام رکھوالوں گا۔ میں اس کو اپنی عظمت کے ساتھ جوڑ دوں گا اور اپنی حرمت کے ساتھ اس کو وابستہ کروں گا۔ اور میں اس کو اپنے ذکر کے لئے اولیٰ بہتر اور زیادہ حقدار بنا دوں گا تمام گھروں میں سے اور میں اس کو زمین کے مبارک خطے پر قائم کروں گا جو میں نے محض اپنے لئے منتخب کر رکھا ہے میں نے اس کی جگہ اس وقت سے

(۳۹۸۲)......(۱) لاتوجد فی ب (۲)......لاتوجد فی ب

(۳۹۸۴)......(۱) فی (أ) الحسین وھو خطأ (۲)......لاتوجد فی ب

منتخب کر رکھی ہے جب سے میں نے زمین و آسمان بنائے ہیں اور زمین و آسمان کی تخلیق سے قبل بھی وہ مقام میری پسند تھا سب گھروں میں سے وہی میرا منتخب کردہ تھا میں اس میں رہتا نہیں ہوں اور میرے شایان بھی نہیں ہے کہ میں گھروں میں سکونت کروں اور اس کے لئے بھی یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ میرے رہنے کا متحمل ہو سکے۔ میں اس گھر کو تیرے لئے اور تیرے بعد آنے والوں کے لئے محترم بناؤں گا عزت والا بناؤں گا میں اس حرمت کے بسبب حرمت دے دوں گا اس سب کو جو اس کے اوپر ہوگا اور اس کے نیچے ہوگا۔ جو شخص بھی اس کو محترم سمجھے گا میری حرمت کی وجہ سے اس نے میری حرمت کو بڑا اقرار دیا اور جس نے اس کی حرمت بجانہ لائی اس نے میری حرمت کو ختم کیا اور جو شخص اس میں رہنے والوں کو امن دے گا وہ اس کی وجہ سے میری امان کا مستحق ہوگا اور جوان کو خوف زدہ کرے گا اس نے میرے ساتھ زیادتی کی میری ذمہ داری میں۔ جو شخص اس کی شان بڑا سمجھے گا وہ میری نظروں میں بھی عظیم ہوگا۔ جو شخص اس کی عزت کم کرے گا وہ میرے نزدیک چھوٹا اور کم عزت والا ہوگا ہر بادشاہ کی کچھ مخصوص اور محفوظ جگہیں ہوتی ہیں میری بادشاہت کے دائرے میں میری محفوظات وہ ہیں جو میں نے اپنی ذات کے لئے مخصوص کی ہیں میری مخلوق کے سوا۔ میں اللہ ہوں مکہ کا مالک ہوں، مکے میں رہنے والے میرے ہمسائے ہیں اور میرے گھر کے پڑوسی ہوں گے، اس کو آباد رکھنے والے اور اس کے زائر میرے پاس آنے والے ہیں اور میرے مہمان۔ میری حفاظت میں میری ضمانت میں اور میری ذمہ داریوں میں۔ میں اس کو پہلا گھر بناؤں گا جو لوگوں کے لئے وضع کیا گیا ہوگا۔ میں اہل آسمان اور اہل زمین دونوں سے اس کو آباد کروں گا، وہ اس میں جماعت در جماعت آئیں گے۔ غبار آلود، اور بکھرے بالوں والے ہر دبلے اونٹ پر سوار وہ آئیں گے ہر دور دراز راستے سے، میری تکبیر کا شور و غوغا بلند کرنے والے، تلبیہ کے ساتھ مونڈھے ہلاتے ہوئے (آئیں گے) جو شخص اس گھر کا عمرہ کرے گا جو میرے سوا کسی اور کا ارادہ نہیں کرے گا۔ وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زیارت کر لی اور میرا مہمان بن گیا اور جیسے وہ میرے پاس آ گیا۔ اور میرے پاس اتر گیا تو میرے اوپر حق ہے کہ میں اس کو تحفہ دے دوں اپنی عزت و کرامت کا اور کریم کے لئے لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنے پاس آنے والے کا اور اپنے مہمان کا اور اپنے ملنے والے کا اکرام کرے، اور یہ کہ ان میں سے ہر ایک کی حاجت روائی کرے اس کی حاجت کے ساتھ جو اس کو آباد کرے گا۔ اے آدم جب تک تم زندہ رہو تم اس کو آباد کرنا۔ پھر تیرے بعد آباد کریں گے اس کو تیرے بعد کئی امتیں، اور کئی زمانے اور بہت سارے نبی تیری اولاد میں سے ایک امت کے بعد دوسری امت، ایک زمانے کے بعد دوسرا زمانہ۔ ایک نبی کے بعد دوسرا نبی۔ حتیٰ کہ یہ سلسلہ اختتام پذیر ہوگا تیری اولاد کے ایک ایسے نبی تک جسے کہا جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ وہ تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہوں گے۔ میں اس کو اس گھر کے آباد کرنے والوں میں اور اس کے پاس رہائش کرنے والوں، اس کے حامیوں، اور اس کے سرپرستوں، اس کے محافظوں، اس کے بلانے والوں میں سے بناؤں گا وہ میری طرف سے اس کا امین ہوگا جب تک وہ زندہ رہے گا۔ جب وہ میری طرف لوٹ آئے گا وہ مجھے پائے گا کہ میں نے اس کے لئے اس کے اجر میں سے ذخیرہ کر چکا ہوں گا اور اس کی فضیلت کو جس قدر اس کو مقدور ہوگا میری طرف قربت کے لئے اور میرے پاس وسیلے کے لئے اور اس کے لئے بناؤ افضل گھر سب گھروں سے بہت بریں میں۔ اور کر دوں گا میں اس کا گھر کا نام اس کا ذکر اس کا شرف اس کی بزرگی، اس کی رفعت و بلندی اور اس کی عزت ایک نبی کے لئے تیری اولاد میں سے وہ اسی نبی سے قبل آنے والا نبی ہوگا وہی اس کا باپ ہوگا اس کا نام ابراہیم ہوگا۔ میں اس کے لئے اس گھر کی بنیادیں اٹھاؤں گا اور اسی کے ہاتھ پر اس کی عمارت مکمل کروں گا، اسی کے ذمے کر دوں گا میں اس کی سقایہ اور پانی کی خدمت کو اور میں اسی کو سکھلاؤں گا اس کے حلال اور اس کا حرام اور اس کے موقف اور معلوم کراؤں میں اس کو اس کے مشاعر اور پہچان کے علامات اور اس کے حج کا احکامات۔ اور بناؤں گا میں ان کو ایک امت فرمانبرداری کرنے والے۔ میرے امر کو قائم کرنے والے۔ میرے راستے کی دعوت دینے والے۔ میں اسی کو چن لوں گا اور اسی کو ہدایت دوں گا صراط مستقیم کی۔ میں اس کو آزماؤں تو وہ صبر کرے گا اور میں اس کو عافیت دوں گا تو وہ شکر

کرے گا۔ اور میں اس کو حکم دوں گا تو وہ بجالائے گا۔ وہ میرے لئے نذر مانے گا تو وہ اس کو پوری کرے گا وہ مجھے وعدہ دے گا پس وہ قربانی دے گا۔ میں اس کی دعا قبول کروں گا اس کے بیٹے کے بارے میں اور اس کی اولاد کے بارے میں اس کے بعد۔ اور میں اس کو ان کے بارے میں سفارشی بناؤں گا۔ اور میں اس کی اولاد کو اس گھر کے مالک ٹھہراؤں گا۔ اور اس کے والی اور اس کے محافظ اس کے ساقی۔ اس کے خادم ان کے چوکیدار حتیٰ کہ وہ نئی باتیں اختراع کرلیں گے تغیر و تبدیلی کریں گے جب یہ کام کریں گے تو میں اقدر القادرین ہوں اس بات پر کہ میں تبدیل کردوں جس کو چاہوں۔ اور میں ابراہیم علیہ السلام کو اس کا گھر کا امام بناؤں گا اور اس شریعت والے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت والے اس کی اقتداء اور اتباع کریں گے جو بھی ان مقامات پر آئے تمام جنوں اور انسانوں میں سے اس وادی میں وہ اسی کے آثار ونشانات کو روندیں گے اور اسی پر چلیں گے اور اس میں وہ اسی کی سنت کی اتباع کریں گے اور اس میں وہ اسی سیرت کی اتباع واقتداء کریں گے۔ ان میں سے جو شخص ایسا کرے گا وہ اپنی نذر پوری کرلے گا اور اس کے احکامات کو پورا کرلے گا۔ اور اس کی مراد کو پہنچے گا اور ان میں سے جو ایسا نہیں کرے گا وہ اس کے احکامات کو ضائع کرے گا اور اس کی منشاء سے خطاء کرے گا۔ اور اپنی نذر پوری نہیں کرے گا۔ جو شخص اس دن میرے بارے میں پوچھے ان موقعوں پر کہ میں کہاں ہوں؟ تو میں غبار آلود بکھرے ہوئے بالوں والوں کے ساتھ ہوں گا جو اپنی نذروں کو پورا کر رہے ہوں گے جو اپنے مناسک کو مکمل کر رہے ہوں گے جو اپنے رب کی طرف لگ کر سب سے تعلق توڑ چکے ہوں گے وہ رب جو اچھی طرح جانتا ہے جو کچھ وہ ظاہر کر رہے ہوں گے اور جو کچھ وہ چھپا رہے ہوں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتوں کا حج

۳۹۸۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے عطاردی نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو سعید بن میسرہ بکری نے ان کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ کی جگہ آدم علیہ السلام کے زمانے میں ایک بالشت تھی یا زیادہ نشان کے اعتبار سے فرشتے اس کی طرف حج کرتے تھے آدم علیہ السلام سے قبل اس کے بعد آدم نے حج کیا اور فرشتوں نے اس کا استقبال کیا تھا۔ فرشتوں نے پوچھا کہ اے آدم آپ کیسے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے بیت اللہ کا حج کیا ہے۔ تو فرشتوں نے ان کو بتایا کہ تجھ سے قبل فرشتوں نے اس کا حج کیا ہے۔

۳۹۸۷:......اور اسی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے یونس نے ان کو ثابت بن دینار نے ان کو عطاء نے اس نے کہا کہ آدم علیہ السلام اتارے گئے تھے ہندوستان میں انہوں نے کہا کہ اے میرے رب کیا بات ہے میں یہاں فرشتوں کی آواز نہیں سن رہا جیسے میں اسے جنت میں سنتا تھا؟ اے آدم یہ سب تیری خطاء کی وجہ سے ہوا ہے۔ اب تو جا اس کے لئے ایک گھر تعمیر کر اور تو اس کا طواف کر جیسے تو نے دیکھے کہ فرشتے اس کا طواف کر رہے ہیں آدم علیہ السلام چل پڑے حتیٰ کہ مکے میں آ گئے اور بیت اللہ کو بنایا آدم علیہ السلام کے قدموں کے مقامات پر آج بستیاں آبادیاں

(۳۹۸۵)......(۱) فی (أ) الحسین وهو خطأ (۲)......فی ب منها بیتاً (۳)......لیست فی ب
(۴)......فی ب أنطقه (۵)......لیست فی ب (۶)......سقطت من ب (۷)......سقطت من أ
(۸)......فی ب دونكه (۹)......سقط من أ (۱۰)......فی ب حله (۱۱)......فی ب ویندر
(۱۲)......فی ب ویعدنی (۱۳)......سقطت من أ
(۳۹۸۷)......(۱) فی ب لک (۲)......فی ب فتطوف (۳)......فی (أ) رأیتم
(۴)......سقطت من أ و أثبتناها من ب

اور نہریں ہیں یا عمارتیں ہیں اور ان کے قدموں کے درمیان کی جگہ جنگل اور میدان میں آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے آ کر بیت اللہ کے چالیس سال تک حج کئے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے چالیس سال تک پیدل حج کئے

۳۹۸۸:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابومحمد سمدی نے ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ امام نے اپنے بعض شیوخ سے ان کو ابوبدر شجاع بن ولید نے ان کو زیاد بن خشیمہ نے ان کو ابو یحییٰ قتات نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے کہ آدم علیہ السلام نے پیدل ہندوستان سے چالیس سال تک حج کئے تھے۔

حضرت آدم علیہ السلام کو حج کی تعلیم

۳۹۸۹:......ہمیں خبر دی ابوذر بن ابوالحسن بن ابوالقاسم واعظ نے اور ابوالحسن علی بن محمد مقری نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحٰق مہر جانی نے ان کو محمد بن احمد بن براء نے ان کو خبر دی عبدالمنعم بن ادریس نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو ان کے نانا وہب بن منبہ یمانی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی اور مکے جانے کا حکم دیا تو زمین ان کے لئے لپیٹ دی گئی اور وہ مکے پہنچ گئے تو فرشتے ملے ان کو وادی الابطح میں انہوں نے ان کو خوش آمدید کہا اور اسے کہا کہ آدم ہم آپ کے حج کی نیکی لکھنے والے ہیں۔ بہر حال ہم نے اس گھر کا حج کیا تھا دو ہزار سال قبل تم سے۔ اور اللہ نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ وہ آدم علیہ السلام کو حج مناسک اور مشاعر سارے کے سارے سکھلائے اور ساتھ ساتھ لے گئے تھے حتیٰ کہ ان کو عرفات میں لا کھڑا کیا اس کو عرفات میں مزدلفہ میں اور منیٰ میں اور جمرات پر اور ان پر نازل کی نماز، زکوٰۃ، روزہ، غسل جنابت۔ اور وہب نے ذکر کیا کہ بیت اللہ آدم علیہ السلام کے عہد میں سرخ یاقوت کا بنا ہوا تھا جنت کے یاقوت سے روشنی نکلتی تھی۔ اس کے دو دروازے تھے ایک مشرقی دوسرا مغربی دروازہ ٹکڑے جنت کے خالص سونے کے۔ اور اس میں تین قندیلیں تھیں جنت کے سونے کی (لالٹین) ان میں روشنی تھی جو شعلے مارتی تھی جس کی کرنیں ستاروں کی کرنوں سے جڑی ہوئی تھیں۔ اور وہ یاقوت ابیض سے تھیں اور رکن اس دن ایک ستارہ تھا اسی کے کونوں سے ہے یاقوت سفید ہمیشہ رہا وہ اسی کیفیت پر حتیٰ کہ تھا عہد نوح علیہ السلام میں اور دوسرے مقام پر کہا ہے کہ بے شک آدم علیہ السلام کا خیمہ یاقوت کا تھا ہمیشہ وہ اپنی جگہ رہتا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو وفات دے دی پھر اس کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اولاد آدم نے اس کی جگہ مٹی اور پتھر کا گھر بنا دیا وہ ہمیشہ آباد رہا یہاں تک کہ غرق کا زمانہ آ گیا۔ پھر وہ غرق ہونے سے اٹھا لیا گیا اور عرش کے پیچھے رکھ دیا گیا۔ اور دو ہزار سال تک زمین ویران پڑی رہی ہمیشہ ایسی رہی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ آ گیا پھر اللہ نے اسے حکم دیا کہ وہ اللہ کا گھر بنائے پس ایک سکینہ آیا ابراہیم علیہ السلام کے پاس گویا کہ وہ ایک بادل ہے اس میں ایک سر ہے وہ باتیں کرتا ہے اور ایک چہرہ جیسے انسان کا چہرہ اس نے کہا کہ اے ابراہیم میرے سائے کے برابر جگہ لے لے اور اس پر بنیاد رکھو نہ اس سے کم کر اور نہ زیادہ کر کچھ بھی لہٰذا ابراہیم

(۳۹۸۸)......(۱) سقطت من أو أثبتناها من ب

(۳۹۸۹)......(۱) غير واضح في (أ) (۲)...... في (أ) أبو الحسين (۳)...... في أ الحسين

وهو خطأ

(۴)......في ب جده عن أبي أمه (۵)...... في ب جدة (۶)...... سقطت من ب

(۷)......في ب فعلمه (۸)...... في ب بعرفات (۹)......في بابها

(۱۰)......في ب زمان (۱۱)...... سقطت من أ

علیہ السلام نے اس کے سائے کے بقدر جگہ لے کر اس پر تعمیر کی وہ اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ بنایا۔ اور اس کی چھت نہیں بنائی لہذا لوگ اس میں زیور اور سامان ڈالتے تھے حتیٰ کہ جب بھر جانے کے قریب ہو گیا تو پانچ آدمی اس کو چرانے کے لئے تیار ہوئے تا کہ جو کچھ اس میں ہے وہ اس کو چرالیں۔ لہذا ہر ایک ان میں سے اپنے اپنے کونے سے کھڑا ہو گیا پانچواں نے گھسنے کی کوشش کی لہذا وہ سر کے بل گر کر مر گیا۔ اللہ نے اسی وقت ایک سانپ بھیجا جس کا سر سیاہ تھا اور دم بچی۔ اس نے پانچ سو سال تک بیت اللہ کی حفاظت کی۔ جو بھی اس کے قریب آتا وہ اس کو ہلاک کر دیتا ہمیشہ رہا معاملہ اس حالت پر حتیٰ کہ قریش نے اس کو بنایا۔

۳۹۹۰:......انہوں نے کہا۔ اور ذکر کیا گیا ہے عطاء سے اس نے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے حضرت کعب سے پوچھا مجھے اس گھر کے بارے میں بتائیے۔ اس کا کیا معاملہ تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس گھر کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا تھا یہ اندر سے خالی یاقوت تھا۔ آدم علیہ السلام کے ساتھ۔ اللہ نے فرمایا تھا کہ اے آدم یہ میرا گھر ہے تم اس کے گرد طواف کرنا اور اس کے گرد نماز پڑھنا جیسے تم نے دیکھا ہے کہ فرشتے میرے عرش کے گرد طواف کرتے ہیں۔ اور نماز پڑھنا۔ اور اس کے ساتھ فرشتے نازل ہوئے تھے انہوں نے اس کی پتھر کی بنیادیں اٹھائی تھیں۔ اس کے بعد اس گھر کو ان بنیادوں پر رکھ دیا گیا جب اللہ تعالیٰ نے قوم نوح کو غرق کیا اللہ نے اس کو اٹھالیا تھا اور باقی بنیادیں رہ گئی تھیں۔

وھب نے ذکر کیا کہ اس نے پہلی کتابوں میں سے ایک پڑھی تھی۔ اس میں اس نے کعبے کے معاملے کا ذکر پایا تھا اس میں یہ مذکور تھا کہ جو فرشتہ بھی زمین پر اترتا ہے تو اس کو حکم ہوتا ہے کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کرے۔ لہذا وہ عرش سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتے ہوئے اترتا ہے حتیٰ کہ حجر اسود کا استیلام کرتا ہے۔ پھر بیت اللہ کا طواف کرتا ہے ایک ہفتے تک اس کے بعد بیت اللہ کے اندر داخل ہوتا ہے اس کے بیچ میں دو رکعت ادا کر کے اوپر چڑھ جاتا۔

حجر اسود کا نصب کرنا

۳۹۹۱:......ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن قتادہ نے ان کو ابوالحسن احمد بن حسن سراج نے ان کو شعیب حرزانی نے ان کو داؤد بن عمر نے ان کو ابوالاحوص سلام بن سلیم نے ان کو سماک بن حرب نے ان کو خالد بن عرعرہ نے وہ کہتے ہیں میں لان میں آیا تو وہاں کچھ لوگ بیٹھے تھے تقریباً تمیں یا چالیس افراد تھے میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا اتنے میں ہمارے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے میرے سوا سب ان کو جانتے تھے اور آ کر بولے کیا کوئی آدمی ہے جو کچھ پوچھے؟ وہ خود بھی فائدہ اٹھائے اور اس کے ہم نشین بھی۔ خالد کہتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ اس آیت میں کیا مراد ہے؟

والذاریات ذرواً۔ قسم ہے اڑانے والیوں کی جو اڑاتی ہیں اڑانا۔ حضرت علی نے جواب دیا۔

الریح۔ کہ ہوا مراد ہے۔ پھر اس نے سوال کیا۔

فالحاملات وقراً۔ کیا چیز ہے؟ اور قسم ہے بوجھ اٹھانے والیوں کی۔ حضرت علی نے جواب دیا۔

ھی السحاب۔ یہ بادل مراد ہیں۔ پھر اس بندے نے سوال کیا۔ اس سے کیا مراد ہے۔

الجاریات یسراً؟ قسم ہے نرمی اور آسانی سے چلنے والیوں کی۔ اس سے کیا مراد ہے حضرت علی نے جواب دیا۔

ھی السفن۔ اس سے کشتیاں مراد ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا۔ اس سے کیا مراد ہے۔

المقسمات امراً؟ قسم ہے امر کو تقسیم کرنے والیوں کی۔ کیا مراد ہے اس سے؟ حضرت علی نے جواب دیا۔

۳۹۹۰:......(۱) فی ب أن (۲)...... فی الینقص

هی الملائکۃ. یہ فرشتے مراد ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟

الجواری الکنس؟ قسم ہے الٹی چال چلنے والوں کی۔ حضرت علی نے جواب دیا۔

ھی الکواکب. یہ ستارے مراد ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا۔ اس سے کیا مراد ہے۔

السقف المرفوع؟ قسم ہے اونچی چھت کی حضرت علی نے جواب دیا۔

السمآء. آسمان مراد ہے۔ پھر اس نے سوال کیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟

البیت المعمور؟ آباد گھر؟ حضرت علی نے جواب دیا۔

بیت فی السمآء یقال لھا الضراح. یہ آسمانوں میں ایک گھر ہے اس کا نام ضراح ہے وعین کعبے کے اوپر سیدھ میں ہے اور اوپر بالمقابل ہے اس کی حرمت وعزت آسمانوں میں اسی طرح ہے جس طرح زمین پر کعبے کی ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور وہ دوبارہ لوٹ کر نہیں آتے۔

یہ سوال کرنے اور ان کے جوابات سننے کے بعد وہ آدمی بیٹھ گیا۔ اس کے بعد پھر حضرت علی نے کہا اور آدمی ہے جو کچھ پوچھے اور اس کو بھی فائدہ پہنچے اور اس کے ساتھیوں کو بھی۔

خالد کہتے ہیں کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے پوچھا اس آیت سے کیا مراد ہے۔

فالعاصفات عصفاً؟ تیز وتند چلنے والیاں۔ اس سے کیا مراد ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا۔

الریح. ہوا مراد ہے۔ پھر اس آدمی نے پوچھا کہ کیا مجھے بتائیں گے کہ یہ بیت اللہ کیا ہے؟

یا یوں کہا کہ کیا پہلا گھر ہے جو زمین پر رکھا گیا ہے؟ حضرت علی نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ وہ پہلا گھر ہے جس میں برکت رکھی گئی مقام ابراہیم۔ اور

ومن دخلہ کان امناً. جو بھی اس میں داخل ہوگا امن میں ہوگا۔ اگر تم چاہو تو تمہیں میں بتاؤں کہ وہ کیسے بنایا گیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی کی۔ کہ میرے لئے زمین پر ایک گھر بناؤ۔ حضرت ابراہیم کے لئے کام مشکل گذرا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سکینہ بھیجا نہ ایک گول گردش کرنے اور گھومنے والی ہوا تھی حتیٰ کہ وہ مکے میں پہنچی۔ اور بیت اللہ کے مقام پر گھومنے اور طواف کرنے لگی۔ اور ابراہیم علیہ السلام کو حکم ملا کہ جس جگہ یہ سکینہ رک جائے پس اسی جگہ وہ بنانا شروع کردیں۔ حضرت علی نے فرمایا کہ پھر اسی جگہ ابراہیم علیہ السلام نے اس کی بنیاد رکھی جہاں وہ ہوا کا بگولا رک گیا تھا۔

حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے اسماعیل کعبے کو بنانے لگے جب حجر اسود کے مقام تک پہنچے تو حضرت ابراہیم نے بیٹے سے کہا کہ مجھے کوئی پتھر تلاش کردو۔ چنانچہ لڑکا جا کر پتھروں کی ایک ڈھیری بنانے لگ گیا۔ پھر حضرت ابراہیم نے اس سے کہا کہ مجھے پتھر تلاش کردو جیسا میں نے تمہیں بتایا ہے حضرت علی کہتے ہیں کہ لڑکا تلاش کرنے لگا۔ جب لوٹ کر آئے تو دیکھا کہ حجر اسود اپنے مقام پر دیوار میں رکھا ہوا ہے۔ حضرت اسماعیل نے پوچھا کہ ابا جان یہ پتھر کون لایا ہے آپ کے پاس؟ حضرت ابراہیم نے جواب دیا میرے پاس اس کو وہ لایا ہے جو تیری بنیاد اور تعمیر پر اسرا نہیں کرتا۔ اس کو جبرائیل آسمان سے لائے ہیں۔

علی نے کہا کہ اس نے اس کو بنایا اور اس بنا پر ایک زمانہ گذر گیا۔ پھر وہ عمارت منہدم ہوگئی پھر اس کو قبیلہ جرہم نے تعمیر کیا پھر اس پر زمانہ بیت گیا

(۳۹۹۱)......(۱) فی (أ) أحد (۲)......غیر واضح فی (أ) (۳)......سقط من !

(۴)...... فی ب یرفعوا (۵)...... فی (أ) رجال

تھا کہ پھر عمارت منہدم ہوگئی پھر اس کو قریش نے تعمیر کیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوان آدمی تھے۔ جب حجر اسود اٹھا کر رکھنے کا وقت آیا تو قریش کا اس بارے میں باہم جھگڑا ہوگیا۔ (حجر اسود کو نصب کرنے کی سعادت ہر قبیلہ خود حاصل کرنا چاہتا تھا) اور پھر انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ کل جو شخص یہاں پہلے موجود ہوا وہ نصب کا فیصلہ کرے گا لہٰذا اگلے دن پہلے شخص رسول اللہ تھے جو وہاں آئے لہٰذا حضور نے ان کے مابین فیصلہ کیا کہ وہ اس کو ایک چادر میں رکھیں پھر اس کو تمام قبائل کے لوگ مل کر اٹھائیں اور اس کو اوپر رکھ دیں چنانچہ سب نے ایسے ہی کیا۔ جھگڑا ختم ہوگیا اور حجر اسود نصب بھی ہوگیا۔

۳۹۹۲:......اور ہم نے روایت کی ہے دوسرے طریق سے سماک سے انہوں نے کہا کہ سکینہ کیا تھی اس کا ایک سر تھا۔ وہ گھومنے لگی بیت اللہ کے مقام پر جیسا سانپ کنڈلی مارتا ہے۔ اس روایت کے آخر میں ہے کہ سب نے حجر اسود کو اٹھایا[1] اور پھر رسول اللہ نے خود اس کو اٹھا کر اپنی جگہ پر رکھ دیا۔

بیت المعمور

۳۹۹۳:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المعمور ساتویں آسمان پر ہے ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر وہ دوبارہ اس کی طرف لوٹ کر نہیں آتے حتیٰ کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔

۳۹۹۴:......اور اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے آدم نے ان کو شیبان نے ان کو قتادہ نے ان کو مسلم بن ابوالجعد نے ان کو سعدان بن ابوطلحہ نے ان کو عبداللہ بن عمرو بن العاص نے وہ کہتے ہیں کہ بیت المعمور ساتویں آسمان پر ایک گھر ہے کعبے کی سیدھ میں اگر گر جائے تو بالکل کعبے کے اوپر گرے گا۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں زمین پر جو حرم ہے اس کے بالمقابل اوپر بھی حرم ہے عرش تک اور آسمان میں کہیں ایک چمڑے کی جگہ خالی نہیں مگر وہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدہ کررہا ہے یا کھڑے ہوکر عبادت کررہا ہے۔

۳۹۹۵:......اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے آدم نے ان کو ورقاء نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

مثابة للناس. کہتے ہیں کہ نہیں پوری کریں گے اس سے اپنی خواہش کبھی بھی (یعنی دل نہیں بھرے گا کبھی بھی۔)

و امناً. کہتے ہیں کہ مطلب ہے کہ جو اس میں داخل ہوگا اس کو کوئی خوف نہیں ہوگا۔

۳۹۹۶:......اپنی اسناد کے ساتھ ہمیں خبر دی ہے آدم نے ان کو ابوالربیع سمان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں اگر ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمٰن یوں دعا میں کہہ دیتے فاجعل افئدۃ الناس تھوی سب لوگوں کے دلوں کو ایسا بنادے جو جھک جائیں اس کی طرف۔ تو یہود و نصاریٰ بھی کعبے کا حج کرتے مگر انہوں نے یوں کہا تھا دعا میں فاجعل افئدۃ من الناس بعض لوگوں یا کچھ لوگوں کے دل۔ ایسے ایسے کردینا گویا کہ انہوں نے اس دعا کے ذریعے مؤمنوں کو مخصوص کرلیا تھا۔

بیت العتیق

۳۹۹۷:......ہمیں خبر دی ہے زید بن ابوہاشم علوی نے اور عبدالرحمٰن بن محمد بن اسحاق مقری نے کوفے میں ان کو محمد بن علی دحیم نے ان کو احمد

(۳۹۹۲)......(۱) زیادة لم تأت فی ب

(۳۹۹۳)......(۱) فی (أ) الحسین

(۳۹۹۷)......(۱) فی ب حرمته (۲)......زیادة لیست فی ب

بن حازم نے ان کو عمرو بن حماد نے ان کو اسباط نے ان کو سماک نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے یہ کہ آسمان میں ایک گھر ہے اس کو ضراح کہا جاتا اور وہ بیت العتیق (کعبے) کے اوپر ہے اس کی سیدھ میں اس کا حرم آسمان میں کعبے حرم کی مانند جو زمین میں ہے۔ ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں وہ دوبارہ لوٹ کر واپس نہیں آتے ہمیشہ کے لئے سوائے اس رات کے۔

اعلان حج

۳۹۹۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوزکریا عنبری نے ان کو محمد بن عبدالسلام نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو بنا لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی یہ کہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دو وہ کہتے ہیں، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا خبردار بے شک ہمارے رب نے ایک گھر کو مقرر کر دیا ہے اور تم لوگوں کو حکم دیا ہے کہ تم اس کا حج کرو چنانچہ اس پکار کا جواب ان کو ہر چیز نے دیا جہاں تک اس کو سنا خواہ وہ پتھر ہو یا درخت یا ٹیلہ یا مٹی یوں کہا:

لبیک اللھم لبیک

میں حاضر ہوا اے اللہ میں حاضر ہوں۔

۳۹۹۹:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نضروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو جریر بن منصور نے ان کو مجاہد نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

و اذن فی الناس با لحج. اعلان کر دیں لوگوں میں حج کا وہ کہتے ہیں جب ابراہیم علیہ السلام تعمیر کر چکے بیت اللہ کو تو ان سے کہا گیا کہ آپ اعلان کر دیجئے لوگوں میں حج کا۔ انہوں نے کہا اے رب میں کیسے کہوں؟ اللہ نے فرمایا کہ یوں کہو۔ اے لوگو اپنے رب کی بات مانو۔ چنانچہ انہوں نے ایسے کہا تو ہر مؤمن کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی۔

۴۰۰۰:......وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سعید نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابونجیح نے ان کو مجاہد نے انہوں نے کہا کہ جب ابراہیم علیہ السلام تعمیر سے فارغ ہو گئے تو حکم دیئے گئے کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں لہٰذا وہ مقام ابراہیم پر کھڑے ہوئے اور بولے اے اللہ کے بندو اللہ کی بات کا جواب دو۔

چنانچہ سب نے اس کا جواب دیا **لبیک اللھم لبیک.** جو شخص حج کرتا ہے پس وہ ان میں سے ہوتا ہے جس نے ابراہیم علیہ السلام کی پکار کا جواب دیا تھا۔ اور ہم نے ایک اور طریق سے روایت کیا ہے ابن عباس سے کتاب السنن وغیرہ میں۔

کعبۃ اللہ کی بارگاہ رب العزت میں شکایت

۴۰۰۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابن اسحٰق نے ان کو عطاء بن ابورباح نے ان کو کعب الاحبار نے وہ کہتے تھے کہ کعبے نے اللہ کی بارگاہ میں رو رو کر شکایت کی تھی اے رب میری زیارت کرنے والے کم ہیں۔ اور لوگوں نے مجھ سے زیادتی کی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ بے شک میں بیان کرنے والا ہوں تیری ایسی کشش اور جاذبیت اور بنانے والا ہوں ایسے زائرین جو رو رو کر تیرے گرد گھومیں گے اور ایسے آئیں گے جیسے کبوتری اپنے انڈوں کی جگہ پر گرتی ہے۔

(۳۹۹۹)......(۱) مابین المعکوفتین سقط من أ

(۴۰۰۱)......(۱) فی (أ) أبوإسحاق

حج انبیاء کی سنت ہے

۴۰۰۲:......اور ہم نے روایت کی ہے عروہ بن زبیر سے کہ اس نے کہا کوئی نبی خالی نہیں گیا سب نے بیت اللہ کا حج کیا ہے۔ مگر وہ جو قوم ہود سے تھے اور صالح سے جب اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کا ٹھکانہ دیا تو اس نے اس کا حج کیا پھر کوئی بھی نبی باقی نہیں رہا اس کے بعد مگر سب نے اس کا ایسے ہی حج کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

۴۰۰۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمن سلمی نے ان کو اسماعیل بن احمد خلالی نے ان کو ابن زیدان نے ان کو ابوکریب نے ان کو وکیع نے ان کو زمعہ بن صالح نے ان کو سلمہ بن وھرام نے ان کو عکرمہ نے ان کو ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کیا اور وادی عسفان سے گذرے تو آپ نے فرمایا کہ اس وادی سے گذرے تھے حضرت ھود، حضرت صالح اور موسیٰ علیہ السلام سرخ اونٹوں پر ان کی مہاریں کھجور کی موںخ (کبال) کی تھیں اور ان پر عباء تھیں اور ان کی اوپر اوڑنے کی چادریں شیر رنگی موٹے کپڑے کی تھیں۔ وہ حج کر رہے تھے بیت العتیق کا۔

۴۰۰۴:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے بطور املاء کے اور بطور قرأت کے ان کو ابوبکر احمد بن اسحاق نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو داؤد بن ابوہند نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو عبداللہ بن عباس نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی ازرق پر آئے تو فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ وادی ازرق ہے۔ تو فرمایا کہ ایسے لگ رہا ہے جیسے میں موسیٰ بن عمران علیہما السلام کو دیکھ رہا ہوں ڈھلوان سے اترتا ہوا۔ وہ اللہ کی بارگاہ میں تلبیہ کے ساتھ التجاء کر رہے ہیں اور گڑگڑا رہے ہیں۔ اس کے بعد حضور ثنیہ گھاٹی پر آئے تو پوچھا کہ یہ کون سی گھاٹی ہے؟ بتایا گیا کہ فلاں فلاں گھاٹی ہے تو فرمایا ایسے لگ رہا ہے کہ جیسے میں یونس بن متیٰ کو دیکھ رہا ہوں جو کہ سرخ اونٹنی پر سوار ہے سواری کے بال گھونگھریالے ہیں۔ اس کی مہار بھی کھجوانی موںج (کیال) کی ہے وہ تلبیہ پڑھ رہے ہیں اور اس پر اون کا جبہ ہے۔

اس کو مسلم نے داؤد بن ابوہند کی حدیث سے نقل کیا ہے۔

۴۰۰۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو احمد بن یوسف سلمی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے ان کو حنظلہ اسلمی نے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ البتہ ضرور تلبیہ کہے گا ابن مریم روحاء کے تنگ راستے سے حج یا عمرے کے ساتھ یا ان دونوں کی تعریف کرے گا۔ اس کو مسلم نے تخریج کی کئی طریقوں سے ایک اور طریقہ سے زہری سے۔

مقام ابراہیم اور رکن یمانی کے درمیان انبیاء کی قبریں

۴۰۰۶:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عمر بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحاق نے ان کو ان کے چچا نے ابوعبداللہ احمد بن محمد نے ان کو یحییٰ بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو عبدالرحمن بن سابط نے ان کو عبداللہ بن خمرہ سلولی نے وہ کہتے ہیں کہ وہ جگہ جو مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان ہے (یعنی حجر اسود تک یا کسی رکن تک) بیر زم زم تک ستتر انبیاء کی قبریں ہیں۔ حج کرنے آئے تھے لہٰذا وہ فوت

(۴۰۰۲)......(۱) فی (أ) شیء

(۴۰۰۶)......(۱) فی ب سلیم

ہوگئے اور یہاں دفن کر دیئے گئے۔ ابو عبداللہ نے کہا میں نے یحییٰ بن سلیم سے نہیں سنا سوائے اسی حدیث کے۔

حدود حرم قیامت تک محترم ہے

۴۰۰۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو النضر فقیہ نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل عنزی نے ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو جریر نے ان کو منصور نے ان کو مجاہد نے ان کو طاؤس نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا فتح مکہ کے دن۔

بے شک اس شہر کو اللہ نے محترم بنایا ہے جس سے اللہ نے زمین آسمان بنائے ہیں۔ وہ حرمت والا ہے، اللہ نے اس کو قیامت تک محترم بنادیا ہے۔ نہ تو اس کا گھانس توڑا جائے گا۔ اور نہ ہی اس کا درخت کاٹا جائے گا۔ اور نہ اس کے شکار کو ڈرایا جائے گا اور نہ ہی اس میں گری ہوئی چیز کو اٹھایا جائے گا مگر وہ شخص جو اس کی شناخت کروائے۔

حضرت عباس نے کہا کہ سوائے اذخر کے وہ اسکے لوہاروں یا سناروں کے لئے ہے۔ اور ان کے گھروں کے لئے ہے پھر رسول اللہ نے فرمایا سوائے اذخر کے۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں عثمان بن ابوشیبہ سے اس نے جریر سے۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا۔ اسحاق بن ابراہیم سے۔

حدود حرم میں نہ شکار کیا جائے اور نہ گھاس کاٹی جائے

۴۰۰۸:......ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے آخرین میں، انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن مزید بیروتی نے ان کو میرے والد نے ان کو اوزاعی نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے اس کو خبر دی ہے عبداللہ محمد بن زیاد اور محمد بن عبداللہ بن صالح نے دونوں نے کہا ہے کہ ان کو خبر دی ہے محمد بن اسحاق نے ان کو ابو قدامہ نے اور محمد بن منصور نے اور عبداللہ بن محمد زہری نے انہوں نے کہا ہم کو خبر دی ہے ولید بن مسلم نے ان کو اوزاعی نے ان کو حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن کثیر نے ان کو ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جب رسول اللہ کے لئے مکہ فتح ہوگیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی اس کے بعد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھیوں کو روک لیا تھا اور آج اپنے رسول کو اور اہل ایمان کو غلبہ عطا کیا ہے بے شک یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کیا گیا تھا۔ میری ایک ساعت کے لئے دن میں سے حلال کیا گیا ہے۔ اور میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہیں کیا جائے گا (یعنی اس کی حرمت کی پابندی کچھ دیر کے لئے اللہ نے اٹھالی تھی۔)

اس میں شکار کے جانور ڈرایا اور بھگایا نہیں جائے گا اور اس کی جھاڑ کانٹا وغیرہ نہیں کاٹا جائے گا اور اس میں گری ہوئی چیز کو استعمال کیا نہیں اٹھایا جائے گا مگر اعلان کرنے کے لئے۔

اتنے میں حضرت عباس نے کہا کہ سوائے اذخر گھانس کے یارسول اللہ (یعنی یارسول اللہ اس کی اجازت دے دیں) بے شک ہم اس کو اپنے گھروں میں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا رسول اللہ نے فرمایا کہ سوائے اذخر گھانس کے (یعنی وہ کاٹنے کی اجازت ہے) اتنے میں ابو شاہ جو یمن کے ایک آدمی تھی وہ کھڑے ہوگئے۔ اور کہا کہ مجھے یہ باتیں لکھ دو حضور نے حکم دیا کہ ابو شاہ کے لئے لکھ دو۔ میں نے اوزاعی سے پوچھا۔ کیا مراد ہے اس قول سے کہ میرے لئے لکھ دو یارسول اللہ۔ اوزاعی نے بتایا کہ یہی خطبہ جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابو قدامہ سے اور مکہ سے اللہ کے ہاتھیوں کو روک لینے میں اور ہاتھی والوں کو ہلاک کرنے میں واضح ترین

(۴۰۰۷)...... (۱) فی ب بحرمة

دلیل ہے مکہ کے شرف کی اور فضیلت کی۔

۴۰۰۹:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مرو میں ان کو عبداللہ بن علی غزال نے ان کو علی بن حسن بن شقیق نے ان کو عبداللہ بن مبارک نے ان کو عمرو بن سعید بن ابی الحسین نے ان کو خبر دی ابن ابی ملیکہ نے ان کو عبید بن عمیر نے ان کو ابن عباس نے انہوں نے کہا کہ اہل تبع آیا وہ کعبہ ڈھانے کا ارادہ رکھتا تھا جب وہ کراع الغمیس کے پاس پہنچا اللہ نے اس پر ایک ایسی ہوا بھیجی جس میں کھڑا ہونے والا کھڑا نہیں ہوسکتا تھا مگر وہ اسے گرا دیتی تھی چنانچہ کھڑا ہونے والے بیٹھ جاتے اور گر جاتے جوان پر مسلط رہی جس سے وہ سخت مشقت کا شکار ہوئے۔

لہٰذا تبع نے اپنے دو عالموں کو بلایا اور ان سے پوچھا کہ یہ کیا مصیبت ہے جو مجھ پر بھیجی گئی ہے دونوں نے کہا کیا آپ ہمیں امان دیں گے اس نے کہا کہ تمہیں امان ہے۔ دونوں نے کہا کہ آپ نے ایک ایسے گھر کے ساتھ غلط ارادہ کیا ہے اللہ جس کی حفاظت کرتا ہے ہر اس شخص سے جو اس کے ساتھ نقصان پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے۔ اس نے پوچھا کہ پھر کون سی چیز اس کو مجھ سے ہٹائے گی دونوں نے کہا کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنا لباس اتار کر صرف دو کپڑوں میں آجائیں (احرام کے طور پر) پھر آپ یہ پکاریں لبیک لبیک پھر مکہ میں داخل ہو جا اور جا کر اس گھر کا طواف کر اور وہاں رہنے والوں کے ساتھ لڑائی اور جنگ بھی نہ کر اس نے کہا اگر میں دل سے اس بات کا تہیہ کرلوں تو مجھ سے یہ ہوا دور ہو جائے گی دونوں نے کہا کہ بالکل۔ لہٰذا اس نے اپنا لباس اتار کر احرام کا لباس پہن کر تلبیہ پڑھا۔ ابن عباس نے کہا کہ لہٰذا وہ ہوا پیچھے ہوگئی اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح (یعنی رات تاریک چھٹ جاتی ہے۔)

۴۰۱۰:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ بن صالح نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے ان کو زہری نے ان کو محمد بن عروہ بن زبیر نے ان کو ان کے چچا عبداللہ بن زبیر نے وہ کہتے کہ رسول اللہ نے فرمایا، سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام بیت العتیق رکھا ہے اس لئے کہ اس کو اللہ نے آزاد کیا ہے جابروں سے اس پر کوئی جبار اور سرکش کبھی مسلط نہیں ہوا۔

اور ہم نے روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپ نے فرمایا: چھ قسم کے لوگ ہیں میں ان کو لعنت کرتا ہوں اللہ ان کو لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(۱)...... اللہ کی تقدیر کی تکذیب کرنے اور اس کو جھٹلانے والا۔

(۲)...... کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا۔

(۳)...... زبردستی مسلط ہو کر حکومت کرنے والا جو اس کو ذلیل کردے جس کو اللہ عزت دے اور اس کو عزت دے جس کو اللہ ذلیل کرے۔

(۴)...... اللہ کے حرم کی حرمت ریزی کرنے والا۔

(۵)...... میری عزت کی حرمت ریزی کرنے والا۔

(۶)...... میری سنت کو ترک کرنے والا۔

۴۰۱۱:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی محمد بن مؤمل نے ان کو فضل بن محمد شعرانی نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو ابن ابوالموال نے ان کو عبیداللہ بن موہب قرشی نے ان کو عمرہ نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا پھر مذکور کو ذکر کیا ہے۔

۴۰۱۲:...... ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن فرج ازرق نے ان کو محمد بن کناسہ نے ان کو مسعر نے

(۴۰۰۹)...... (۱) فی ب ینصرع

ان کوعمرو بن مرہ نے ان کوطلق بن حبیب نے ان کوحضرت عمر نے وہ کہتے ہیں کہ اے اہل مکہ اللہ سے ڈرو اپنے اس حرم میں کیا تم جانتے ہو کہ تم لوگوں سے قبل تمہارے حرم میں رہنے والا کون تھا؟ اس میں بنو فلاں تھے انہوں نے اس کی حرمت کو پامال کیا تھا پس وہ ہلاک ہو گئے تھے۔ اور بنو فلاں تھے انہوں نے اس کی حرمت کو ختم کیا تھا وہ ہلاک ہو گئے تھے حتیٰ کہ اس کو گنا انشاء اللہ اس کے بعد فرمایا اللہ کی قسم البتہ اگر میں دس گناہ کروں حرم سے ہٹ کر وہ مجھے پسند ہے اس سے کہ میں ایک گناہ کروں مکہ میں۔

۴۰۱۳:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابو جعفر محمد بن علی شیبانی نے ان کو احمد بن حازم بن ابو غرزہ نے ان کو ابو نعیم نے ان کو زبیر نے عبداللہ بن عثمان بن خیثم سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کے بارے میں۔ کتنی پاکیزہ ہے تو اے مکہ اور کتنی زیادہ محبوب ہے تو میری طرف اگر تیری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کسی اور شہر میں نہ رہتا۔

۴۰۱۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عمرو بن اسماعیل بن نجید سلمی نے ان کو جعفر نے ان کو محمد بن سوادہ نے ان کو حسین بن منصور نے ان کو حفص بن عبدالرحمٰن نے ان کو شبل بن عباد نے ان کو ابن نجیح نے ان کو مجاہد نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ نے کعبہ کی طرف نظر ماری تو فرمایا مبارک اور خوش آمدید ہو تجھ کو بیت اللہ کتنی عظیم ہے تو اور کتنی عظیم ہے تیری حرمت البتہ مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے تیری حرمت سے۔

۴۰۱۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابو طالب نے ان کو و ہاب بن عطاء نے ان کو خبر دی سعید نے ان کو قتادہ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔

(۱)......الذی جعلناه للناس سواء العاكف فيه و الباد.

جیسے ہم نے بنایا ہے۔ برابر ہے اس میں مقامی طور پر رہنے والا اور باہر سے آنے والا۔

فرمایا کہ عاکف اہل مکہ میں اور باد وہ ہے جو باہر سے آ کر اس میں اعتکاف کرے۔

(۲)......و من یر دفیه بالحاد بظلم نذقة من عذاب اليم.

جو شخص ارادہ کرے حرم میں بے دینی کا ارتکاب کرنے کا بسبب ظلم وزیادتی کے ہم اس کو چکھائیں گے دردناک عذاب۔

قتادہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب ہے کہ جو شخص حرم میں اس لئے گھسا رہے تا کہ اس میں شرک کرے اس کو اللہ عذاب دے گا۔

(۳)......ان اول بيت وضع للناس للذى ببكة مباركاً.

بے شک پہلا گھر جو رکھا گیا زمین البتہ وہ ہے جو مکہ میں مبارک ہے۔

قتادہ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے گردنیں توڑ رکھیں ہیں لوگوں کی سب کی (دیکھا نہیں کہ) عورتیں مردوں کے سامنے نماز پڑھتی ہیں۔ جب کہ اس کے علاوہ کسی اور شہر میں ممکن نہیں ہے۔

۴۰۱۵:......مکرر ہے قتادہ سے مروی ہے اس نے نوف (بن عمرو) سے بکالی سے اس نے عبداللہ بن عمر سے وہ فرماتے ہیں۔ بے شک حرم محترم ہے ساتویں آسمان تک۔ اور بیت المعمور کعبے کے متوازی سیدھ میں ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں

(۴۰۱۴)......(۱) فی ب أبو عمر (۲)...... فی الأصل أعظم حرمة

(۴۰۱۵)......(۱) زيادة من ب

(۴۰۱۵)......مكرر الذى فى التقريب نوف به فضالة البكالى

جب اس میں سے وہ نکلتے ہیں تو دوبارہ لوٹ کر اس میں نہیں آتے۔

مکہ کا پرانا نام بکّہ ہے

۴۰۱۶:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو شعبہ نے ان کو سلمہ بن کھیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا مجاہد سے وہ کہتے ہیں سوائے اس کے نہیں کہ اس کا نام بکہ رکھا گیا ہے کیونکہ لوگ بعض بعض کو دباتے ہیں۔

۴۰۱۷:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن علی بن عبدالحمید صنعانی نے مکہ میں ان کو اسحاق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو زہری نے وہ کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ بے شک انہوں نے مقام ابراہیم مین تین تین پہلو یا تین تختیاں پائی تھیں ایک پر کچھ تحریر لکھی ہوئی تھی۔ ایک پر یہ لکھا تھا۔ میں اللہ ہوں مکہ والا بنایا ہے میں نے اس کو جس دن میں نے شمس وقمر کو بنایا ہے اور میں نے اس کو ہاکا کیا ہے سات املاک کے ساتھ یکسو ہو کر۔ اور میں نے اس کے رہنے والوں کے لئے برکت دی ہے گوشت میں اور دودھ میں اور دوسرے پہلو پر لکھا تھا۔ میں اللہ ہوں مکے والا میں نے رشتہ داری کو پیدا کیا ہے اور اس کے لئے اپنا نام چیرا ہے جو اس کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو اس کو کاٹے گا میں اس کو کاٹ دوں گا۔ اور تیسری طرف لکھا تھا۔ میں اللہ ہوں صاحب مکہ میں نے شر کو اور خیر کو پیدا کیا ہے مبارکبادی ہے اس کے لئے جس کے ہاتھوں میں خیر ہوگی اور ہلاکت ہے جس کے ہاتھوں پر شر ہوگا۔

حدود حرم کا احترام

۴۰۱۸:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ابو عمرو کے ذکر میں اور محمد بن ابراہیم زجاجی نے وہ کہتے تھے کہ وہ حرم کے حدود میں پیشاب پاخانہ نہیں کیا تھا چالیس سال تک۔ بلکہ ہر روز عمرے کے لئے نکلتے تو حرم سے باہر چلے جاتے پیشاب پاخانہ باہر کر لیتے۔ پھر اگلے روز اسی وقت تک حرم میں قضاء حاجت نہیں کرتے تھے۔

۴۰۱۹:......ہمیں خبر دی ابو عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا حسین بن احمد سے وہ کہتے تھے کہ ابو عمرو زجاجی نے کہا میں پہلا شخص ہوتا تھا جو حرم میں داخل ہوتا تھا ہر دن اور رات طواف کرتا تھا اور ستر طواف کرتا تھا ہفتے میں دو عمرے کرتا تھا۔

۴۰۱۹:......مکرر ہے اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے عبداللہ بن عمر سے کہ ان کے لئے دو خیمے تھے ایک حرم میں اور دوسرا حل میں جب اپنے گھر والوں کو سرزنش کرتے تو حل میں جا کر کرتے۔

فصل:......احرام باندھنا، تلبیہ کہنا اور اس کے ساتھ آواز بلند کرنا

۴۰۲۰:......ہمیں حدیث بیان کی ابو الحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابو حامد بن مشرقی نے ان کو محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ثوری نے ان کو ابن ابو لبید نے ان کو مطلب بن حطب نے ان کو خلاد بن سائب نے ان کو زید بن خالد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اپنے اصحاب کو حکم دیجئے کہ وہ تلبیہ کے ساتھ اپنی آوازیں بلند کر دیں

(۴۰۱۷)......(۱) فی ب الخیر والشر　(۲)...... زیادة من ب

(۴۰۱۸)......(۱) زیادة من ب

أبو عمرو محمد بن إبراهيم الزجاجي له ترجمة في طبقات الصوفية للسلمي (ص ۴۳۰)

بے شک وہ حج کا شعار اس کی پہچان ہے۔اس کو روایت کیا ہے عبدالملک بن ابوبکر نے ان کو خلاد بن سائب نے ان کو ان کے والد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۴۰۲۱:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن فضل بن جابر نے ان کو ہیثم بن خارجہ نے ان کو عبدالملک بن محمد بن ابراہیم زاہد نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ مزنی نے ان کو احمد بن نجدہ بن عربان نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے ان کو عمارہ بن غزیہ نے ان کو ابوحازم نے ان کو سہل بن سعد نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عبدان کی روایت میں ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کوئی تلبیہ کہنے والے ایسے نہیں مگر تلبیہ کہتے ہیں اس کی دائیں طرف سے اور بائیں طرف پتھر اور درخت یا گھر حتیٰ کہ ٹوٹ جائے زمین یہاں سے اور یہاں سے (یعنی پوری زمین پر۔)

۴۰۲۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو یحییٰ بن مغیرہ نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو ضحاک بن عثمان نے ان کو ابن منکدر نے ان کو عبدالرحمٰن بن یربوع نے ان کو ابوبکر صدیق نے یہ کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ العج والثج۔(جس میں زور سے تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کی جائے۔)

اس حدیث کے الفاظ محمد بن یعقوب سے عبید نے اپنی روایت میں زیادہ کیا ہے کہ العج تلبیہ ہے اور الثج قربانی ہے۔

۴۰۲۳:......ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن احمد بن سعید حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعید بن موسیٰ بن عبدالرحمٰن عبدی بوشنجی نے ان کو احمد بن حنبل نے ان کو ہیثم نے ان کو داؤد نے ان کو ابوالعالیہ نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی ازرق سے گذرے تو پوچھا کہ یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ نے کہا وادی ازرق ہے فرمایا ایسے لگ رہا ہے کہ میں حضرت موسیٰ بن عمران کو دیکھ رہا ہوں جو گھاٹی سے اتر رہے ہیں اور وہ اللہ کی بارگاہ میں شور بلند کئے ہوئے ہیں تلبیہ کا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی ہرشیٰ پر آئے تو پوچھا کہ یہ کون سی گھاٹی ہے؟ صحابہ نے بتایا کہ یہ ثنیہ ہرشیٰ ہے فرمایا ایسے لگا جیسے میں نے حضرت یونس بن متیٰ کو دیکھا سرخ اونٹنی پر جس کے گھونگھرالے بال ہیں سوار ہیں انہوں نے اون کا جبہ زیب تن کر رکھا ہے ان کی اونٹنی کی مہار خلبہ کھجور کی مونج ہے اور وہ تلبیہ پڑھ رہے ہیں ہیثم نے کہا کہ لیث نے۔

ابوعبداللہ نے کہا کہ تلبیہ کا معنی ہے کہ جب تلبیہ کہنے والا کہے لبیک اللھم لبیک۔تو بے شک وہ تلبیہ کہنے والے کی طرف سے جواب ہوتا ہے اسی قول کا جب ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے حج کی آواز لگائی تھی۔

واذن فی الناس بالحج

لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ جس نے بھی حج کیا وہ ان میں سے ہے جس نے ابراہیم کی پکار کا جواب دیا تھا۔مردوں کی پیٹھوں میں اور ماؤں کے رحموں میں۔ان سب نے اس کو جواب دیا تھا لبیک اللھم لبیک کے ساتھ پس تھا شعار اور پہچان اس اجابت کی ہر حج کرنے اور عمرہ کرنے والے کی طرف سے تو یہ جواب بن گیا ہے۔

۴۰۲۴:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو عبداللہ نے ان کو محمد بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابن عائشہ سے کہتے ہیں تلبیہ کا معنی یہ ہے آگاہ رہو میں جب آؤں گا تیرے پاس تو میں جلدی کروں گا۔متوجہ ہو جاؤ میں یہ ہوں آپ کے پاس ابن عائشہ کہتی ہیں کہ ایک

(۴۰۲۱)......اخرجه المصنف فی السنن (۵/۴۳) من طریق عبیدة بن حمید عن عمارة بن غزية. به

(۴۰۲۳)......(۱) سقط من أ وأثبتناه من ب

دیہاتی نے اپنے لڑکے کو آواز لگائی اس نے جواب دینے میں اس پر کچھ دیر کی اس کے بعد اس نے جواب دیا اور کہا کہ لبیک دیہاتی اعرابی نے کہا کہ لب ستون یا لاٹھی ہے تیری پہلوؤں میں یعنی اس کے ساتھ لگا ہوا ہے چمٹا ہوا ہے گویا تلبیہ کہنے والا کہتا ہے ہوشیار خبردار یہ ہوں تیرے پاس ہوں قریب ہونے میں اجابت کے ساتھ مثل چپکنے لاٹھی کے لپٹے ہوئے کے پہلوں کے ساتھ۔

شیخ احمد نے کہا ہے کہ تحقیق روایت کیا ہے اس کو مسلم نے احمد بن حنبل سے۔

۴۰۲۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے، ان کو ابواحمد بن عبدی حافظ نے ان کو ابن صاعد نے ان کو عباس بن ابوطالب نے اور حسن بن بحر بیروتی نے ان کو محمد بن جعفر بن ابوالمواقیہ عبدی علاف نے ان کو جابر بن نوح نے ان کو محمد بن عمرو نے ان کو ابوسلمہ نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

بے شک حج کے پورے ہونے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم احرام باندھو اپنے گھر کی ڈیوڑی سے۔

شیخ احمد نے کہا ہے کہ اس کے ساتھ منفرد جابر بن نوح اور یہ روایت پہچانی گئی ہے علی سے بطور موقوف روایت تحقیق مستحب قرار دیا ہے بعض سلف نے اس کے مؤخر کرنے کو میقات تک جو اس لئے کہ اس کی تقدیم میں خوف ہے کوتاہی کرنے کا اس کے شرائط کو پورا کرنے میں۔

بیت المقدس سے احرام باندھنے کی فضیلت

۴۰۲۶:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو عیاش بن ولید رقام نے ان کو عبدالاعلیٰ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو سلیمان بن سحیم نے ان کو یحییٰ نے ان کو ام حکیم بنت ابوامیہ نے ان کو ام سلمہ نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج یا عمرے کا احرام بیت المقدس سے باندھے اللہ اس کے لئے بخش دے اس کے سابقہ گناہ۔

اور اس کو روایت کیا ہے ابن فدیک نے ان کو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن حسن نے ان کو یحییٰ بن ابوسفیان بن سعید بن اخنس نے ان کو ان کی دادی حکیمہ نے کہ اس نے سنا تھا ام سلمہ سے وہ کہتی ہے میں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد الحرام کے لئے حج اور عمرے کا احرام باندھے اللہ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دے گا اور جو کچھ مؤخر کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

سابقہ اور آئندہ گناہوں کی معافی

۴۰۲۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابوعتبہ احمد بن فرج حجازی حمصی نے ان کو ابن فدیک نے ان کو عبداللہ نے پھر مذکورہ حدیث کو اس نے ذکر کیا ہے۔ اور اس کو روایت کیا ہے احمد بن صالح نے ان کو ابن فدیک نے۔ اور اس نے اس کے متن میں کہا ہے بحجۃ اوعمرۃ۔ اور کہا ہے اللہ اس کے سابقہ اور بعد والے گناہ معاف کر دے گا۔ یا یوں کہا ہے کہ اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ یہ شک عبداللہ کا ہے کہ دونوں میں سے کیا کہا تھا۔

۴۰۲۸:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو ابوالقاسم سلیمان بن احمد لخمی نے ان کو عبدان بن احمد نے ان کو محمد بن بکار عیشی نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سفیان بن سعید نے اور عبداللہ بن عمر نے ان کو عاصم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: نہیں سورج کی روشنی میں آتا کوئی مؤمن حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے مگر سورج اس کے گناہوں کو غائب کر دیتا ہے حتیٰ وہ لوٹتا ہے واپس جیسا کہ تھا ابوالقاسم نے کہا ہے کہ یعنی محرم جو سورج کے سامنے رہتا ہے سایہ حاصل نہیں کرتا۔

(۴۰۲۵)......(۱) فی ب الفیدی

(۴۰۲۶)......(۱) فی ب غفرلہ

۴۰۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابومنصور نے احمد بن علی دامغانی نزیل بیہق نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابو بکر محمد بن ہارون بن حمید مجدر نے ان کو محمد بن ربان بلخی نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو سفیان نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو محرز نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں تلبیہ کہتا کوئی تلبیہ کہنے والا مگر لے جاتا ہے سورج اس کے گناہوں کو۔

حجر اسود کی فضیلت، استیلام، مقام ابراہیم، بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفاء و مروہ کے درمیان سعی کرنا

۴۰۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو یونس بن یزید نے زہری سے اس نے مسافع حجبی سے اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

رکن (حجر اسود) اور مقام۔ (ابراہیم) دونوں یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں میں سے۔ اللہ نے ان دونوں کا نور مٹا دیا ہے، اگر ایسا نہ کیا جائے تو وہ مشرق و مغرب کا درمیان روشن کر دیتے۔

۴۰۳۱:......اور اس کو روایت کیا ہے احمد بن شبیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو یونس نے اور اس کے متن میں کہا ہے۔ کہ رکن اور مقام جنت یاقوت میں سے ہیں اگر وہ بات نہ ہوتی جو کچھ لگ گئے ہیں ان دونوں کو بنی آدم کے گناہ تو یہ مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دیتے اور نہ کوئی صاحب مصیبت اور بیمار ان کو ہاتھ لگاتا مگر وہ شفایاب ہو جاتا۔

۴۰۳۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے ان کو احمد بن شبیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو یونس نے ان کو زہری نے ان کو مسافع حجبی نے اس نے سنا عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ پھر اسی مذکور کو ذکر کیا۔

۴۰۳۳:......ہمیں خبر دی علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو حماد بن زید نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو عبداللہ بن عمر نے انہوں نے اس کو مرفوع بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر جاہلیت کی نجاستیں جو اس کو لگ گئی تھیں وہ نہ ہوتیں تو جو کوئی آفت زدہ یا جو بیمار ہوتا وہ شفایاب ہو جاتا اور زمین پر جنت کی چیزوں میں سے اس کے سوا اور کوئی شئی نہیں ہے۔

۴۰۳۴:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حسین عمی نے ان کو عبیداللہ عیشی نے سنہ ۲۲۸ میں۔ ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حجر اسود جنت میں سے ہے اور وہ برف سے زیادہ صاف تھا یہاں تک کہ سیاہ کر دیا ہے اس کو اہل شرک کے گناہوں نے۔

۴۰۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالصمد بن علی بزار نے بغداد میں ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو حسن بن موسیٰ اشیب نے ان کو ثابت بن یزید نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک قیامت کے دن حجر اسود کی ایک زبان ہوگی اور دو ہونٹ ہوں گے وہ شہادت دے گا حق کے ساتھ ہر اس کے لئے جس نے اس کا استیلام کیا ہوگا اور ہاتھ لگایا ہوگا۔

۴۰۳۶:......اور ہمیں خبر دی ہے مجالد بن عبداللہ بن مجالد نے کوفہ میں ان کو مسلم بن محمد تیمی نے ان کو حضرمی نے ان کو سعید بن عمر اشجعی نے ان کو عبدالرحیم بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن عثمان خثیم نے اسی اسناد کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے کہا البتہ ضرور آئے گا یہ حجر اسود قیامت کے

(۴۰۳۰)......فی ب واستلام

(۴۰۳۴)......أخرجه المصنف من طريق ابن عدی (۶۷۹/۲)

دن اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہو گی جس کے ساتھ بولے گا اس کے لئے شہادت دے گا حق کے ساتھ جو اس کا استیلام کرے گا۔ اسی طرح اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے اس نے ابن خثیم سے۔

۴۰۳۷:......ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسحٰق بن حسن حربی نے ان کو عفان نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے پھر اس نے مذکورہ کو ذکر کیا ہے علاوہ ازیں اس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حجر کو قیامت کے روز ضرور اٹھائے گا۔

۴۰۳۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو عبدالواحد بن زیاد نے ان کو عاصم احول نے ان کو عبداللہ بن سرجس نے وہ کہتے ہیں کہ میں اصیلع کو دیکھا یعنی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو رک گئے تھے حجر اسود کے پاس اور کہا تھا: بے شک میں تجھے بوسہ دیتا ہوں اور میں بے شک جانتا ہوں کہ تم پتھر ہو نہ نقصان پہنچا سکتے ہو نہ فائدہ پہنچاتے ہو بے شک اللہ عز وجل رب ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا تھا تجھے بوسہ دیتے ہوئے تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

۴۰۳۹۔اور ہمیں حدیث بیان کی ہے یوسف بن یعقوب نے ان کو ابوالربیع نے ان کو حماد بن زید نے ان کو عاصم احول نے اس کی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔ اور حدیث عبدالواحد مکمل ہے۔ اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث حماد بن زید سے اور بخاری و مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے حضرت عمر سے۔

حجر اسود کا مفید و غیر مفید ہونا

۴۰۴۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن موسیٰ عدل نے اپنی اصل کتاب سے ان کو محمد بن صالح کنلیبنی نے ان کو محمد بن یحییٰ بن ابوعمر عدنی نے ان کو عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی نے ان کو ابو ہارون عبری نے ان کو ابوسعید حذری نے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حج کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جب وہ طواف میں داخل ہوئے تو حجر اسود کے سامنے آئے اور فرمایا بیشک میں جانتا ہوں کہ تم پتھر ہو نہ نقصان دیتے ہو نہ نفع اگر نہ ہوتی یہ بات کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کہ انہوں نے تجھے بوسہ دیا تھا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ اس کے بعد اس کو بوسہ دیا۔ لہٰذا حضرت علی نے ان سے کہا اے امیر المؤمنین ہاں وہ نقصان بھی دیتا ہے اور نفع بھی اس کے بعد کہا پھر؟ کہا کہ اللہ کی کتاب کے ساتھ۔ انہوں نے پوچھا کہ کہاں ہے یہ کتاب اللہ میں انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظهور هم ذریتهم واشهد هم علیٰ انفسهم الست بربکم قالوا بلیٰ.

وہ وقت یاد کرو جب تیرے رب نے اولاد آدم سے عہد لیا تھا ان کی پیٹھوں میں ان کی اولادوں سے
اور ان کو ان کے تقدیر گواہ کیا تھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے کہا ہاں تو ہی ہمارا رب ہے۔

اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ اس نے اقرار کیا بایں طور کہ وہی رب ہے اور وہ سب بندے ہیں ان سے وعدے اور میثاق لئے اور اس عہد و اقرار کو ایک ورق میں لکھ لیا اور اس حجر کی دو آنکھیں تھیں اور ایک زبان تھی اللہ نے اس سے کہا کہ کھول اس نے اپنا منہ کھولا اور اللہ نے اس کو وہ ورق دیا اس نے اس کو نگل لیا اللہ نے فرمایا کہ تم گواہی دینا اس کے لئے جو تجھ سے وعدہ پورا کرے قیامت کے دن وفا کرتے ہوئے۔ اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ البتہ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قیامت کے دن حجر اسود کو لایا جائے گا

(۴۰۳۹)......(۱) فی (أ) عبدالدائم وهو خطأ

اس کے لئے پھسلنے والی زبان ہوگی وہ اس شخص کے لئے گواہی دے گا جو توحید کے ساتھ اس کا استلام کرے گا۔ اے امیر المؤمنین وہ یوں فائدہ بھی دے گا اور نقصان بھی۔

لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں زندہ رہوں ایسے لوگوں میں، میں جن میں نہیں ہوں اے ابوالحسن شیخ احمد فرماتے ہیں کہ ابوہارون راوی غیر قوی ہے۔ اگر یہ روایت صحیح ہوتو (پھر ان دونوں اصحاب کے قول کی یہ توجیہ کی جائے گی) کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ جاہلیت میں پتھروں کی عبادت کر چکے تھے لہٰذا وہ جب رکن کو بوسہ دینے کے لئے جھکے تو فوراً وہ ڈر گئے وہ کیفیت شرک یاد کر کے جاہلیت میں جس پر تھے لہٰذا انہوں نے فوراً ہر شئی سے جو اللہ کے ماسوا ہے فور اً بیزاری کی اور اظہار برأت کیا اور اسے خبر دی کہ وہ پتھر ہے نہ نقصان دیتا ہے نہ نفع جب تک وہ اسی ہیئت وصورت پر ہے کہ پتھر ہے اور وہ اس کو بوسہ دے رہے ہیں سنت رسول کی متابعت کرتے ہوئے (مشکل کشا اور حاجت روا سمجھ کر نہیں۔)

امیر المؤمنین علی کا قول کہ وہ نقصان دیتا ہے اور نفع بھی ان کی مراد اس سے یہ تھی جب اللہ تعالیٰ اس میں حیات پیدا کر دیں گے اور اس کو شہادت دینے کی اجازت دے دیں گے۔ اور یہ بات انہوں نے جانی تھی خبر رسول سے۔ اور ان کے پاس اس بارے میں خبر تھی لہٰذا انہوں نے وہ ان کو سنا دی۔ اور حضرت عمر نے اس کو بوسہ بھی دے دیا۔

۴۰۴۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد طیالسی نے ان کو ہمام نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ آپ ان دونوں رکنوں کے چھونے پر مزاحمت کا سامنا کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ ان دونوں کو ہاتھ لگانے سے وہ دونوں گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

عمیر لیثی نے اپنی اسناد کے ساتھ اپنے والد سے اس نے ابن عمر سے ابن عمر نے سنا رسول اللہ سے فرما رہے تھے جو شخص سات بار بیت اللہ کا طواف کرے اور اس کو شمار کرے (یا اس کی حفاظت کرے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے اور ایک گناہ مٹا دیں گے۔ اور اس سے اس کا ایک درجہ بلند کر دیں گے اور یہ ثواب اس کے لئے گردن آزاد کرانے کے برابر ہوگا۔

۴۰۴۲:......ہمیں حدیث بیان کی ابوالحسن محمد بن حسین علوی نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن شعیب بزمہرانی نے ان کو احمد بن حفص بن عبداللہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو عبداللہ بن عمیر لیثی نے ان کو عبداللہ بن عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔

جو شخص سات بار بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت پڑھے اس کا ثواب ایسے ہوگا جیسے ایک گردن آزاد کرانا۔

۴۰۴۳:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو ابویعلیٰ نے ان کو عباس نرسی نے ان کو داؤد بن عجلان نے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا۔ اور حسن بن ابوالحسین کے ساتھ بارش میں لہٰذا ہم سے حضرت انس رضی

(۴۰۴۰)......(۱) سقط من أو أثبتناه من ب (۲)...... فی ب فقررهم (۳)......فی ب فکتب

(۴۰۴۱)......(۱) فی ب عبداللہ بن عبید بن عمر والصحیح ماأثبتناه

(۲)...... مابین المعکوفتین زیادة من ب (۳)...... زیادة لیست فی ب

أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۸۹۹)

(۴۰۴۲)......(۱) فی ب کانت

اللہ عنہ نے فرمایا: نئے سرے سے شروع کرو عمل کرنا اس لئے کہ تمہارے لئے بخش دیا گیا۔ میں نے طواف کیا تھا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے ہی دن میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تم لوگ نئے سرے سے عمل شروع کرو تحقیق تمہارے لئے بخشش کردی گئی ہے۔

داؤد بن عجلان مکی اپنے والد عقال سے نقل کرتے ہیں وہ اس روایت میں متفرد ہیں۔

۴۰۴۴:...... ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو مثنی بن معاذ نے ان کو ابو مسعودی نے ان کو عبدالاعلیٰ تمیمی نے وہ کہتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ بنت خویلد نے کہا یا رسول اللہ کہ میں طواف بیت اللہ کرتے ہوئے کیا کہوں آپ نے فرمایا کہ یوں کہوں۔

اللھم اغفرلی ذنوبی وخطای وعھدی واسرافی فی امری انک ان لا تغفرلی تھلکنی.

اے اللہ میرے گناہ معاف فرمادے اور میری غلطیاں اور عمداً اور قصداً کی ہوئی۔ اور میرے معاملے میں میری زیادتیاں بے شک تم اگر مجھے معاف نہیں کروگے تو تم مجھے ہلاک کردوگے۔

یہ روایت اسی طرح مرسل آئی ہے۔

دورکنوں کے درمیان دعا

۴۰۴۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو ابن جریج نے اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو حدیث بیان کی ان کے والد نے ان کو محمد بن بکر نے ان کو ابن جریج نے ان کو خبر دی یحییٰ بن عبیدہ مولیٰ سائب نے یہ کہ ان کو ان کے والد نے خبر دی کہ کو عبداللہ بن سائب نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان رکن بنی جمح کے اور رکن اسود کے فرماتے تھے۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار.

۴۰۴۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بدال نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن ابوبکیر نے ان کو اسرائیل نے عبداللہ بن مسلم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہ ایک فرشتہ مقرر ہے رکن یمانی کے ساتھ، جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کئے ہیں وہ کہتا ہے آمین آمین پس تم کہو: ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار۔

۴۰۴۷:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو اسد بن موسیٰ نے ان کو سعید بن زید نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو سعید بن جبیر نے وہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس کہتے تھے اس حدیث کو یاد کرلو اور وہ اس کو نبی کریم تک مرفوع کرتے تھے کہ حضور دورکنوں کے مابین دعا کرتے تھے۔

رب قنعنی بما رزقتنی وبارک لی منه واخلف علی کل عافیة لی بخیر.

اے میرے مالک جو کچھ تو نے مجھے رزق دیا ہے مجھے اس پر قناعت کرنے والا بنادے اور میرے لئے اسی میں برکت دے دے اور میرے اوپر ہر عافیت کو خلیفہ بنادے خیر کے ساتھ۔

سات مرتبہ طواف کرنے کی فضیلت

۴۰۴۸:...... ہمیں خبر دی ابومحمد بن فراس جمحی نے ان کو ابوحفص جمحی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو قعنبی نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن حارث جمحی نے ان کو محمد بن حبان نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اس گھر کا سات بار طواف کرے اور اس میں کوئی بات نہ کرے سوائے تکبیر اور تہلیل کے تو یہ گردن آزاد کرانے کے برابر ہوگا۔

۴۰۴۹:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو ابونعیم نے وہ کہتے ہیں کہ

(۴۰۴۸)......(۱) مابین المعکوفتین سقط من أوأثبت من ب

حریث بن سائب نے کہا۔ اور مجھے خبر دی ہے محمد بن منکدر نے ان کو ان کے والد نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اس گھر کا طواف کرے ایک ہفتے تک اس میں کوئی لغو کام نہ کرے اس میں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

۴۰۵۰:.....ہمیں خبر دی ابو محمد بن یوسف نے ان کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن یحییٰ زہری قاضی مکہ نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن اسباط کوفی نے ان کو ابو نعیم فضل بن دکین نے ان کو حریث بن سائب نے ان کو محمد بن منکدر نے پھر اس نے مذکور کو ذکر کیا اور یعتقھا نہیں کہا۔

بیت اللہ پر روزانہ سو رحمتوں کا نزول

۴۰۵۱۔ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو بہلول بن اسحاق بن بہلول نے ان کو حدیث بیان کی ہے محمد بن معاویہ نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو بکر محمد یحییٰ بن ابو زکریا فقیہ نے ہمدان میں۔ ان کو موسیٰ بن اسحاق انصاری نے ان کو محمد بن معاویہ نے اور ہمیں خبر دی ہے ابو سعید بن ابو عمرو نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو ابو اسحٰق ابراہیم بن اسحاق سراج نے ان کو محمد بن معاویہ نیسا پوری نے۔

اور ان کو خبر دی ابو الحسن علوی نے ان کو محمد بن محمد بن سعید ہروی نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن شامی نے ان کو محمد بن معاویہ نے ان کو محمد بن صفوان نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ پر ہر روز سو رحمت نازل ہوتی ہے ان میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر اور بیس تمام اہل مکہ پر اور بیس باقی تمام لوگوں پر۔

شیخ ابو احمد نے کہا کہ جیسے اس کو روایت کیا ہے بہلول نے۔ اس کو روایت کیا یوسف بن سفر نے۔ اور وہ ضعیف ہے۔

اس نے اوزاعی سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے۔ اور مالینی کی ایک روایت میں ہے۔ کہ ایک سو پچیس ۱۲۵ رحمتیں ہوتی ہیں ان سے طواف کرنے والوں پر ساٹھ نماز پڑھنے والوں پر چالیس اور صرف کعبے کو دیکھنے والوں پر بیس۔

۴۰۵۲:.....ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو عبداللہ بن یعقوب نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔

بیت اللہ میں داخل ہونے کی فضیلت

۴۰۵۳:.....ہمیں خبر دی ابو سعید مالینی نے ان کو ابو احمد بن عدی نے ان کو محمد بن عبدالکریم نے ان کو محمد بن اسماعیل بخاری نے ان کو سعید بن سالم نے ان کو عبداللہ بن مؤمل نے ان کو ابن محیصن نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں۔

بیت اللہ میں داخل ہونا نیکی میں داخل ہونا ہے۔ اور گناہوں سے خروج ہے۔

اور اس کے ماسوا نے اس کو روایت کیا ہے سعید نے کہ جو شخص بیت اللہ میں داخل ہوا وہ نیکی میں داخل ہوا اور گناہ سے خارج ہوا اور بخشا ہوا نکلا۔

کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھنا

۴۰۵۴:.....ہمیں خبر دی ابو صادق محمد بن احمد بن شاذان نے ان کو ابو عمرو بن مطر نے ان کو حسن بن سفیان نسوی نے ان کو اسماعیل بن

(۴۰۵۱).....مابین المعکوفتین سقط من ب

(۴۰۵۳).....(۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من ب

ابراہیم قطیعی نے ان کو ابو اسماعیل مؤدب نے ان کو عبداللہ بن مسلم نے ان کو عبدالرحمٰن بن زجاج نے وہ کہتے ہیں کہ میں آیا شیبہ بن عثمان کے پاس اور میں نے اس سے کہا اے ابوعثمان ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے میں داخل ہوئے تھے اور اس میں انہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں تحقیق انہوں نے اس میں دو رکعت نماز پڑھی تھی دو ستونوں کے درمیان پھر ان دونوں کے ساتھ اپنی پیٹھ اور پیٹ لگایا تھا۔

۴۰۵۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن مکرم نے ان کو ابوالنضر نے ان کو اسحٰق بن سعید نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں حضرت معاویہ نے عمرہ کیا۔ اور بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ اور عبداللہ بن عمر کو بلا بھیجا وہ ان کا انتظار کرتے رہے حتیٰ کہ وہ ان کے پاس آ گئے۔ تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ نے کس جگہ نماز پڑھی تھی؟ جس دن کعبے میں داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا میں حضور کے ساتھ نہیں تھا بلکہ بعد میں داخل ہوا تھا۔ جب وہ نکلنا چاہ رہے تھے۔ میں بلال سے ملا تھا تو میں نے ان سے پوچھا تھا کہ انہوں نے کس جگہ نماز پڑھی ہے بلال نے مجھے خبر دی تھی کہ حضور نے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے لہٰذا حضرت معاویہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اسی جگہ نماز پڑھی یعنی دو ستونوں کے درمیان۔

اس مقام پر آنسو چھلک ہی جاتے ہیں

۴۰۵۶:...... ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو علی بن حسن داؤد بجردی نے ان کو یعلی بن عبید نے ''ح'' ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی زاہد نے بطور املاء کے ان کو احمد بن یونس ضبی نے ان کو یعلی بن عبید طنافسی نے ان کو محمد بن عون نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو ہاتھ لگایا اور اپنے ہونٹ اس پر رکھے اور لمبی دیر روتے رہے پس متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ حضرت عمر رو رہے تھے آپ نے فرمایا اے عمر اس مقام پر آنسو چھلک ہی جاتے ہیں۔

شیخ احمد نے کہا کہ فقیہ کی روایت میں ہے کہ لمبی دیر تک روتے رہے پھر واپس پلٹے تو اچانک حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو رہے تھے۔ پھر راوی نے اس کو ذکر کیا۔

اس روایت میں محمد بن عون منفرد ہے۔

۴۰۵۷:...... ہمیں خبر دی ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے ان کو جریر نے ان کو یزید بن ابوزیاد نے ان کو مجاہد نے ان کو عبدالرحمٰن بن صفوان نے (یا صفوان بن عبدالرحمٰن نے) کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ نے مکہ فتح کیا۔ تو میں نے کہا البتہ میں ضرور اپنے کپڑے پہنوں گا اور البتہ دیکھوں گا کہ کیسے کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور میرا گھر راستے کے کنارے واقع تھا۔ میں چلا گیا لہٰذا میرا اور رسول اللہ کا سامنا ہو گیا وہ اس وقت کعبے سے نکل رہے تھے۔ خود بھی اور آپ کے اصحاب بھی اور وہ دروازے سے حطیم تک بیت اللہ کا استیلام کر رہے تھے (ہاتھ پھیر رہے تھے۔)

اور تحقیق سب اپنے چہرے بیت اللہ پر رکھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بیچ میں تھے۔ اسی طرح۔

(۴۰۵۴)......(۱) فی (أ) الثوری وھو خطأ (۲)......فی الأصل یابا وھو خطأ

(۴۰۵۵)......(۱) فی ب بینھما

(۴۰۵۷)......(۱) فی ب أو ابن أبی صفوان

حجر اسود اور باب کعبہ کے پاس دعائیں

۴۰۵۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالحسن مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو مسدد نے ان کو عیسیٰ بن یونس نے ان کو مثنی بن صباح نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ کے ساتھ طواف کیا جب ہم کعبے کے پیچھے آئے میں نے ان سے کہا کہ آپ نے کیا تعوذ اور پناہ نہیں طلب کی؟ تو انہوں نے کہا اعوذ باللہ من النار۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے۔ اس کے بعد چلے حتیٰ کہ حجر اسود کا استیلام کیا اور حجر کے اور دروازے کے درمیان کھڑے ہو گئے اور اپنا سینہ اور چہرہ اور دونوں کلائیاں اور دونوں ہاتھ (کعبے پر) رکھ لئے اور ان کو پھیلا دیا اس کے بعد بتایا کہ اسی طرح سے میں نے دیکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں کہ آپ کرتے تھے۔

۴۰۵۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو دعلج بن احمد نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو مثنی بن صباح نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہوں نے اپنا چہرہ اور سینہ ملتزم کے ساتھ لگا لیا تھا۔

۴۰۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو عبداللہ بن وہب نے ان کو سلیمان بن بلال نے ان کو ابراہیم بن اسماعیل نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو عبداللہ بن عباس نے کہ وہ چپک جاتے تھے حجر اسود کے اور باب کعبہ کے درمیان۔ اور کہتے تھے۔ کہ حجر اسود کے اور باب کعبہ کے درمیان اس جگہ کو ملتزم پکارا جاتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان جو شخص چپک کر اللہ سے کوئی شئی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور عطا کرتے ہیں۔

صفا و مروہ کے درمیان سعی

۴۰۶۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے بطور املاء کے ان کو ابراہیم بن محمد نے ان کو احمد بن عبدہ ضبی نے ان کو سفیان نے ان کو عمر نے ان کو عطاء نے ان کو ابن عباس نے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ نے بیت اللہ اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی تھی تا کہ مشرکین کو اپنی طاقت دیکھائیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن عبدہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے علی بن مدینی سے اس نے سفیان سے۔

۴۰۶۲:......اور ہم نے روایت کی ہے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب مکے میں آئے تو ان کو یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا تھا لہٰذا ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ تین پاریوں میں (طواف میں) مونڈھے ہلائیں (رمل کریں) تا کہ مشرکین ان کی قوت کو دیکھیں۔ اور یہ واقعہ عمرے کی قضا میں ہوا ان کا۔

۴۰۶۳:......ہم نے روایت کی ہے امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے پوچھا کہ اب مونڈھے ہلانا اور کندھے کھولنا کیوں ہے؟ حالانکہ اب تو اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے اور کفر اور اہل کفر کو ختم کر دیا ہے مگر اس کے باوجود ہم کسی بھی ایسی شئی کو نہیں چھوڑیں گے جسے ہم رسول اللہ کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

(۴۰۶۰)......(۱) مابین المعکوفتین سقط من أ

(۴۰۶۲)......(۱) مابین المعکوفتین سقط من أ

صفا و مروہ کے درمیان سعی کی ابتداء

۴۰۶۴:......اور ہم نے روایت کی ہے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی ابتداء، سعید بن جبیر سے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ ام اسماعیل کو لے کر آئے تھے وہ اسماعیل کو دودھ پلاتی تھیں ان کو بیت اللہ کے پاس ٹھہرا دیا تھا اس وقت مکہ میں کوئی بھی نہیں تھا۔ اور نہ ہی وہاں پانی تھا ان کے پاس ایک کھجوروں کی تھیلی رکھی اور پانی کا ایک مشکیزہ رکھا پھر واپس الٹے لوٹے پاؤں لوٹ گئے ام اسماعیل ان کے پیچھے گئی اور بولی اے ابراہیم آپ ہمیں چھوڑ کر کہاں جاتے ہیں؟ ہمیں اس وادی میں تنہا چھوڑ کر کہ جہاں کوئی انسان نہیں اور کوئی شئی نہیں۔ تین بار اس نے یہی الفاظ دہرائے مگر انہوں نے پیچھے پلٹ کر بھی نہ دیکھا پھر کہنے لگیں کہ کیا اللہ نے آپ کو اسی بات کا حکم دیا ہے انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ ام اسماعیل بولی ہاں ٹھیک ہے پھر وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا واپس لوٹ آئی۔ اور ابراہیم علیہ السلام چلے حتی کہ جب بیت اللہ کے پاس تھے تو بیت اللہ کی بنیادوں اور انسانوں کی طرف منہ کر کے یہ دعائیں مانگیں اور ہاتھ اٹھالیا۔

رب انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم الخ.

اے میرے رب بے شک میں نے ٹھہرایا ہے اپنی اولاد کو ایسی وادی میں جس میں نہ آبادی نہ کھیتی تیرے عزت والے گھر کے پاس۔

تا آخر تک دعائیں کی جو سورۃ ابراہیم میں مذکور ہیں۔

ام اسماعیل بچے کو دودھ پلاتی رہی اور پانی اور کھجور پر گذارہ کرتی رہی۔ حتی کہ ایک دن مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا اور وہ شدید پیاسی ہو گئی اور بچہ بھی اور بھوکا بھی ماں جب پیاسے بچے کو دیکھتی تو تڑپ جاتی مگر کیا کرتی وہ خود بھی بھوک پیاس سے نڈھال ہو رہی تھی پانی کی تلاش میں قریب ترین پہاڑی جو نظر آئی وہ صفا کی پہاڑی تھی جلدی سے اس پر چڑھ کر دیکھنے لگی وادی میں کہ کیا کوئی نظر آتا ہے مگر اس میں کوئی بھی نظر نہ آیا تو جلدی سے صفا سے اتری جب نیچے وادی میں پہنچی اور قمیص کا دامن اٹھا کر دوڑی جیسی مصیبت زدہ انسان دوڑتا ہے۔

جب وادی عبور کر گئیں تو مروہ تک پہنچ گئیں لہٰذا اس کے اوپر جا کھڑی ہوئی نظر ماری کہ کوئی نظر آ جائے مگر کوئی بھی تو نظر نہ آیا۔ اس پریشان حال اللہ کی بندی نے سات مرتبہ ایسا کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پس یہی سعی ہے لوگوں کی صفا مروہ کے درمیان۔ آخری بار جب مروہ پر چڑھی تو اس نے آواز سنی اور بولی رک جا (اپنے ایک کو بولی) پھر توجہ سے سنی تو واقعی آواز آ رہی تھی۔ اس نے خوب کان لگایا تو۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ کہ تیرے پاس فریاد سننے والا ہے۔ پس اچانک وہ فرشتہ تھا زم زم کی جگہ۔ جو اپنی ایڑیاں اپنے پر کے ساتھ زمین کھود رہا تھا اس نے اتنی کھودی کہ پانی ظاہر ہو گیا۔ ام اسماعیل اس کو روکنے لگی اور چلو بھر بھر کر اپنے مشکیزے میں بھرنے لگی اور وہ پانی اور فوارے مارنے لگا جس قدر اس نے چلو بھرے ابن عباس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ ام اسماعیل کو رحم کرے اگر وہ زم زم کو چھوڑ دیتی یا یوں کہا تھا کہ اگر وہ چلو نہ بھرتی پانی میں سے تو زم زم بہتا ہوا چشمہ بن جاتا۔ اس نے پیا اور اپنے بچے کو پلایا۔ اور فرشتے نے اس سے کہا تم ضائع ہونے کی فکر نہ کرنا یہاں پر اللہ کا گھر ہے یہ لڑکا (جو تیری گود میں ہے) اس کو بنائے گا۔ اور اس کا والد بھی۔ اور اللہ تعالیٰ یہاں کے رہنے والوں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور حدیث ذکر کی اپنے طول سمیت بیت کی تعمیر کے بارے میں اور علاوہ اس کے بھی اور ہم نے اس کو ذکر کیا دلائل النبوۃ کے پانچویں نمبر پر۔

(۴۰۶۴)......(۱) مابین المعکوفتین سقط من أ (۲)...... مابین المعکوفتین سقط من أ (۳)...... مابین المعکوفتین سقط من أ

(۴)...... مابین المعکوفتین سقط من أ (۵)...... زیادة غیر موجودة فی ب (۶)...... سقطت من أ

(۷)...... فی ب فلذلک (۸)...... فی ب تسمعت (۹)...... فی ب تسمعت

(۱۰)...... فی ب غواث (۱۱)...... فی ب تخوضه (۱۲)...... فی ب تفور

(۱۳)...... مابین المعکوفتین سقط من أ (۱۴)...... مابین المعکوفتین سقط من أ

۴۰۶۵:......ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسین بن منصور نے ان کو ہارون بن یوسف نے ان کو ابن ابوعمر نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے ان کو کثیر بن کثیر بن مطلب نے اور ایوب نے ایک دوسرے سے زیادہ بیان کرتا ہے انہوں نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے پھر اس کو ذکر کیا ہے انہوں نے۔ اور یہ بخاری کی کتاب میں اپنے طول سمیت درج ہے۔

عرفہ کے دن میدان عرفات کا وقوف اور اس کی فضیلت اور جمرات کی رمی کرنے اور قربانی کرنے کی دلیل

۴۰۶۶:......ہمیں حدیث بیان کی سید ابوالحسن محمد بن حسین بن داؤد علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم نے ان کو سفیان بن عیینہ بن سعید ثوری نے ان کو بکیر بن عطاء نے ان کو عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے کہ عرفات میں ہے حج عرفات میں ہے جو شخص ایک رات پالے جمع ہو جائے طلوع فجر سے قبل اس نے منی کے ایام پالئے تین دن۔ اور جو شخص جلد کرے دو دن میں اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص پیچھے رہے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

۴۰۶۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالحسن علی بن عبدالرحمٰن بن عیسیٰ کوفی نے کوفے میں۔ ان کو احمد بن حازم بن ابوعزرہ غفاری نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو ابوالعمیس نے ان کو قیس بن مسلم نے طارق ابن شہاب سے کہ یہود میں سے ایک آدمی نے حضرت عمر سے کہا اے امیر المومنین کتاب اللہ میں ایک آیت ہے جسے تم لوگ پڑھتے ہو اگر وہ ہم لوگوں جماعت یہود پر اترتی تو ہم لوگ اس دن کو عید کا دن ٹھہراتے۔ عمر نے پوچھا کہ وہ کون سی آیت ہے۔ بولا کہ:

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي و رضيت لكم الاسلام ديناً.

میں نے آج کے دن تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ اور تمہارے اوپر تمہاری نعمت پوری کر دی ہے

اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ہے۔

حضرت عمر نے فرمایا: تحقیق ہم اچھی طرح جانتے ہیں اس دن کو بھی اور اس مقام کو بھی جہاں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ پر یہ آیت نازل ہوئی جمعہ کا دن تھا۔ اور عرفات کا میدان تھا۔

(گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی کو یہ جواب دے کر بتا دیا کہ ہمیں الگ سے اپنی مرضی سے عید منانے کی ضرورت نہیں ہے اول تو یوم جمعہ مسلمانوں کا مقدس دن اور اجتماعی عبادت کا اور تقرب الٰہی کا دن اس پر مستزاد یہ کہ عرفات کا میدان مقدس مقام پھر یہ کہ حج کا مبارک اجتماع اور مسلمانوں کی سالانہ اجتماعی عبادت اور مغفرت کا دن جو کہ نظریاتی اعتبار سے عید سے کسی طرح کم نہیں۔ چوتھے کہ اگلے دن تمام ان اجتماعی عبادات کی خوشی اور شکرانے کا طور پر عید قربان ہے۔)

بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث جعفر بن عون سے۔

۴۰۶۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن بشران نے ان کو احمد بن سلمان فقیہ نے ان کو احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان کو ابونعیم نے ان کو مرزوق نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ فرشتوں کے ساتھ خوشی اور فخر کا اظہار کرتے ہیں کہ دیکھو میرے بندوں کو بکھرے بالوں اور پراگندہ بالوں کے ساتھ غبار آلود چہروں کے ساتھ میرے

(۴۰۶۶)......(۱) فی ب أبو الحسين وهو خطأ (۲)...... في ب همیز وهو خطأ

(۴۰۶۷)......(۱) مابين المعكوفتين سقط من أ وأثبتناه من ب

(۴۰۶۸)......(۱) في(أ) سليمان وهو خطأ (۲)...... مابين المعكوفتين ليس في ب

(۳)...... مابين المعكوفتين سقط من أ

پاس آئے ہیں۔تلبیوں کا شور وغوغا بلند کرتے ہوئے ہر دور دراز راستے سے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں بے شک میں نے تحقیق ان کو بخش دیا ہے۔ پس فرشتے کہتے ہیں ان میں فلاں آدمی ریا کار ہے اور فلاں ایسا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تحقیق میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ کوئی ایسا دن نہیں ہے جو یوم عرفہ سے زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرنے والا ہو۔اس کے علاوہ دیگر نے روایت کیا ہے ابو ابوالزبیر سے کہ مجھ سے سوال کرتے ہیں میری رحمت کا حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا۔اور وہ میرے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا۔

۴۰۶۸:......مکرر ہے۔اور ہم نے روایت کیا ہے اس حدیث میں جو ثابت ہے سیدہ عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
یوم عرفہ سے زیادہ جہنم سے بندوں کو آزاد کرنے والا اللہ جس میں کثرت سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں کوئی دوسرا دن نہیں ہے۔

۴۰۶۹:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس اصم نے ان کو ابراہیم بن منقذ خولانی نے ان کو ایوب بن سوید نے ان کو ابن ابوعبلہ نے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابواحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو ابن بکیر نے ان کو مالک بن ابراہیم بن ابوعبلہ نے ان کو طلحہ بن عبداللہ بن کریز نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
شیطان اس قدر ذلیل ورسوا اور چھوٹا اور اس سے زیادہ غصے میں کبھی نہیں دیکھا گیا۔جس قدر یوم عرفہ کے دن ہوتا ہے۔اور یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ کس قدر اللہ کی رحمت نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ گناہوں سے درگذر کر رہے ہیں۔ہاں جنگ بدر والے دن بھی ذلیل ورسوا دیکھا گیا تھا۔یہ الفاظ حدیث مالک کے ہیں۔

اور ایوب کی روایت میں اسی طرح ہے کہ۔انہوں نے ابلیس کو اس قدر زیادہ چھوٹا زیادہ پریشان اور زیادہ غصے میں یوم عرفہ کے علاوہ نہیں دیکھا یہ اس لئے ہے کہ اس نے دیکھ لی ہے اللہ کی رحمت نازل ہوتے۔اور اللہ تعالیٰ کا بڑے بڑے گناہوں سے درگذر فرمانا مگر جو کچھ دیکھا تھا بدر والے دن۔مگر بدر کے دن جو دیکھا تھا۔لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ۔یوں بدر میں کیا دکھایا گیا تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے دیکھا تھا کہ جبرئیل فرشتوں کو ڈانٹ رہے تھے یعنی ان کی صفیں درست کروا رہے تھے۔(تو یہ دیکھ کر اس دن بھی بہت رسوا ہوا تھا۔)

۴۰۷۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے (ایک دوسرے موضوع میں) وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو دیکھا ہے ابودرداء کی حدیث سے بطور متصل روایت کے۔کہا ہے ابوعلی حافظ نے ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن وہب دینوری نے ان کو احمد بن ایوب بن سوید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن عبلہ نے ان کو طلحہ نے ان کو ابودرداء نے۔

زبان وکان کی حفاظت پر بخشش

۴۰۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو یحییٰ بن اسحٰق سیلحینی نے ان کو خبر دی سکین بن عبدالعزیز نے۔

اور ہمیں خبر دی ہے ابومنصور محمد بن محمد بن عبداللہ نخعی نے کوفے میں ان کو ابوجعفر محمد بن دحیم نے ان کو احمد بن حازم نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو سکین بن عبدالعزیز نے اپنے والد سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ فضل بن عباس سواری پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے یوم عرفہ کے دن چنانچہ یہ نوجوان عورتوں کی طرف دیکھنے لگا۔اور عورتیں اس کو دیکھنے لگیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کے

(۴۰۶۹)......(۱) مابین المعکوفتین سقط من أ (۲)......فی ب ولا أغیظ ولا أحقر
(۳)......فی ب وما ذاک (۴)......فی ب وذاک (۵)......فی ب یرد

ساتھ اس کے چہرے کو اس کے پیچھے کی طرف پھیر دیتے تھے۔ اور وہ دوبارہ دیکھنے لگتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک یہ ایسا دن ہے کہ آج جو شخص اپنے کانوں پر اور اپنی زبان پر کنٹرول کرلے اس کی بخشش بڑھ جائے گی۔

اور ابوعبداللہ کی ایک روایت میں فضل بن عباس سے مروی ہے کہ وہ عرفہ کے دن سواری پر رسول اللہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اور فضل خوبصورت جوان تھا عورتوں کو دیکھنے لگا۔ فضل کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آنکھ کے اشارے سے ایسے کیا یعنی اس کو اس کیفیت سے ہٹایا اور فرمایا: اے بھتیجے یہ ایسا دن ہے جو شخص اپنی آنکھوں پر کنٹرول کرلے مگر حق کے ساتھ۔ اور جو اپنی سماعت پر کنٹرول کرلے مگر اس کے حق کے ساتھ اور جو اپنی زبان پر کنٹرول کرلے مگر حق کے ساتھ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

یوم عرفہ کی دعا

۴۰۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان موصلی نے بغداد میں ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو عبدالرحمٰن بن یحییٰ مدنی نے ان کو مالک بن انس نے ان کو سمی مولی ابوبکر نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: سب سے افضل دعا یوم عرفہ کی دعا ہے اور میرے قول میں سے افضل قول مجھ سے پہلے والے انبیاء کا قول ہے اور وہ یہ ہے۔

لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر.

اسی طرح اس کو روایت کیا ہے ابوعبدالرحمٰن بن یحییٰ نے اور اس میں غلطی کی ہے۔ علاوہ ازیں اس کو روایت کیا ہے۔

مالک نے مؤطاء میں بطور مرسل روایت کے۔

۴۰۷۳:......ہمیں خبر دی ہے امام ابوعثمان نے ان کو ابوطاہر بن خزیمہ نے ان کو ان کے دادا نے ان کو یوسف بن موسیٰ نے ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے ان کو قیس بن ربیع نے ان کو اغر نے ان کو خلیفہ بن حصین نے ان کو علی بن ابوطالب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا عرفہ کے شام یہ تھی۔

اللھم لک الحمد کا لذی تقول وخیرا مما نقول اللھم لک صلاتی ونسکی ومحیای ومما تی،
والیک ما آبی، ولک رب ندائی. اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر، ووسوسة الصدر.
وشتات الا مر. اللھم انی اسئلک من خیر ما تجیئی بہ الریح واعوذبک من شرما تجیئی بہ الریح.

اے اللہ سب تعریفیں تیرے واسطے ہیں جیسے آپ خود فرماتے ہیں۔ اور اس سے بہتر جو ہم کہتے ہیں۔ اے اللہ میری نماز تیرے لئے میری قربانی تیرے لئے میری زندگی تیرے لئے میری موت تیرے لئے۔ میری جائے پناہ تیرے پاس۔ اے میرے مالک میری پکار تیرے لئے۔ اے اللہ بے شک تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور دل کے وسوسہ سے۔ اور معاملہ کے بکھرنے سے۔ اے اللہ میں تجھ سے اس خیر کو مانگتا ہوں جس کو ہوا لاتی ہے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس کو ہوا لاتی ہے۔

۴۰۷۴:......ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید بن ابراہیم اسدی حافظ نے ہمدان میں ان کو علی بن حسین بن عبدالصمد طیالسی علان الحافظ نے ان کو ابراہیم ترجمانی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد طلحی نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد محاربی نے ان کو محمد بن سوقہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو مسلمان بھی عرفہ کی شام کو موقف میں کھڑا ہو جائے اور قبلہ رخ ہو یہ دعا کرے:

لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیئی قدیر.

ایک سوبار۔ اس کے بعد پڑھے قل ھو اللہ احد ایک سوبار۔ اس کے بعد یہ پڑھے:

اللھم صلی علی محمد کما صلیت علی ابراھیم و ال ابراھیم انک حمید مجید و علینا معھم.

ایک سوبار۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں اے میرے فرشتوں میرے اس بندے کی کیا جزا ہے۔ اس نے میری تسبیح کی ہے میری تہلیل کی ہے میری تکبیر کی ہے اور میری تعظیم کی ہے میری تعریف وثنا کی ہے اور میرے نبی پر رحمت مانگی ہے تم گواہ ہو جاؤ بے شک میں نے اس کو معاف کر دیا اور میں نے اس کے بارے میں اس کی شفاعت مان لی ہے اگر میرا یہ بندہ مجھ سے دعا مانگتا تو میں اہل موقف کے لئے اس کی دعا قبول کر لیتا۔

شیخ احمد کہتے ہیں کہ یہ عبارت یہ متن خوب ہے۔ اور اس کی اسناد میں کوئی ایسا اور بھی نہیں ہے جو وضع کی طرف منسوب ہو (یعنی جھوٹی حدیث گھڑتا ہو) واللہ اعلم۔

اور اس کو روایت کیا احمد بن عبید صفار نے ان کو علان بن عبد الصمد نے مذکورہ کے بعض اور کچھ مفہوم میں۔ سوائے اس کے انہوں نے کہا ہے محمد بن بشر بن مطر نے ان کو ابو ابراہیم نے ان کو عبد اللہ بن محمد طلحی نے اور یہ روایت کی گئی ہے غیر طلحی سے بھی محاربی سے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حج

۴۰۷۵:......ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو تمتام نے ان کو ابو حذیفہ نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو ابن ابوملیکہ نے ان کو عبد اللہ بن عمر نے انہوں نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چلے تھے اور ان کو منیٰ میں ظہر اور عصر پڑھوائی تھی اور مغرب وعشاء اور فجر پھر ان کو وہ منیٰ سے عرفات لے گئے تھے وہاں اس نے دو نمازیں ظہر اور عصر پڑھی تھی اس کے بعد ان کو وقوف کروایا (کھڑے رہے) حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا پھر وہ ان کو مزدلفہ لے آئے وہاں اترے رات ہاں گذاری اور صبح کی نماز پڑھائی۔ جیسے مسلمانوں میں کوئی جلدی پڑھتا ہے اس کے بعد ان کو وہاں وقوف کرا دیا جیسے کوئی مسلمان تاخیر کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ اس کے بعد وہ ان کو منیٰ واپس لے گئے تھے اور جمرات کو رمی کی۔ اس کے بعد انہوں نے قربانی کی پس اللہ نے وحی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔

ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراھیم حنیفا و ما کان من المشرکین.

ہم نے تیری طرف وحی کی یہ کہ اتباع کریں آپ ملت ابراہیم کی جو یکسو ہونے والا تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا۔

یہی محفوظ ہے اور موقوف وصیت ہے۔

ملت ابراہیمی کی اتباع

۴۰۷۶:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے ابو الطیب محمد بن علی زاہد نے ان کو سہل بن عمار نے ان کو عبید اللہ بن موسیٰ نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے "ح" اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے اور ابن ابی انیسہ نے ان کو عبید اللہ بن ابوملیکہ نے ان کو عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام پر جبرائیل اترے اور ان کے ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ اور راوی نے حدیث کو ذکر کیا ہے اسی کی مثل اور۔ یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر واپس بھی ان کو ساتھ لائے حتیٰ ان کو وہ جمرہ پر لے آئے اور اس کو پتھر مارے۔ اس کے بعد قربانی کی۔ اور سر منڈھوایا پھر ان کو بیت اللہ میں لائے اور اس کا طواف کیا۔ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ پھر وہ ان کو منیٰ واپس لے آئے اور ان کو اس میں ٹھہرایا یہ ایام۔ پھر اللہ نے وحی کی محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کو ان اتبع ملة ابراهيم حنيفاً. اے محمد اتباع کر تو ملت ابراہیم کی وہ یکسو ہونے والا تھا۔ مگر ابوالطیب نے ان کا منیٰ کی طرف واپس ہونا ذکر نہیں کیا۔

۴۰۷۷:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن یحییٰ بن حسن عمی نے ان کو ابن عائشہ نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ابوعاصم غنوی نے ان کو ابوالطفیل نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس سے کہا تیری قوم کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تھی اونٹ پر اور یہ سنت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سچ کہتے ہیں وہ اور جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا سچ کہا اور کیا جھوٹ کہا ہے؟

جھوٹ

انہوں نے کہا کہ یہ سچ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا تھا صفاء اور مروہ کے درمیان اونٹ پر۔ اور جھوٹ کہا ہے سنت نہیں ہے۔ لوگ رسول اللہ سے لوگوں کو ہٹاتے نہیں تھے۔ اور نہ ہی روکتے تھے۔ حضور نے طواف کیا تھا اونٹ پر اس لئے تا کہ لوگ آسانی کے ساتھ آپ کا کلام آپ کی بات سن سکیں۔ اوران کو دیکھ بھی سکیں اور لوگوں کے ہاتھ بھی ان تک نہ پہنچ سکیں گے۔ میں نے کہا تیری قوم یہ کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں رمل کیا تھا۔ اور یہ بھی سنت ہے ابن عباس نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا ہے اور جھوٹ بھی کہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا سچ کہا اور کیا جھوٹ کہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سچ تو یہ ہے کہ رسول اللہ نے رمل کیا تھا بیت اللہ کے پاس۔ اور جھوٹ کہا ہے وہ سنت نہیں ہے۔ بے شک قریش نے کہا تھا صلح حدیبیہ کے زمانے میں کہ چھوڑ دو محمد کو اور اس کے ساتھیوں کو وہ اپنے آپ مرجائیں گے نغف کی موت (بکریوں کی موت) (جیسے بکریوں میں انک کے جراثیم کی بیماری آتی ہے اور وہ مرجاتیں ہیں۔)

ابن عائشہ نے کہا یہ ایک کیڑا ہے جو بکریوں کی ناک میں ہوتا ہے۔ جب مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کر لی اس شرط پر کہ (اس سال واپس چلے جائیں) اور آئندہ سال آئیں اور مکہ میں صرف تین دن رہیں (اور پھر مکے سے واپس نکل جائیں) کہتے ہیں رسول اللہ آئے اور مشرکین پہلے سے (وادی) قیقعان میں پہنچے ہوئے تھے۔ لہذا رسول اللہ نے فرمایا کہ تم لوگ رمل کرو تین بار اور یہ سنت نہیں ہے۔

میں نے کہا تیری قوم کہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تھی اور یہ سنت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ سچ کہتے ہیں بے شک ابراہیم علیہ السلام جب مناسک حج کے صبر کے ساتھ آزمائے گئے تو ان کے پاس سعی کے مقام پر شیطان سامنے آیا ابراہیم نے اس کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کی اور اس سے آگے بڑھ گئے پھر جبرائیل ان کو جمرے پر لے گئے پھر شیطان ان کے سامنے آیا۔ انہوں نے اس کو سات کنکریاں ماریں۔ یہاں تک کہ وہ چلا گیا۔

پھر شیطان ان کے سامنے آیا جمرہ وسطیٰ کے پاس۔ ابراہیم علیہ السلام نے ان کو سات کنکریاں ماریں۔ یہاں تک کہ وہ چلا گیا۔ پھر لٹا دیا اس کو ماتھے کے بل (یا کروٹ کے بل) اور حضرت اسماعیل کے جسم پر سفید قمیص تھی۔ انہوں نے کہا اے اباجان بے شک میرے لئے کوئی کپڑا نہیں ہے جس میں آپ مجھے لپٹیں گے۔ انہوں نے کوشس کی تا کہ اس کو اتار لیں لہذا پیچھے سے آواز لگائی گئی۔

ان یا ابراهيم قد صدقت الرؤيا انا كذالك نجزي المحسنين.

اے ابراہیم بے شک آپ نے خواب سچا کر دکھلایا ہے۔ بے شک ہم اسی طرح جزادیں گے نیکوکاروں کو۔

کہتے ہیں کہ ابراہیم نے پلٹ کر دیکھا تو وہ اچانک بڑے سینگوں والا بڑی آنکھوں والا سفید رنگ والا مینڈھا ان کے پاس موجود تھا لہٰذا انہوں نے اس کو ذبح کیا۔ ابن عباس نے کہا کہ البتہ تحقیق نایاب ہوگئی ہے مینڈھوں کی یہ قسم۔

جب جبرائیل ان کو جمرہ آخری پر لے گئے تو پھر شیطان ان کے سامنے آیا پھر انہوں نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ چلا گیا۔ پھر جبرائیل ان کو منیٰ میں لے گئے۔اور کہا کہ یہ لوگوں کے سواریاں بیٹھانے کی جگہ ہے۔

پھر وہ ان کو اکٹھے لے گئے اور کہا کہ یہ مشعر الحرام ہے۔اس کے بعد پھر وہ ان کو عرفہ لے گئے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ عرفہ کو عرفے کا نام کیوں دیا گیا۔ میں نے کہا کہ کیوں دیا گیا؟ کہا کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم سے کہا کیا آپ نے پہچان لیا؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ ابن عباس کہتے ہیں اسی وجہ سے نام رکھا گیا پھر ابن عباس نے کہا تم جانتے ہو کہ کیسے تلبیہ کا آغاز ہوا؟ میں نے کہا کہ کیسے ہوا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس طرح ہوا جب ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دیں تو پہاڑوں نے اس کے لئے اپنے سر جھکا دیئے اور اٹھ کھڑی ہوئیں بستیاں انہوں نے لوگوں میں حج کا اعلان کیا۔

شیخ احمد نے کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا رمل کے بارے میں کہ وہ سنت نہیں ہے۔مناسب یہ ہے کہ یوں تاویل وتوجیہ کی جائے کہ ان کی مراد ہے ایسی سنت نہیں ہے جس کے ترک کرنے سے حج فاسد ہو جائے یا اس کے ترک کرنے پر کوئی شئی واجب ہو جائے۔واللہ اعلم۔

تحقیق ہم نے روایت کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے وہ جو دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ طواف میں اس کی شکل باقی رہ گئی ہے باوجود یہ کہ اس کا سبب زائل ہو گیا ہے۔اور سبب زائل ہو جانے کہ باوجود حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رمل کرنے میں اس بات کی دلیل ہے کہ یہ عمل مشروع ہے اور باقی ہے۔

اور ہم نے روایت کی ہے سالم بن ابوالجعد سے اس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کا مرفوع ہونا۔وہ کہتے ہیں جب ابراہیم خلیل اللہ احکامات ومناسک حج ادا کرنے آئے تو شیطان ان کے پاس جمرے کے پاس آیا انہوں نے سات کنکریاں ان کو ماریں حتیٰ کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔پھر ان کے سامنے آیا جمرہ ثانی کے پاس پھر انہوں نے ان کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔پھر وہ سامنے آیا جمرہ ثالثہ کے پاس پھر انہوں نے اس کو سات کنکریاں ماریں تو وہ پھر زمین میں دھنس گیا۔ابن عباس نے فرمایا کہ رمی کر کے تم لوگ شیطان کو سنگسار کرتے ہو اور تم اپنے باپ (ابراہیم) کی ملت کی اتباع کرتے ہو۔

یوم ترویہ اور عرفہ

۴۰۷۸:......ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن احمد بن انس نے ان کو حفص بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حسن بن عبیداللہ نے ان کو سالم بن ابوالجعد نے۔ پھر اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

۴۰۷۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوالقاسم مفسر نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابودرداء نے ان کو ہاشم بن محمد انصاری نے ان کو عبید بن سکن نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے کلبی سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ سوا اس کے نہیں کہ ترویہ اور عرفہ نام رکھا گیا ہے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس خواب میں وحی آئی تھی۔کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کریں۔تو انہوں نے دل میں شک کیا تھا کہ کیا یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے؟ لہٰذا انہوں نے صبح کو روزہ رکھا اب جو عرفہ کے رات آئی تو ان کے پاس وحی آئی لہٰذا انہوں نے جان لیا کہ وہ خواب حق ہے اس کے رب کی طرف سے ہے لہٰذا وہ نام رکھا گیا عرفہ۔

(۴۰۷۷)......(۱) زیادۃ من ب (۲)...... فی ب فلما (۳)...... فی ب السعی
(۴)...... غیر واضح فی (أ) (۵)...... فی ب الشیطان (۶)......مابین المعکوفتین سقطت من أ
(۷)...... فی ب إبراھیم
☆......ھکذا بالأصل

۴۰۸۰:...... ہمیں خبر دی ابو ذر عبد بن احمد بن محمد ہروی نے جو کہ ہمارے پاس آئے تھے۔ ان کو ابو حکیم محمد بن ابراہیم بن سری بن یحییٰ دارمی نے کوفے میں۔ ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالقاسم ابراہیم بن سری نے ان کو ابوعبیدہ سری بن یحییٰ تمیمی نے ان کو عثمان بن زفر نے ان کو صفوان بن ابوالصہباء نے ان کو بکیر بن عتیق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کیا اور میں نے ایک آدمی کی نشانی پہچان رکھی کہ میں اس کے پیچھے پیچھے رہوں گا، وہ ایسا آدمی تھا جس کی داڑھی پتلی تھی اور دیکھا تو وہ سالم بن عبداللہ تھا۔ اور وہ موقف پر آیا تو یوں دعا کر رہا تھا۔

لا اله الاالله وحده لا شریک له الملک وله الحمد بیده الخیر وهو علی کل شیءٍ قدیر لااله الاالله الها واحدا ونحن له مسلمون لااله الاالله ولو کره المشرکون. لااله الاالله ربنا ورب اباء نا الاولین.

ہمیشہ یہ دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

اس کے بعد اس نے میری طرف دیکھا اور کہا مجھے دیکھا ہے تم نے آج۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ان کو ان کے والد نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس کو میرا ذکر روک دے مجھ سے سوال کرنے سے میں اس کو سوال کرنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا۔

شیخ احمد نے کہا ہے تحقیق میں نے ذکر کیا ہے باب محبت میں اور جو اس کے متصل ہے کئی احادیث اور حکایات اس مفہوم میں۔

۴۰۸۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو ابوالحسن کارزی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم نے ان کو سفیان نے ان کو عبداللہ بن ابوزیاد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قاسم بن محمد سے اس نے سیدہ عائشہ سے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا یقینی بات ہے کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا اور جمرات پر رمی کرنا یہ بنائے گئے ہیں ذکر اللہ کو قائم کرنے کے لئے۔

اولاد آدم کے گناہ

۴۰۸۲:...... ہمیں خبر دی ابواسامہ محمد بن احمد بن محمد بن قاسم مقری مروی نے اس طرح کہ ان کے سامنے پڑھی گئی۔

مسجد الحرام میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا منصور بن احمد بن جعفر حرملی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے احمد بن محمد بن صالح بحرائی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے ماموں عمر جمال صوفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوبکر احمد بن محمد بن حجاج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایوب جمال سے وہ کہتے ہیں کہ میں عرفات میں کھڑا ہوا تھا اور میرے ساتھ میرا سامان تھا میں نے چاہا کہ میں اللہ سے دعا کروں تو میرے پاس دنیا کی کوئی چیز نہ ہو۔

لہٰذا میں نے اس کو اپنے سامنے رکھ دیا اور واپسی کے وقت تک میں دعا کرتا رہا اس کے بعد میں واپس چلا آیا اور سامان کو وہیں بھول کر آ گیا۔ میں جب کچھ دور آ گیا تو مجھے سامان یاد آیا تو میں نے سوچا کہ واپس جا کر لے آتا ہوں شاید پڑا ہوا مل جائے میں جب واپس گیا تو کیا دیکھتا ہوں پورے عرفات میں وجود ہی وجود بھرے ہوئے ہیں مگر بغیر سر کے میں حیران پریشان ہو گیا تو اتنے میں ایک غیبی آواز سنائی دی کہ کیا تم اس منظر سے حیران ہو یہ اولاد آدم کے گناہ ہیں وہ خود چلے گئے ہیں اور گناہوں کو یہاں چھوڑ گئے ہیں خیر مجھے میرا لقمہ مل گیا میں نے اس کو لے لیا۔

۴۰۸۳:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عمر بن جعفر بصری سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوالقاسم بن

(۴۰۸۰)...... (۱) فی ب غابت (۲)...... فی ب ذکر اللہ

(۴۰۷۲)...... (۱) فی ب أدعو

منیع سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے دادا احمد بن منیع سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک سال حج کیا تھا۔ اور میں ابوعبید قاسم بن سلام کے برابر میں تھا ہم لوگ جب عرفات میں گئے تو میں نے اپنا سامان ان کے پاس رکھ دیا اور میں عکاظ کی طرف گیا تا نکہ میں ان حوضوں میں غسل کروں اور میری کمری میں ہمیانی بندھی ہوئی تھی، اس میں میرے سارے درا ہم اور سارٰی رقم بھی میں نے وہ ھمیانی پتھر کے پیچھے رکھ دی میں نے غسل کیا اور واپس چلا گیا ابوعبید کے پاس اور ہمیانی بھول گیا وہ مجھے آدھی رات تک یاد نہ رہی جب آدھی رات ہوگئی تو میں کیبسہ یا کنیہ میں اترا۔ اور میں صبح صبح عرفات میں گیا جب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں زمین اور پہاڑ چھوٹے بڑے بندروں سے بھرے ہوئے ہیں دائیں بائیں بھی وہ اچھل کود کر رہے ہیں میں دیکھ کر حیران پریشان ہوا میں نے ارادہ کیا کہ میں واپس لوٹ جاؤں اس کے بعد میں نے قرآن مجید کے کچھ آیات تلاوت کیں۔ یہاں تک کہ میں ان سے گذر گیا۔ اب جو میں عکاظ کی طرف گیا تو دیکھتا ہوں کہ میری ھمیانی اسی جگہ رکھی ہوئی ہے جہاں پر میں نے اسے رکھا تھا۔ اس کے بعد میں لوٹ آیا۔ پھر دیکھتا ہوں تو عرفات میں پہلے کی طرح بندر بھرے ہوئے ہیں۔ وہ ایک کے پیچھے ایک بھاگ رہے ہیں ان میں کچھ بڑے ہیں کچھ چھوٹے ہیں بعض بعض تو گائے کے برابر ہیں۔ اور بعض ہرن کے برابر بعض ان میں سے بکری کے برابر میں نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور اعوذ باللہ پڑھی۔

اور میں ابوعبید کے پاس لوٹ آیا انہوں نے پوچھا کہ کیا کرتے رہے؟ میں نے ان کو ساری بات سنائی اور ان کے سامنے بندروں کا ذکر کیا جنہیں میں نے دیکھا تھا ابوعبید نے کہا کہ یہ بنی آدم کے گناہ ہیں جو انہوں نے اپنی گردن سے اتار کر رکھے ہیں۔

جبل رحمت کے ساتھ وقوف

۴۰۸۴:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن جراح عدل نے مقام مرو میں ان کو عیسیٰ بن عبداللہ قرشی نے ان کو صدقہ بن حرب دینوری نے ان کو احمد بن ابوالحواری نے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوسلیمان دارمی سے ان کو عبدالرحمٰن بن احمد بن عطیہ نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی سے پوچھا گیا تھا جبل رحمت کے ساتھ وقوف کے بارے میں اور یہ کہ وہ حرم میں کیوں نہیں ہے انہوں نے فرمایا۔ اس لئے کہ کعبہ بیت اللہ ہے۔ اور حرم باب اللہ ہے۔ جب لوگوں نے اس کی طرف جانے کا قصد کیا تو ان کو دروازے پر روک لیا گیا کہ وہاں وہ خوب گڑگڑائیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ اے امیر المؤمنین۔ یہ مشعر الحرام کا وقوف کیا ہے؟ یا کیوں ہے؟ فرمایا کہ یہ اس لئے ہے کہ جب اس کو داخل ہونے کی اجازت مل گئی تو ان کو حجاب ثانی پر روک دیا وہ مزدلفہ ہے۔ پس جب ان کا گڑگڑانا لمبا ہو گیا تو ان کو اجازت دیدی اپنی قربانیاں پیش کرنے کی منیٰ میں جب وہ اپنی حاجت اور کام پورا کر چکے اور اپنی قربانیاں پیش کر چکے تو وہ ان کے ذریعے ان گناہوں سے پاک ہو گئے جو ان کے تھے تو ان کو اپنی بارگاہ میں حاضری کی اجازت دے دی طہارت کے بعد۔ پوچھا گیا اے امیر المؤمنین کس وجہ سے حرام ہے روزہ ایام تشریق کا؟ انہوں نے فرمایا اس لئے کہ یہ قوم (حجاج کرام) اللہ کے زائرین ملنے والے ہیں اور وہ اس کی ضیافت میں ہیں اور مہمان کے لئے جائز نہیں ہوتا کہ وہ اپنے میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے پوچھا گیا کہ اے امیر المؤمنین انسان کا غلاف کعبہ کے ساتھ لٹک جانا یہ کس معنی میں ہے؟ فرمایا کہ یہ مثال ہے اس انسان کی جس کے درمیان اور اس کے متعلق دوسرے آدمی کے درمیان کوئی حق ہو لہٰذا لینے والا اس کے کپڑوں میں لٹک جائے اور جھول جائے تا کہ وہ اس کا حساب اور حق اس کو دے دے۔

(۴۰۸۳)...... (۱) فی (أ) ذهب (۲)...... فی الكنيسة (۳)...... فی ب رأيت
(۴)...... فی ب آيات (۵)...... غير واضح فی (أ) (۶)......فی ب القرود (۷)...... فی أوضعوا
(۴۰۸۴)......(۱) سقطت من الأصل وأثبتناه من ب (۲)...... فی ب الصيام (۳)...... غير واضح فی (أ)

عرفات حرم میں کیوں نہیں ہے

۴۰۸۵:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسین بن محمد بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعثمان سعید بن عثمان حناط سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالباری سے۔ جو ذوالنون سے پوچھ رہے تھے۔ اے ابوالفیض موقف مشعر میں کیوں بنایا گیا ہے؟ اس سے ان کی مراد عرفات کی تھی اور حرم میں کیوں نہیں بنایا گیا؟ ذوالنون نے ان کو جواب دیا کہ اس لئے کہ کعبہ بیت اللہ ہے۔ اور حرم اس کا حجاب اور حفاظت ہے اور مشعر اس کا دروازہ ہے جب آنے والوں نے ارادہ کیا تو ان کو پہلے دروازے پر روک لیا کہ وہ اس کے آگے گڑگڑائیں۔ حتیٰ کہ جب ان کو داخل ہونے کی اجازت دی تو ایک کو حجاب ثانی پر روک لیا اور وہ مزدلفہ ہے۔ جب ان کے تضرع اور عاجزی کو دیکھا تو اور گناہوں سے پاک ہو چکے جو کہ ان کے لئے اس کے آگے حجاب تھے۔ تو ان کو حکم فرمایا زیارت طہارت کے ساتھ۔ سائل نے کہا اے ابوالفیض ایام تشریق کے روزے مکروہ کیوں ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ اس لئے کہ حجاج اللہ کے زائر ہیں ملنے والے ہیں۔ اور وہ اللہ کی ضیافت میں ہیں۔ اور یہ مناسب نہیں ہوتا کسی مہمان کے لئے۔ کہ وہ روزہ رکھے اپنے مہمان نواز کے ہاں مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔ پس ان سے کہا گیا کہ اے ابوالفیض اس کا کیا مطلب ہے کہ کوئی آدمی غلاف کعبہ کے ساتھ لٹکتا ہے انہوں نے جواب دیا کہ اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کا کسی کے پاس حق ہے وہ اس کے ساتھ لٹک جاتا ہے۔ اور اس سے مانگتا ہے اس امید کے ساتھ وہ حاجت اس کو ہبہ کردے۔

یوم النحر

۴۰۸۶:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکھی نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابویحییٰ بن ابومسرہ نے ان کو ابوجابر نے ان کو ہشام بن غاز نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے یوم النحر (دسویں کو) میں جمرات کے پاس حجۃ الوداع میں وقوف کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ نے کہا کہ یوم النحر ہے۔ اور فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ صحابہ نے کہا کہ بلاد الحرام ہے۔ پھر پوچھا کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ صحابہ نے کہا کہ شہر الحرام ہے۔ فرمایا یہ یوم حج اکبر ہے پس تمہارے خون تمہارے مال تمہاری عزتیں تمہارے اوپر حرام ہیں اس شہر کی حرمت کی طرح اس دن میں اس کے بعد کہا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے۔ صحابہ نے کہا جی ہاں پہنچا دیا ہے۔
پھر رسول اللہ نے کہنا شروع کیا۔ اللھم اشھد اے اللہ تو گواہ ہو جا۔ اس کے بعد لوگوں سے الوداع کہا لوگوں نے کہا کہ یہ حجۃ الوداع ہے شیخ احمد نے فرمایا۔ بخاری صحیح میں اس کا شاہد لائے ہیں۔

فصل:.....حج اور عمرے کی فضیلت

۴۰۸۷:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالفضل عباس بن محمد بن نصر نے ان کو سعید بن یحییٰ بن یزید نے ان کو مصعب بن عبداللہ نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن حافظ نے ان کو ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو منصور بن مزاحم نے ان کو ابراہیم بن سعد نے ان کو ابن شہاب نے ان کو سعید بن مسیّب نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تھا کہ عمل کون سا افضل ہے؟ فرمایا اللہ کے ساتھ ایمان اور رسول کے ساتھ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون سا؟ فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ۔ پوچھا گیا کہ اس کے بعد کیا؟ آپ نے فرمایا کہ حج مقبول۔ نیکیوں والا حج۔

(۴۰۸۵)......(۱) فی ب أمرهم (۲)......فی (أ) عن
(۴۰۸۷)......(۱) فی ب النطیف (۲)...... فی (أ) الحسین

دونوں روایتوں کے الفاظ برابر ہیں۔سوائے اس کے کہ ابن نظیف کی روایت میں ہے۔ کہ پھر جہاد اور کہا کہ پھر نیکیوں والا حج اور روایت کیا ہے اس کو بخاری نے احمد بن یونس سے اور دیگر سے انہوں نے ابراہیم سے۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے منصور بن ابومزاحم وغیرہ سے۔

۴۰۸۸:......ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو علی بن عبدالعزیز نے ان کو ابراہیم نے ان کو مسعر نے ان کو منصور نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے حج کیا نہ گناہ کیا اور نہ ہی نافرمانی کی واپس لوٹے گا تو اس طرح ہوگا جیسے اس کو اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔

۴۰۸۹:......ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوحامد بن بلال نے ان کو ابوالازہر نے ان کو عمر بن محمد عنقری نے ان کو مسعر نے اور سفیان نے منصور سے اس نے ابوحازم سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص حج کرے نہ گناہ کرے اور نہ ہی نافرمانی کرے اس کے بعد لوٹ جائے تو وہ اس دن کی طرح لوٹے گا جیسے اس کو اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے۔

اس کو بخاری مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان سے اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے حدیث مسعر سے۔

۴۰۹۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو سیار نے ان کو ابوالحکم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے ابوحازم سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرے نہ بیہودہ گوئی کرے نہ ہی نافرمانی کرے لوٹے گا مثل اس دن کی جو جنا تھا اس کو اس کی ماں نے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے آدم بن ابوایاس سے اور مسلم نے نقل کیا ہے حدیث ہشیم سے اس نے سیار سے۔

۴۰۹۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالنضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید نے ان کو قعنبی نے اس میں جو اس نے پڑھی مالک کے سامنے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ھانی نے ان کو جعفر بن محمد بن حسین نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے وہ کہتے ہیں میں نے پڑھا مالک پر اس نے سمی سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک (عمرہ) کفارہ ہوتا ہے دونوں کے مابین مدت کے لئے اور حج مبرور تو ایسا ہے کہ اس کی جزا تو جنت ہی ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔

اس کو بخاری نے نقل کیا صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے اور اس کو روایت کیا مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ سے۔

۴۰۹۲:......ہمیں خبر دی ابوالحسن علوی نے ان کو ابوحامد بن شرقی نے ان کو ابوعلی سختویہ بن ماذیار نے ان کو حماد بن مسعدہ نے ان کو ابن عجلان نے ان کو سمی مولیٰ ابوبکر نے پھر حدیث کو ذکر کیا گیا ہے مذکور کی مثل۔

۴۰۹۳:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے ان کو ابومروان نے عبدالملک بن محمد قاضی نے مدینۃ الرسول میں۔ ان کو عبداللہ زیدان بجلی نے

(۴۰۹۰)...... (۱) فی (أ) الحسین (۲)...... فی ب بن وھو خطأ

والحدیث أخرجه المصنف فی السنن (۲۶۱/۵)

(۴۰۹۱)......(۱) فی ب ما

أخرجه المصنف فی السنن (۲۶۱/۵)

(۴۰۹۲)......أخرجه المصنف فی السنن (۲۶۱/۵)

ان کوحسن بن علی نے ان کوسلیمان بن حرب نے ان کوحماد بن زید نے ان کوایوب سختیانی نے ان کوعبید اللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ میں ملا عبید اللہ بن عمر سے اس نے مجھے حدیث بیان کی سمی سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

دوعمرے مٹادیتے ہیں ان گناہوں کو جوان دونوں کے درمیان ہیں۔ اور حج مقبول کی جزاتو جنت ہی ہے (لفظ جزا کہا یا ثواب کہا) کہتے ہیں کہ زیادہ کیا ہے ایوب نے اپنی حدیث میں۔ حاجی جو بھی تسبیح کہتا ہے یا کوئی تہلیل یا کوئی تکبیر مگر اس کے ساتھ بشارت دیا جاتا ہے۔

حج وعمرہ ساتھ ساتھ ادا کیا جائے

۴۰۹۴:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن سلمان موصلی نے ان کو علی بن حرب موصلی نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حج اور عمرے کو ایک دوسرے کے پیچھے کرو۔

۴۰۹۵:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختویہ نے ان کو بشر بن موسیٰ نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو عاصم بن عبیداللہ عمری نے ان کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عمر بن خطاب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: حج اور عمرے کے درمیان تسلسل کرو اس لئے کہ دونوں میں تسلسل اضافہ کرتے ہیں عمر میں اور فقر ومحتاجی کو ختم کرتے ہیں۔ جیسی بھٹی ختم کر دیتی ہے میل کو۔

سفیان نے کہا کہ یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے عبدالکریم جزاری نے ان کو عبدہ نے ان کو عاصم نے پس جیسا عبدہ آیا تو ہم ان کے پاس پوچھنے کے لئے آئے اور ان سے پوچھا۔ تو اس نے کہا کہ سوا اس کے نہیں کہ مجھے یہ حدیث بیان کی ہے عاصم نے۔ اور عاصم یہ حاضر ہے لہٰذا ہم عاصم کے پاس گئے اور اس سے پوچھا اس حدیث کے بارے میں تو اس نے ہم لوگوں کو اسی طرح حدیث بیان کی۔ پھر میں نے اس کو اس سے سنا اس کے بعد تو وہ ایک بار تو اس کو موقوف کرتے تھے عمر پر۔ اور اس میں اپنے والد سے ذکر نہیں کرتے تھے۔ اور اکثر اس کا وہ بیان کرتے تھے اس کو عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے اسی نے اپنے والد سے اس نے عمر بن خطاب سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حج کے سفر کے دوران جس کا انتقال ہو جائے اس کا حساب معاف ہے

۴۰۹٦:...... اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ اصفہانی نے ان کو ابوعمر اور ھمام بن محمد بن نعمان بن عبدالسلام نے ان کو عبدالحمید بن عبدالسلام نے ان کو عبدالحمید بن صالح نے ان کو محمد بن صبیح بن سماک نے ان کو عائذ عجلی نے ان کو محمد بن عبداللہ نصری نے ان کو عطاء نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص اس صورت پر مر جائے حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا نہ ہی پیش کیا جائے گا اور نہ ہی حساب لیا جائے گا اس سے بلکہ اس کو کہا جائے گا کہ تو جنت میں داخل ہو جا۔ اور سیدہ عائشہ کہتی ہیں بے شک اللہ عز وجل فخر کرتے ہیں طواف کرنے والوں کے ساتھ۔ اور اس کو روایت کیا ہے حسین جعفی نے ابن سماک سے تو اس نے کوتاہی کی ہے اسناد میں اور اسی طرح کیا ہے یحییٰ بن ایوب عابد نے۔

۴۰۹۷:...... ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوالعباس محمد بن اصم نے ان کو احمد بن عبدالحمید

(۴۰۹۳)......(۱) فی ب بتبشیرہ

(۴۰۹۴)...... (۱) فی ب سلیمان وھو خطأ

(۴۰۹۵)......(۱) فی (أ) أبو الحسین وھو خطأ

حارثی نے ان کو حسین بن علی جعفی نے ان کو محمد بن سماک نے ان کو عائذ نے ان کو عطاء نے ان کو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو شخص اسی صورت پر نکلا حج کے ساتھ یا عمرے کے ساتھ اور اسی دوران مرگیا نہ پیش ہوگا اور نہ ہی اس کا حساب ہوگا اور اسے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجا۔ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فخر کرتے ہیں طواف والوں کے ساتھ ''ح'' کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسین نے سفیان بن عیینہ سے اس نے ایک آدمی سے اس نے عطاء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مذکور) کی مثل۔ اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے ثوری سے اور محمد بن حسن ھمدانی سے اس نے عائذ سے اس نے عطاء سے اس نے سیدہ عائشہ سے۔

۴۰۹۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن اہوازی نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو علی بن حشیش نے ان کو علی بن مدینی نے ان کو یحییٰ بن یمان نے ان کو عائذ بن بشر نے ان کو عطاء نے ان کو عائشہ نے فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مکے کے راستے میں مرجائے (حج عمرے کی نیت کے ساتھ) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ اس کو پیش کریں گے اور نہ ہی اس کا حساب کریں گے۔

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے دیگر نے یحییٰ بن یمان سے اس نے عائذ سے۔

فرشتوں کا حجاج سے مصافحہ کرنا

۴۰۹۹:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوالحسن احمد بن اسحٰق طیبی نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ہے ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعلی حامد بن محمد رفا نے دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن یونس نے ان کو موسیٰ بن ہارون بن ابوالجراح بن خالد بن عثمہ نے ان کو یحییٰ بن محمد مدینی نے ان کو صفوان بن سلیم نے ان کو عروہ بن زبیر نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ بے شک فرشتے البتہ مصافحہ کرتے ہیں سواری پر سوار حجاج کے ساتھ اور معانقہ کرتے ہیں (گلے ملتے ہیں) پیدل حاجیوں کے ساتھ۔

اور ابن قتادہ کی ایک روایت میں ہے رکاب الحاج۔ یہ ایسی اسناد ہے جس میں ضعف ہے۔

۴۱۰۰:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو ابن جابر سقطی نے ان کو حسین بن عبدالاول نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حمید نے ان کو عطاء نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے

جو شخص نکلا حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا۔ یا جہاد کرنے والا پھر وہ اپنے راستے میں مرگیا اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لئے غازی کا اور حج کرنے والے کا اور عمرہ کرنے والے کا اجر لکھتے رہیں گے۔

اللہ کی بارگاہ کے وفود

۴۱۰۱:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو سری بن خزیمہ نے ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے ان کو وہیب نے ان کو سہیل بن ابوصالح نے ان کو ان کے والد نے ان کو مرداس نے ان کو کعب نے انہوں نے فرمایا کہ وفود تین طرح ہوتے ہیں۔ یعنی اللہ کی بارگاہ میں آنے والے:

(۱)......اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا اللہ تعالیٰ کے پاس آنے والا ہے۔

(۴۰۹۸)......(۱) غیر واضح فی (أ)

(۴۱۰۰)......(۱) زیادۃ من ب

(۲)......اور بیت اللہ کا حج کرنے والا۔

(۳)......اور عمرہ کرنے والا اللہ کے پاس آنے والے ہیں۔ جب محرم احرام باندھتا ہے یا تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا ہے تو اس کو کہا جاتا ہے خوش ہو جا۔ مرد اس نے پوچھا کہ کس چیز کے ساتھ؟ کعب نے کہا کہ جنت کے ساتھ۔

۴۱۰۲:......اور روایت ہے سہیل سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے بطور مرفوع روایت کے۔ تین لوگ اللہ کے کام سے چلتے ہیں۔ مجاہد۔ اور حج کرنے والا۔ اور عمرہ کرنے والا۔

شیخ احمد نے کہا ہے کہ تحقیق میں نے اس کو نقل کیا ہے کتاب السنن میں کتاب المناسک کے آخر میں۔

۴۱۰۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو عبد اللہ حافظ نے ان کو محمد بن حامد نے ان کو زنجویہ بن محمد نے ان کو محمد بن عبدک رازی نے ان کو سعید بن کثیر مصری نے ان کو ابن وہب نے ان کو خبر دی ہے مخرمہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا سہل بن ابو صالح سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین لوگ اللہ کے پاس آتے ہیں۔ مجاہد۔ حاجی اور عمرہ کرنے والا۔ وہیب کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

۴۱۰۴:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے ان کو ابو الحسن احمد حسین بن یزید قزوینی نے مقام رائے میں ان کو محمد بن مندہ نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو محمد بن ابو حمید انصاری نے ان کو عمرو بن شعیب نے ان کو ان کے والد نے ان کو ان کے دادا نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والا۔ اللہ کے مہمان ہیں اگر سوال کریں مانگیں تو دیئے جائیں گے اور اگر دعا کریں تو قبول ہوگی اور اگر خرچ کریں اس کے پیچھے اور دیئے جائیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابو القاسم کی جان ہے نہیں تکبیر کہتا کوئی تکبیر کہنے والا کسی بستی میں اور نہیں لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے کوئی تہلیل کہنے والا بلندیوں میں سے کسی بلندی پر مگر وہ تہلیل کہتا ہے اس کی جو اس کے سامنے ہے اور تکبیر بھی کہتا ہے۔ یہاں تک کہ ختم ہو جاتا ہے اس کے ساتھ ختم ہو جا ماسفرمٹی کا یونس بن بکیر اس حدیث کا تابع لائے ہیں۔ محمد بن ابو حمید سے اول خبر میں۔

حجاج کی دعا قبول ہوتی ہے

۴۱۰۵:......ہمیں خبر دی ابو بکر محمد بن یوسف بن فضل قاضی جرجانی نے وہ نیساپور میں ہمارے پاس آئے تھے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابو بکر احمد بن ابراہیم نے ان کو ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو محمد بن عبد اللہ بن سلیمان حضرمی نے ان کو محمد بن سلمہ بابل نے ان کو ثمامہ بصری نے ان کو ثابت بنانی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ نے۔

کہ حج کرنے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں جو کچھ وہ مانگتے ہیں اللہ ان کو دیتا ہے اور جو دعا کرتے ہیں وہ قبول کرتا ہے اور جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اس راستے میں درہم اللہ ان کو اس کے پیچھے ہزار ہزار گونہ دیتا ہے۔ اس سند میں ثمامہ غیر قوی ہے۔

۴۱۰۶:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو الحسین بن بشران نے بطور املاء کے بغداد میں ان کو ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم دیبلی نے

(۴۱۰۱)......(۱) فی (أ) أبو عبد اللہ (۲)...... فی ب النسوی (۳)...... فی (أ) عن

الحدیث فی السنن الکبری للمصنف (۵/۲۶۲)

(۳)...... فی (أ) عن

(۴۱۰۲)...... (۱) مابین المعکوفتین سقط من (أ)

أخرجه المصنف فی السنن (۵/۲۶۲)

(۴۱۰۴)...... (۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من ب (۲)...... فی (أ) اجابوا

مسجد الحرام میں۔ان کو ابوعبداللہ محمد بن علی بن زید صائغ نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو صالح بن عبداللہ مولیٰ بنی عامر بن لوی نے ان کو یعقوب بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے ان کو ابوصالح نے ان کو ابوہریرہ نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کہتے ہیں

کہ حج کرنے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اگر اس سے مانگیں گے قبول کرے گا۔اگر بخشش مانگیں گے تو وہ ان کو بخش دے گا متفرد ہیں اس کے ساتھ صالح بن عبداللہ بن قوی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے مہمان

۴۱۰۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو طلحہ بن عمرو نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ۔

اللہ کے تین طرح کے لوگ مہمان ہیں۔حج کرنے والے عمرہ کرنے والے اور جہاد کرنے والے یہی لوگ ہیں جو اللہ سے مانگتے ہیں تو ان کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے ان کا سوال...... یہ روایت موقوف ہے۔اور اسی اسناد کے ساتھ کہا ہے۔

۴۱۰۸:......ہمیں خبر دی عبدالوہاب نے ان کو ابوالربیع سمان نے عطاء بن سائب سے ان کو مجاہد نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ مجاہد فی سبیل اللہ اور حج کرنے اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں وہ اس سے دعا کرتے ہیں تو وہ اس کی اجابت کرتا ہے وہ اس سے مانگتے ہیں تو وہی ان کو دیتا ہے۔یہ روایت بھی موقوف ہے اور تحقیق کہا گیا ابن عمر سے وہ عمر رضی اللہ عنہ سے۔

۴۱۰۹:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن نصر نے ان کو صالح بن محمد نے ان کو مسلم بن خالد نے ان کو عبداللہ بن عمر بن نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے فرمایا حج کرنے والا اور مجاہد اور عمرہ کرنے والا اللہ کے مہمان ہیں وہ اللہ سے مانگتے ہیں تو وہ ان کو دیتا ہے وہ ان کو بلاتا ہے تو یہ اس کی اجابت کرتے ہیں۔

۴۱۱۰:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یحییٰ بن عبدالجبار سکری نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو حجاج نے ان کو حکم نے وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا کہ اگر مقامی لوگ یہ جان لیں کہ ان پر حجاج کرام کا کیا حق ہے تو وہ ان کے پاس ضرور آئیں جب وہ آتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی سواریاں ان کے آگے لے کر آئیں کیونکہ وہ سب لوگوں میں سے اللہ کے مہمان ہیں۔

۴۱۱۱:......ہمیں خبر دی ابوزکریا نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو حجاج بن ارطاۃ نے ان کو ابوعبداللہ نے ان کو ابن عباس نے پھر اس کو ذکر کیا اس نے اسی کے مفہوم کے ساتھ۔

حجاج کے لئے دعا

۴۱۱۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو بکیر بن محمد صیرفی نے مرو میں۔ان کو جعفر بن محمد بن شاکر نے ان کو حسین بن محمد مروزی نے ان کو شریک نے ان کو منصور نے ان کو ابوحازم نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے دعا فرمائی۔

اللهم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج.

اے اللہ حجاج کو بخش دے اور اس کو بخش دے جس کے لئے حاجی بخشش مانگے۔

(۴۱۰۶)...... أخرجه المصنف في السنن (۵/۲۶۲) بنفس الإسناد وقال صالح عبدالله منكر الحديث

(۴۱۰۸)......(۱) في ب حدثنا

(۴۱۰۹)...... (۱) لاتوجد في ب (۲)...... مابين المعكوفتين زيادة من ب

حجاج کا مقام

۴۱۱۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو احمد بن علی مقری نے ان کو علی بن حسن دار بجردی نے ان کو عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد نے ''ح'' اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو زکریا بن یحییٰ ناقد محمد بن یونس جمال نے ان کو عبدالمجید بن ابورواد نے ان کو ابراہیم بن طہمان نے ان کو حسن بن عمارہ نے ان کو حکم بن عیینہ نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اور ہم منیٰ میں تھے۔

اگر اہل جماعت جان لیں (مقامی لوگ) ان لوگوں کا مقام جو یہاں آئے ہیں تو وہ خوش ہو جائیں گے فضل کے ساتھ بعد مغفرت کے۔

شیخ احمد نے کہا کہ دار ابجردی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر اہل آبادی جان لیں اور قطان کی روایت میں حسن بن عمارہ نہیں ہے۔ گویا کہ وہ لکھنے میں ساقط ہو گیا ہے۔

۴۱۱۴:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر احمد بن عبید نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو اسماعیل بن ابوادریس نے ان کو اسحق بن صالح نے ان کو عبدالرحیم بن زید عمی نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے نو یا آٹھ افراد سے انہوں نے اس کو خبر دی ہے ابوذر سے وہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ سے کہ جس وقت حاجی اپنے گھر سے نکل جاتا ہے اور تین دن چلتا ہے یا تین راتیں تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسی اس کو اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے۔ اور باقی سارے ایام اس کے لئے درجات ہوتے ہیں اور جو شخص کسی میت کو کفن دے اللہ اس کو جنت کے کپڑے پہنائے گا۔ اور جو شخص کسی میت کو غسل دے وہ اپنے گناہوں سے نکل جائیگا۔ اور جو شخص میت کی قبر پر دفنانے کے لئے مٹی ڈالے گا۔ اس کے لئے ہر چلو کے بدلے میں وزن ہوگا اس کے ترازو میں پہاڑوں سے پہاڑ کے برابر۔

اس روایت کے ساتھ عبدالرحیم متفرد ہے اسی اسناد کے ساتھ اور وہ قوی نہیں ہے۔

حاجی کے ہر قسم پر درجات کی بلندی

۴۱۱۵:.....ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو محمد بن مخلد حضرمی نے ان کو ابراہیم بن صالح بن درہم باھلی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اپنے والد سے فرماتے تھے کہ ہم لوگوں نے مکہ کا سفر کیا جب ہم لوگ وادی بطحاء میں پہنچے ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی آگے حاجیوں کا استقبال کرتا ہے اس نے ہم سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ ہم اہل عراق میں سے ہیں۔ پوچھا کہ کون سے عراق سے ہو تم ہم نے کہا کہ ہم اہل بصرہ سے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ تم کو کون سی حاجت لے آئی ہے ہم آئے ہیں ہم ارادہ کرتے ہیں بیت العتیق کا۔

اس نے پوچھا کہ کیا واقعی تمہیں یہی حاجت لائی ہے یا اور بھی کوئی حاجت ہے یا تجارت وغیرہ؟ ہم نے کہا کہ بالکل نہیں کہنے لگا کہ پھر تم خوش ہو جاؤ۔ میں نے سنا تھا ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص آئے صرف بیت اللہ کا ارادہ کر کے اور اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے تو اس کا اونٹ جو بھی پیر اٹھاتا یا جو بھی پیر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کی ایک غلطی مٹاتا ہے۔ اور ایک درجہ بلند کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بیت اللہ میں پہنچ جائے اور بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اور صفا مروہ کی سعی کرتا ہے۔ پھر حلق یا قصر کراتا ہے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج جنم دیا ہے۔ پھر آیئے اب نئے سرے سے عمل شروع کیجئے۔ پھر اس نے حدیث کو ذکر کیا ان لوگوں نے عشاء کے وقت بیت اللہ کی طرف آنے کے بارے میں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کرنا کہ کون ضمانت دیتا ہے مجھ کو

نماز پڑھنے کی مسجد عشاء میں یعنی ابلہ میں دو رکعت یا چار رکعت۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ ابوہریرہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یہ کیونکر ہے اللہ تجھ پر رحم کرے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ مسجد العشاء سے قیامت کے دن شہدا کو اٹھائے گا ان کے سوا اور کوئی شہید بدر کے شہداء کے ساتھ نہیں اٹھے گا۔

متفرد ہے اس کے ساتھ ابراہیم بن صالح بن درہم۔

حاجی کے سواری کے ہر قدم پر نیکی

۴۱۱۶:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو اسفاطی نے ان کو عقبہ بن مکرم نے ان کو یونس نے ان کو خبر دی ہے ابوسلیمان نے عطاء سے ان کو عبید بن عمر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں حج کرنے والے کی سواری کا اونٹ جو بھی اگلا یا پچھلا قدم اٹھاتا اور رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی لکھتے ہیں اور اس کی ایک برائی مٹاتے ہیں اور اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں۔

۴۱۱۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو شعبہ نے ان کو حبیب بن زبیر اصفہانی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا عطاء بن ابورباح سے کیا آپ کو یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا: نئے سرے سے شروع کریں عمل یعنی حاجی۔ اس نے کہا کہ نہیں بلکہ مجھے خبر پہنچی ہے حضرت عثمان بن عفان سے اور ابوذر غفاری سے کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ حاجی نئے سرے سے عمل شروع کرتے ہیں۔

۴۱۱۸:......ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسن بن عبدالجبار نے ان کو حکم بن موسیٰ نے ان کو یحییٰ بن حمزہ نے ان کو محمد بن ولید زبیری نے ان کو زہری نے ان کو سعید بن میسّب نے ان کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی حضرت عمر کے پاس آیا اور وہ حج کے احکام پورے کر چکا تھا حضرت عمر نے اس سے پوچھا کیا تم نے حج کر لیا ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں: کیا تم نے اجتناب کیا اس چیز سے جس سے تمہیں منع کیا گیا تھا۔ اس نے کہا کہ میں نے اپنی طرف سے تو کوئی کمی کوتاہی نہیں کی۔ حضرت عمر نے فرمایا پھر تو نئے سرے سے اپنے عمل شروع کر۔

حج مبرور

۴۱۱۹:......ہمیں حدیث بیان کی سید ابوالحسین علوی نے ان کو ابوبکر محمد بن حبان واعظ نے اور ان کو خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو محمد بن مندہ اصفہانی نے ان کو بکر بن بکار نے ان کو محمد بن ثابت بنانی نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حج مقبول اور علوی کی روایت میں ہے الحج المبرور۔ کی جزا جنت ہی ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علوی کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ حج مبرور جو فرمایا گیا ہے صبر و بر سے بنا ہے اور اس کا معنی اے نیکی تو حج کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا کہ پاکیزہ بات کرنا اور کھانا کھلانا۔

(۴۱۱۵)......(۱) فی ب فرکب (۲)...... فی ب لأنی

(۴۱۱۸)......(۱) فی (أ) عمر وهو خطأ (۲)...... فی (أ) الحسین

۴۱۲۰:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ اسحاق بن محمد سوسی نے اور احمد بن حسن قاضی نے اور محمد بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب اصم نے ان کو عباس بن محمد دوری نے ان کو یحییٰ بن اسماعیل واسطی نے ان کو عباد بن عوام نے ان کو سفیان بن حسین نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ حج کی نیکی کیا ہے؟ فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کو عام کرنا۔

حج کی تیاری پر بشارت

۴۱۲۱:......اور ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو محمد بن ایوب رازی نے ان کو محمد بن کثیر عبدی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابن ابولیلیٰ نے ان کو عطاء نے ان کو زید بن خالد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا؛

جو شخص حاجی کی تیاری کروائے یا مجاہد کی تیاری کروائے یا اس کے گھر میں اس کا نائب بنے یا روزہ دار کا روزہ کھلوائے اس کے لئے برابر کا اجر ہوگا اور اس کا اپنا اجر بھی کم نہیں ہوگا۔

۴۱۲۲:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو مسدد نے ان کو ابوعوانہ نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے ان کو عطاء نے ان کو زید بن خالد جہنی نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا؛

جو شخص روزہ دار کا روزہ کھلوائے یا کسی کو حج کروائے یا مجاہد کا سامان تیار کردے یا اس کے گھر میں دیکھ بھال کرے اس کے لئے برابر کا اجر ہوگا۔

۴۱۲۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عبدی نے ان کو مفضل بن محمد حیری نے ان کو سلمہ نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو ابومعشر بن شبیب نے۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ نے ان کو اسحٰق نے میرا خیال ہے کہ ابن عیسیٰ نے ان کو خبر دی ہے ابومعشر بن شبیب نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا؛ بے شک اللہ عزوجل البتہ ایک حج کے بدلے میں تین افراد کو جنت میں داخل کریں گے مرنے والا اور میت کی طرف سے حج کرنے والا اور میت کی طرف سے حج کرانے والا۔ یعنی حج کی وصیت کرانے والا)۔

۴۱۲۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے مرو میں ان کو محمد بن لیث نے ان کو عبداللہ بن عثمان نے ان کو ابوحمزہ نے عطاء بن سائب سے ان کو ابوزہیر نے ان کو عبداللہ بن بریدہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ حج میں خرچ کرنا ایسا ہے جیسے جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرنا سو گونا دوہرا۔

۴۱۲۵:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید دینوری محمد بن عبیداللہ بن مہران نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو منصور نے ان کو عطاء بن سائب نے ان کو ابوزہیر ضبی نے۔ پھر اس کو ذکر کیا ہے سوا اس کے کہ اس نے کہا ہے مثل نفقہ فی سبیل اللہ کے ہے درہم سات سو کے برابر ہوگا۔

ماءزمزم مفید ہے

۴۱۲۶:......اور ہمیں خبر دی ہے علی نے ان کو احمد نے ان کو خلف بن عمرو نے ان کو معافی بن سلیمان نے ان کو موسیٰ بن اعین نے ان کو عطاء بن

(۴۱۲۰)......(۱) فی (أ) السدوسی وهو خطأ (۲)...... فی ب جبیر وهو خطأ

(۴۱۲۱)......(۱) فی ب ینقص

(۴۱۲۳)...... (۱) فی (أ) الحسین

سائب نے ان کو علقمہ بن مرثد نے ان کو ابو بریدہ نے ان کو ان کے والد نے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
پھر انہوں نے ذکر کیا ہے حدیث مثل حدیث منصور بن ابوالاسود کے۔

۴۱۲۷:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن ابو علی بن سختویہ نے ان کو سعدویہ نے ان کو عبداللہ بن مؤمل نے ان کو ابن جریج نے ان کو عطاء نے ان کو عبداللہ بن عمرو نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا زم زم کا پانی مفید ہے جس مقصد کے لئے بھی پیا جائے۔

۴۱۲۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعد مالینی نے ان کو ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب شیخ صالح نے ان کو جعفر بن احمد بن دہقان نے ان کو سوید بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا حضرت عبداللہ بن مبارک کو کہ وہ زم زم پر آئے اور پانی سے ایک برتن بھرا اس کے بعد کعبہ کی طرف منہ کیا اور یوں دعا کی۔اے اللہ بے شک ابن ابوموال......ان کو ابن منکدر نے ان کو جابر نے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زم زم ہر اس مقصد کے لئے جس کے لئے پیا جائے۔یہ کئی مشربات ہیں اور یہ قیامت کی پیاس بجھنے کے لئے ہے اسکے بعد اس کو پی لیا تھا۔

یہ غریب ہے ابن ابوالموال کی حدیث سے اس نے منکدر سے۔اس کے ساتھ سوید متفرد ہے ابن مبارک سے اسی طریق سے۔

۴۱۲۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوالحسن بن ابوبکر اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن حسین قصری نے ان ابوکریب نے ان کو خلاد جعفی نے ان کو زہیر بن معاویہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو سیدہ عائشہ نے کہ وہ بوتل میں زم زم اٹھاتیں۔اور یاد کرتیں کہ رسول اللہ نے ایسے کیا تھا۔اس کے علاوہ دیگر نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے ابوکریب سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بیماروں پر ڈالتے تھے اور ان کو پلاتے تھے۔اس کے ساتھ متفرد ہے خلاد بن یزید جعفی۔

۴۱۳۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور محمد بن موسیٰ نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس اصم نے ان کو ہارون بن سلیمان نے ان کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان کو اسرائیل نے ان کو ابواسحاق نے ان کو قیس نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ زم زم سب سے بہترین چیز ہے ان چیزوں میں جو کھانے پینے کے کام آتی ہیں۔اور بیماروں کی شفاء ہے۔یہ روایت موقوف ہے اور تحقیق دوسرے الفاظ بھی روایت کئے گئے ہیں اس حدیث میں ثابت ہے ابوذر سے اس نے نبی کریم سے۔

۴۱۳۱:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ محمد بن یحییٰ کا نواسہ۔ان کو عبدالواحد بن محمد نے ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ان کو حسین بن ولید نے ان کو مالک بن مغول نے ان کو طلحہ ابن مصرف نے وہ کہتے ہیں کہ صالحین کے اخلاق میں سے ہے کہ وہ حج کریں اپنے اہل اولاد کے ہمراہ۔

۴۱۳۲:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے ان کو محمد بن نعیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن منذر سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن فضیل نے ان کو علاء بن سائب نے ان کو یونس بن خباب نے ان کو ابوسعید خدری نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے رب تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کے جسم کو صحیح سالم بنایا اور میں نے اس کے رزق میں برکت دی اس پر پانچ سال گذر گئے وہ میری کسی نادار کے لئے کچھ نہیں بھیجتا۔علی بن منذر نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے ہمارے بعض اصحاب نے کہتے ہیں کہ حسن بن حی کو یہ حدیث پسند آتی اور اچھی لگتی تھی۔اور اس کو لیتے تھے ضروری ہے ایسے آدمی کے لئے جو تندرست ہو آسودہ حال ہو کہ وہ حج کو ترک نہ کرے پانچ سال تک۔علی بن منذر کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے کتنے حج کئے ہیں انہوں نے بتایا کہ چھپن سے اٹھاون کے درمیان اور کہا گیا ہے کہ علاء بن مسیب سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابوسعید سے۔

۴۱۳۳:......ہمیں خبر دی ہے ابومحمد بن ابوحامد مقری نے ان کو علی بن حمشاد نے ان کو محمد بن اسحاق صفار نے ان کو بشر بن ولید نے ان کو خلف

(۴۱۳۲)......(۱) فی ب ویحب

بن خلیفہ نے ان کوعلاء بن میسّب نے ان کوان کے والد نے ان کوابوسعید خدری نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے کہا۔
اللہ عز وجل فرماتے ہیں بے شک میں نے ایک بندے کوجسمانی تندرستی اور صحت عطاء کی۔اور میں نے اس کے رزق میں وسعت دی مگر اس نے پورے پانچ سال میں کسی نادار کے لئے میرے پاس کچھ نہیں بھیجا۔اس طرح راویت کیا ہے اس کوقتیبہ بن سعید نے ان کوخلف بن خلیفہ نے اوراس کوروایت کیا ہے سعید بن منصور نے ان کوخلف نے ایک حدیث جس کووہ مرفوع کرتے ہیں اوراس کوروایت کیا ابن ابوعمر نے عبدالرزاق سے اس نے ثوری سے اس نے علاء بن میسّب سے اس نے اپنے والد سے۔بطور مرفوع روایت کے۔اور روایت کیا ہے اس کومحمد بن رافع نے ان کوعبدالرزاق نے بطور موقوف روایت کے ان کوابوسعید نے۔اور روایت کی گئی ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے اس نے ان کے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے بطور موقوف روایت اور عباس بن ابوصالح سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے بطور مرفوع روایت کے۔

۴۱۳۴:......ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کوعثمان بن احمد سماک نے حنبل بن اسحٰق بن حنبل نے ان کوسعید بن سلیمان نے ان کو شریک نے ان کومحمد بن ابوحمید نے ان کومحمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ اس کومرفوع کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حج کرنے والا کبھی امعر نہیں ہوتا۔حضرت جابر سے کہا گیا کہ امعار کیا ہے فرمایا کہ ماافتقر۔وہ محتاج نہیں ہوتا غریب نہیں ہوتا۔اس میں محمد بن حمید راوی ضعیف ہے۔

۴۱۳۵:......ہمیں خبر دی ہے ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کوابوعبداللہ صفار نے ان کوابوبکر بن ابودنیا نے ان کومحمد بن ادریس نے کہ اس نے حدیث بیان کی حکام رازی سے ان کوابوحاتم نے ان کوحسن بن عمیرہ نے وہ کہتے ہیں کہ حسن سے کہا گیا کہ بے شک لوگ کہتے ہیں کہ حاجی کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔اس نے کہا کہ بے شک وہ سب سے زیادہ دفع کرتا ہے اس چیز کوجواس پر ہو۔

اللہ سے جنت کا سوال

۴۱۳۶:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبیداللہ حرفی نے ان کومحمد بن علی کوفی نے ان کوحسن بن علی بن عفان نے ان کوزید بن حباب نے ان کوسفیان نے ان کوابواسحاق نے خثیمہ بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ جب تم اپنا حج پورا کرلو تو اللہ سے جنت کا سوال کرو پس شاید کہ وہ (عطا کردے)۔

مسجد نبوی اور مسجد حرام

۴۱۳۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ محمد بن خیران زاہد سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا ابوسعید حسن بن احمد اصطخری شافعی سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا یحییٰ بن معاذ رازی سے وہ کہتے ہیں اپنی تقریروں میں مجھ سے دعوت ہے اس سے کئی آرزوئیں ہیں۔مدینے کی حاضری۔قبر رسول کی زیارت۔مسجد نبوی میں نماز اور مسجد قباء میں نماز۔

۴۱۳۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کوابوبکر بن اسحٰق نے ان کوبشر بن موسیٰ نے ان کوحمیدی نے ان کوسفیان نے ان کوزہری نے ان کوسعید بن میسّب نے ان کوابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا۔میری اس مسجد میں نماز پڑھنا بہتر ہے۔ اور کہا ایک بار۔افضل ہے ہزار نماز سے اس کے ماسواہ میں سوائے مسجد الحرام کے۔
ان کومسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث سفیان سے۔

۴۱۳۹:......ہمیں خبر دی ہے ابوطاہر فقیہ نے ان کوابوحامد بن بلال نے ان کواحمد بن ازہر نے ان کونضر بن شمیل نے ان کومحمد بن عمر نے ان کو ابوسلمہ نے ان کوابو ہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

☆......فی الأصل (الأحجم)

میری اس مسجد میں نماز پڑھنا بہتر ہے ایک ہزار سے اس کے ماسوا میں سوائے مسجد الحرام کے۔

۴۱۴۰:......ہمیں خبر دی ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن ہارون بن حمید نے ان کو محمد بن یزید آدمی نے ان کو سعید بن سالم قداح نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو اسماعیل بن عبید اللہ نے ام درداء سے اس نے ابودرداء سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحاق صنعانی نے ان کو محمد بن یزید بن خالد آدمی نے ان کو سعید بن سالم نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو اسماعیل بن عبید اللہ نے ان کو ام درداء نے ان کو ابودرداء نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے ہیں کہ مسجد الحرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت دیگر مساجد پر ایک لاکھ نماز کی ہے اور میری مسجد میں نماز پڑھنا دیگر مساجد کے مقابلے میں ایک ہزار نماز کی فضیلت ہے اور بیت المقدس میں پچاس ہزار نماز ہے۔

دونوں کی حدیث کے الفاظ برابر ہیں سوائے اس کے کہ صنعانی نے کہا کہ پانچ سو سال۔

۴۱۴۱:......ہمیں خبر دی ابوالقاسم اسماعیل بن ابراہیم بن علی بن عروہ بندار نے بغداد میں ان کو ابوسہل بن زیاد قطان نے ان کو ابوالفضل صالح بن محمد رازی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو حماد بن زید نے ''ح''۔

۴۱۴۲:......اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو عارم نے ان کو عاد بن زید نے ان کو حبیب معلم نے ان کو عطاء نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے ایک ہزار نماز سے اس کے ماسوا میں۔سوائے مسجد الحرام کے اور مسجد الحرام میں نماز پڑھنا افضل ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نماز۔

اور سلیمان کی روایت میں ہے عبداللہ بن زبیر سے۔

۴۱۴۳:......اور ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو داؤد بن ربیع بن صبیح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عطا ابن ابورباح سے وہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر ہم لوگوں کو وعظ فرما رہے تھے۔اچانک انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔میری اس مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے ایک ہزار نماز سے اس کی ماسوا میں سوائے مسجد الحرام کے اور مسجد الحرام کی نماز افضل ہے۔ایک سو سے (یعنی سو ہزار یعنی ایک لاکھ)۔

عطاء فرماتے ہیں کہ گویا کہ کہا مائۃ الف سو برس وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابومحمد یہ فضیلت جو ذکر رہے ہو صرف مسجد الحرام میں ہے یا پورے حرم میں انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ پورے حرم میں اور بے شک حرم پورے کا پورا مسجد ہے۔

۴۱۴۴:......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابومحمد عبداللہ بن محمد بن اسحاق قاضی نے ان کو ابویحیٰی بن ابومسرہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابراہیم بن ابویحیٰی نے ان کو عثمان بن اسود نے ان کو مجاہد نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا میری مسجد میں نماز پڑھنا ایک ہزار نماز ہے اور مسجد الحرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز اور بیت المقدس میں پانچ سو نماز۔

۴۱۴۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ حسن بن حسن بن ایوب طوسی سے ان کو ابوحاتم رازی نے ان کو محمد بن بکار بن بلال نے ان کو سعید بن بشیر نے ان کو قتادہ نے ان کو عبداللہ بن صامت نے ان کو ابوذر نے کہ بے شک اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۴۱۴۲)......أخرجه المصنف فی السنن (۲۴۶/۵) من طریق حماد بن زید

(۴۱۴۳)......أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۱۳۶۷)

(۴۱۴۵)...... (۱) سقط من أ وأثبتناه من ب

نماز کے بارے میں بیت المقدس میں افضل ہے یا نماز پڑھنا مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو انہوں نے فرمایا کہ

میری مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے اس میں چار نمازیں پڑھنے سے اور البتہ اچھا نماز پڑھنے والا وہ ہے جو ارض محشر میں یا منشر میں پڑھے۔ اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ ایک چابک کے برابر یا کہا تھا کہ آدمی کی کمان کے برابر جہاں سے بیت المقدس دیکھا جا سکے۔اس کے لئے بہتر ہوگا یا اس کی طرف محبوب ہوگا ساری دنیا سے۔

ریاض الجنۃ

۴۱۴۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے آخرین میں انہوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو عبداللہ بن حبیب بن عبدالرحمٰن نے ان کو حفص بن عاصم نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: وہ جگہ جو میری منبر اور میرے گھر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔(یعنی قیامت کے دن میرا منبر میرے حوض پر بھی بچھایا جائے گا۔)

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے عبیداللہ بن عمر کے حدیث سے۔

۴۱۴۷:......ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف نے ان کو ابوالحسن محمد بن نافع بن اسحاق خزاعی نے ان کو فضل بن محمد نے ان کو ہارون بن موسیٰ فروی نے ان کو ان کے دادا ابوعلقمہ نے ان کو محمد بن منکدر نے ان کو جابر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

میری اس مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے ایک ہزار نماز سے اس کے ماسوا میں۔سوائے مسجد الحرام کے اور میری اس مسجد میں جمعہ پڑھنا افضل ہے ایک ہزار جمعہ سے ماسوا میں سوائے مسجد الحرام کے اور میری اس مسجد میں رمضان گذارنا افضل ہے ایک رمضان سے اس کے ماسوا میں۔ سوائے مسجد الحرام کے۔

۴۱۴۸:......اور ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن یوسف نے ان کو عبدالرحمٰن بن یحییٰ قاضی زہری نے مکہ مکرمہ میں ان کو عبداللہ بن سعدویہ مروزی نے ان کو ہارون بن موسیٰ مروزی نے ان کو عمر بن ابوبکر نے ان کو قاسم بن عبداللہ نے ان کو عمر نے ان کو کثیر بن عبداللہ مزنی نے ان کو نافع نے ان کو عبداللہ بن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مثل ہزار نماز کے ہے دیگر مساجد کے مقابلے میں، سوائے مسجد الحرام کے اور مدینے میں ماہ رمضان کے روزہ رکھنا مثل ہزار مہینوں کے روزوں کے ہے ماسوا رمضان کے مقابلے میں۔اور مدینے میں نماز جمعہ مثل ہزار جمعہ کے ہے ماسوائے مدینے کے مقابلے میں۔یہ اسناد کئی بار ضعیف ہے۔

۴۱۴۹:......ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے بطور املاء کے ان کو ابوسعید بن اعرابی نے ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے ان کو یحییٰ بن عبدالحمید نے ان کو ابوالحسن محمد بن ابوالمعروف اسفرائنی نے ان کو عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب بن ماس نے ان کو ابو برزہ مفضل بن محمد حاسب نے ان کو یحییٰ حمانی نے ان کو عبدالرحیم بن زید عمی نے ان کو ان کے والد نے ان کو سعید بن جبیر نے ان کو ابن عباس نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص رمضان المبارک اول سے آخر تک مکے میں پالے روزے بھی رکھے اور قیام بھی کرے تراویح پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ رمضان لکھ دیں گے (بغیر مکے کے مقابلے میں) اور ہر یوم اس کے لئے مغفرت ہوگی اور شفاعت ہوگی اور ہر رات کے بدلے میں مغفرت ہوگی اور شفاعت ہوگی۔اور ہر روز کے بدلے میں اللہ کی راہ میں مجاہد تیار کر کے روانہ کرنے کا اجر ہوگا اور ہر روز کے لئے ایک مستجاب اور مقبول دعا ہوگی۔

یہ الفاظ ابو یوسف کی حدیث کے ہیں۔اور اسفرائنی نے فرس اور سوار کا ذکر نہیں کیا اور باقی برابر ہیں۔

اور عبدالرحمٰن بن زید عمی ضعیف ہے۔ایسی حدیثیں لاتا ہے جن کی متابع ثقہ راوی نہیں لاتے ہیں۔واللہ اعلم۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام

۴۱۵۰:......ہمیں خبر دی ابوذر عبد بن احمد بن محمد ہروی نے جو کہ ہم لوگوں کے پاس آئے تھے۔ان کو خبر دی ابوالفضل بن ابوالقاسم نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کو محمد بن بشر نے ان کو عبیداللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ وہ جب سفر سے آتے تھے تو پہلے پہلے قبر رسول پر جاتے ان پر صلوٰۃ اور سلام پڑھتے اور اپنے لئے دعا مانگتے اور قبر کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے۔اس کے بعد ابوبکر صدیق پر سلام پڑھتے تھے اس کے بعد یوں کہتے تھے السلام علیک یا ابہ آپ کے اوپر سلام ہو اے میرے والد محترم۔

۴۱۵۱:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث اصفہانی فقیہ نے ان کو ابوالحسین علی بن عمر حافظ نے ان کو ابوعبید نے اور قاضی ابوعبداللہ اور ابن مخلد نے انہوں نے کہا انہوں نے ان کو ولید سری نے ان کو وکیع نے ان کو خالد بن ابومخلد نے اور ابن عون نے ان کو شعبی نے اور اسود بن میمون نے ان کو ہارون ابوقزعہ نے ان کو ایک آدمی نے آل حاطب سے ان کو حاطب نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔جو میری زیارت کرے میری موت کے بعد وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زیارت کی میری زندگی میں اور جو شخص انتقال کر جائے دو میں سے ایک حرم میں (مکہ یا مدینہ) وہ قیامت کے روز امن والوں میں اٹھایا جائے گا۔

اسی طرح پایا ہے میں نے اس کو اپنی کتاب میں اور اس کے ماسوا نے کہا ہے سوار بن میمون نے اور کہا گیا ہے کہ میمون بن سوار نے اور وکیع نے وہ وہی ہے جس سے روایت بھی ہے۔

اور تاریخ بخاری میں ہے کہ میمون بن سوار عبدی نے ہارون ابوقزعہ نے ایک آدمی سے اولاد حاطب سے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص مر جائے دو میں سے ایک حرم میں۔یوسف بن راشد نے کہا ہمیں خبر دی ہے وکیع نے ان کو میمون نے۔

مدینہ کی رہائش کی اہمیت

۴۱۵۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی علی بن عمر حافظ نے ان کو احمد بن محمد حافظ نے ان کو داؤد بن یحییٰ نے ان کو احمد بن حسن ترمذی نے ان کو عبدالملک بن ابراہیم جدی نے ان کو شعبہ نے ان کو سوار بن میمون نے ان کو ہارون بن قزعہ نے ایک آدمی سے آل خطاب میں سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا؛

جس نے قصداً میری زیارت کی وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہوگا۔اور جو شخص مدینے میں رہائش اختیار کرے اور اس کے مشکلات پر صبر کرے میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ بھی بنوں گا اور سفارشی بھی اور جو شخص دو میں سے ایک حرم میں مر جائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو امن والا اٹھائیں گے۔

اسی طرح کہا اس نے جو آل خطاب سے تھا۔اور اس کو روایت کیا ہے ابوداؤد طیالسی نے۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

۴۱۵۳:......ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے ان کو عبداللہ بن جعفر نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو سوار بن میمون نے

(۴۱۵۱)......(۱) فی ب خالد

(۴۱۵۲)......(۱) فی (أ) عمر بن علی وھو خطأ

ان کوابوالجراح عبدی نے ان کو آل عمر میں سے ایک آدمی نے اس نے عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص میری قبر کی زیارت کرے۔ یا کہا کہ جو شخص میری زیارت کرے میں اس کے لئے سفارشی یا گواہ ہوں گا اور جو شخص دو میں سے ایک حرم میں مرجائے قیامت کے دن وہ امن والوں میں اٹھے گا۔

۴۱۵۴:......اور روایت کیا ہے حفص بن ابوداؤد نے اور وہ ضعیف ہے لیث بن ابوسلیم سے اس نے مجاہد سے اس نے ابن عمر سے بطور مرفوع روایت۔ جو شخص حج کرے اور میری قبر کی زیارت کرے میری موت کے بعد۔ وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

ہمیں اس کی خبر دی ہے ابوسعید مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی نے ان کو عبداللہ بن محمد بغوی نے ان کو ابوالربیع زہرانی نے ان کو حفص نے اس حدیث کے ساتھ۔

۴۱۵۵:......اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن اسحاق صفار نے ان کو ابن بکار نے ان کو حفص بن سلیمان نے پس اس نے اس کو ذکر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

اس روایت میں حفص متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے حدیث کی روایت میں۔

۴۱۵۶:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے بطور املاء کے ان کو محمد بن موسیٰ بصری نے ان کو عبدالملک بن قریب نے ان کو محمد بن مروان نے اور وہ یتیم ہے اولا دسدی میں سے میں اسے ملا تھا بغداد میں وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو بھی بندہ مجھ پر سلام بھیجتا ہے میری قبر کے پاس اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کرتے ہیں جو وہ سلامتی میرے اوپر پہنچاتا ہے۔ اور اس کے دنیا اور آخرت کے معاملے میں اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ اور سفارشی ہوں گا۔ یا اللہ تعالیٰ اس کی دنیا آخرت کی ہر حاجت کی کفالت فرمائیں گے۔

۴۱۵۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے۔ ان کو حدیث بیان کی ہے سعید بن عثمان جرجانی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے ان کو خبر دی ہے ابوالمثنیٰ سلیمان بن یزید کعبی نے ان کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مدینے میں میری زیارت کرے ثواب طلب کرتے ہوئے میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ اور سفارشی بنوں گا۔

۴۱۵۸:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن عیسیٰ نے ان کو احمد بن عبدوس بن حمدویہ صفار نیساپوری نے ان کو ایوب بن حسن نے ان کو محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک نے مدینہ منورہ میں۔ ان کو سلیمان بن یزید کعبی نے ان کو انس بن مالک نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو شخص دو میں سے کسی ایک حرم میں فوت ہو جائے قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا اور جو شخص ثواب طلب کرنے کی غرض سے میری زیارت کرے مدینہ میں وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔

۴۱۵۹:......ہمیں خبر دی ابوسعد مالینی نے ان کو ابواحمد بن عدی حافظ نے ان کو محمد بن موسیٰ حلوانی نے ان کو محمد بن اسماعیل بن سمرہ نے ان کو موسیٰ بن ہلال نے ان کو عبداللہ عمری نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص میری قبر کی زیارت کرے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

(۴۱۵۳)......(۱) فی مسند الطیالسی (نوار) بدلاً من سوار وهو خطأ (۲)...... مابین المعکوفتین سقط من أ

أخرجه المصنف من طریق الطیالسی (۶۵)

(۴۱۵۴)......(۱) غیر واضح فی (أ)

(۴۱۵۹)......أخرجه المصنف من طریق ابن عدی (۲۳۵۰/۶) فی ترجمة موسى بن هلال وقال ابن عدی أرجو أنه لاباس به

کہا گیا ہے موسیٰ بن ہلال عبدی نے ان کو عبید اللہ بن عمر نے۔

۴۱۶۰:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل محمد بن ابراہیم نے ان کو محمد بن زنجویہ قشیری نے ان کو عبداللہ بن محمد بن قاسم بن ابو مریم وراق نے اور وہ نیساپوری تھا اصل میں بغداد میں رہائش پذیر تھا۔ اس کو خبر دی موسیٰ بن ہلال عبدی نے پھر اس نے اسی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ اور اسی طرح اس کو روایت کیا فضل بن سہل نے موسیٰ بن ہلال سے اس نے عبیداللہ سے اور برابر ہے، کہا ہے عبیداللہ نے یا عبداللہ نے۔ وہ منکر ہے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اس کو اس کے سوا دوسرا کوئی نہیں لایا۔

۴۱۶۱:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو علی بن حمشاذ عدل نے ان کو محمد بن ایوب نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو مالک بن انس نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے کہ وہ قبر رسول پر آتے تھے اور رسول اللہ پر سلام پڑھتے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پر۔ اور روایت گذر چکی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو بھی شخص مجھ پر سلام پڑھے گا اللہ تعالیٰ مجھ پر روح واپس لوٹا دیں گے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں گا اسی حدیث کے معنی میں۔ واللہ اعلم یوں بھی ہے مگر حال یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح واپس کر چکے ہوں گے لہٰذا میں اس پر سلام کا جواب دوں گا۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تفریح کی جگہ بنانے کی ممانعت

۴۱۶۲:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو احمد بن صالح نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پڑھی عبداللہ بن نافع پر ان کو خبر دی ہے ابن ابوذئب نے ان کو سعید مقبری نے ان کو ابوہریرہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تم اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ (بلکہ ان میں نماز اور تلاوت و ذکر اللہ کیا کرو) اور میری قبر کو عید اور خوشی کی جگہ نہ بناؤ (بلکہ باعث عبرت و نصیحت و برکت و رحمت بناؤ باعث سیر و تفریح نہیں احترام و عظمت ملحوظ خاطر رہے) اور مجھ پر صلوات بھیجو بے شک آپ کی صلوات مجھ تک پہنچے گی تم جہاں کہیں ہو گے۔ (یعنی فرشتے رحمت باری کے تحفے لے کر حاضر ہوتے رہیں گے سبحان اللہ کیا عظمت شان ہے۔)

اللهم صل وسلم من عبدک الضعیف الجاروی علی سیدنا و مولانا محمد صلوٰۃ دائمۃ کما ھو اھلہ.

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کا جواب

۴۱۶۳:......ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ان کو حامد بن محمد بن عبداللہ ہروی نے ان کو محمد بن یونس قرشی نے ان کو عبداللہ بن عبید نے ان کو ان کے والد نے ان کو محمد بن منکدر نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر کو دیکھا کہ وہ قبر رسول کے پاس رو رہے تھے۔ اور وہ کہہ رہے تھے کہ یہاں پر آنسو جھلک جاتے ہیں۔ میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرما رہے تھے جو کچھ جگہ بھی ہے میری قبر کے اور میرے منبر کے درمیان وہ باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔

۴۱۶۴:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو حسن بن صباح نے ان کو معن نے ان کو عبداللہ بن منیب بن عبداللہ بن ابوامامہ نے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا کہ وہ قبر رسول پر آئے اور کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تو مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ نماز شروع کر رہے ہیں مگر انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا اس کے بعد وہ ہٹ گئے۔

(۴۱۶۱)...... (۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من أ

(۴۱۶۲)......(۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من ب

۴۱۶۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید بن ابوعمرو نے دونوں نے کہا کہ ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابوالدنیا نے ان کو سوید بن سعید نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابوالرجال نے ان کو سلیمان بن سحیم نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ لوگ جو آتے ہیں اور آپ کے اوپر سلام کہتے ہیں کیا آپ ان کا سلام سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں میں ان کو جواب بھی دیتا ہوں۔

۴۱۶۶:......ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن فراس نے مکہ مکرمہ میں۔حدیث بیان کی ان کو محمد بن صالح نے ان کو زیاد بن یحییٰ نے ان کو حاتم بن وردان نے وہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز ڈاک یا پیغام روانہ کرتے تھے۔حالانکہ وہ ارادہ کرتے تھے مدینہ کا تاکہ ان کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا جائے۔

۴۱۶۷:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابن ابوالدنیا نے ان کو حدیث بیان کی اسحاق بن حاتم مدائنی نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو رباح بن بشیر نے ان کو یزید بن ابوسعید مقبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس آیا جب وہ شام تھے اور خلیفہ وقت تھے، جب میں ان کو الوداع کرنے لگا تو انہوں نے کہا مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے جب تم مدینہ منورہ جاؤ تو قبر رسول کی زیارت کرنا اور ان کو میری طرف سے سلام کہنا۔محمد بن اسماعیل نے ابن ابی فدیک سے کہا کہ میں نے یہ بات عبداللہ بن جعفر کو بیان کی۔انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ہے فلاں نے کہ عمر بن عبدالعزیز شام سے مدینہ آپ کی طرف پیغام بھیجتے تھے۔

۴۱۶۸:......ہمیں خبر دی ابوسعید نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو سعید بن عثمان نے ان کو ابن ابوفدیک نے ان کو خبر دی عمر بن حفص نے کہ ابن ابی ملیکہ کہتے تھے کہ جو شخص پسند کرے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو وہ اس چراغ کا رخ کرے جو قبلہ کی طرف ہے قبر کے پاس اپنے سر کے قریب۔

۴۱۶۹:......ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمر نے ان کو ابوعبداللہ صفار نے ان کو ابوبکر بن ابودنیا نے ان کو سعید بن ابوعثمان نے ان کو ابن ابوفدیک نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا بعض ان سے جس کو میں نے پالیا وہ کہتے تھے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص قبر رسول کے پاس کھڑا ہو جائے۔ اور اس آیت کو پڑھے۔

ان اللّٰہ و ملئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنو اصلوا علیہ و سلموا تسلیماً.

اس کے بعد یہ کہے۔

اللہ رحمت نازل کرے آپ کے اوپر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صلی اللّٰہ علیک یا محمد) یہاں تک کہ ستر مرتبہ یہ کہے لہٰذا اس کو ایک فرشتہ جواب دیتا ہے۔(صلی اللّٰہ علیک یافلان لم یسقط لک حاجۃ) اللہ تجھ پر رحمت کرے اے فلانے تیری کوئی حاجت ساقط نہیں ہوگی۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ستّر ہزار فرشتوں کا صلوٰۃ پڑھنا

۴۱۷۰:......ہمیں خبر دی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی محمد بن حسین نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث بن سعد نے ان کو

(۴۱۶۷)......(۱) فی ب یبرد

(۴۱۶۸)......(۱) فی (أ) یقول (۲)......فی (أ) القنادیل

(☆)...... فکذا بالأصل

خالد بن یزید نے ان کو ابن ابو ہلال نے ان کو وہب بن منبہ نے یہ کہ کعب الاحبار نے کہا جب بھی کوئی ستارہ طلوع ہوتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ قبر رسول کو گھیر لیتے ہیں وہ اپنے پروں کو ہلاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰت بھیجتے ہیں (رحمت کے نزول کی دعا کرتے ہیں) یہاں تک کہ جب شام کرتے ہیں وہ اوپر چلے جاتے ہیں اور انہیں کی مثل (ستر ہزار) اور نیچے اترتے ہیں اور وہ بھی انہیں کی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین پھٹے گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ستر ہزار فرشتوں کی جماعت میں قبر سے نکلیں گے اور وہ فرشتے حضور کی تعظیم بجا لائیں گے۔

۴۱۷۱:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلیمان نے ان کو شافعی نے ان کو ہمارے اصحاب کے ثقہ راویوں نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک حجرہ میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف دیوار کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور وہ دیوار کے لحد جس کے نیچے ہے وہ حجرے کے قبلہ کے جانب ہے اور بے شک آپ کی لحد دیوار کے نیچے ہے۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حصار

۴۱۷۲:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن احمد بن سعید رازی نے ان کو ابوزرعہ عبیداللہ بن عبدالکریم نے ان کو عبداللہ بن جعفر بن وردان نے مولیٰ فرافصہ بن عمیر حنفی نے مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کو ان کے والد وردان نے اور وردان کو حضرت عمر بن عبدالعزیز کی حکومت میں مسجد نبوی کی تعمیر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ وہ (راوی) کہتے ہیں کہ وردان نے کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کا مشرقی حصہ (پرانا ہو کر) گر گیا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے بلایا گیا اور میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس حاضر ہو گیا۔ وردان کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ لوگ کہیں ہم سے غالب آ جائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر (یعنی زیارت کے لئے زبردستی ہجوم کر آئیں دروازے کھولنے اور تعمیر کے وقت) لہٰذا میں نے (اس امر کی پیش بندی کرنے کے لئے) میں نے ستون منگوائے وہ مجھے لا کر دے دیئے گئے۔ اس کے بعد میں نے حکم دیا کہ ان ستون کے ساتھ قبر رسول کے گرد حصار بنایا جائے (وہ بن گیا تو) میں نے اس پر چاروں طرف خیمہ کی قناعت لگا دی لہٰذا اس طرح مدینے میں یہ قنات اور پردہ کا پہلا خیمہ نما پردہ تھا جو مدینے میں دیکھا گیا لہٰذا میں نے اس پر یعنی قبر رسول پر یوں پردہ ڈال دیا۔ (یہ کام رات میں کر لیا یہ کام اس لئے کیا گیا تا کہ قبر رسول کی بے پردگی نہ ہونے پائے۔) جب ہم نے صبح کی تو عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ اندر داخل ہو جاا ے وردان لہٰذا میں اکیلا اندر داخل ہوا۔ اور مہاجرین وانصار کے بیٹے اور دیگر عرب ہاتھوں ہاتھ لیتے گئے وہ مٹی وغیرہ جو میں نکال رہا تھا، یہاں تک کہ میں اس دیوار تک پہنچ گیا جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قدم تھا۔

میں نے جب اس کو دیکھا تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین یہ ایک قدم ہے ایک پیر ہے جو میرے سامنے دراز ہے۔ لہٰذا عمر بن عبدالعزیز یہ سن کر گھبرا گئے اور جو لوگ قریش اور انصار میں سے ان کے ساتھ تھے اور عرب سب لوگ گھبرا گئے کہ شاید رسول اللہ کا پیر ہے۔ چنانچہ حضرت سالم نے ان سے کہا اے امیر المؤمنین آپ نہ گھبرائیے یہ میرے باپ اور آپ کے باپ حضرت عمر بن خطاب کا پیر ہے رضی اللہ عنہ میں نے سنا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ حضرت عمر لمبے آدمی تھے دفن کے وقت ان کی لحد چھوٹی پڑ گئی تھی لہٰذا ان کے قدموں کے لئے دیوار کے نیچے ان لوگوں نے کھودی تھی جگہ کی کمی کی وجہ سے۔ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا چھپا دے تو ان دونوں کو اے وردان اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ وردان کہتے ہیں کہ میں نے ان کے دونوں قدموں پر طاق اور آلہ بنا دیا۔ عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے میرے لئے تینوں مبارک قبروں کی کیفیت وصورت ایسے بیان کی تھی جیسے اس کے لئے ان کے والد وردان نے بیان کی تھی کہ اس طرح ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر۔ اور ابوزرعہ نے کہا مجھے یوں تفصیل بتائی گئی ہے کہ ہر قبر برابر ہے اپنے ساتھی کے سینے کے (جن کے محل وقوع کی صورت اس طرح ہے۔)

قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

قبر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قبر عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۱۷۳:......بخاری نے اپنی کتاب میں روایت کی ہے فروہ سے اس نے علی سے اس نے ہشام بن عروۃ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ جب ولید بن عبدالملک کی حکومت میں ان قبروں سے دیوار گر گئی تھی تو وہ لوگ اس کی بنیاد بنانے لگے تو ان کے لئے قدم ظاہر ہو گیا لہٰذا وہ گھبرا گئے اور انہوں نے گمان کیا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قدم ہے مگر انہوں نے کوئی ایسا آدمی نہ پایا جو اس کو پہچان سکے یہاں تک کہ ان سے حضرت عروہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم یہ قدم رسول نہیں ہے یہ حضرت عمر کا قدم ہے (پیر ہے)۔

شیخ احمد کا قول

شیخ احمد بیہقی فرماتے ہیں کہ تحقیق یہ ممکن ہے کہ یہ واقعہ پیش آیا ہو مدینے پر عمر بن عبدالعزیز کی حکومت میں ولید بن عبدالملک کی طرف سے جو حکومت تھی۔

پھر یہ بھی ممکن ہے کہ عروہ اور سالم دونوں نے یہ بات اسی موقع پر کہی ہو تو اس توجیہ وتطبیق سے دونوں روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۴۱۷۴:......ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان اہوازی نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو علی بن حسین بن بیان مقری نے ان کو محمد بن سابق نے ان کو ورقاء بن عمر نے ان کو عمرو بن دینار نے ان کو طلق بن حبیب نے کہ قزعہ نے حضرت ابن عمر سے کہا میں نے نذر مانی تھی کہ میں بیت المقدس جاؤں گا۔ ابن عمر نے فرمایا: یقینی بات ہے کہ رخت سفر باندھا جاتا ہے صرف تین مساجد کی طرف۔ مسجد بیت المقدس، مسجد الحرام اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۴۱۷۵:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اسحٰق بن محمد بن یوسف طوسی نے اپنی اصل کتاب سے ان کو ابوالعباس بن یعقوب نے ان کو عباس بن ولید بن فرید نے ان کو خبر دی ان کے والد نے انہوں نے سنا اوزاعی سے وہ کہتے تھے کہ ان کو حدیث بیان کی ربیعہ بن فرید نے اور یحییٰ بن ابوعمرو شیبانی نے دونوں نے کہا ان کو خبر دی ہے عبداللہ بن فیروز دیلمی نے وہ کہتے ہیں کہ میں داخل ہوا عبداللہ بن عمرو بن العاص کے پاس۔ اس نے حدیث ذکر کی۔ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔

بے شک سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگی تھیں اللہ نے اس کو دو عطا کیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ نے اس کو تینوں عطا کر دی ہوں گی۔ انہوں نے اللہ سے یہ مانگا تھا کہ ایسا فیصلہ کرنے کی قوت عطا کر جو اللہ کے حکم کے مطابق ہو اللہ نے یہ چیز ان کو عطا کر دی اور یہ مانگا تھا کہ ایسی حکومت عطاء کر جو ان کے بعد کسی کے شایان شان نہ ہو یہ بھی اللہ نے ان کو دے دی اور تیسری یہ دعا مانگی تھی کہ جو آدمی اس کے گھر سے مسجد بیت المقدس میں نماز پڑھنے کے لئے نکلے وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے جیسے اس کو اس کی ماں نے ابھی جنا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ دعا بھی اللہ نے ان کی مان لی ہوگی۔

(۴۱۷۴)......(۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من ب (۲)...... فی ب ثلاثۃ

(۴۱۷۵)......(۱) مابین المعکوفتین زیادۃ من ب (۲)...... مابین المعکوفتین زیادۃ من ب

بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۴۱۷۶:......ہمیں خبر دی ابوعلی بن شاذان بغدادی نے ان کو عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو عبداللہ بن بحر ہلال نے ان کو روح بن عطیہ ابوالولید نے ان کو سعید بن عبدالعزیز دمشقی نے اور عثمان بن عطاء نے ان کو زیادہ بن ابوسودہ نے میمونہ زوجہ رسول سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیت المقدس نہ جاسکے کہ وہاں نماز پڑھے۔ اسے چاہئے کہ وہ تیل بھیج دے جس کے ساتھ اس میں چراغ جلایا جائے۔

۴۱۷۷:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابومحمد بن زیاد نے ان کو محمد بن اسحاق ثقفی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحٰق قرشی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس مدینے میں ایک آدمی تھا وہ جس وقت کوئی غلط اور منکر کام دیکھ لیتا مگر اس کو رد کر دینے اور بدل دینے کی سکت بھی نہ رکھتا تو وہ قبر رسول پر آ کر یہ شعر کہتا:

ایا قبر النبی وصاحبیه الا یاغوثنا لو تعلمون

آ گاہو جاا ے قبر نبی اور اے قبر رفیقین نبی اگر تم ہمیں جانتے ہو تو ہماری فریاد سننے والو سنو آگاہ ہو جاؤ۔

روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سفارش کی درخواست

۴۱۷۸:......ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے ان کو عمرو بن محمد بن عمرو بن حسین بن بقیہ نے بطور املاء کے ان کو سکر ہروی نے ان کو ابوزید رقاشی نے ان کو محمد بن روح بن یزید بصری نے ان کو حدیث بیان کی ابوحرب بلالی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے حج کیا جب وہ مسجد نبوی کے دروازے پر آئے تو اس نے اپنی سواری بیٹھائی اور اس کے پیروں میں رسی ڈالی پھر وہ مسجد میں داخل ہو گئے۔ یہاں تک کہ وہ قبر رسول پر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے بالمقابل کھڑے ہوئے اور بولے السلام علیک یارسول اللہ۔ اس کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام کہا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اس کے بعد وہ رسول اللہ کی طرف منہ کر کے کہنے لگے میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان جائیں یا رسول اللہ میں گناہوں اور خطاؤں کے بوجھ سے لدا ہوا ہوں بوجھل ہو رہا ہوں تیرے رب کے پاس تجھے سفارشی بناتا ہوں کیونکہ اس نے اپنی محکم کتاب میں یہ فرمایا ہے؛

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جآؤک فاستغفروا اللّٰه واستغفر لهم الرسول لو جدوا اللّٰه تواباً رحیماً.

اگر وہ لوگ جب کہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھے تو تیرے پاس آ جاتے اور وہ اللہ سے معافی مانگتے اور رسول ہی ان کے لئے معافی مانگتا تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پالیتے۔

اور حال یہ ہے کہ میں بھی آپ کے پاس آیا ہوں میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان میں گناہوں اور خطاؤں سے لدا ہوا ہوں آپ سے شفاعت کا طلب گار ہوں آپ کے رب کے آگے کہ وہ میرے گناہ معاف کر دے اور یہ کہ آپ میرے بارے میں سفارش کریں۔ اس کے بعد وہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوا۔ اور یہ کہہ رہے تھے۔

یا خیر من دفنت فی الارض اعظمه فطاب من طیبه الا بقاع والا کم

اے وہ بہترین ہستی زمین میں جس کی ہڈیاں مدفون ہیں زمین کے خطے اور ٹیلے اور پہاڑ ان کی خوشبو سے مہک رہے ہیں۔

(۴۱۷۸)......(۱) فی ب أبویزید (۲)......مابین المعکوفتین زیادة من ب

(۳)...... فی ب أستشفع (۴)......فی أ الترب

نفسی الفداء لقبر انت ساکنه فیه العفاف وفیه الجود و الکرم

میری روح فدا ہو جائے اس قبر پر جس میں آپ رہتے ہیں اور حقیقت پاکدامنی، سخاوت اور مہربانی وہیں آرام فرما ہیں۔

اس روایت کے علاوہ دوسری میں ہے:

فطاب من طیبه القیعان والا کم

ان کی خوشبو سے معطر ہیں میدان اور ٹیلے (یا پہاڑ)۔

مدینہ کی تکالیف پر صبر

۴۱۷۹:...... ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے بطور املاء کے ان کو محمد بن یعقوب اصم نے ان کو محمد بن عبید اللہ بن منادی نے ان کو شجاع بن ولید نے ان کو ہاشم بن ہاشم نے ان کو ابوصالح مولی ساعدبین نے ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک کچھ لوگ نکلتے ہیں اپنے خاندانوں کے ساتھ اور وہ کہتے ہیں ہم خیر طلب کرتے ہیں حالانکہ خیر اور مدینہ خیر ہے بہتر ہے ان کے لئے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ جو شخص مدینے کی تکلیفوں پر اور اس کی سختی پر صبر کرتا ہے میں اس کے لئے گواہ ہوں گا یا کہا تھا کہ میں سفارشی ہوں گا یا دونوں باتیں اکٹھی ہوں گی قیامت کے دن۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بے شک مدینہ البتہ ختم کر دیتا ہے میل کو اہل مدینہ سے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو شخص مدینے سے نکلتا مدینے سے رغبت رکھنے والا اللہ اس کے لئے اس جگہ سے بہتر جگہ اس کے لئے بدل دیتے ہیں۔

۴۱۸۰:...... ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ان کو ابوعلی محمد بن احمد صواف نے ان کو حسن بن علی بن ولید مارسی نے ان کو ابوالحسن خلف بن عبدالحمید نے ان کو ابوالصباح عبدالغفور بن سعید انصاری نے ان کو ابو ہاشم رہان نے ان کو زاذان نے ان کو سلمان نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ نے فرمایا جو شخص دو میں سے ایک حرم میں انتقال کر جائے وہ میری شفاعت کو (اپنے لئے) لازم کر لیتا ہے۔ یا اپنے لئے واجب کرالیتا ہے۔ اور قیامت کے دن آئے گا امن والوں میں سے۔

عبدالغفور یہ ضعیف ہے۔ اور یہ روایت ایک دوسری اسناد کے ساتھ مروی ہے جو اس سے احسن ہے۔

حرمین شریفین میں وفات پانے والے کے لئے بشارت

۴۱۸۱:...... ہمیں خبر دی ہے ابو طاہر فقیہ نے ان کو ابو حامد بن بلال نے ان کو ابوالازھر نے ان کو زید بن حباب نے ان کو عبداللہ بن مؤمل مخزومی نے ان کو ابوالزبیر نے ان کو جابر نے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دو میں سے ایک حرم میں فوت ہو جائے وہ امن والا اٹھایا جائے گا۔

۴۱۸۲:...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابوبکر قطان نے ان کو علی بن حسین بن ابوعیسیٰ ہلالی نے ان کو عبدالغفار بن عبداللہ قرشی نے ان کو صالح بن ابوالاخضر نے ان کو زہری نے ان کو عبید اللہ بن عبداللہ نے کہ اس نے ان کو حدیث بیان کی ہے ضمیتہ سے اس

(۴۱۷۹)...... (۱) مابین المعکوفتین زیادة من ب (۲)...... فی غیر واضح فی (أ)

(۳)...... فی ب شفیعاً أو شهیداً (۴)...... فی ب عنها

(۴۱۸۰)...... (۱) مابین المعکوفتین زیادة من ب (۲)...... فی (أ) الفارضی وهو خطأ

نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے تھے۔ جو شخص استطاعت رکھے کہ وہ مدینے میں مرجائے اسے چاہئے کہ وہ مدینے میں ہی مرے اور جو شخص مسلمان مدینے میں مرجائے میں اس کے لئے شفاعت بھی کروں گا اور گواہی بھی دوں گا۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا: اس طرح اس کو روایت کیا ہے ابراہیم بن حمید طویل نے ان کو صالح بن ابوالاخضر نے۔

۴۱۸۳:...... ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو عبید بن شریک نے اور ابن ملحان نے اور یہ الفاظ ابن ملحان کے ہیں ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو لیث نے ان کو یونس نے ان کو ابن شہاب نے ان کو عبید اللہ بن عبداللہ نے ان کو صمیتہ نے یہ ایک خاتون ہیں۔ بنولیث بن بکر سے یہ رسول اللہ کی پرورش میں تھی۔ اس نے سنا تھا اس کو حدیث بیان کرتی تھیں صفیہ بنت ابوعبید سے کہ اس نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

تم میں سے جو شخص استطاعت رکھ سکتا ہے کہ وہ مدینے میں فوت ہو تو اس کو مدینے میں فوت ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ جو مدینے میں فوت ہوگا اس کی شفاعت کی جائے گی یا کہا کہ گواہی دی جائے گی۔

وہ کہتے ہیں کہ پھر میں ملا عبداللہ بن عبداللہ سے پھر میں نے اس سے پوچھا اس کی حدیث کے بارے میں لہٰذا اس نے ان کو حدیث بیان کی صمیتہ سے۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا کہ اس کی اسناد ضبط نہیں کی گئی۔ جیسے مناسب ہے۔ بس اس نے کہا کہ اس نے روایت کی ہے صفیہ بنت ابوعبید سے۔ حالانکہ وہ غلط ہے اور عبید اللہ اور عبداللہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر بن خطاب کے اور اس کو روایت کیا ہے دراوردی نے اسامہ بن زید سے اس نے عبداللہ بن عکرمہ سے اس نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب سے۔ اس نے اپنے والد سے۔ سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ مروی ہے سبیعہ اسلمیہ سے حالانکہ وہ غلط ہے بلکہ وہ مروی ہے صمیتہ سے اور اس نے اس میں زیادتہ کو ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۸۴:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق صبعی نے ان کو حسن بن علی بن زیادہ نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے اور ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو عبداللہ بن محمد بن اسحاق فاکھی نے ان کو ابویحییٰ بن ابومرہ نے ان کو یحییٰ بن محمد حارثی نے ان کو عبدالعزیز بن محمد نے ان کو اسامہ بن زید نے ان کو عبداللہ بن عکرمہ نے ان کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر نے اس نے اپنے والد سے اس نے سبیعہ اسلمیہ سے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تم میں سے استطاعت رکھتا ہے کہ وہ مدینے میں جا کر مرے تو اسے چاہئے کہ وہاں جا کر انتقال کرے اس لئے کہ جو بھی مدینے میں انتقال کرے گا میں اس کا گواہ اور سفارشی بنوں گا قیامت کے دن۔

شیخ احمد بیہقی نے فرمایا کہ ایک روایت میں ہے اسماعیل بن ابواویس سے اس نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مدینے میں انتقال کرے گا میں اس کا گواہ یا اس کا قیامت کے دن سفارشی ہوں گا۔

۴۱۸۵:...... ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعمرو بن سماک نے ان کو عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے ان کو معاذ بن ہشام نے ان کو ان کے والد نے ان کو ایوب نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جو استطاعت رکھے مدینے میں انتقال کرنے کی وہ وہاں انتقال کرے بے شک اس کے لئے شفاعت کروں جو وہاں انتقال کرے گا۔

۴۱۸۶:...... ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابوعمرو بن مطر نے ان کو احمد بن حسین بن نصر الحذا نے ان کو صلت بن مسعود نے ان کو سفیان

☆...... كلمة غير واضحة

☆...... كلمة غير واضحة

بن موسیٰ نے اور وہ ثقہ راوی تھے اور ایوب نے کہا انہوں نے نافع سے اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ کر سکتا ہے کہ مدینے میں انتقال کرے۔ اسے چاہئے کہ وہ ضرور کرے بے شک جو شخص مدینے میں انتقال کرے قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

۴۱۸۷:......اور ہمیں خبر دی ہے ابو الحسین بن بشران نے ان کو اسماعیل صفار نے ان کو سعدان بن نصر نے ان کو سفیان بن عیینہ نے ان کو عبداللہ بن دینار نے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ چاشت کی نماز مسجد قبا میں ہی پڑھتے تھے اس کے علاوہ نہیں پڑھتے تھے اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے کے روز قبا میں ہی تشریف لاتے تھے۔

اس کو مسلم نے نقل کیا۔ صحیح میں حدیث سفیان سے مگر صلوٰۃ ضحیٰ کا ذکر نہیں کیا۔

مسجد قباء کی فضیلت

۴۱۸۸:......ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے آخرین میں ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو محمد بن عبید نے ان کو عبید اللہ نے ان کو نافع نے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں پیدل بھی تشریف لاتے تھے اور سواری پر بھی۔ بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے۔ عبید اللہ بن عمر کی حدیث سے۔ اور انہوں نے اس میں زیادہ کیا ہے عبداللہ بن نمیر کو۔ عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے دو رکعتیں پڑھی تھی۔

۴۱۸۹:......ہمیں خبر دی ابو ذر ہروی نے ان کو محمد بن عبداللہ بن محمد حمیرویہ نے ان کو محمد بن عبداللہ بن غیر نے ان کو ان کے والد نے ان کو عبداللہ نے پھر مذکورہ حدیث کو ذکر کیا اپنے اضافے کے ساتھ سوائے اس کے کہ اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا تشریف لاتے تھے۔ اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

۴۱۹۰:......ہمیں خبر دی ابو ذر ہروی نے ان کو عباس بن فضل بن زکریا نے ان کو حسین بن ادریس نے ان کو ہارون بن عبداللہ بغدادی نے ان کو ابو اسامہ نے ان کو عبد الحمید بن جعفر نے ان کو ابو الامر د مولیٰ بنی خطمہ نے کہ انہوں نے سنا تھا اسید بن ظہیر انصاری سے انہوں نے سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے:

مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرہ کرنے کی مثل ہے۔

شیخ احمد بیہقی نے کہا کہ میں نے اس روایت کو نقل کیا ہے مسند عالی کے ساتھ کتاب الحج کے آخر میں۔

کتاب السنن میں اور یہ روایت کیا گیا ہے ابن عمر سے اور سہل بن حنیف سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۴۱۹۱:......ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسین محمد بن احمد قنطری نے بغداد میں اور عبداللہ بن حسین قاضی نے مرو میں دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی حارث بن ابو اسامہ نے ان کو محمد بن عیسیٰ طباع نے ان کو مجمع بن یعقوب نے ان کو محمد بن سلیمان خزامی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گھر سے نکلے اور اس مسجد میں آئے یعنی مسجد قباء میں اور اس میں نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگی۔

اور اس کو روایت کیا ہے یوسف بن طہمان نے ان کو ابو امامہ بن سہل نے اپنے والد سے اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مفہوم میں اور زیادہ کیا ہے جو شخص وضو کے ساتھ نکلا اور اس کا ارادہ صرف میری اسی مسجد میں آنے کا تھا (مسجد مدینہ کا ارادہ کر رہے تھے) اس میں نماز

پڑھنے کے لئے وہ نماز اس کے لئے بمنزلہ حج کے ہوگی۔

۴۱۹۲:......ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے ان کو ابواحمد فراء نے ان کو جعفر بن عون نے ان کو معلیٰ بن عرفان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابووائل سے انہوں نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے سوار تو بہت ہیں مگر حقیقت میں حج کرنے والے کم ہیں۔

میدان عرفات میں دعائیں

۴۱۹۳:......ہمیں خبر دی ابوالفتح محمد بن احمد بن ابوالفوارس حافظ نے ان کو محمد بن عبداللہ شافعی نے ان کو محمد بن یونس اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی مکے میں دعا کررہے تھے۔ اے اللہ میرے پاس جو برائی ہے اس کی وجہ سے اس خیر کو مجھ سے تم نہ روک لینا جو تیرے پاس ہے اور اگر تو میری محنت مشقت کو قبول نہیں کرتا تو تو مجھے اس اجر سے محروم نہ کر جو اس کی مصیبت پر ملتا ہے۔

۴۱۹۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن فضل بن نظیف نے مکہ مکرمہ میں ان کو ابوالعباس احمد بن حسن بن اسحٰق داری نے بطور املاء کے ان کو علی بن محمد بن اسماعیل بن یونس رقاشی نے ان کو عبدالملک بن قریب اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ایک اعرابی سے جو کہ عرفات میں کہہ رہے تھے۔ اے اللہ میری تکلیف اور مشقت کرنے کی اجر سے مجھے محروم نہ کر اگر تو مجھے اس سے محروم کردے تو مجھے تو اس اجر سے تو محروم نہ کر جو اس کی مصیبت جھیلنے پر مجھے ملنا ہے۔

۴۱۹۵:......کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اصمعی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے دعا کی اے اللہ میرے سابقہ گناہ معاف کردے اور اگر میں دوبارہ تیری کوئی نافرمانی اور گناہ کروں تو دوبارہ بھی میری مغفرت کر اپنی رحمت کے ساتھ بےشک آپ اس کے اہل ہیں۔

۴۱۹۶:......ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابراہیم بن احمد بن فراس نے مکہ میں ان کو فضل بن محمد نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم طبری نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حج کے دوران حضرت فضیل بن عیاض کے ساتھ عرفات کا وقوف کیا میں نے ان کی دعاءمیں سے کچھ بھی نہ سنا مگر وہ اپنا ہاتھ اپنے رخسار پر رکھے اپنا سر جھکائے خاموش رونا روتے رہے برابر ایسے ہی رہے حتیٰ کہ امام حج نے واپس منیٰ کی طرف روانگی کی۔ لہٰذا انہوں نے سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہنے لگے۔ ہے اس کو بس میری برائیاں اللہ کی قسم تجھ سے امید ہے اگر تو معاف کردے تین بار یہی کہا۔

۴۱۹۷:......ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوسعید احمد بن محمد ترمذی نے ان کو محمد بن یوسف بخاری نے انہوں نے سنا عباد بن ولید سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن حکم سے وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے سنا ابن عیینہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اعرابی سے سنا عرفہ میں وہ کہہ رہا تھا۔ مختلف زبانوں میں آوازوں کا شور ہے سب کے سب تجھ سے حاجات طلب کررہے ہیں۔ اور میری حاجت بھی تیرے آگے پیش ہے وہ یہ ہے کہ تم مصیبت کے وقت اور آزمائش کے وقت مجھے یاد رکھنا جب مجھے دنیا والے بھلا دیں۔

۴۱۹۸:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوبکر اسماعیل بن محمد ضریر سے ری میں انہوں نے سنا اصمعی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ وہ کعبہ کے پردے سے لٹکے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے اے اللہ اگر میری طرف سے تیری کثرت نافرمانی کی وجہ سے تیرے نزدیک میری عزت ختم ہوچکی ہے تو اپنی مخلوق میں تو جس کو پسند کرے مجھے اس کو ہبہ کردے اور دے دے۔ (یقیناً آپ کا مجھ کو کسی کے حوالے کرنا آپ کو پسند نہیں ہوگا۔)

۴۱۹۹:......ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے انہوں نے سنا ابوالحسن احمد بن اسماعیل صرام سے انہوں نے سنا احمد بن سلمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک اعرابی کو دیکھا جو بیت اللہ کا طواف کررہا تھا۔ جب وہ بیت اللہ سے ہٹا تو اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھالیں۔ اور کہنے لگا میں نے

تیری طرف اپنے ہاتھ پھیلائے ہیں۔ تیرے پاس جو کچھ اسکی طرف مجھے بہت اشتیاق ہے لہٰذا تو میری توبہ قبول کر میں نے اس کی یہ عربی دعا عبداللہ زوزنی کو پیش کی تو وہ بولے بڑا اکمل لغت ہے۔ جیسے یہ ہے:

مااعنی عنی مالیه هلک عنی سلطانیه

۴۲۰۰:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حسن بن محمد اسحٰق اسفرائنی نے ان کو ابوعثمان سعید بن عثمان نے ان کو ابونعیم انصاری نے ان کو معروف کرخی نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے گھر کو الوداع کہا اور دعا کی اے اللہ سب تعریف تیرے لئے ہے اس قدر کہ جتنی تو اپنی مخلوق کو معاف کرے۔ پھر اگلے سال اس نے حج کیا۔ تو پھر وہی بات کہی۔ لہٰذا اس نے ایک روز سنہیں شمار کیا تھا ہم نے اس کو جب سے تم نے کہا پہلے سال۔

۴۲۰۱:.....کہتے ہیں ابو حازم عمر بن احمد حافظ نے ان کو خبر دی امام ابوبکر اسماعیلی نے ان کو ابوبکر احمد بن محمد بن حسن نے ان کو عباد بن ولید نے ان کو محمد بن حکم سمان نے وہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے کہا میں نے سواد سے سنا وہ عرفہ میں کہہ رہے تھے۔ اے خوبصورت دوستی والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری عزت والے پردے کی برکت کے ساتھ جس کو نہ تو ہوائیں اڑا سکتی ہیں اور نہ ہی اس کو تیر پھاڑ سکتے ہیں۔

۴۲۰۲:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن یحیٰی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوعبداللہ عبدوی سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعمر عبدالرحمٰن بن ابوقر صافہ نے عسقلان میں وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوالقاسم بزار سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو کہا ہے علی بن موفق نے میں نے پچاس کے قریب حج کئے ہیں۔ اور میں نے ان کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور علی مرتضٰی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور اپنے والد کے لئے بھی۔ اور باقی رہ گیا تھا ایک حج کہتے ہیں کہ میں نے عرفات کے میدان میں نظر ماری اور لوگوں کے شور کی آواز سنی تو میں نے کہا کہ اے اللہ! اگر ان تمام لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کا تو نے حج قبول نہیں کیا تو میں نے یہ حج اس کے لئے ہبہ کر دیا ہے اور بخش دیا ہے تا کہ اس کا ثواب اس کو مل جائے۔ کہتے ہیں وہ رات جب میں نے مزدلفہ میں گذاری تو میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی زیارت کی خواب میں۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اے علی بن موفق سخاوت مجھ پر لازم ہے۔ میں نے پورے اہل موقف کو بھی پورے اہل عرفات کو معاف کر دیا ہے اور اس کے برابر اور۔ اور ان کے برابر اور۔ اور اسی طرح کئی کئی کو نہ اور میں نے شفاعت قبول کر لی ہے ہر آدمی کی اس کے اہل بیت میں۔ اور اس کے دوستوں میں اور اس کے پڑوسیوں میں۔ اور میں ہی تقوے کا مالک ہوں اور میں ہی بخشش اور مغفرت کا مالک ہوں۔

تمام لوگوں کا حج قبول

۴۲۰۳:.....ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو جعفر بن محمد بن نصیر نے ان کو ابوالعباس بن مسروق نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا علی بن موفق سے وہ کہتے تھے ہمارے احباب میں ایک نوجوان تھا جو کثرت کے ساتھ حج کرتا تھا۔ اس نے ستر یا اسی حج کر ڈالے علی کہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ میں کہہ رہا ہوں کہ کیا مخلوق کا حج قبول ہو رہا ہے یا نہیں گویا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ تمام

(۴۱۹۹)......(۱) فی أ الصراف (۲)...... فی ب توه

☆......كلمة غير واضحة فی الأصل

(۴۲۰۲)......(۱) فی ب لأبوى (۲)...... فی ب حجته

(۳)...... فی ب وقدبت (۴)...... فی ب عزوجل

لوگوں کا حج قبول ہو گیا ہے مگر ایک آدمی کا قبول نہیں ہوا۔ میں نے کہا کہ میرا حج قبول فرما۔
خواب ملا ہے کہ تیرا حج میں نے قبول کر لیا ہے۔ دن ہوا تو میں نے کہا اے اللہ اے میرے رب! اے میرے رب میں نے اپنا حج اس کو ہبہ کر دیا ہے حتیٰ کہ وہ رسوانہ کیا جائے۔ کہتے ہیں مجھے ایک ہاتف غیبی کی آواز آئی سخاوت کرنا مجھ پر لازم ہے میں نے تیرا حج تجھے واپس کر دیا ہے اور اس کا حج بھی قبول کر لیا ہے۔

۴۲۰۴:......ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اور ابوبکر بن حسن نے دونوں نے کہا کہ ان کو خبر دی ابوالعباس اصم نے ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم رملی نے ان کو عتیق بن یعقوب بن صدیق بن موسیٰ بن عبداللہ بن زبیر نے ان کو یحییٰ بن محمد بن عروہ نے ان کو ہشام بن عروہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو عائشہ نے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ تم میں سے جب کوئی آدمی سفر سے اپنے گھر میں آئے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے اہل خانہ کے لئے دعا کرے اور اسے چاہئے کہ ان کو کوئی چیز بطور تحفہ دے (اگرچہ پتھر کی طرح کم قیمت ہو۔)
اس روایت میں عتیق یحییٰ سے متفرد ہے۔

اختتام کتاب المناسک

جلد ثالث اللہ کے فضل وکرم سے پوری ہوگئی والحمدللہ علیٰ ذالک شکرا کثیرا

اور انشاءاللہ جلد چہارم عنقریب آئے گی اور اس کا پہلا باب (۲۶) چھبیسواں شعبہ ہوگا

ایمان کا اور وہ باب الجہاد ہے۔ ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۴ء

(۴۲۰۴)......(۱) فی ب صدفة

أخرجه الدارقطني (۲/۳۰۰) من طريق عتيق بن يعقوب عن محمد بن المنذر بن عبيدالله بن المنذر بن الزبير عن هشام بن عروة. به

دارالاشاعت کی مطبوعہ فقہی کتب ایک نظر میں

بہشتی زیور مُدَلل مکمل	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
فتاوی رحیمیہ اردو ۱۰ حصے	مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری
فتاوی رحیمیہ انگریزی ۳ حصے	〃 〃 〃 〃
فتاوی عالمگیری اردو ۱۰ جلد مع پیش لفظ مولانا محمد تقی عثمانی	اورنگ زیب عالمگیر
فتاوی دارالعلوم دیوبند ۱۲ حصے ۱۰ جلد	مولانا مفتی عزیزالرحمن صاحب
فتاوی دارالعلوم دیوبند ۲ جلد کامل	مولانا مفتی محمد شفیع رح
اسلام کا نظام اراضی	〃 〃 〃
مسائل معارف القرآن (تفسیر معارف القرآن میں مذکور قرآنی احکام)	〃 〃 〃
انسانی اعضاء کی پیوندکاری	〃 〃 〃
پراویڈنٹ فنڈ	〃 〃 〃
خواتین کے لیے شرعی احکام	اہلیہ ظریف احمد تھانوی رح
بیمہ زندگی	مولانا مفتی محمد شفیع رح
رفیق سفر سفر کے آداب و احکام	〃 〃 〃
اسلامی قانون نکاح، طلاق، وراثت	فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی
علم الفقہ	مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رح
نماز کے آداب و احکام	انشاءاللہ خان مرحوم
قانون وراثت	مولانا مفتی رشید احمد صاحب
داڑھی کی شرعی حیثیت	حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب
الصبح النوری شرح قدوری اعلیٰ	مولانا محمد حنیف گنگوہی
دین کی باتیں یعنی مسائل بہشتی زیور	مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
ہمارے عائلی مسائل	مولانا محمد تقی عثمانی صاحب
تاریخ فقہ اسلامی	شیخ محمد خضری
معدن الحقائق شرح کنزالدقائق	مولانا محمد حنیف گنگوہی
احکام اسلام عقل کی نظر میں	مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح
حیلۂ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح	〃 〃 〃 〃

دارالاشاعت ۞ اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی ۱، پاکستان ۲۱-۲۶۳۱۸۶۱ مستند اسلامی و علمی کتب کا مرکز